زیرِ سرپرستی حکومتِ ہند

مُہذّب اللغات

मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

جلد نہُم

ق — ك

Mir Zaheer Abass Rustmani
03072128068

RS: 45/-00
Mohazzab Lucknowi

مُرتّبہ

حضرت مُہذّب لکھنوی

عزت مآب جناب اکبر علی خاں صاحب گورنر اترپردیش جنکی اردو
دوستی اور لغت کی سرپرستی کے اظہار تشکر و امتنان کی
یادگار میں مہذب اللغات کی نویں جلد کو اُن کے نام
نامی سے معنون کرتا ہوں۔ فقط مہذب لکھنوی

This IXth Volume of Mohazzab-ul-Lughat is dedicated to
H. E. Shri Akbar Ali Khan, Governor, U. P. as a
token of appreciation of his love for Urdu and
patronage of the Lughat.

Mohazzab Lucknowi

جملہ حقوق

بحق مؤلف محفوظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہذب اللغات

جلد نہم

ق — ک

مؤلفہ

بابائے ادب، ادیب اعظم، پدم شری حضرت مہذب لکھنوی

فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل

صدر انجمن محافظ اردو (کل ہند) لکھنؤ

ناشر
سید
احمد میرزا
مجیب
لکھنوی

سکریٹری
سید
حسین میرزا
مقرب
لکھنوی

پتہ: منیجر محافظ اردو بکڈپو، منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

مطبوعہ

نظامی پریس، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

قیمت مبلغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

چھپی جلد نہم جب اُس لغت کی — کہ جس کے قدرداں سب اہلِ فن ہیں
کہا جوہر شناسانِ ادب نے — یہ تو جلدیں نہیں ہیں نورتن ہیں

شکر اُس کا جس کے قبضے میں ہماری جان ہے، شکر اُس کا جس کا اقرار وجودِ ایمان ہے، شکر اُس کا جس نے ہم کو عقل کا جوہر دیا، شکر اُس کا جس نے دامنِ آرزو کا بھر دیا، شکر اُس کا جس کا ہے لطف و کرم ہر فرد پر، شکر اُس کا مہربان ہے جو ہر اہلِ درد پر، شکر اُس کا تا منتہی الحاجات جس کی ذات ہے، جو شریکِ قولِ الاعمال بالنیات ہے، وہ کہ جس نے ہم کو دی ہر دل عزیزی بزم میں، وہ کہ جس نے ہم کو استقلال بخشا عزم میں، اور صرف یہی نہیں بلکہ اُس کی رحمت نے ہمارے دل کو ہمت، دماغ کو قوت، جسم کو صحت اور عمر کو وسعت بخشی اور اس حد تک بخشش کی کہ ابھی اس ناچیز تالیف "مہذب اللغات" کی آٹھ جلدیں (جن میں تقریباً اسی ہزار الفاظ و محاورات ہیں) مکمل کر کے شائع کر چکے اور آج اسی سلسلے کی یہ نویں جلد اہلِ ادب کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔

اُس واجب الوجود کا "واجبی شکریہ" ادا کرنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ ملک کے اُن تعلیمی اداروں کا "لازمی شکریہ" ادا کیا جائے جنھوں نے ہمارے لغت کی ہر جلد کو اپنے کتب خانوں کی فہرست میں شامل کر کے ہماری ہمت افزائی میں کافی حصہ لیا ہے۔ اس کے بعد ہم اُن منفرد ادب دوست معززین کا "اعزازی شکریہ" پیش کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے زمانے کی "بگڑی ہوئی رفتار" سے اپنی زبان کے بھی متاثر ہونے کا احساس کیا اور جب مہذب اللغات کو اس انقلابی دور میں اس کی حفاظت میں منہمک پایا تو اس ادبی خدمت کی حسبِ حال قدردانی کا ایسا ثبوت دیا جو کبھی بھلائے جانے کے قابل نہیں۔ آخر میں ایک "فرضی شکریہ" (بایں معنی کہ اسے ہم نے اپنے ذمے خود فرض کیا ہے) اُن مخصوص احباب تک پہونچانا ہے جو کبھی کبھی اپنا عزیز وقت صرف کر کے ہم کو مہذب اللغات کے متعلق اپنے قیمتی مشوروں سے سرفراز فرماتے رہتے ہیں۔

اس قسم کے "تفصیلی واقعات" کا ذکر قبل کی جلدوں میں اپنے اپنے محل پر آ چکا ہے لیکن اس مرتبہ بھی کم و بیش ضرورت ہے کہ اپنے حالات و نظریات سے ایک مرتبہ پھر ان حضرات کو روشناس کرایا جائے تاکہ آئندہ جو مشورہ وہ ہم کو دیں وہ ہمارے ادبی ماحول کے مطابق اور ذہنی رجحان کے موافق بھی ہو ورنہ اس کی تعمیل ہمارے لیے ناممکن ہوگی۔

اس سلسلے میں ایک جدید خیالی مشورہ یہ ہے کہ ہمارے ایک معزز کرم فرمانے (ایک اخبار میں) لکھا ہے کہ "اس لغت میں مؤلف نے اُردو زبان کا دائرہ صرف لکھنوی اُردو تک بلکہ لکھنؤ کے بھی مخصوص خاندان والوں اور مخصوص اہلِ زبان تک محدود کر رکھا ہے ...... لیکن اُردو کو صرف لکھنوی اُردو اور دہلوی اُردو تک محدود رکھنا صحیح نہیں۔ حیدرآبادی اُردو، لاہوری اُردو اور بہت سے مقامات (اضلاع اور قصبات)

کی اُردو اس میں آنی چاہئیں تھیں۔ یہی بات ہے کہ بہت سے چلتے ہوئے اردو لفظ اس لغت میں جگہ پانے سے محروم رہ گئے ہیں مثلاً دکھنا (دیکھنا کا لازم اور دیکھے جانے کا مرادف) اور بنگا (تختۂ قبر کا مرادف) وغیرہ"۔

پچھلی جلدوں میں بیان کیے ہوئے ہمارے نظریات جن حضرات کے پیش نظر ہوں گے وہ آسانی سے سمجھ سکیں گے کہ ہم نے صرف فصحاء کی زبان کو مستند مانا ہے اور زبان کے باقی اجزا کو غیر فصیح یا عوام کی زبان وغیرہ کی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ نئے الفاظ کا زبان میں شامل کر لینا فصحاء کے بولنے اور لکھنے پر منحصر رکھا ہے چنانچہ "دکھنا" کا استعمال فصحاء میں ہنوز نامقبول و نامسموع ہے اسی وجہ سے ہم نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس کی جگہ پر "دکھائی دینا" مع اپنے مشتقات کے جس طرح تھا اسی طرح آج بھی رائج ہے اور یہی صحیح تر و فصیح تر ہے۔ لفظ "بنگا" کا وجود غالباً مذکورۂ بالا "اصلاح اور تعصبات کی اردو" ہی میں ہوگا کیونکہ ہمارے زیر مطالعہ مستند لغات میں نظر سے نہیں گزرا اور اسی وجہ سے رہ گیا۔ اب اگر کسی مستند محل پر مل گیا تو "دیہاتی زبان" کہہ کر شامل کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد اسی دوستانہ تحریر میں ایک مشورہ یہ بھی ہے کہ "بعض لفظ تو آ گئے ہیں لیکن اُن کا بعض قلیل الاستعمال تلفظ چھوٹ گیا ہے مثال میں گیارہ، بارہ، تیرہ کا تلفظ گیاراں، باراں، تیراں دیا ہے جو بقول اُن کے دہلی اور لکھنؤ کے بعض محلّوں میں رائج ہے" اُس کا ذکر بھی ضروری تھا۔ مزید براں یہ مشورہ بھی ہے جو سب سے زیادہ خوش کن ہے یعنی "بعض موقعوں پر بدلے ہوئے لہجہ کا ذکر بھی ضروری تھا اور وہ رہ گیا ہے" مثال میں کہا گیا ہے کہ "امر کے صیغہ نہیں پکارتے وقت ...... چَل کو چال کہہ کر (یعنی درمیان میں الف بڑھا کے) پکارتے ہیں۔ اس اختلاف لہجہ کا درج کرنا ضروری تھا" مذکورۂ بالا باتوں کے متعلق ہم خود کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اس کا فیصلہ اہل معرفت ہی پر چھوڑتے ہیں کہ بدلے ہوئے تلفظ نیز اختلاف لہجہ کی تحقیق و شمولیت ہمارے لیے کہاں تک قابل عمل قرار پا سکتی ہے یا ہماری مجبوری و معذوری ادنیٰ سے اعلیٰ درجہ تک قابل پذیرائی ہے۔

ایک لغت کے فرائض میں صرف اسی قدر داخل ہو سکتا ہے کہ وہ الفاظ کا صحیح تلفظ، اُن کے صحیح معنی اور اُن کا صحیح محل صرف بتائے لیکن جن لوگوں کی زبان، ماحول کی مجبوری سے اُردو ہے اور اُنھوں نے اُردو تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ صرف اپنے گرد و پیش سے زبان سیکھی ہے ان کی گفتگو میں ایسی باتیں ملتی ہیں جن کو سنجیدہ ماحول ہی ٹھیک کر سکتا ہے اور چونکہ ایسا ماحول پیدا کرنا اُن کے اختیار میں نہیں اس لیے زبان کی شکل میں بگاڑ اپنی شامل ہو گیا ہے۔ اس بگاڑ کی آلائش سے زبان کو صاف کر دینا ہمہ دان ادب کی اجتماعی کوشش سے بھی ممکن نہیں البتہ صرف اس قدر ہو سکتا ہے کہ نامطبوع و نامقبول اضافہ جات سے ہم اپنی زبان کو آلودہ نہ کریں، بالخصوص اپنے لغت کو ان تفصیلات سے زیادہ مانوس نہ ہونے دیں کیونکہ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے اگر صرف بگڑے ہوئے لفظوں کے استعمال پر نظر کیجیے تو ایک طویل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مشورہ یہ ہے کہ "دکھنا" (دکھائی دینا کے محل پر) شامل کر دیا جائے لیکن کیا کیا شامل کیا جائے۔ بولنے والے تو "بھاگے" کی جگہ "بھگے" کثرت سے بولتے ہیں (جیسے پولیس کو دیکھ کر چور بھگے)، وصول کرنا کی جگہ "وصولنا" بولا جا رہا ہے۔ الفاظ کے تغیر سے بڑھ کر معنی کا تغیر زیادہ افسوسناک ہے۔ درس تعلیم گاہوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات میں ایک قدیم لفظ جدید معنی کے ساتھ یہ رائج ہو گیا ہے جس سے کسی طرح طبیعت مطمئن نہیں ہوتی یعنی یہ کہہ کر کہ "میں نے ان سے کچھ قرض مانگا تھا لیکن انھوں نے منع کر دیا" یہ پڑھے لکھے لوگ اس "منع کر دیا" سے "انکار کر دیا" کے معنی مراد لیتے ہیں جو کسی پہلو سے بھی دلنشین نہیں ہوتے۔ بہر حال ہمارے مشورہ دینے والے ہم کو یہ سمجھا دیں کہ ایسے انقلابی اضافہ جات کو ہم اپنے لغت کے کس خانے میں رکھنے کی گنجائش پیدا کریں۔

اسی مضمون میں ہمارے محترم کرم فرما نے مہذب اللغات کے بارے میں اپنی یہ رائے تحریر کی ہے کہ "اس طرح کتاب اپنے موضوع پر جدید ترین ہونے کے ساتھ ضخیم ترین بھی ہے۔ البتہ کاش جامع ترین و صحیح ترین بھی اس کے لیے استعمال ہو سکتے۔ یہ فخر و امتیاز اب تک ہندوستان کی کسی چھپی ہوئی لغت کے لیے نہیں رکھتا البتہ پاکستان کی چھپی ہوئی ایک نہیں دو کتابوں کے حق میں آ سکتا ہے۔ ایک لغت کبیر از بابائے اردو ڈاکٹر عبد الحق مرحوم اور اس سے بھی بڑھ چڑھ کر لغت اردو مرتبہ اردو بورڈ (پاکستان) کراچی کے حق میں"۔ اس سلسلے میں ہم کو صرف اتنا عرض کرنا

ہے کہ ہم کو یہ دونوں مذکورۂ بالا لغات فی الحال دستیاب نہیں ہو سکے کہ ہم اُن کے مطالعہ سے کچھ فیض حاصل کر سکتے۔ لیکن اگر کسی وقت فراہم ہو سکے تو اُن کی خوبیوں کا ہم بھی اعتراف پیش کریں گے۔ اس وقت تو ہمارے لیے مورخ الصدر کی اسی مضمون کی آخری ایک سطر تسکین قلب کے لیے کافی ثابت ہوگی ہے کیونکہ اس ایک سطر میں وہ سب کچھ ہے جس سے زیادہ کی تمنا کرنا ہماری حق پسند طبیعت کو گوارا بھی نہیں ہے۔ بہر حال اس مضمون کی آخری سطر یہ ہے
"بہ حیثیت مجموعی ہندوستان کی مطبوعہ یا زیر طبع کوئی لغت اُردو کی اس کی ٹکر کی نہیں"۔

ان مذکورۂ بالا الفاظ کو پڑھ لینے کے بعد ہم اس بحث کو اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

سفینہ جبکہ کنارے پہ آ لگا غالبؔ
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

مذکورۂ بالا تذکرے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہم اپنے قدیم دستور کے موافق اپنے لغت کی اس نویں جلد کے مقدمے کی آخری سطریں ایک مخصوص معزز ہستی کے ذکر سے منسلک کرنا چاہتے ہیں جن کی زبانی قدر دانی اور علمی احسانات کا اعتراف نہ کرنا ہم کو فرض شناسانِ عالم کی نظر میں نااہل و ناشکر گزار قرار دے سکتا ہے۔

آپ کا نام نامی اکبر علی خاں صاحب ابن عالیجناب محبوب علیخاں صاحب ہے۔ آپ ۲۰ نومبر ۱۸۹۹ء میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ نے جامعہ ملیہ نئی دہلی، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نیز یونیورسٹی کالج لندن میں تعلیم حاصل کی۔ بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۵ء میں پدم بھوشن کا خطاب حاصل کیا۔ سپریم کورٹ میں سینیر ایڈوکیٹ رہے۔ آپ مختلف اداروں مثلاً عثمانیہ یونیورسٹی گریجوئٹس ایسوسی ایشن، اکنامک سوسائٹی نیز آل انڈیا اکزبیشن سوسائٹی حیدرآباد کے صدر رہے۔ نیز میونسپل کارپوریشن حیدرآباد، سنٹرل کوآپریٹیو یونین، فورڈ ریلیف ایسوسی ایشن کے نائب صدر کے عہدے پر فائز و ممتاز رہے اور حیدرآباد کی وکلا کانفرنس کے جنرل سکریٹری فرائض انجام دیے۔ ملک کے مختلف اہم اداروں کی مجلس انتظامیہ کے ممبر رہے۔ ۱۹۲۱ء کی قومی تحریک میں عملی تعاون کیا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کی گریجوئٹس ایسوسی ایشن کے بانیان میں آپ کے نام کو بھی امتیاز حاصل ہے۔ آپ ابتداءً ۱۹۲۹ء میں کانگریس میں شریک ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں حیدرآباد میں منعقدہ پہلے کانگریس سشن میں آپ مجلس استقبالیہ کے نائب صدر رہے۔ ۱۴ نومبر ۱۹۵۶ء کو آپ نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ پیش کیا اور سات ایکڑ زمین احاطہ عثمانیہ یونیورسٹی کے قریب ایک پالی ٹکنک درسگاہ تعمیر کی جانے کے لیے دی جس کا سنگ بنیاد وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھوں رکھا گیا۔ آپ کو معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور اقتصادی کاموں سے خاص دلچسپی ہے۔ وقتی اشغال میں ٹینس، چہل قدمی اور مطالعہ پسند ہیں۔ آپ ۱۲ نومبر ۱۹۷۲ء کو اترپردیش کی گورنری کے عہدہ پر فائض ہوئے۔

میں اپنی اس ناچیز تالیف یعنی مہذب اللغات کی اس نویں جلد کو آپ کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔

ناچیز مہذب لکھنوی

جولائی ۱۹۷۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہذب اللغات

جلد نہم

قاضی شرع :- (ع) اضافت، شرع کے مطابق فیصلہ کرنے والا، حاکم شرع ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قاضی شرع، نور یزداں، ابو الفضائل
ایمانوں کا نور، اسلام کا ستارہ ۔

قول فیصل - زیادہ تر اس محل پر حاکم شرع زبانوں پر ہے ۔

قاضی قدوہ :- (ع) قدوہ بالضم نیز بالکسر، ایک بزرگ کا نام جو کثیر الاولاد تھے عربی، اسم مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ ایک کثیر الاولاد قاضی کا نام جن کی نسبت روایت ہو کہ ابتدائے آفرینش میں حضرت آدم کے بعد ان سے مخلوق بڑھی ۔ چنانچہ ایک صاحب کہتے ہیں کہ ان کی بیوی ایک مرتبہ میں ستر ستر بچے جنتی تھیں ۔ ہمارے دوست مولوی نجم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ قاضی قدوہ ایک بزرگ دسویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں تھے جن کے ستر بیٹے تھے ۔ بادشاہ نے کثیر الاولاد سمجھ کے ہر ایک بچے کو ایک ایک گاؤں مرحمت فرمایا یعنی ستر گاؤں کی جاگیر عطا کی چنانچہ آج تک ان کی اولاد اس جاگیر سے ملک اودھ میں فائدہ اٹھا رہی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے ۔ مگر جناب مولوی صاحب نے کہاوت کے موقع پر ان کی ضرب المثل کا مورد استعمال لکھا ہے اس میں مغالطہ ہوا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ - آدھے قاضی قدوہ آدھے باوا آدم اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے آپ کو مثل حضرت آدم اور قاضی قدوہ کے افضل سمجھے ۔ لیکن یہ امر موقع و نفس عبارت کے بالکل برخلاف ہے ۔ البتہ کثیر الاولاد کی نسبت کہتے ہیں کہ آپ بھی اپنے وقت کے قاضی قدوہ ہیں یعنی اتنی ہی اولاد سے گاؤں بسا سکتے ہیں ۔ ہمارے نسخے کا دوہ نگار بلکہ معانی تراش نے ایک قوم کا دل دکھانے کے واسطے یہاں بھی وار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ طنزاً سوری یا بارہ بچوں والی ۔ ہم حیران ہیں کہ جس صورت میں مسلمان اس نام تک سے پرہیز کرتے ہیں، وہ کیونکر طنزاً بھی کسی مسلمان کو سوری سمجھ سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ محاورہ بولا کرتا ہے ۔ بی کی نسبت تو انھوں نے سوری کس قاعدے سے لکھ دیا یہ مانا کہ کثیر الاولاد عورت کو ان کی تحقیق کے موافق کسی قوم میں سوری کہہ سکتے ہیں مگر مرد سے کیونکر یہ بات لے لی ۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس نام کے آخری جز یعنی "قدوہ" کو بضم اول و زیر بالکسر و سکون دوم لکھا ہے مگر دہلی کے تحریری محاورات میں یہ لفظ بضم اول و ضم دوم مع التشدید (قدّوہ) لکھا ہے اسی نسخہ میں اس کے طنزیہ معنی - سوری - بارہ بچوں والی لکھے ہیں

ہیں جس پر صاحب فرہنگ آصفیہ نے اعتراض کیا
ہے۔ بہرحال اہل دہلی کسی صورت سے بھی اس لفظ کو
استعمال کرتے ہوں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

قاضی کا پیادہ ہ۔ سرکاری سپاہی، کچہری
کا سپاہی جو اکثر اوقات حاکم کے سامنے حاضر رہتا
تھا۔ اردو صرف، متروک۔

کیوں نہ کر ہو تقاضا بندۂ محکوم اقتضا
گر ز اول دست قاضی کا پیادہ جانتا — ذوق (فرہنگ آصفیہ)

قاضی کا پیادہ ہ۔ کوتوال کا ملازم یعنی
کا سپاہی، آگے آنے والا، پکڑے جانا والا ذریعہ
باعث جبرت، اردو، اسم مذکر، متروک۔

ہم وہ بے کس ہیں کہ ساغر جو ہمارا توڑا
محتسب کے لیے قاضی کا پیادہ لائے — صبا

قاضی کا پیادہ ہ۔ (کنایۃً) وہ جس سے
لوگ ڈریں اور جو وقت بے وقت سامنے آ جائے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

قاضی کا پیادہ ہ۔ پٹھانے کی حاجت جو
روکے نہ رکے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قاضی کی داڑھی تبرک میں گئی ہ۔
کوئی اچھی شے دیکھتے دیکھتے بالکل ہی خراب
ہو جاتی ہے تو یہ مقولہ کہتے ہیں۔ اردو مقولہ۔
(گنجینۂ اقوال و امثال مولفہ نذیر لکھنوی)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قاضی کے گھر کے چوہے سیانے ہ۔ گھر والوں کے
چھوٹے بھی چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں حاکموں
اور بڑے گھر کے آدمیوں کے نوکر بھی چالاک ہوتے ہیں
اردو مثل عوام کی زبان۔

عمل اصلی۔ حاجی ولی آپ جلنے اس کے ارادات کی [illegible]
کب تھی۔ یہ بھی جھلا کر اللہ کو خبر ہے ہوئے۔ چلمن ہٹا
کے نکلے ہی تھے کہ قاضی کے گھر کے چوہے سیانے صاحب
بہادر کی تہذیب جتا رہے تھے، بیگم کے فرشتوں کے جانوروں نے
[illegible] صاحب کو ازراہ گستاخی شبیہ کیا۔
(حاجی بغلول)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ قاضی
کی جگہ قاضی جی بھی بولتے ہیں۔ یہ مہذب فرہنگ آصفیہ
"قاضی جی" کے ساتھ یہ مثل دہلی کی زبان ہے
لکھنؤ میں قاضی جی نہیں بولتے۔ چنانچہ میر لکھنوی
مولف "محاورات ہندوستان" نے بھی اس مثل کو قائم
کردہ لغت کے مطابق ہی لکھا ہے۔ اور مدیر اودھ پنچ
کی کتاب حاجی بغلول کی مندرجہ بالا مثال سے بھی
صاف ظاہر ہے کہ یہ مثل لکھنؤ میں "قاضی کے گھر کے
چوہے سیانے" ہی رائج تھی۔

قاضی کے موسل میں ناڑا ہ۔ دانشمند کی
کوئی عجیب حرکت۔ کسی دانشمند سے جب کوئی دیا
نسل ثابت ہوتا ہے جو ہنسنے کے قابل ہو تو اس کی
نسبت یہ مثل کہا کرتے ہیں۔
(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاحب فرہنگ آصفیہ
نے بھی نہیں لکھا ہو کہ اس کو یقین کے ساتھ دہلی کا صرف
کہا جا سکے۔

قاضی کی موچھ ہ۔ اس موقع پر بولتے ہیں
جب کسی کے ذمہ ناحق کی پخ لگا دی جائے۔
حکایت ہے کہتے ہیں کہ قاضی جی کے مکان پر ایک
دوست بیٹھے تھے۔ اس وقت موچھ کی ضرورت ہوئی
اتفاقاً بازار میں نہ ملی ان کے دوست نے کہا قاضی
جی میرے پاس موجود ہے۔ جتنی درکار ہو منگوا لیجیے
چنانچہ بقدر ضرورت ان کے یہاں سے منگوا لی گئی
متصدی نے دفتر میں لکھ دیا کہ اس قدر موچھ فلاں
شخص کے گھر سے آئی۔ جب ایک مدت کے بعد
اس منصب پر کوئی اور قاضی مامور ہوا اور اس کو
سرکاری کام کے لیے موچھ درکار ہوئی۔ دفتر سے
معلوم ہوا کہ فلاں شخص سے موچھ لی گئی تھی۔
اس نے بھی انھیں کے یہاں سے منگوائی۔ آخر
کار اس موچھ کا خرچ اس غریب کے ذمہ پڑ گیا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل صاحب فرہنگ آصفیہ نے
نہیں لکھی۔ غالباً دہلی میں نہیں بولتے۔ اہل لکھنؤ
بالکل نہیں بولتے۔

قاضی کی موچھ ہے بیگار کا کام ہ۔
یہ مثل نا منصف قاضیوں کی نسبت کہا کرتے ہیں
کہ وہ مدعی اور مدعا علیہ سے بیگار لیا کرتے ہیں۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اگرچہ گنجینۂ اقوال و امثال کے مولف
محمد نذیر لکھنوی ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ اس مثل کو بالکل
نہیں بولتے۔

قاضی گردوں ہ۔ ستارۂ مشتری جو سعد اکبر ہے
فارسی ترکیب۔ علم یافتہ طبقے کی زبان۔

وسط میں اس کے اک مرقع کا قبہ
سفاییر قاضی گردوں کا جبہ — منیر شکوہ آبادی (مراۃ الغیب)

قاضی گلہ نہ کرے گا ہ۔ کوئی معترض نہ ہو
گا، کچھ قباحت نہ ہو گی۔ کوئی شکوہ و شکایت نہ کرے
گا۔ (فقرہ) تم اس وقت نہ جاؤ گے تو قاضی
گلہ نہ کرے گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مہذب فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان
ہے۔

قاضی نیاؤ نہ کرے گا تو آنے دے گا ہ۔

طبقے کی زبان۔ تحصیل اور استعمال۔

قسوالفیصل۔ عام طور سے قاعدہ، گُر، اصول، طریقہ وغیرہ جاننے کے۔ کے معنی میں زبانوں پر ہے۔ جیسے فارسی کا قاعدہ دل میں اگر ہو ہے اس کا بیرونی قیاس ایک باتے علم ہے۔ (محمود جنابی)

قاعدہ قانون :- قاعدہ، طریقہ، ڈھنگ، اصول، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صحیح، رائج۔

محل مثال۔ یہیں قاعدے قانون کی بات آ رہے اس میں کوئی بات بے جانبت کی نہیں (حالی)

قسوالفیصل۔ قانون، اور دستور کے معنی میں بھی بولتے ہیں

قاعدہ کلیہ :- باضافت تشدید یائے تحتیہ عام اصول، عام قاعدہ، فارسی مذکر، صحیح، رائج۔

محل صورت۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ شعر میں قافیہ ضرور ہوگا۔ کیوں کہ وہ شعر نہیں جس میں قافیہ نہ ہو۔

قاعدہ مستمرہ :- با اضافت و بضم میم و سکون سین و فتح تا و کسر میم و فتح را، قاعدہ جاریہ، وہ قاعدہ جو عام طور سے برتا جاتا ہو عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال۔ قاعدہ مستمرہ ہے کہ جدھر [illegible] کی طبیعت کا میلان دیکھتے ہیں لازم اس سبب کو بڑے تپاک سے لیتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

قسوالفیصل۔ قاعدہ مستمرہ ہے قاعدہ مستویہ وغیرہ مستورات سے رائج ہے۔ جیسے ترکیب بند کا قاعدہ مستویہ ہے ہر بند میں اشعار مساوی ہوتے ہیں۔ (نظم طباطبائی مقدمہ منظومات نظم)

قاعدہ مقررہ :- (اضافت) ٹھہرایا ہوا دستور، قرار دیا ہوا، مقرر کیا ہوا قاعدہ عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ حقدار حق دار [illegible] کے حفاظت سب حقوق سے بالاتر ہے۔ الحب للہ والبغض للہ قاعدہ مقررہ ہے۔ ([illegible])

قاعدہ نکالنا :- طریقہ ایجاد کرنا، انداز نکالنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مگر وصل کا انکار ہے اقرار دشمن سے
نکالا خوب تم نے قاعدہ اثبات کرنے کا (داغ)

قاعدے سے :- دستور کے موافق، سلیقے سے، اصول کے ماتحت، آداب مجلس کے موافق، ادب سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم بھی قاعدے سے اٹھتے ہو جب اٹھتے ہیں
کب سلیقہ ہے تمہیں انجمن آرائی کا (داغ)

قاعدے رکھنا :- سلیقے اور ترتیب سے رکھنا، جو چیز جس جگہ مناسب ہو وہاں رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ ہم سب سامان دوسرے مکان سے بھیجتے ہیں۔ تم ہر چیز قاعدے سے رکھتے جانا۔

قاعدے لگانا :- ترتیب سے رکھنا، ڈھنگ سے رکھنا، جو چیز جہاں مناسب ہو وہاں رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ دالان میں میز اور کرسیاں قاعدے سے لگا دو تاکہ مہمان آتے جائیں اور بیٹھتے جائیں۔

قاعدے کا :- اچھا، لائق، عمدہ، نیک، شریف، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ ماشاء اللہ آپ کا لڑکا بہت قاعدے کا ہے جہاں دیکھتا ہے جھک کر آداب کرتا ہے۔ کیوں نہ ہو لائق باپ کی اولاد بھی لائق ہوتی ہے۔

قسوالفیصل۔ محترم اور بزرگ انسان کے لیے قاعدے کے برتتے ہیں جیسے "مجھ پر ان کی بزرگانہ شفقت [illegible] ہے۔ [illegible] آپ نہیں وہ تو بہت قاعدے کے انسان ہیں۔ کسی کے ساتھ چیز اور جگہ کے لیے بھی بول دیتے ہیں جیسے مکان تو بہت قاعدے کا ہے اب [illegible]

قاعدے کا پابند :- دستور کا پابند، قانون اور اصول کا پابند، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ تم نے خیال کیا ہوگا کہ ہمیشہ نواب صاحب جلسے میں وقت پر تشریف لاتے ہیں اور جلسہ ختم ہونے کے بعد ہی تشریف لے جاتے ہیں یقیناً وہ بہت قاعدے کے پابند ہیں۔

قسوالفیصل۔ "ہونا اور رہنا" کے اضافے کے ساتھ اس کا صرف مخصوص ہے۔ "ضابطے کی پابندی" کے معنوں میں۔ "قاعدے کی پابندی" بھی بولتے ہیں۔ جس کا صرف "کرنا، ہونا" کے ساتھ ہے۔ جیسے جب تک قاعدے کی پابندی نہ ہوگی دفتر کا کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا کارکنان دفتر کو چاہئے کہ قاعدے کی پابندی کریں۔

قاعدے کو رواج دینا :- قاعدہ جاری کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیا اس قاعدے کو اس نے رواج
سمت کا جو کرہ پہ استغراق (نظم طباطبائی)

قاعدے کی بات :- مناسب بات، معقول بات، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ تم ماشاء اللہ بڑے سمجھدار ہو تمہیں چاہئے کہ ہر بات کرو قاعدے کی کرو۔

قسوالفیصل۔ معقول بات کے بجائے بھی [illegible] کے طور پر کہتے ہیں "قاعدے کی بات ہے" کہنے کے طور پر کہتے ہیں۔ قاعدے کی بات تو یہ ہے

جیسے تمہارے والد کچھ کہیں تو خاموشی سے سن لیا کرو۔ ورنہ قاعدے کی بات تو یہ ہے کہ ان کو جواب نہ دیا کرو۔

قاعدے کے بموجب:- جیسا کہ قاعدہ ہے، حسب دستور۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال: بہر حال پڑھا لکھا طبقہ جو کام کرتا ہے وہ قاعدے کے بموجب ہی کرتا ہے۔

قاعدے کے خلاف ہونا:- کسی دستور کے خلاف ہونا، اصولی طور پر صحیح نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ انہوں نے بھی بے غیرت طرح خواجہ کے دیکھا [illegible] شہنشاہ عیاراں [illegible] قاعدے کے خلاف ہوا۔ خدا انجام بخیر کرے۔

(طلسم ہوشربا)

قاعدے کے موافق:- دستور کے مطابق، جیسا ہونا چاہئے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ شاہزادے کو لشکر ظفر اثر میں لے جاؤ، ہم بھی موافق قاعدے کے حاضر ہوں گے۔

(طلسم ہوشربا جلد ہفتم)

قاف [illegible] ایک مشہور [illegible] کا نام [illegible] مذکر، رائج۔

رفعت قامت [illegible] نہ ہو جائے
[illegible] الف [illegible] نہ ہو جائے
([illegible])

ایک طاقت [illegible] کی گردن پر سوار
ان سے [illegible] قاضی [illegible]

قاف [illegible] ایک مشہور پہاڑ کا نام جو ایشیائے کوچک کے شمال جانب [illegible] بحیرۂ کیسپین اور بحیرۂ اسود کے درمیان واقع ہے۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

اے حصار فرخت قرباں
قاف سے آنکے پری زاد آیا (قدسی بلگرامی)

قصہ انفصیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس پہاڑ کی بلندی اٹھارہ ہزار چار سو [illegible] فیٹ لکھی ہے اور لکھا ہے اہل اسلام کی بعض کتابوں میں جو قاف کا ذکر کیا گیا ہے وہ اسے دنیا کے گرداگرد بتاتا ہے۔ اور [illegible] کا خیال کرتے تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ دنیا میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہے جس میں کوہ قاف کی شاخ نہ ہو۔ لکھا ہے کہ کوہ قاف کے اندر دنیا نہیں ہے یعنی یہ کوہ قاف دنیا کی حد فاصل ہے۔ صاحب لغت [illegible] نے اس پہاڑ کی اونچائی پانچ سو فرسنگ لکھی ہے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کا زمرد پانی میں ڈوبا ہوا ہے صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی کرنیں سبز دکھائی دیتی ہیں جدید تحقیق یہ ہے کہ یہ پہاڑ سوویت روس کی طرف ہے جہاں کے رنگ بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس لیے کہا جانے لگا ہے کہ وہاں پریاں بستی ہیں۔ انگریزی میں ([illegible]) کہتے ہیں۔ زبانوں پر کوہ قاف کی ترکیب زیادہ ہے۔

پہنچا یا ہے کو [illegible] قاصد نے بن کے جن
[illegible] اس پری کا نہیں کوہ قاف ہو [illegible]

قاف تا قاف:- مشرق سے لے کے مغرب تک اور شمال سے لے کے جنوب تک یعنی تمام جہان میں، کل عالم میں، ساری دنیا میں۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

کشوروں میں ہو پریوں کے بھی شاہا تیری
قاف تا قاف حکومت ہو الٰہی تیری [illegible]

قصہ انفصیل۔ اگلے وقت کے لوگوں کا خیال تھا کہ زمین کے گرداگرد زمرد کا ایک پہاڑ ہے جسے کوہ قاف کہتے ہیں۔ اسی سبب سے قاف تا قاف بول کے مندرجہ بالا معنی مراد لینے لگے اور ترکیب سے اس کو قاف سے تا قاف، اور قاف سے قاف تک بھی کہتے ہیں۔

مصرع: ترا نام ہے قاف سے تا قاف تک (ادیب)

بس عشق کہ ہے شور و غوغا قاف سے تا قاف
شاباش بہت جلد کہا اور بہت [illegible] [illegible]

[illegible] کے ساتھ قاف سے لے کے قاف تک بھی بول دیتے ہیں۔ قاف سے تا بہ قاف بھی کہتے تھے جو اب متروک ہے۔

اڑ کے جا سکتا ہے مجھ سے کس طرح کوہ پری
جہاں [illegible] وحشی قاف سے تا بہ قاف [illegible]

قاف کی پریاں:- کوہ قاف کی حسین و جمیل عورتیں جو خوبصورتی میں ضرب المثل ہیں۔ (کنایۃً) حسین و جمیل عورتیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ اندر کا اکھاڑا ہے نہ ایسی قاف کی پریاں
حسینوں کا تماشا خوب [illegible] ہال میں دیکھا [illegible]

قافِلَہ:- (بکسر سوم و فتح چہارم) سفر سے پلٹنے یا سفر شروع کرنے والے مسافروں کا گروہ، ایک ساتھ سفر کرنے والوں کا غول، کارواں۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہیں ہم اس منزل میں اب یہ [illegible] جب تک رہا
جس کے ساتھ آئے تھے ہم وہ قافلہ جاتا رہا [illegible]

قصہ انفصیل۔ عربی میں اس کی اصل [illegible] یہ قافل کی جمع ہے جس کے معنی ہیں واپس ہونے والا، پلٹنے والا اس کا مادہ قفل ہے جس کے معنی ہیں سفر کرنے سے واپس ہونا۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی مسافروں کا گروہ بھی

(مجبور روح ہر قالب میں کیا آئی کہ موت آئی (نظم طباطبائی)

قالبوت :- عوام الناس نے قالب کو بگاڑ لیا ہے۔ اردو، اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قال قال :- شدہ شدہ، رفتہ رفتہ، اڑتے اڑتے، ہوتے کرتے۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل چسپاں۔ انسانہ بڑے چھوٹے بزرگ، باپ بیٹے دونوں کو چھیڑا کرتے۔ قال قال بات پیغمبر صاحب تک پہنچی۔ (راجتان)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر شدہ شدہ ہی کہتے ہیں۔

قال مقال :- قیل قال، بحث۔ اردو مونث متروک۔

قول فیصل۔ میر حسن دہلوی نے عطف کے اضافے کے ساتھ نظم کیا ہے۔

ہوئی بند گر پھر تو تفتیش حال
لگی ہونے آپس میں قال و مقال (میر حسن)

اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

قال وقیل :- تکرار، بحث، مباحثہ، حجت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اردو صرف مونث، قلیل الاستعمال۔

مقدور کس کو حمد خدائے جلیل کا
اس جا یہ بے زبان ہو دہن قال وقیل کا (بہادر شاہ ظفر)

قول فیصل۔ لکھنؤ قال و قیل کہدیتے ہیں مگر عام طور سے زبانوں پر قیل و قال ہی ہے۔ قال و قیل کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے اور اس کے معنی شاخسانے لیے گئے ہیں جواب کوئی نہیں ہوتا۔

جوہی اتنی طبیع دم میں تھیل
مرتی کی ان پر سہی قال وقیل (نور نامہ ص ۸)
۱۰۹۵ء

قال ہی قال ہو حال نہیں :- ظاہر کا باتونی ہے عمل وغیرہ کچھ نہیں۔ (محاورات ہندوستان مولفہ نذیر بنکوری)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قالی :- غالیچہ، ایک قسم کا عمدہ اونی فرش۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنگ مرمر صدر نشین ہو تو ہنیں فخر کی جا
مرتبہ کون سمجھتا ہے مگر قالی کا (لطافت)

قول فیصل۔ مولف لغات کشوری نے اس کو فارسی قرار دیا ہے اور قیاس بھی یہی کہتا ہے کہ یہ فارسی ہو کیونکہ اس کا ترکی ہونا کسی مستند لغت سے ثابت نہیں ہے۔ مولف بہار عجم نے قالی اور قالین ایک ساتھ لکھا ہے اور یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ کس زبان کا لفظ ہے۔ مگر آگے چل کے قالی باف کی مثال میں ایک شعر دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فارسی والوں کا تصرف ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے قالی اور قالین دونوں کو ترکی قرار دیا ہے۔ مولف غیاث اللغات نے قالی بمعنی نام قوم اور قالین کو اس کے معنی سمیت الگ درج کیا ہے بہر حال اردو میں قالین اور قالی دونوں لفظ ایک ہی معنی میں رائج ہیں البتہ قالی بضرورت قافیہ ہی نظم کرتے ہیں۔

فرش ہے رنگ حنا اور گل قالی کا
پائمال اپنے ہی سر سبز تری پامالی کا (لطافت لکھنوی)

شعرائے زیادہ تر بہ ترکیب فارسی مخر قالی، شجر قالی اور گل قالی وغیرہ نظم کیا ہے۔

اے مرے صدر نشیں تجھ سے سوا وہ ہو نہال
رتبہ پائے جو تمہارے شجر قالی کا (لطافت لکھنوی)

مجھ کو گھر سے اٹھا کر لایا ہو تو بستر پھاڑ کے کھا تا ہو
شب فرقت میں کیا شیر نیستاں شجر قالی ہے (دبیر)

پاؤں رکھتے ہی ہوئے اس نرم کیا ہم ناکش
دل ہمارا بلبل گلہائے قالی ہو گیا (لطافت لکھنوی)

لطافت لکھنوی نے مولف غیاث کے تحریر کردہ معنی میں بھی استعمال کیا ہے یعنی ایک قوم کا نام۔

عشق حیدر میں لطافت رہو مجھ سے ہوچھے
رنگ آئے کسی قالی نہ کسی خالی کا (لطافت لکھنوی)

ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قالیچہ :- (یائے معروف و فتح جیم) فارسی مذکر، متروک۔

محل چسپاں۔ ہمایوں کے ایک زانو کے نیچے فرش نہ تھا اس عرصہ میں شاہ طہماسپ اٹھیں اور قالیچہ کھول کر بچھائیں۔ ہمایوں کے ایک جاں نثار نے جھٹ اپنے تیر دان کا زرچوبی غلاف چھری سے چاک کیا اور بچھا دیا۔ (دربار اکبری)

قالین :- (یائے معروف) ایک قسم کا قیمتی اونی فرش، غالیچہ۔ ترکی مذکر، فصیح، رائج۔

تیرے قدموں سے جو آنکھوں کو جدائی ہو جائے
سر پہ برمجنوں کے قالین ترائی ہو جائے (بحر)

قول فیصل۔ اب سوتی قالین بھی بننے لگے ہیں۔ قالین کے ابھرے ہوئے نرم بالوں کو قالین کے روئیں کہتے ہیں۔

اس کے تلووں کی نزاکت کا کروں کیا میں بیاں
روئیں ہیں قالین کے مانند سوزن زیر پا (ناسخ)

قامت :- (بفتح سوم) قد، ڈیل، سر سے پیر تک کا طول۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

سرو شرمائے قد اس طرح کا، قامت ایسی

مثال ۔ قانون تو نے یاد ہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ۔ مجھے جو کرنا ہے وہ کر کے رہوں گا۔

قانون جاری کرنا ۔ مصدر متعدی ۔ حکومت کا اپنے بنائے ہوئے قانون کو نافذ کرنا ۔ یعنی رعایا کو پابند کرنا کہ وہ اس قانون پر چلے ۔ اردو مصدر، فصیح ، رائج ۔

جزاک اللہ تیری جگر تھا بے شک
کہ ایسی قوم میں قانون جدید ایجاد (فرہنگ محاورات)

قول فیصل ۔ آئین کے مطابق پانے قانون کو نافذ ہونے کے معنی میں "جاری ہونا" بھی مستعمل ہے
جس کی موقوفی ہوئی تھی نہیں وہ پھر بحال
عشق کی سرکار میں قانون جاری ہو گیا (حالی)

قانون جنگی ۔ فوجی آئین ۔ فوجیوں سے متعلق قانون ۔ فارسی ترکیب ، اردو مصرف ، مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کسی کے ساتھ جنگی قانون جنگ کے قانون ، فوجی آئین ، فوج کا آئین وغیرہ سب ہی رائج ہیں ۔ قانون جنگی عام طور سے زبانوں پر نہیں آتا ۔

قانون جھاڑنا ۔ مصدر لازم (طنز کے محل پر) بے جا حجت کرنا ، جہالت کی باتیں کرنا ۔ قانون بگھارنا ۔ اردو محاورہ عوام کی زبان ۔

مثال ۔ میاں ابھی آپ صاحبزادے ہیں بہت قانون نہ جھاڑیے میں بھی جانتا ہوں کہ آپ وکالت کر رہے ہیں ۔ اور جب سے صورت سے پڑھ رہے ہیں وہ بھی مجھے معلوم ہے ۔

قانون چھانٹنا ۔ مصدر لازم حقارت (طنز اور مزاح کے محل پر) بے علمی کے باوجود اپنی علمیت کا رعب جمانے کے لیے ادھر ادھر کی ہانکنا اور بے جا بحث و تکرار کرنا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

مثال ۔ سنتے ہیں کہ ایک ایک کے پاس دس دس جھوٹ کے بیٹھے قانون چھانٹ رہے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

قانون داں ۔ اسم آئین سے واقف ، وہ شخص جو دیوانی فوجداری اور سرکاری قوانین سے واقف ہو ۔ فارسی ترکیب اردو مصرف ، رائج ۔

مثال ۔ عبد اللہ حق باوجود کہ وکیل یا بیرسٹر نہ تھے ۔ لیکن ایسے قانون داں تھے کہ ان کی لکھی ہوئی اپیل کبھی خارج نہیں ہوئی ۔

قانون دانی ۔ ملکی قانون سے واقفیت حکومت کے آئین و ضوابط سے آگاہی ۔ فارسی ترکیب ، اردو صرف ، مونث ، رائج ۔

مثال ۔ شہنشاہ حسین وکیل بہت اچھے مقرر تھے اچھے اچھے بیرسٹران کی قانون دانی کا لوہا مانے ہوئے تھے ۔

قانون دیوانی ۔ (باضافت) ضابطہ دیوانی ، عدالت دیوانی کا آئین دوسرا ضابطہ یا دستورالعمل جو لین دین اور مالیات سے متعلق ہو ۔ فارسی ترکیب ، اردو صرف عدالت کی اصطلاح ۔

قانون سخت ہونا ۔ دستور کڑا ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

مثال ۔ ان میں تلف دشوار تر قصاص واحترام کا قانون بہت سخت تھا ۔ (شرح خطوطات نظم)

قانون شیخ ۔ مصدر (باضافت) طب کی ایک مشہور کتاب کا نام ، فارسی ترکیب ، قدیم یا منتہ طبقے کی زبان ۔

ہر قدوے کہ دو کا علت میں تھا ستارا
کیا تھا خم فلاطون وہ سینہ تھا ہمارا
قانون شیخ کیا تھا ساقی کا آک اشارا
کچھ ہوش بھی تھیں ہر پایا گیا اشکارا (ذوق دہلوی)

قول فیصل ۔ شیخ بو علی سینا حکیم کو جیر فارابی کی کسی طب کی کتاب کے اوراق ہاتھ آگئے تھے انھیں اوراق سے صحیح ہو صورت نے یہ کتاب تالیف کی اسی وجہ سے قانون شیخ کے نام سے موسوم ہوئی ۔ اصل کتاب عربی میں ہے ۔ مگر دوسری زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہوئے ہیں ۔ جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے ۔ علامہ گنتوری جیسا عالم ۔ قانون شیخ کے مترجم تھے ۔ (تذکرہ شعرائے اردو)

قانون گو ۔ اسم ، وہ عہدہ جس کے پاس تمام ضلع اور علاقے کی متعلقہ زمینوں کا حساب کتاب رہے ، پرگنہ کا رجسٹرار ، صدر پٹواری ۔ اردو رائج ۔

قول فیصل ۔ قانون گو جس عہدے پر فائز ہوتا ہے اس کو "قانون گوئی" کہتے ہیں یہ لفظ زبانوں پر بہت کم ہے ۔

قانون گو ۔ پالکی کے کہار ۔ اردو اسم مذکر ۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ اب سننے میں نہیں آتے ۔

قانون گو ۔ کنایتہً اعتراض کرنے والا ۔ تکراری ۔ (نور اللغات ، مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ایسے شخص کو "قانونیا" کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہے ۔

قانون گو کی کھوپڑی مری بھی بجنت دے ۔ (مثل) قانون گو بڑا چالاک ہوتا ہے اور دستور دہلی کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

کہ مندوجہ انسر اور اچھے برے کاموں کے قائل ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ کوئی فرشتہ ہے تو کہنے والا جو ہر جو ہر اس کے اعمال لکھتا رہتا ہے تا بعض ارواح فرشتے کے پاس لے جاتا ہے (دہلی کبری)

قول فیصل۔ ستھل سند میں ابھی مستعمل ہے۔

یہ قول ہے ہر دل کا خدا پر ہے اے جان
تعویذ سے کہ قائل ہوں نہ پوئی نہ جزی سکا
(جان صاحب)

قائل ہونا ۔ شرمندہ ہونا، اپنے کیے پر پچھتانا۔ (اردو مصدر) فصیح، رائج۔

بڑا تو مانتے ہیں اسے الگزرد جیری یا تو پرے
دلے جب سوچتے ہیں خوب قائل دل ہی ہو جاتے
(بہادر شاہ ظفر)

قائم ۔ اکبر یوم، کھڑا، عمودی، بسیدھا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قائم ۔ برقرار، ثابت، باقی رہنے والا۔ جیسے قائم قیام ہے جس کا قول۔ عربی، فصیح، رائج۔

محاورہ۔ خدا کے برگزیدہ بندوں ہی سے یہ دنیا قائم ہے۔ ورنہ زمین کا طبقہ کب کا الٹ گیا ہوتا۔

قائم ۔ کسی چیز سے کسی چیز کا برابر کا ہونا، برابر رہنا۔ عربی، فصیح، رائج۔

ہے زمین پانی پہ قائم اور ہوا پر آسمان
آج تک دنیا کو رونے ہے تماشا دیکھ

قائم ۔ شطرنج کی اصطلاح۔ دونوں حریفوں کا برابر رہنا۔ شطرنج میں جب دونوں حریفوں کے مہرے رہ جائیں۔ عربی۔ شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

قائم ۔ مضبوط، پائیدار، دیر پا، بقا، مستقل، مقرر، مستقیم، عربی، صفت۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قائم ۔ امام زمانہ، حضرت مہدی آخر الزماں کا لقب، حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ، عربی صفت، حضرات شیعہ کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ یوم جمعہ بوقت طلوع فجر واقع ہوئی ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ ولادت کا سن ۲۵۶ھ اور مادہ تاریخ "نور" ہے آپ کا نسب نامہ یہ ہے
محمد بن حسن بن علی بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن علی بن حسین بن علی و فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم والدہ ماجدہ کا نام نرجس خاتون تھا آپ ۲۳ رمضان المبارک ۲۶۰ھ کو سرداب میں جاکر بحکم خدا دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئے۔ اور جب حکم خدا ہوگا تو ظاہر ہوں گے۔ آپ کی غیبت کی دو حیثیتیں تھی۔ ایک غیبت صغریٰ دوسری کبریٰ غیبت صغریٰ کی مدت ۷۵ برس یا ۶۹ برس تھی۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہوگئی غیبت صغریٰ کے زمانے میں یکے بعد دیگرے چار نائب ہوئے جن کے نام عثمان بن سعید عمری۔ محمد بن عثمان بن سعید حسین بن روح۔ اور علی بن محمد سمری۔ ہیں۔ مؤخر الذکر نائب کے مرنے کے بعد آپ کی غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا اور اب تک آپ پردے میں بحکم خدا کے غائب ہیں۔

قائم ۔ اردو کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔ نام محمد قیام الدین قائم اللہ چاند پور ضلع بجنور کے رہنے والے تھے۔ ملازمت کے باعث عمر کا زیادہ حصہ دلی میں بسر ہوا۔ ابتداً خواجہ میر درد سے فیض حاصل کیا پھر مرزا رفیع سودا کے شاگرد ہوگئے۔ دلی کی تباہی کے بعد کچھ دنوں ٹانڈہ اور رامپور میں رہے اس کے بعد لکھنؤ آگئے۔ اور جہاں دار شاہ کے [illegible] اپنے وطن کے عامل کے نام چاہے کہ اپنی املاک پر ضبط شدہ اور رفیع نواب محال کا شاغل حال ہوا اور وہ اس میں کامیاب ہوگئے۔ آپ کی شاعری کی نسبت تذکرہ نویسوں نے تعریف کی اور واقعی بہت بڑے شاعر تھے ہر صنف کے کلام پر عبور اور قدرت حاصل تھی۔ لیکن میر و مرزا کے ہم پلہ کہنا یا کہنا قطعاً مبالغے سے خالی نہیں ۱۲۰۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ ایک تذکرہ الشعراء مسمی بہ "مخزن نکات" آپ کی یادگار ہے۔ چنانچہ یہ شعر آپ ہی کا ہے۔

زاہد کعبہ تک سہی پر جائے تعجب ہے شیخ
کچھ تعقل نہیں کرتا یا بعد جانے سکا (در مخزن)

قائم اٹھانا ۔ شطرنج میں برابر کی بازی اٹھانا۔ دونوں حریفوں سے کسی بات کا مات نہ ہونا۔ شطرنج کا برابر اٹھنا۔ حریفوں کے دو دو مہرے رہنا۔ اردو، مصدر۔
(فرہنگ آصفیہ، لغات، مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ شطرنج بازوں کی خاص اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

قائم اللیل ۔ عبادت کے واسطے رات بھر جاگنے والا، عابد شب زندہ دار، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یا پھٹ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

البیدو تیرے آنے سے ایسا ہوا چمن
گل کی قبا ہزار جگہ سے مسک گئی — امیر

قول فیصل۔ مسک جانا کی جگہ، پھٹ جانا بھی بولتے ہیں۔ زیادہ پھٹ جانے کو تار تار ہونا، چاک ہونا کہتے ہیں۔

ع ٹھیس سے شگفتے کی قبا چاک ہو گئی — برجیس

قبا کرنا:۔ چاک چاک کرنا، پارہ پارہ کرنا، دھجیاں کرنا۔ اردو محاورہ متروک۔

سر زلف کی طرح سے کیا پیرہن قبا
دیوانہ اس پری کی ہیں تحریر ہو گیا — رند

قول فیصل۔ پیرہن، جیب، جگر، پردہ، غنچہ، دامن اور گریبان وغیرہ کے ساتھ اس کو استعمال کرتے تھے۔

دریائی میں لباس کا بھی نام ہے فرود
جی چاہتا ہے جیب کو اپنے قبا کروں — صابر

تکمیل صورت (قبا کر ڈالنا) بھی رائج تھی۔

مرے اس وحشت وحشت نے قبا کر ڈالے جعفر
گلے کو جیب کو پردے کو دونوں کو دامن کو
جعفر۔ (فرہنگ آصفیہ)

اصل میں یہ محاورہ فارسی "قبا کردن" کا ترجمہ ہے اب اس جگہ "دھجیاں کرنا" عام طور سے رائج ہے۔

قبالہ:۔ (بفتح اول و چہارم) ضمانت نامہ، مکان یا جاگیر وغیرہ کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو۔ مکان کا بیع نامہ۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

دل میں آؤ گھر تمہارا ہے
قبالہ نہ چاہیے سو خط — امیر

قول فیصل۔ عام طور سے ان باتوں پر بالکل [illegible]
جو صحیح نہیں۔ عربی میں اس کے معنی ہیں "ضمانت کرنا"۔ اردو میں صرف اصطلاحی معنی میں مستعمل ہے مگر کمی کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے۔ زیادہ تر اس محل پر دستاویز اور بیع نامہ بولتے ہیں۔ شاہی دور میں چونکہ رجسٹری وغیرہ کا کوئی خاص رواج نہیں تھا اسلئے مکان کی منتقلی کے سلسلے میں صرف تحریر اور گواہ کافی سمجھے جاتے تھے جس کے نام کوئی چیز منتقل ہوتی تھی اس کو قبالہ دیا جاتا تھا

قبالہ لکھوانا:۔ (کنایتہً) کسی چیز کا مالک بن جانا۔ ملکیت منتقل ہو جانے والی تحریر لکھوانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

در سے آئے ہو کیا اب بھی نہ گھر جاؤ گے
کچھ قبالہ ترے گھر کا نہ لکھواؤ گے — امیر

قول فیصل۔ جب کوئی شخص کسی جگہ بیٹھ کے وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا ہے تو اس شخص سے یا اس کی نسبت کسی دوسرے شخص سے کہتے ہیں۔ اس کی لازمی صورت قبالہ لکھنا بھی کمی کے ساتھ رائج ہے۔

اے جنوں کیا ہونے کی علامت قیس نے
لکھ دیا تھا کیا قبالہ خانۂ زنجیر کا

مصنف فرہنگ آصفیہ دہلی میں بصیغۂ جمع قبالے لکھوا لینا بھی ہے۔

قبالہ لینا:۔ کسی جاگیر، مکان، یا جائیداد پر قبضہ لینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

منقول [illegible] خاں نے اس رنج پر کیا تھا قبضہ
فی زمین کا خط لے کے قبالہ نکلا

قول فیصل۔ بسند فرہنگ آصفیہ دہلی کی خاص زبان ہے۔

نکلتا ہی نہیں یہاں سے کسی صورت ہو تو اے غم
ہمارے خانۂ دل کا کہیں لینا قبالہ ہے
عارف (فرہنگ آصفیہ)

اہل دہلی بصیغۂ جمع قبالے سے لینا بھی بولتے ہیں جیسے "اور تم نے سمجھے کہ تو قبالے ہی لے لیے۔" (فرہنگ آصفیہ)

مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اس کو بازاری کا درجہ لکھا ہے۔

قبالہ نویس:۔ (بفتح اول و کسر سوم و یائے معروف) وثیقہ نویس، وہ شخص جس کا پیشہ وثیقہ، تمسک اور بیع نامے لکھنے کا ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اب "وثیقہ نویس" زبانوں پر زیادہ ہے۔

قبالہ نیلام:۔ وہ ملکیت کی سند جو نیلام کرنے والے کی طرف سے وارث یا نیلام کرنے والے کی جانب سے ملے۔ خطا [illegible] اردو اسم، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قبالہ ہونا:۔ کسی کے نام دستاویز ہونا، ہبہ نامہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھر بخش دو دل خوشی سے جھٹ [illegible]
مکتوب یار میرے مکاں کا قبالہ ہو — امیر

قبالے آگے دھرنا:۔ کسی شخص کو اپنے مکان پر قبضہ دینا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

بیٹھے پردیس کے ہم کو دخیل وہ کر گئے
جب تو ولی کے قبالے آگے لا کر دھر گئے

قول فیصل۔ جب کسی شخص کا بیٹھنا زیادہ ناگوار ہوتا تھا تو اس کو شرمندہ کرنے اور چلا جانے کے لیے

ایسی حرکت کرتے تھے۔

قبالے ڈھیلے کرنا:۔ کسی پر قابو پا کے اسے بے حرکت کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ چونکہ مکان کا قبالہ لے لینے کے بعد مکان قبضے میں آ سکتا ہے اور قبضہ کر لینے والے کو ہر طرح کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی رعایت سے اہل دہلی۔ بوجہ بالا معنوں میں بولنے لگے۔

قبالے لے ڈالنا:۔ قبضہ کر لینا، قابض ہو جانا۔ غالب آ لینا۔ کسی دنیا جم کے بیٹھ جانا سے عاجز کر دینا مراد لیا۔ اردو عورت عوام دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قبالے میں لانا:۔ کسی دوسرے کی چیز کا مالک بنا لینا۔ اردو محاورہ، متروک۔

یارب یہ کس کے قبالے میں لے گا

الفاظ بہشت کے لیے پھر تا ہے چند بنا — رشک

قبا ہونا:۔ چاک ہونا، پھٹنا۔ اردو عورت، متروک۔

گریبانوں کے کرتے میں پڑے تھل کی بھی سنے
ذرا ہاتھ لڑ لڑ جاتا تو چولی بھی قبا ہوتی — مصحفی دہلوی

قول فیصل۔ سلف ان معنی میں بھی استعمال کرتے تھے۔

وہ چشم کیا ہے جس سے رواں ہو نہ غم میں اشک
ماتم میں جو قبا نہ قبا ہو قبا نہیں — اکبر

قبایح:۔ قبیحہ کی جمع۔ بہت سی برائیاں۔ عربی۔ مذکر۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وہ خود تو ذات سے ہے مرد صالح
بھرے ہیں اسکے ساتھی میں قبایح — یقین (درّ مکنون)

قبایل:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) قبیلہ کی جمع بمعنی فرقے، بہت سے قبیلے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

ذریت کو قبائل ارے ہے بنی قیچوق
عدا ابو لہب کا ہے اور دشمنوں کی قطار — طباطبائی (نظم)

قبۃ الاسلام:۔ (لفظاً) قبۂ اسلام۔ امام رضا علیہ السلام کے روضے سے مراد ہے۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس طرح ہو گویا ہاری قبۃ الاسلام پہ
ہے نعت ہماری زندگی پر اور ہمارے نام پر — عزیز لکھنوی

قبچاق:۔ (بالفتح) ایک جنگل کا نام جو روس اور ترکستان کے درمیان واقع ہے۔ اس جنگل میں لٹیرے رہتے ہیں۔ مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

قطع کرتے تھے بے دلیل و سبیل
دشت قبچاق و دشت اسرائیل — نظم طباطبائی

قبح:۔ (بالضم) کسی فعل یا صورت کی برائی، عیب۔ مونث۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قبح اس کا ہیں بتا دیجئے
بازرہ جائیں تا کہ ہم اس سے — یقین

قول فیصل۔ اردو میں یہ لفظ زیادہ تر اپنی ضد (حسن) کے ساتھ آتا ہے۔ یعنی حسن و قبح کہتے ہیں۔ تنہا بہت کم مستعمل ہے۔

کر دے گی حشر ہو وہ قیامت کی صبح نظم
پرچھو اگر نہ جانتے ہو حسن و قبح نظم — مہذب لکھنوی

قبر:۔ (بالفتح) وہ مخصوص گڑھا جس میں آدمی کی میت دفن کی جاتی ہے۔ گور، تربت۔ عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

دل کا بھوبیوں میں بستا

یاد رہا قبر پہ چلے آنا — شیخ کفایت روشنی (در عشق)

قول فیصل۔ اردو میں اس کی جمع ی۔ ن کے ساتھ "قبریں" اور اپنے محل پہ واؤ نون کے ساتھ "قبروں" رائج و فصیح ہے۔

تھا ملک سامنے سے مولسری کے درختوں کی نیز
وہاں قبریں ہیں کچھ مٹی کے جیسے ڈھیر ہوتے ہیں — ابن طبیب

صدا آتی ہوئی قبروں سے آتی ہے خدا ظاہر
ہماری بیکسی کو اے دم بھر دیکھیے جب آ — عزیز

قبر بنانا:۔ متعدی۔ مخصوص قسم کا گڑھا کھود کے آدمی کی میت کو اس میں لٹانا اور پٹیے رکھنے کے بعد اوپر سے گڑھے کی نکلی ہوئی مٹی ڈالنا اور جب مٹی اوپر آ جائے تو اسکو ایک خاص شکل دینا۔ تربت بنانا۔ اردو عورت۔ فصیح، رائج۔

اندوہ و مصیبت کی گھٹا چھا گئی بیٹا
رہ قبر بنانی بھی تمہیں آ گئی بیٹا — نفیس

قول فیصل۔ اس کا متعدی المتعدی "قبر بنوانا" بھی فصیح و رائج ہے۔

ہرگام عدو کی کسی پر دوشیر کے غم میں
قبر بنواتے ہو بلادیں میدان میں کیا — شادعظیم

قبر بننا:۔ لازم۔ تربت تیار ہونا۔ اردو عورت۔ فصیح، رائج۔

ہو وہ بھی کوئی منہ کہ تو اک کیسی ہی پھر
دکر با مرے قبر ظفر علی بنی — اکبر

قبر بیٹھ جانا:۔ قبر کی دیواروں کا بیٹھ کر زمین میں دھنس جانا۔ اردو عورت۔ فصیح، رائج۔

محل نشست۔ وہ فتحپور کے کوتوال ہوتے تھے۔ بادشاہ نے جب انہوں نے قصد فتحپور کا کیا دفعتاً سفر کر گئے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ بزم کا حضرت یاد ہیں پریشانی میں لکھین کا مصالح تھا کہ برسات میں قبر بیٹھ گئی

ہے اتنا بنیا کہ قبر درست ہو۔ (وقائع عبد الصمد معنی)

قبر بند کرنا:۔ آدمی کی میت دفنانے کے بعد پتھر رکھ کے قبر کو مٹی سے پاٹنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ اگرچہ ان کے جنازے کو پالی میں رکھنے کے بجائے کپڑے کے تختوں پر رکھا گیا۔ لیکن پھر بھی قبر بند کی جانے کیلئے تختے اور جنازے کا نچلا حصہ پانی میں ڈوب چکا تھا۔

(افسانہ ۔ دہشت تک)

قول فیصل۔ اس کا لازم "قبر بند ہونا" بھی فصیح و رائج ہے

رباب دیکھ کر بچے کا دکھی و بیمار
کہ قبر اس کی معصوم بند ہوتی ہے (د اعظم)

قبر پر قبر نہیں بنتی:۔ مدفون پر قبر نہیں بنتا۔ اردو مثل دہلی کی زبان۔

قبر پر گل چڑھانا:۔ قبر پر پھول چڑھانا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

زندہ نیلا سے گیا داغ غم فرقت لیے
بیٹھ دو سب زیرہ جاکر قبر پر دو چار گل (رند)

قول فیصل۔ عام بول چال میں "گل" کی جگہ "پھول" زبانوں پر ہے

پڑھے فاتحہ کوئی آئے کیوں کوئی چار پھول چڑھائے کیوں
(بہادر شاہ) ظفر

قبر پوش:۔ قبر کو ڈھانپنے والا۔ اردو صرف۔ مذکر۔

گیا اس راہ میں کیا عجب
چاندنی سے ہو جو ردا قبر پوش (تجر)

قبر تک ساتھ جانا:۔ زندگی تک باوفا رہنا۔ اردو صرف۔ ... جیسے کہ ... باتیں قبر تک ساتھ جاتی ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

قبر تک سے واقف ہونا:۔ خوب آگاہ ہونا۔ کسی عیب سے اچھی طرح واقف ہونا۔ اردو صرف۔ مذکر۔

محل صرف۔ آداب عرض ہے۔ اجی ہم کیا کہتے تھے ان لوگوں کی قبر تک سے واقف ہیں۔

(فسانہ آزاد)

قبر تیار ہونا:۔ لحد کھد کے مکمل ہو جانا۔ آدمی کی میت کو دفن کرنے والے گڑھے کا تیار ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

کشتہ ناز کو فرصت کہ ملاقات کہ کر
قبر تیار ہے سامان ہے نہلانے کا (شرف)

قبر جھانک آنا:۔ (کنایتہ) مرنے کے قریب ہو جانا۔ زندگی سے ناامید ہو جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

صبح فراق شام جدائی کے صدمہ کش
جھانک آتے ہیں جو قبر کفن دیکھ لیتے ہیں (خورد)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے "قبر کا منہ دیکھ کے پلٹے" بولتے ہیں اور یہ فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص سخت بیماری سے نجات پاتا ہے یا مرتے مرتے بچ جاتا ہے۔

قبرستان:۔ (بفتح اول و کسر سوم) گورستان۔ گور غریباں۔ شہر خموشاں۔ وہ جگہ جہاں مردے دفن کیے جائیں۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

اٹھ کے ہر دم ہے پڑھو لو فاتحہ
قبر عاشق کی ہے قبرستان میں (منیر لکھنوی)

قبر سلامی:۔ وہ قیمت کو رجا اک زمین کو اس کی ملکیت میں قبر بنانے کے عوض دی جاتی ہے۔ اردو اسم مونث۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قبر سے اٹھ کر آنا:۔ دوبارہ زندہ ہو جانا (حقیقی)۔ اماں باوا قبر سے اٹھ کر آئیں گے نہ بھائی پیدا ہوگا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔

قبر سے اٹھنا:۔ قیامت کے روز قبر سے نکلنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

حشر کو قبر سے ہم سوختہ جاں کیا اٹھیں
خاک میں مل گئے آگے وانہ برباں کیونکر (صبا)

قبر سے دھواں اٹھنا:۔ دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہونا۔ آگ میں جلنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے جس طرح میرے بچے کو چھینا ہو خدا نے چاہا تو تمہاری قبر سے دھواں اٹھے گا۔

قول فیصل۔ اس فقرے کے کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اس لیے تم قبر ہی میں جلو گے

قبر سے دھواں نکلنا:۔ مرنے کے بعد بھی محبت کی سوختہ سامانی کا برقرار رہنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہ تو ضرور مشہور ہوگا کہ سوختہ آتش (دل) ... کی قبر سے اپنے درخت کے ساتھ جل گئی۔ عاشقان صادق قبر پر آئیں گے۔ مرادیں پوری ہوں گی، قبر سے دھواں نکلے گا۔

(طلسم ہوشربا)

قبر سے نکل کر آنا:۔ کسی شخص کی صورت بیماری یا رنج سے ڈراؤنی ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ قبر سے نکل کر آیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی

یہ فرق ہے کہ کعبہ مکان مقدس کا نام ہے جو
مکۂ معظمہ میں واقع ہے اور حج کرنے میں اس کا طواف
کرتے ہیں۔ اور قبلہ سمت مذکور کا نام ہے، کسی
مکان کی خصوصیت نہیں۔

قبلہ :۔ حضور اور جناب وغیرہ کی جگہ کسی مقدس
اور بزرگ ہستی کے لیے تعظیماً استعمال کرتے ہیں اردو
مذکر، فصیح، رائج۔
محل پیش۔ قبلہ! جہاں آپ نے اور خواہشیں منظور
فرمائی ہیں اس خاکسار کی بھی منظور فرمائیں۔

قبلہ :۔ (طنزاً) جناب آپ، بہت زیادہ شاعر
اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

بنت العنب کو اول میں لائے جناب شیخ!
مرشد ہو قبلہ ہو بڑے حضرت ہو دور ہو — ملاح

قبلۂ انام :۔ (کنایتاً) سب کے لیے واجب
التعظیم، ساری مخلوق کے لیے لائق احترام فارسی
فصیح، رائج۔

بعد بزرگ پیشوا رسول قبلۂ انام
والد امام باپ امام بعد چچا امام

قبلہ پرست :۔ (کنایتہً) مسلمان
فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ نام مقدس سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قبلۂ حاجات :۔ (کنایۃً تعظیم) سب کی
حاجتیں برلانے والا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تو کہتا ہے پیر خرابات کی بات
نقش ہے دل پہ ترے قبلۂ حاجات! — منشی

قول فیصل۔ بعض طنز و مزاح بھی استعمال ہوتا ہے

سجدے کے زیر سایۂ خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے — غالب

مقدس اور بزرگ شخص کے لیے بھی اس کا استعمال ہے

اے کعبۂ تسلیم و رضا قبلۂ حاجات
ہر صبح میں کرتا ہوں نثار آپ کی ذات — میر انیس

خدا سے بھی مراد ہوتی ہے

گیا رات بہ جنبش قبلۂ حاجات آ گئی
ساقی خدا کا شکر کہ برسات آ گئی — جوش (ملیح آبادی)

کسی کے ساتھ اس کو قبلۂ حاجت بھی کہتے ہیں۔

ملاذ جن و انساں مرجع قدسیاں کہیے
کبھی یہ قبلۂ حاجت کبھی کعبہ مقصد کا کہیے — محسن (کاکوروی)

استعارۃً کسی جگہ کو بھی کہتے ہیں۔

مگر گوشہ نشینان خرابات نہ ہو
کہیں گوشہ کہیں قبلۂ حاجات نہ ہو — منیر

قبلۂ دوراں :۔ زمانے کے لیے قابل
تعظیم۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاضی و میر قبلۂ دوراں، قوام دین
نشاء عصر ہی کون، میر جالیں — جوش (ملیح آبادی)

قبلۂ رخ :۔ (بے اضافت) قبلے کی طرف
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قبلہ رخ دیکھ کے گھنگھور گھٹا اٹھی ہے
باندھ کر آج بڑا زور گھٹا اٹھی ہے — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ اس محل پر قبلہ رو بھی کہتے ہیں۔

قبلہ رو ہو کے دعا مانگو علی شب وصل
کرتے ہیں باب اجابت کھلا دم صبح — نظم

قبلہ رو :۔ (بے اضافت) وہ شخص
یا چیز جس کا رخ قبلے کی جانب ہو، فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

برہمن جو ابھی کفر تازہ ہے
وزیر نادرے خانۂ قبلہ رو آیا — نذیر لکھنوی

اس زمیں کی داد و دش آسماں دینے لگا
ذرہ ذرہ قبلہ رو ہو کر اذاں دینے لگا — جوش (ملیح آبادی)

قبلہ رو کرنا :۔ نزع کے عالم میں مریض
کا منہ قبلے کی طرف کرنا، مردے کا منہ قبلے کی جانب
کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ مشورہ ہم اٹھے ہیں چارہ جو کرتے
اب اس مریض کو اچھا تھا قبلہ رو کرتے — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ قبلہ رو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرنے
والے کو چت لٹا کے پاؤں قبلے کی طرف
دیتے ہیں۔

قبلہ رو لٹانا :۔ مرتے وقت بیمار
کو چت لٹا کے پاؤں قبلے کی طرف پھیلا دینا۔
مصدر، فصیح، رائج۔

حسرت کو یار پوچھ گیا میرا دم ہوا اخیر
لو کوئی قبلہ رو کر کے لٹائے دفعتہً — شرف

قبلہ رو ہونا :۔ کعبہ کی طرف منہ
کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز — اقبال

قبلۂ عالم :۔ (با اضافت) مرجع
خلائق یا بزرگ خاندان دین تعظیم سے کہتے ہیں، فارسی
ترکیب، فصیح، رائج۔

ہوا ہوں میں غلام اس بادشاہ ہفت کشور کا
شرف قدسی بھی جس کو قبلۂ عالم کہتے ہیں — شرف

قول فیصل۔ دنیا کے عام بادشاہوں کے لیے بھی
اس کا صرف ہے جیسے بادشاہ سے مصاحبین نے
عرض کی کہ قبلۂ عالم حیدری خانہ بیچ میں بادشاہ
نے حکم دیا کہ بلاؤ (فسانۂ آزاد)
کبھی کبھی بادشاہوں کے علاوہ اپنے سے بزرگ
ہستی کے لیے بھی بول دیتے ہیں اور طنز و مزاح
سے بھی کہتے ہیں۔

مرے شکووں سے کیوں بھرتے ہیں وہ اخبار کے کالم
کوئی یہ شیخ سے کہہ دے کہ بنے قبلۂ عالم — اکبر الٰہ آبادی

قبلۂ کونین:- باپ دادا، چچا وغیرہ کے لیے بصورت القاب لکھتے اور بولتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔ عل شہ۔ تمہیں کتنی مرتبہ سمجھایا کہ اپنے بزرگوں کو القاب اس طرح لکھا کرو۔ قبلۂ کونین کعبۂ دارین دام مجدکم السامی۔

قبلہ گاہ:- (بہ اضافت) باپ کے لیے بصورت القاب استعمال کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر "قبلہ گاہی" ہے چونکہ استاد بھی مثل باپ کے ہوتا ہے اس لئے استاد کے لئے بھی اس کا صرف ہے جیسے۔ میں جب قبلہ گاہی کی خدمت میں حاضر ہوا شفقت سے پڑھانے لگے۔ فارسی میں روشن سواد ہو گیا، استاد بن گیا بہت سے طالب علم آنے لگے۔ (داتیر کے خود نوشت حالات) ہنوز ابھی بھی "بزرگ اور حاجتی" بھی اس کا کسی کے ساتھ استعمال

دل دیں گے ہم تو حضرت ناصح ہزار بار
دینا نہیں ہے آپ کے کچھ قبلہ گاہ کا — داغ

قطعاً مرجع خلائق اور بزرگ ہستیوں کے لیے بھی بہت کمی کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

قبلہ گاہ اس شخص کو انساں بنا سکتا نہیں
جو بشر کے ذہن کو آگے بڑھا سکتا نہیں — جوش ملیح آبادی

قبلۂ منسوخ:- مراد بیت المقدس ہے جدھر تعین کعبہ سے قبل سجدہ کیا جاتا تھا۔

تیرے رخ سے قمر کو یوں ہے رسوخ
جیسے کعبے سے قبلۂ منسوخ — لاعلم (فرہنگ آثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قبلہ نما:- ایک آلے کا نام جس کی مدد سے قبلے کا رخ معلوم کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کعبہ مدنظر قبلہ نما ہے تا حال
کوئے جاناں کی طرف دل نگراں ہو کر جھکا — آتش

قول فیصل۔ اس آلے کا وہ پرزہ جس سے قبلے کا رخ معلوم کرتے ہیں اکثر خفیف سی حرکت کرتا رہتا ہے شعرا اس کو تڑپنے سے تعبیر کرتے ہیں۔

دل بیتاب کو جب تجھ سے ملا دیکھیں گے
پھر تڑپتا نہ ترا اے قبلہ نما دیکھیں گے — تغیر

قبلہ و کعبہ:- کلمۂ تعظیم و تکریم، بزرگ ہستی، قابل احترام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں بھی ہے جس کا خط میں
قبلہ و کعبہ لکھا کرتا ہے القاب مجھے — ذوق

قول فیصل۔ زیادہ تر احتراماً کسی دینی اور بزرگ ہستی کو بطور القاب کہتے ہیں۔

عرض کی دونوں نے اس وقت میں جھکتے ہیں حضور
پوچھیے قبلہ و کعبہ سے جو پیش آئے امور — [illegible]

شیعہ حضرات، علما و مجتہدین کو بھی کہتے ہیں جیسے مجھ سے خود قبلہ و کعبہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر روزہ عمداً چھوڑ دیا جائے تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ ہنوز ابھی اس کا صرف ہے جیسے۔ کیوں قبلہ و کعبہ، خدام حضور کو ہمارے شہر لکھنؤ میں دم دھاڑیوں ہی کی صحبت پسند آئی یا کسی اور کی بھی دھن بھائی۔ (فسانۂ آزاد) قدیم زمانے میں بیٹا اپنے باپ کو اور شاگرد اپنے استاد کو خط میں بطور القاب لکھا کرتا تھا اب اس کا رواج کم ہو گیا ہے۔

قبلے ہو تو منہ نہ کرنا:- کمال بیزاری ظاہر کرنا، انتہائی نفرت کا اظہار کرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ "منہ کی جگہ رو" بھی نظم ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سجدہ تجھے اب اے بت بدخو نہ کروں میں
قبلہ ہو ترا گھر تو ادھر رو نہ کروں میں — محسن

قُبُور:- (بضمتین و واو معروف) قبر کی جمع بہت سی قبریں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھے جو شہنشہ قیصر و فغفور
باقی ان کے نہیں نشان قبور — (زہر عشق)

قبور:- (بضم اول) گھوڑے کی کاٹھی میں پستول رکھنے کے لئے بنا ہوا چمڑے کا خانہ۔ اردو، مذکر، متروک۔

کاہے کیوں آپ کھینچتے ہیں تپنچہ قبور سے — رشک

قول فیصل۔ اس کی جمع قبور ہوتے تھے۔ فارسی میں ان معنی میں قبوس ہے۔

قبول:- (بالفتح اول و واو معروف) منظور، دل سے پسند۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کرنا قبول رشک کے صدمے نہیں قبول
ہم آئیں کیا رقیب تری انجمن میں جو — لاعلم

قبول:- تسلیم، ماننا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اے حسن جو سزا کے تمنا ہو وہ قبول
لیکن مری نظر کو پھر اک بار دیکھ کر — [illegible]

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "قبول اور منظور کا فرق یہ ہے کہ منظور میں ایک امید کا اشارہ ہوتا ہے جو ایک شخص دوسرے سے رکھتا ہو قبول کا یہ منشا ہو کہ ایک بات کسی نے اپنی مرضی سے تسلیم کر لی یا اس کا خیر مقدم کیا۔ منظور کا یہ منشا ہوتا ہو کہ جو خواہش تھی پوری ہو گئی جیسے اپیل یا گرانٹ منظور ہو گئی اور ایک معنی یہ لکھے ہیں کہ۔ رعایا کی کسی خواہش کی منظوری کے واسطے مستعمل ہے" لیکن رعایا کی کوئی خصوصیت نہیں ہے مختلف مقامات پر اس کا استعمال ہوتا ہے انھیں معنوں میں بالفتح اول بھی صحیح ہے مگر عربی میں یہ مصدر شاذ ہے۔

شیعوں کی اصطلاح میں نکاح کے ان کلمات کو بھی قبول کہتے ہیں جو لڑکی کی طرف سے وکیل کہتا ہے

دالی، عربی صیغہ مبالغہ، صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رو دیکھ اب مجادلہ شجیع و نامم
قتالہ بیان کرو حکم قتل عام — احق

قتل :- (بالفتح) خون کرنا، جان سے مار ڈالنا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قتل منظور ہے ہر ایک تماشائی کا
اس نے مژگاں کو دیا حکم صف آرائی کا — لطافت

قول فیصل۔ لفظ قتل عام طور سے ذبح کے معنی میں یا چھری یا تلوار وغیرہ سے مار ڈالنے کے معنوں میں بولا جاتا ہے موجودہ دور میں چونکہ بندوق اور پستول وغیرہ کا رواج زیادہ ہے اس لیے اس کے ذریعہ مار ڈالنے کو بھی قتل کرنا بولنے لگے ہیں۔ اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ مخصوص ہے۔

قتلہ :- (بالفتح) ٹکڑا، کسی کھانے کی چیز کا گول تراشا ہوا ٹکڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

عمل نشین۔ محلے کی ایک عورت نے کہا۔ بی تبادل مجھ سے کیوں نہ پوچھا اسی ترکیب ہے۔ مولی کا اچار ڈالنا، وہ مگر قتلے قتلے ہوں۔

(فسانۂ آزاد جلد اول صفحہ ۹۶)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کے نزدیک لکھنؤ میں اس کا اطلاق صرف مچھلی کے گوشت اور آلو کے ٹکڑے پر کرتے ہیں۔ حالانکہ دہلی لکھنؤ کی طرح کے گھنڈ لا بولتے ہیں۔ اور صرف آلو ہی کی تخصیص نہیں شلغم، اروی، مولی، گاجر، بیگن، اچار کے لیے جسم کے ٹکڑے کے لیے بولتے ہیں۔ لیکن شرط ہے کہ گول ہی کٹے ہوئے ہوں۔ یہ لفظ ہندی کتلا کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ بعض کے نزدیک یہ قتل سے بنا یا گیا ہے۔

قتل المؤذی قبل الایذاء :- قبل اس کے کہ موذی اذیت پہنچائے اس کو قتل کر ڈالنا چاہیے۔ عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام نے اسے سوم بستے ہیں۔ جو اصولاً صحیح نہیں ہے۔ ذیل کے شعر میں معشوق کو مار ڈالنا کے معنی میں یوں نظم کیا ہے۔

قتل موذی کا تو شرع نے ہے صورت
ناصح اب تک کیوں سلامت رہ گیا — امیر

قتل پر کمر باندھنا :- کسی کو مار ڈالنے کا پختہ ارادہ کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے سر پیکاں وہ خون غیر میں رنگا ہوا
قتل پر میرے کمر نکلے ہو گھر سے باندھ کے — مومن

قتل عام :- (باضافت) عام خونریزی، بلا امتیاز مذہب و ملت و سن و سال و مرد و عورت جان سے مار ڈالنا، فارسی ترکیب مذکر فصیح، رائج۔

کہا جو میں نے کہ رخ سے کبھی نقاب الٹو
تو ہنس کے بولے کہ منظور قتل عام نہیں — امیر

قتل عام کرنا :- (متعدی) عام خونریزی کرنا، بلا امتیاز جیسے بازار سے جان سے مار ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

تلوار باندھ کر نہ کرے قتل عام وہ
اس واسطے فدا نے کرنا پڑے گی — بحر

قتل عام ہونا :- بڑی خونریزی ہونا بہت سے قتل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بارگاہ حسن میں پہنچا تو کیا دیکھا عزیز
ایک نظر قتل کا روز عام اور قتل عام تھا — عزیز

قتل عمد :- (باضافت) دیدہ و دانستہ کسی کو مار ڈالنا، جان بوجھ کے کسی کو ہلاک کرنا، فارسی ترکیب، مذکر۔ اصطلاح قانون۔

عمل فتنہ۔ ایک قول شیخ سے منسوب ہے کہ اس عورت میں آدرز ہے کہ اگر ہو وار ہو گیا تو یہ قتل عمد ہو گا، نہیں تو داخل قتل عمد نہیں۔ (رسالہ کتاب المقدس صفحہ ۱۹۰)

قتل کا بیڑا اٹھانا :- کسی کے قتل کرنے کے لیے قسم کھانا اور مضبوط عہد کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سر تیغ شوق شہادت میں سب کیا افکار ہو
قتل کا بیڑا اٹھائے تو وہ تیغ خوش فراوت — ذکر

قتل کرنا :- کسی کو جان سے مار ڈالنا، کسی کا سر کاٹنا، گلے پر چھری تلوار وغیرہ پھیرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل۔ متعدی المتعدی معنی میں قتل کروانا بھی بولتے ہیں۔ جیسے خاندانی چھاپوں کو قتل کروا دیتے تھے خاندان کو تباہ کروا دیتے تھے وہ منظر دیکھا تھا دو روم نہ مار سکتا تھا۔ (دربار اکبری)

قتل کرنا :- (کنایتہً) معشوق کا ناز و ادا دکھا کے گویا مار ڈالنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

قتل کرنا ہی تو بسمل سے یہ کہنا کہ لو
اپنا تو دامن بھی ہوا اور ترا اچھا ہوا — ذوق

قتل گاہ :- (بے اضافت) قتل کرنے کی جگہ وہ جگہ جہاں لوگ قتل کیے جاتے ہوں، فارسی، مؤنث فصیح، رائج۔

کہتے ہیں کس کو آسماں کی جل قتل گاہ ہے
آتا ہے روز کھینچ کے صمصام آفتاب — امیر

قول فیصل۔ دیکھ فضل قتل گہ بھی فصیح و رائج ہے

سر اسلوب جھکائے تھی چلتی تھی دست بست
کہ قتل گہ میں تیغ تری بے حواس تھی — حیدر رضا

اس کی اردو جمع قتلی تھا ہے اور اپنے محل پر قتلو

کا ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

وہ کھیا نگہ قتل گاہ ہے قتیں ابھی پیش نظر

لوٹتے تھے خون میں اپنے بہا عل بشیر زر عزیز لکھنوی

قتلی :- قتلا کا مونث، چھوٹا قتلہ۔ اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

قتی :- (بضم اول و تشدید دوم) صندوقچی چھوٹی پٹاری۔ ترکی، مونث، قلیل الاستعمال۔

باہم سمٹ آئے نہ کھوں لس گور

جیسے قتی میں سما سے انگور (مثنوی انشا)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "قتیاں" ہے۔

رکھ کے گئیں جب قتیاں انگور کی

پانی پانی درج میں عقد لآلی ہو گیا بحر

بانس کی بنی ہوئی گول ڈھکنے دار پٹاری جس میں انگور رکھے جاتے تھے اس کو قتی کہتے تھے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے چونکہ یہ طریقہ بھی ختم ہو گیا اس لئے انگور کے ساتھ اس کا صرف بھی ترک ہو گیا ہے۔

قتیل :- (بفتح اول و یائے معروف) مقتول شہید، قتل کیا گیا، وہ جو قتل ہوا ہو۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

ترے قتیل بتاتے نہیں تجھے قتال

جب ان سے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہیں ذوق

قحبہ :- (بفتح اول و سوم) فاحشہ، بدکار عورت چھنال۔ عربی، مونث، غیر فصیح، رائج۔

پھر کا ہے کیا دختر رز شیشے میں آنکھیں

قحبہ کبھی گھر میں نہ ہو مستور کسی کے سودا

قولِ فیصل۔ عربی میں قحب بھی کھانسنا ہے جو کہ عرب میں بدکار عورتیں مردوں کو کھنکھار کے بلاتی تھیں اس لحاظ سے ان کو قحبہ کہنے لگے۔ عورتیں گالی کے طور پر بھی بولتی ہیں۔

جب تک اپنے ساتھ لے نہ لیا

نہ ٹلی اس جگہ سے وہ قحبہ (فرہنگ آصفیہ)

حضرات شعرا کنایۃً "دنیا" کو بھی قحبہ کہتے ہیں۔

دل میں مت رکھیو طلب دنیا کی کیا قحبہ ہے یہ

سوز اتنا تو سمجھ دل میں کہ کمتب خانہ ہو

قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی :- فاحشہ عورت جب بوڑھی ہو جاتی ہے تو کٹنا پا کرنے لگتی ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قحط :- (بالفتح) بارش کے نہ ہونے کے باعث غلہ کا گراں اور کم ہو جانا۔ کال، خشک سالی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ابر مژگاں سے مرے جاتا رہا عالم کا قحط ظفر

قحط :- کسی چیز کی کمیابی بلکہ نایابی۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

ع بہتے ہیں دریا وہاں اب تھا جہاں شبنم کا قحط ظفر

قولِ فیصل۔ پانی کی کمی اور نایابی کے لیے اس کا استعمال "قحط آب" کی ترکیب سے زیادہ ہے۔

بوئے خستہ پانی یہ زینت اسی کا دیا فاقہ

جو مرا حال ہوا ہے آ کے قحط آب میں جگر

قحط الرجال :- (تلفظ: قحطُر رِجال) نیک کردار آدمیوں کا فقدان، اچھے آدمیوں کا نہ پایا جانا۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھا نہیں ابھی کچھ قحط الرجال تم نے

اس سے بھی سخت آئیں آگے گرانیاں ہیں حالی

قحط آنا :- کال ہونا، کسی چیز کی نایابی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جس کے حق میں یہ قحط آیا بہار آئی نہیں

ہو گئے مثل زر زرد گوہر شہوار سبز امیر

قحط پڑنا :- پانی نہ برسنے کی وجہ سے غلہ نہ پیدا ہونا یا زیادہ بارش کی وجہ سے فصل کا تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل میں صرف۔ ساتھ ہی قحط پڑا کر تباہی عام خلقت پر ٹھی اور خاص لوگوں کے لئے خصوصاً ارزاں ہو گئی۔ (دربار اکبری)

قولِ فیصل۔ بطور مجاز کسی چیز کے مفقود ہونے کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

نالے اشعار ہوا کرتے ہیں موزوں ہر روز

گھر میں شاعر کے کہیں قحط سخن پڑتا ہے امیر

دونوں معنوں میں اس کی تکمیلی صورت (قحط پڑ جانا) بھی رائج و فصیح ہے۔

کوئی خوش نہیں ہے الفت کا

پڑ گیا قحط کیا محبت کا محمود لکھنوی

قحط جاتا رہنا :- کال ختم ہو جانا، نایابی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابر مژگاں سے مرے جاتا رہا عالم کا قحط

بہتے ہیں دریا وہاں اب تھا جہاں شبنم کا قحط ظفر شاہ

قحط زدہ :- (بے اضافت) بھوکا، قحط کا مارا ہوا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے تنگ ادھر تو قحط زدہ اُس طرف یہ دنیا

کھاتے وہ کھا کے پیٹ بھرے پان نجیر میں آتش اکبر الٰہ آبادی

قحط سالی :- (بے اضافت) وہ زمانہ جس میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے غلہ پیدا نہ ہوا ہو، خشک سالی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہو گئے یہ قحط کے آثار حالی کہ آفتاب کو گمان قحط سالی

تیر (معراج المضامین)

آبشاروں نے بلندی پہ جو سر کو پٹخے
قدِ آدم سے بھی کچھ دور بڑے آ بیٹھے — صفی

اس کے قبل ایک کا اضافہ کر کے بھی کہتے ہیں:

ہما چاہ ذقن کی طرح زمزم
سر بلند ہے پر تیغ اک قدِ آدم — ضمیر

قدِ آدم تعظیم کرنا: کھڑے قد سے کسی کی تعظیم کرنا۔ کسی کی تعظیم کے لیے پورے قد سے کھڑا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

قدِ آدم کرو تعظیم کرتی ذرّے کے خاک اپنی
پس مردن جو دیتی ناتوانی اے پری رخصت — ذوق

قول الجلیل: ذیل کے شعر میں ذرا سی تبدیلی کے ساتھ یہ محاورہ نظم کیا گیا ہے۔

وہ پری آیا تھا تعظیم سب کرتی تھی
خاک میری قدِ آدم کو زباں ہوتی — گلا لکھنوی

اب اس محل پر سرو قد تعظیم کرنا ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

قدِ آدم تعظیم کو اٹھنا: کسی کی تعظیم کو سیدھا کھڑا ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

سب سرو قدان عرش اعظم
تعظیم کو اٹھے قدِ آدم — محسن کاکوروی

قول الفیصل: اب اس محل تعلیم یافتہ طبقہ سرو قد تعظیم کو اٹھنا بولتا ہے۔

قدِ آزاد: (باضافت) سیدھا قد۔ فارسی، صفت، مذکر، متروک۔

ہے جو انسان ہے راست یہ قدِ آزاد پسند
جو زرِ خانہ ہے وہ سرو ہے شمشاد پسند — نصیر

قد آور: (بر وزن فعولن) طویل القامت، دبیج تن ور تش کا۔ لمبے قد کا۔ بڑے ڈیل ڈول کا۔ لمبا تڑنگا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

چاہے جتنا ابھی قد آور ہو کوئی
رہتے تھے لیکن محمد سر بلند — شہید

قول الفیصل: حرف دوم کی تشدید کے ساتھ (قدّآور بر وزن مفعول) بھی زبانوں پر ہے جو نسبتاً کم فصیح ہے۔ مؤلف نور اللغات کی تحقیق کے مطابق ترکی زبان میں حرف "قدآور" ان سواروں کو کہتے ہیں جو حفاظت کی غرض سے لشکر کے گرد رہتے ہیں۔ لیکن اردو والے ان معنی میں نہیں بولتے۔

قد باڑھ پر آنا: قد بڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کٹ گئے مارے خجالت کے جوانانِ چمن
باڑھ پر قد جو ترا اے ستم ایجاد آیا — صبا

قدِ بالا: (باضافت) بلند اور مناسب قد جو دیکھنے میں اچھا معلوم ہو۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقدۂ سیم دہن کو طلب دل ہے کہے
قدِ بالا کو بجائے الف جاں کہیے — دبیر

قول الفیصل: حرف دوم کی تشدید کے ساتھ (قدّ بالا) بھی کہتے ہیں۔

ع شب خفیف ہو سے وصف قدّ بالا ہو گیا — ناسخ

قدّ بالا: (باضافت) بلند اور مناسب قد جو دیکھنے میں اچھا معلوم ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر۔

معراج سرِ شہ کو ہوئی اک قدِ بالا
گردِ سرِ شاہِ زمن کے پھرنے لگی زہرا — مرزا دبیر

قول الفیصل: دبیر نے یک قد بالا کہا ہے۔ تنہا قدِ بالا بھی استعمال کرتے تھے۔

اس سرو قد نے آج کیا انتہا کا زور
گل کر زمین سے قد بالا اٹھا لیا — کیف لکھنوی

اب عام طور سے اس محل پر "قدِ آدم" ہی بولتے ہیں۔

قد برابر بجلی ٹوٹے، ٹوٹ پڑے: (دعائے بد) جتنا قد ہو اتنی قد و بجلی گرے۔ (اردو) گرو ست عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول الجلیل: یہ دلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قد بڑھنا: قد کا باڑھ پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جہاں پاک ہے ہر اک حد و بڑھنے لگا
خوشی سے باپ کا دل قد کے ساتھ بڑھنے لگا — پیارے صاحب رشید

قدِ بلند: (باضافت) اونچا قد، لمبا اور خوش نما قد۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ابھی تو دیکھتے ہیں کچھ صبح قیامت
قد بلند کو کھینچ لیے گیا رنگ بے شوخی — میر

قول الفیصل: حرف دوم کی تشدید کے ساتھ (قدّ بلند) بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہمسر ہے قامت صنم خود پسند سے
ہے پست عقل سرو کی قد بلند سے — قلق لکھنوی

قد پر ٹھیک ہونا: مقدار پر موزوں ہونا۔ جسم کے بالکل مناسب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وحشت مستی ہو کہ وہ وحشت عدم
جو بھی پہناتے وہ قد پر ٹھیک ہے — ذکی

قول الفیصل: ہونا کی جگہ آنا بھی ہے۔

جز وے شکستہ پایہ کسی کے قد پہ
خلعت عشق کا کوئی بھی سزاوار نہ تھا

قدح: (بفتح اول و دوم) بڑا پیالہ، مطلق پیالہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دست صبح میں قدح آفتاب کا — (ترجمہ پیالہ) رشک

کرشمے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عجب قدرت حق کے اے رب ہیں کھیل
کرشمی کے تنکے کر گویا کہیں — امیر

قدرت کی کاریگری :- صنعت الٰہی، حسن خلاقی، قدرت کی کاری۔ اردو ترکیب، غیر فصیح، رائج۔

یہ قدرت کی کاریگری ہے جناب
کہ ذرے کو چمکائے جوں آفتاب — مولوی اسمٰعیل

قدرت کے کرشمے :- قدرت کے عجائبات۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

کچھ کچھ جب نہیں آتا یہ طلسم ہستی
دیکھی قدرت کے کرشمے بھی عجب ہیں — اکبر الٰہ آبادی

قدرت کے کھیل دکھانا :- دیکھنے کے لائق قدرت کے کرشمے دکھانا، حیرت میں ڈالنے والے تماشے دکھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لے صبا ہو کر جب دنیا میں تماشے دیکھا
اپنی قدرت کے رب کے کھیل دکھوتے جاتے ہیں

قدرت ہونا :- سیاہ وسفید کا اختیار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ براہ زیرکی مجھ کو کلمات ومنات جیسا ملا جب اگر کچھ قدرت ہوتی تو یہ سر پر غلبہ نہ پاتا (طلسم ہوش ربا)

قدرتی :- خلقی، اصلی، قدرت سے منسوب، اردو صفت، فصیح، رائج۔

واہ کیا ابروئے خمدار ہے اللہ اللہ
قدرتی حسن کی تلوار ہے اللہ اللہ — امیر

قدر باننا :- جوہر شناس ہونا، جس کی قیمت گننا۔ جو چیز جیسی ہو اس کو ویسی ہی گننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تجھ کو پہچانتے ہیں اہل ہنر
جوہری جانتے ہیں قدر گہر — مرزا رسوا

قدر جاننا :- جتنی تعریف کی مستحق کوئی شے ہو اتنی ہی اس کی تعریف کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

عیب ہے قسم گیاہ میں کم قدر
جانتا ہے پر اس کی عالم قدر — ناسخ

قدر جاننا :- کسی کے رتبے کو نظر میں رکھنا، منزلت پہچاننا، قدرشناس ہونا۔ اردو مصدر، مذکر، فصیح، رائج۔

ع دوست کی قدر خوب جانتے آپ — الم

قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری :- جوہر کی قدر ہر شخص نہیں جانتا۔ یعنی اہل کمال کے قدر داں خاص لوگ ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں جوہری کی جگہ "گوہر" بولتے ہیں۔

قدر داں :- مرتبہ شناس، قدر جاننے والا، عزت کرنے والا، سرپرست، فارسی، صفت۔

قدرداں شعر تو سب چل بسے
شاعروں کا کام اب کیوں کر چلے — امیر مینائی

کہاں اب قدرداں اہل جہاں میں
گرفش اس کا نہیں ہندوستاں میں
(نسیم دہلوی، الف لیلہ منظوم)

محل صحیح۔ لالہ ڈنگا پرشاد دریا آبادی عہد امجدی میں اعلیٰ درجے کے مصور تھے ... مہاراجہ بال کشن ان کے بڑے قدردان تھے۔
(تقویم ہنر مندان اودھ)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "قدردانوں" بھی مستعمل ہے۔

قدر داں تو ہیں ہے عزت میری
نکتہ سنجوں میں ہے شہرت میری — مرزا رسوا

صاحب تحقیق اللغات لکھتے ہیں کہ در جمع قدرداں دیکون دال صحیح باشد بعض موہوم از سبب اتفاقی دال را متحرک خواندہ داین غلط است۔

قدر دانی :- ہنر شناسی، سرپرستی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

میں بہت اچھا ہوں جی ہاں قدردانی آپ کی
غیر پر پھر کیوں ہے اتنی مہربانی آپ کی — اکبر الٰہ آبادی

محل صحیح۔ شاہان اودھ کی قدردانی سے صد ہا باکمال خوش نویس دور دور سے کھنچ کھنچ کر لکھنؤ میں جمع ہو گئے تھے۔ (تقویم ہنرمندان اودھ)

قدر دانی کرنا :- ہنر کی داد دینا، جوہر کی قدر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ واقعی حضور نے قدردانی کی ہے۔ سرکار نے بڑا فشانی کی ہے۔ (نسیم انشائے سرور اودھ لکھنوی)

قول فیصل۔ حضرت ہجر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے اچھی قدردانی کی ہے آپ نے۔ کرنا کی جگہ فرمانا بھی ہے۔ جیسے:

میرے جو اس ہیچ کارہ کی قدردانی اور عزت افزائی فرمائی ہے۔ جو جو رئیس نامدار گزرے ... یہ حرکت سب سے ہوتی آئی ہے۔
(انشائے سرور اودھ لکھنوی)

قدر رفیع :- (باضافت) بڑی عزت، رتبہ بلند، فارسی ترکیب مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

خدا نے عطا کی وہ قدر رفیع
ہوئی دعوت تنگ خوان وسیع — امیر
(سواخ المضامین)

سچ تو ہے قدر نعمت ہوتی ہے بعد زوال
ہجر کے دل سے کوئی پوچھے جدائی کا مزہ — سحر

قدر نعمت کی جگہ اور ترکیب ہے نعمت کی قدر بھی
کہا کرتے ہیں۔

کرتے ہیں یاد ہجر میں لطف وصال یار
نعمت کی قدر ہوتی ہے بعد زوال کیا — منت لکھنوی

قدر نعمت بعد نعمت: نعمت کی قدر نعمت کے بعد ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قدر و قیمت: منزلت، وقعت، عروج، وقار۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

فلک پر جب تلک تھا ہم جیسے تک قدر و قیمت تھی
کسی نے گرتے گرتے آنکھ سے صورت نہ پہچانی
(شعر — ...)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے آج اردو کی جو قدر و قیمت برقرار ہے۔ یہ مخلص شعرا ہی کے طفیل میں ہے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قدر و منزلت: عزت، مرتبہ، اعزاز و اکرام، قدر دانی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ نواب آصف الدولہ کو شاعری کا بہت شوق تھا۔ شاعروں کی قدر و منزلت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔ جیسے: اکبر بادشاہ ان پڑھ ہونے کے باوجود علم دوست تھا۔ علما کی بے حد قدر و منزلت کرتا تھا۔

نسبت ذلیل کرے گا تو اس کی بزم میں مل
جان تو ہو گی نہیں قدر و منزلت اپنی — عاشق

قدر ہونا: پرکھ ہونا، خاطر میں لایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب کوئی ستم سہنے کے قابل نہ رہے گا
تب ہو گی قدر اے ستم ایجاد ہمارا — قدر

قدر ہونا: جوہر کھلنا، کمال ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منظر شہرت پہ لاؤ تا کہ ان کی قدر ہو
بیگانگی میں کیوں نہاں جب ہو تا جدار — عزیز لکھنوی

قدر ہونا: کسی کمال کی وجہ سے عزت ہونا، قدر دانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب آصف الدولہ کا دور ہی یہ احسان ہے کہ جب دلی کی شاعری کا باغ تاراج ہوا تو سب سے پہلے نواب موصوف کا دست کرم بڑھا اور تمام اہل وطن کی دعوت و دست گیری کا فرض ادا کرنے لگا جو اہل کمال آیا اس کی قدر ہوئی۔ آصفی دربار علما، فضلا اور نثر و شعرا سے معمور ہو گیا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قُدری: (بالضم) زور، طاقت۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دلی کی زبان۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

قدری: کوشش، اصرار، دباؤ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

(مثال) تم نے بہتیری قدری کی پر وہ بچہ نہیں پڑھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قدرے: (یائے تنکیر، قلت کے لیے) تھوڑا سا، قلیل، ذرا سا، کچھ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ رات تک بہت شدید گرد سے میں ذرا اچھا ہے قدرے سکون ہے

قدرے قلیل: تھوڑا سا، بہت کم کمی، اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کتاب میں قدرے قلیل غلطیاں بھی ہیں مگر مجموعی طور پر کتاب قابل قدر ہے۔

قدری کرنا: زور چلانا، حکم دکھانا، قدری دکھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔

قدریہ: (بفتحتین و یائے نسبتی) ایک فرقے کا نام جو قضا و قدر کا منکر ہے۔ یعنی خدا کے فیصلے کو نہیں مانتے۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قدری ہو جائے: حاشا و کلا کی جگہ ہرگز نہیں، ذرا سا بھی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ قدری ہو جائے میں نہ آؤں گی۔

قدِ زیبا: (بہ اضافت بروزن مفاعلن، نیز مفاعیلن) وہ قد جو متناسب اور خوش نما ہو، محبوب کی قامت، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج

سرو کا ہے کوئی گلشن میں تماشائی نہ حسن
سایۂ ...... ہے قد زیبائے نگار — جلال

قول فیصل۔ کم لکھے ...... (بروزن فعلاتن) بھی نظم کرتے ہیں۔

قُدس: (بالضم) پاک، پاکیزہ، بزرگ، مقدس، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلوت حریم عالم ارواح کی اڑی
نکلی حجاب قدس سے تخت .... — جوش ملیح آبادی

قول فیصل۔ حجاب قدس وادی قدس وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے

گنبد شہریار عالم قدس
محو راز عار فطرت انس — مراثی انیس

میرزے شعر الابیت قدس کا قافیہ انس کیا ہے جو اصولاً
جائز نہیں۔ وہاں میں یہ لفظ بفتحتین (قَدَس) بھی ہے
مگر اردو میں ان معنی میں بفتحتین زبانوں پر نہیں ہے

قدس :- (بالضم نیز بضمتین) بیت المقدس
عربی، (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔

قدس :- (بالضم نیز بضمتین) جبرئیلؑ کا نام۔
عربی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں روح القدس کہتے ہیں۔
تنہا نہیں بولتے۔

قد سانچے میں ڈھلا ہونا :- اعضا کا
متناسب ہونا، ہر عضو کی ساخت خوش نما ہونا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔

ہیں دھواں دھار اس کی زلفیں قد ہے سانچے میں ڈھلا
پیکر گلگوں ہے شعلہ، ساعد جاناں ہے شمع
(امیر مینائی)

قدس اللہ روحہ :- اللہ اس کی روح کو
پاک کرے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل
الاستعمال۔
محل خشت۔ بادشاہ نے خواجہ محمد یحییٰ کو حضرت قدس اللہ روحہ
کے بزرگ [illegible] قرار دے کر چار لاکھ روپے
حوالے کیے اور شوال کے مہینے میں اجمیر روانہ کیا۔
(دربار اکبری)
قول فیصل۔ کسی بڑے بوڑھے مقدس بزرگ کے نام کے
بعد رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ استعمال کرتے تھے۔

قدس اللہ سرہ :- اللہ اس کے راز کو پاک
کرے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
مثال: ان کی کل کوششیں تھیں پر مشکل
اس نشان کی جستجو نہ کہو
کب کے شیخ کو کہو مرحوم
قدس اللہ سرہٗ نہ کہو (اکبر الہ آبادی)
قول فیصل۔ بڑے بوڑھے مقدس بزرگ کے نام کے بعد
یہ جملہ زبان پر لاتے ہیں۔ اسی محل پر قدس اللہ سرہٗ العزیز
بھی کہتے ہیں۔ جیسے: کوئی مسلمان ایسا کم نکلے گا
کہ ان کا نام لے اور شروع میں حضرت اور آخر میں رحمۃ
اللہ علیہ یا قدس اللہ سرہٗ العزیز نہ کہے۔
(توبۃ النصوح)

قُدِّسَ سِرُّہٗ :- بضم اول و تشدید دوم مکسور
و فتح سوم و کسر چہارم و تشدید پنجم مضموم نیز مفتوح و ضم ششم
اس کا راز پاک کیا جائے۔ عربی جملہ، بالعموم جاہل
عربی داں طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اس جگہ قدس سرہٗ کہنا غلط ہے، کیونکہ
اس کے معنی ہوئے، اس کا راز پاک کرے جس میں
فاعل کا ذکر نہیں۔

قُدسی :- (بالضم) قدس سے منسوب پاک، پاکیزہ
(مجازاً) فرشتے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

میرے گناہ تو لکھی ہے رحمت خدا
قدسی الگ کھڑے ہیں ترازو لیے ہوئے (پیارے صاحب رشید)

قول فیصل۔ اردو میں اس لفظ کا استعمال جمع
کی صورت میں ہے۔ یعنی ایک فرشتہ قدسی نہیں
کہلاتا بلکہ بہت سے فرشتے قدسی کہے جاتے ہیں ذیل
میں وہ شعر درج کر رہا ہوں جو میرے قول کی تائید
کرتے ہیں۔

گئے یوں کہ قدسی قدم پر گرے
پھرے یوں کہ عالم کے دافع ہیں (انیس) (مراثی انیس)
دل تھے محبوب کے شہر کی جانب ٹوٹے ہوئے
قدسی فلک سے دیکھ رہے تھے کھڑے ہوئے
(مہذب لکھنوی)

واحد کی کوئی مثال نہیں ملی۔ اگر کوئی واحد کی صورت
سے استعمال کر دے تو با اعتبار اردو غلط ہو جائے گا۔
مولف نور اللغات نے اس کے معنی فرشتہ، ولی اللہ، پاک و
مقدس لکھے ہیں۔ جو صحیح نہیں۔ اردو میں فرشتوں ہی
کے معنی میں قدسی مستعمل ہے۔ کسی ولی اللہ کو قدسی نہیں
کہتے۔ البتہ قدسی صفات کہہ دیتے ہیں۔ جس کے معنی
ہوئے۔ وہ شخص جس میں فرشتوں کی صفتیں ہوں۔
قدسی کی اردو جمع قدسیوں بھی رائج و فصیح ہے۔

نبض کے نغمات نکلے زندگی کے ساز سے
ہر کبریا نے قدسیوں کی سمت کھینچا ناز سے (جوش)

قدسی :- ایک مشہور فارسی گو شاعر حاجی محمد جان ایرانی
کا تخلص، جو نہایت فصیح و بلیغ کلام رکھتے تھے۔ ولایت
سے رخصت ہو کر ہندوستان آئے اور بہت سے لوگوں کو
دنیا معتقد بنا کر یہیں انتقال فرمایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قدسی الاصل :- وہ شے جس کی بنا روحانیت
پر ہو۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خاک سے اٹھتی ہے گردوں پہ گزر رکھتی ہے
قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے (اقبال) (جواب شکوہ)

قدسیاں :- (کنایۃً) فرشتے، فارسی، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے صلحا اور اولیاء اللہ
بھی معنی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

قد طویل ہونا :- قد لمبا ہونا، اردو مصدر،
فصیح، رائج۔

وہ دوشیزہ یا غزل [illegible] خوش لباس
بلا ہے اس کا قد اور جسم پر شناس [illegible]

قدغن :- بفتح اول و سوم، جزودری، شاہی
اہتمام، ترکی مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ فارسی اور اردو میں تاکید، ممانعت

اور روک ٹوک کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس لفظ کی
تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ شعرائے متقدمین
نے مونث و مذکر دونوں صورتوں سے کہا ہے
نہ دیکھے خواب میں گلاب کوئی زہر شمعیں کو
سنا ہے عاشقوں پر اب یہ قدغن ہونے والی ہو
نوازش شاگرد سوز
آج کل بیٹھے ہیں پردے میں جو خوبانِ چمن
یاں کوئی آنے نہ پائے یہ ہوا ہے قدغن — رشید
موجودہ عہد میں تانیث کو ترجیح ہے۔ ذیل کے شعر
میں قدغن پردے کی دیوار کے معنی میں مستعمل
کیا گیا ہے۔
کوئی تماشا نہ دو رنگیں ادھر آ نکلا
گرچہ تھی شعر میں چار طرف قدغن سنگیں — شبلی نعمانی

قدغن کرنا : تاکید کرنا، روک ٹوک کرنا، منع
کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
حاکم نے کیا ضد سے عقد اپنے پسر کا
اک ایک پہ قدغن کیا شیریں کی خبر کا — دبیر

قدغن ہونا : پہرہ دار ہونا، نگرانی ہونا،
روک ٹوک ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
در پہ قدغن ہے خبر کر دے شتابی اس کی
آنے جانے نہیں پاتا کوئی اندر باہر — نظیر

قدغن ہونا : تاکید ہونا، تقید ہونا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔
یہی دربان پہ قدغن ہے تو یارو
صبا کی واں رسائی ہو چکی بس — مصحفی
قول اصیل۔ کسی چیز کی ممانعت ہونا کے معنی
میں بھی بولتے ہیں۔
قدغن ہوئی جو سے کی تو بڑھ جائیں گے فساد
تازی پہ اب کی سال کچھ گی کیا زر روز
ماہ قدر وحشی

قد قامت الصلوٰۃ : نماز برپا ہو گئی۔
نماز قائم ہو گئی۔ عربی، فقرہ، رائج۔
زاہد تری نماز اک آفت سے کم نہیں
قد قامت الصلوٰۃ قیامت سے کم نہیں — کیفی
قول اصیل۔ یہ ایک فقرہ ہے جو نماز سے پہلے اقامت
میں شیعوں کے یہاں حی علی خیر العمل کے بعد اور سنیوں
کے یہاں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ کہتے ہیں

قدکشی : آراستگی، اکڑ۔ فارسی، ترکیب مونث،
فصیح، رائج۔
صنوبر قدکشی میں جس کی نکلا
وہ سرو قد چمن کی ناک نکلا — صبا
قول اصیل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے
قدکشی آج وہ بوٹے سے ہیں کرتے جاتے
ورنہ کل کی ہے بات جھکتے تھے جو زلف سے پیدا — آتش
آئینہ دیکھ کے سامنے مغرور ہو گیا
(صبا) کیا قدکشی ہے سرو لب جوئبار میں — نظم طباطبائی

قد کشیدہ ہونا : قد کا سیدھا ہونا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔
زلف کیوں برہم ہے پھانسی دے گی کس ناشاد کو
قد کشیدہ کیوں ہے کھنچوائے گا کس کو دار پر — بحر

قد کوتاہ ہونا : قد چھوٹا ہونا۔ اردو مصدر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
رنگ ان کا ہے سفید یا کہ سیاہ
اور قد ہے دراز یا کوتاہ — ناسخ

قِدَم : (بکسر اول و فتح دوم) ہمیشگی، قدامت
جو خداوند عالم کی صفت ہے۔ حدوث کی ضد، مونث
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
وہ ہے سامنے درگہ محترم
قدم زن ازل سے تھا اور قدم — (شفاعت رجا)

قول اصیل۔ یہ لفظ اپنی ضد حدوث کے ساتھ بھی
بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔
حدوث و قدم حسن کی سیر گاہیں
کبھی اس چمن میں کبھی اس چمن میں — صفی
زمان کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے
قدم بھی شل امکان ہے ترے ظل حمایت میں
بجا آیۂ رحمت وہاں سایہ ترے قد کا — جلال

قَدَم : (بفتحتین) پاؤں، پیر۔ عربی مذکر
فصیح، رائج۔
مقتل میں وہ سفاک جو مصروف ستم تھا
آگے صف عشاق کے امتیازی قدم تھا — وقار
قول اصیل۔ اس کی عربی جمع اقدام (بالفتح) اور اقدُم (بفتحتین) ہے
اور قدوم بروزن ہجوم کو اس کی جمع کہہ کر برتنا درست
نہیں ہے۔ مادہ کے ساتھ اس کی اردو جمع
(قدموں) لیکن مدام رائج و فصیح ہے۔
قدیم مصنفین جسے کہتے ہیں وہ قدم سوکی ہے ۲۱۱
بفتحتین بھی استعمال کرتے تھے۔ مگر موجودہ دور
میں بالکل نہیں بولتے۔
گزرے ہیں جو کامل سخن ان کے قدموں پر
چل کے ہی چلا جاتا ہے منزل کا جو رہگیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

قدم : وہ فاصلہ جو چلنے کی حالت میں ایک
پاؤں سے دوسرے پاؤں کا ہوتا ہے۔ عربی مونث
فصیح، رائج۔
سرو عیسے کے ساتھ تک دو قدم چلتا ہوا اور پھر
یہی تو کھتا تھا دکھلی سب شان خرام یار — عزیز لکھنوی
قول اصیل۔ اک دو قدم، اک قدم دو قدم،
دو دو قدم وغیرہ لکھنؤ میں بولتے ہیں۔ اس معنی
میں قدم تنہا نہیں بولتے۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "قدم بقدم پیروی کرتے ہوئے" معنی لکھے ہیں۔ اور حسب ذیل مثال پیش کی ہے۔

نقش قدم سے قد با قدم چلی
بنی جو انیس ریاض ارم چلی — انیس

حالانکہ انیس نے بھی انھیں معنی میں استعمال کیا ہے جن میں ان کے دادا میر حسن نے کیا ہے قدم بقدم چلنا بمعنی کرنا کے معنی ہیں کسی کی سیرت پر چلنا میر حسن نے ایک جگہ لکھا ہے۔ اب بھی وہی معنی ہیں جو اوپر قائم کیے گئے ہیں۔

بڑھے جائیں آگے سے چلتے قدم
بڑھے عمر و دولت قدم با قدم — (سحر البیان)

قدم باہر نکلنا:۔ (متعدی) کسی حد و مقام سے باہر جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم اپنے حجروں سے باہر نکال
لیا سب نے آپ اپنا احوال حال — (سحر البیان)

قول فیصل۔ سلبی معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے

وہ سر و رہے زندہ ہوں نہ گردوں سے ڈری ہوں
لکھنؤ میں قدم شہر سے باہر نہ نکالا — حسان صاحب

قَدَم بَرداشتہ:۔ تیز رفتاری سے پاؤں اٹھاتے ہوئے۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

خط انھیں جلدی میں لکھا ہوں قلم برداشتہ
جا کہو اے نامہ بر تو بھی قدم برداشتہ — ظفر

قَدَم بَقَدَم ہونا:۔ پورے طور سے کسی کا پیرو ہونا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل استعمال۔ دونوں ایک دوسرے کے قدم بقدم ہیں۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "قدم بہ قدم ہونا" بولتے ہیں۔

قدم بڑھانا: ۱؎ کہیں جانے کے لیے پاؤں آگے رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہنس ہنس کہتا تھا راہبر کے گھر جانا جلدی ہے
بڑھیا جب قدم دروازے سے باہر نکالا — مصحفی

قول فیصل۔ ساتھ ہی فرق کے ساتھ اس کا ایک مفہوم ہے "اپنے آپ کو نکالنا" جیسے "آدمی کو چاہیے کہ جہل اور غفلت کی حد سے قدم آگے بڑھا کر سب سے پہلے اپنے بچوں کو پہچانے"۔ (دربار اکبری)

قدم بڑھانا: ۲؎ جلدی جلدی چلنا، تیز چلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ قدم بڑھاؤ تم سے تو چلا ہی نہیں جاتا

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ان معنی کی مثال میں شعر دیا ہے۔

سواری جاتی ہے جو خیلے کسی قدر اس کی
پکارتے ہیں فرشتے قدم بڑھائے ہوئے — فرحت

اس شعر میں "قدم بڑھائے ہوئے" کا فقرہ خود ایک مستقل صفت کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنے خاص مفہوم کا حامل ہے۔

قدم بڑھانا: ۳؎ اپنی حد سے بڑھنا، زیادتی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی محل پر "اپنی حد سے قدم بڑھانا" بولتے ہیں۔

قدم بڑھانا: ۴؎ مداخلت کرنا، دخیل ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "ٹانگ اڑانا" بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

قدم بڑھا ہونا:۔ پیش پیش ہونا، سب سے آگے ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملے ہیں خاک میں لیکن وہ دفادار ہیں
بڑھا ہوا ہے قدم تیرے پائمالوں کا — بحر

قدم بڑھائے ہوئے چلو:۔ جلد جلد بڑھانے کے محل پر "تیز چلو، بڑھے چلو"، اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

راستے … قدم … لیے …
قدم کے … قدم بڑھا ہوئے — قلق

قدم بڑھا کے لینا:۔ (کنایۃً) استقبال کرنا، اردو صرف۔

بڑھ کے لیں تا قدم اس سرو سہی بالا کے
اس لیے باغ سے رکھتے ہیں سرو کا قدم — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم "قدم چومنا، یا قدم پکڑنا" ہے مگر جو مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے رشک نے انھیں معنی میں کہا۔

قدم بڑھنا: ۱؎ (کنایۃً) سبقت حاصل ہونا، مقدم ہونا اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آتی کب تسلیم میں یہ باریابی ہو
بڑھے ہیں لیکے پشتر سب قدم میرا — داغ

جنوں عشق میں جب آئے جب سر خرد ہم
قدم نہ بڑھنے دیا دشت پر خاروں کا — بحر

قدم بڑھنا: ۲؎ چلنے کے لیے آگے بڑھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم جوش جنوں میں جانب صحرا جو بڑھتا ہے
ہمارے پاؤں پڑتی ہے ہر اک زنجیر زنداں کی

قدم بقدم چلنا:۔ پورے طور سے کسی کی پیروی کرنا، کامل طور سے کسی کی سیرت پر عمل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ خلفا تمہیں متقدمین کے قدم بقدم چلے

ہیں اور جو کچھ کہا ہے۔ نہایت برجستہ کہا ہے۔
(دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی ساتھ ساتھ چلنا بھی لکھے ہیں اور مثال میں یہ شعر دیا ہے۔

ان کے جو تجربے ہوئے ہوں وہ ہم
سب انھیں پر چلے قدم بہ قدم — قلق

غرض یہ قدم بہ قدم چلنا کے معنی ساتھ ساتھ چلنا بھی لکھے ہیں۔ جو اوپر درج کر دیئے گئے ہیں۔

قدم بقدم ہونا :۔ ساتھ ساتھ ہونا، پیچھے پیچھے ہونا، برابر ساتھ دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مجھ سا کوئی رفیق طریق آپ کو ملا
سایہ صفت قدم بہ قدم تھا جہاں چلے — (عبدی بیگم)

قدم بقدم ہونا :۔ مجازاً کامل پیرو ہونا، کسی کی سیرت پر سختی سے عامل ہونا، اردو صرف فصیح، رائج
محل استعمال۔ لڑکیاں بھی نئے سال کے قدم بہ قدم ہیں۔ آنکھوں میں شرم مزاج میں اندام۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ آتش نے قدم بقدم پیرو رہنا بھی کہا ہے جو عام نہیں۔

حامد ہے ظلم سے نیکیوں کر دے آتش
پیرو ہے یہ قدم بہ قدم ذوالفقار کا — آتش

قدم بوس :۔ (صفت) پاؤں یا کسی کے پاؤں چومنا، فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

کرتے ہو مجھ کو منع قدم بوس کس لیے
کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہوں میں — غالب

قول فیصل۔ نظم کے محل پر ملتے ہیں۔

قدم بوس حاصل کرنا :۔ (فعل) پاؤں چومنے کی سعادت حاصل کرنا۔ ملاقات کا شرف پانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قدم بوس حضرت کا حاصل ہوا
بڑے شوق سے اور ارمان سے — داغ

قدم بوس ہونا :۔ (فعل) پاؤں چومنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

آنکھیں ان قدموں سے تر ہو کر قدم بوس ہے
وہ تو بندی ہے اور تو کعبۂ فردوس ہے — امیر

قدم بوس ہونا :۔ کسی بزرگ یا کسی بڑی ہستی سے ملاقات کا شرف حاصل کرنا، اردو فصیح، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل استعمال۔ ابتدا میں سب کو یقین کامل تھا یاس کا مرتبہ حاصل ہوا۔ لیکن حیات مستعار باقی تھی حضرت کے قدم بوس ہونے کی مشتاق تھی۔
(داستان سرور بامد نقی)

قدم بوسی :۔ (فعل) پاؤں چومنا، کسی قابل قدر ہستی سے ملاقات ہونا۔ اردو مونث، فصیح، رائج

ہے کے حاصل ہوئی قدم بوسی
بھر گئی پاؤں کے آنکھیں ہیں خاک — ثنا، لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب نامہ اللغات لکھتے ہیں کہ [illegible] لکھا ہے۔ قدم بوس حاصل مصدر ہے تو اس پر یائے مصدری بڑھانے کی کیا ضرورت، قدم بوس لکھنا اور کہنا چاہیے

قدم بوسی کرنا :۔ (فعل) کسی بزرگ یا محبوب شخصیت سے ملاقات کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل استعمال۔ زمانے میں آپ کیوں کر ملاقات کر سکتا ہے۔ سر افراز یا [illegible] تو قدم بوسی ہو جاتا۔
(طلسم ہوشربا)

قدم بھاری ہونا :۔ کسی کی آمد کا کسی کے حق میں نامبارک ثابت ہونا، اردو محاورہ، مشترک۔

آنے کے بعد میں جناب زاہد
دختر رز کا قدم بھاری ہے — جرأت

قول فیصل۔ پیر کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے۔

قدم بھاری ہمارا ہو گا ہم پر داغ عالم میں
وہ جنس عیب پڑے گی جو اپنا میل ہو گا — آتش

قدم بھر :۔ ایک قدم، بہت کم فاصلہ، اردو فصیح، رائج

تمھارے فتنۂ قامت نے اسپ باندھا ہے
قدم بھر بھی قدم آگے نہیں بڑھتا نبات کا — جرأت

قول فیصل۔ چلنا وغیرہ کے ساتھ صرف آتے ہیں۔

تھکے اس راہ میں ہم دونوں پر اور
بہت دشوار تھا چلنا قدم بھر — (الف لیلہ منظوم)

قدم بھر پر :۔ تھوڑی دور پر، بہت کم فاصلے پر، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ آپ استخارہ کر کے قدم بھر پر نہیں [illegible] سے بھی ناواقف ہیں۔ بس حد ہو گئی۔ (دیر کہید)

قدم بھٹکنا :۔ پاؤں غلط جگہ پر پڑنا یا لڑکھڑانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ستی میں کہیں لچکے ہے [illegible] کی رفتار
بہکا ہو کہ تلے قدم کبک دری کا — امیر

قدم بے جا اٹھنا :۔ [illegible] نامناسب عمل واقع ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ جوان جوان لڑکی اس کی شادی [illegible] خدانخواستہ قدم بے جا اٹھ گیا تو خاندان بھر کی ناک کٹ جائے گی

قدم بیچ سے نکل جانا :۔ کسی حالت سے غیر متعلق ہو جانا۔ تعلق نہ رہنا۔ [illegible] فصیح، رائج۔

دل جانے آپ جانے ہم نے تو [illegible]
اپنا قدم تو بیچ سے جانا نکل گیا — [illegible]

قدم جمنا:- مستقل طور سے قیام ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دل ابھی پوری طرح سے تو جانا قدم مجھے
ایک پاؤں جب کہ ہے ہیں اُٹھا اُٹھا ۔ داغ

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "قدم جم جانا" بھی رائج، فصیح ہے۔

وہ بانکپن میں قدم جم گئے اثر دیں
ہوئے فرش کی ہم کو دکان نظر آئی ۔ انیس

ٹھہرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

قدم جمتے نہیں ہے خوف طاری
ہونازل مقتب پر قہر باری ۔ داغ اسپیلانہ شیلم

قدم چلنا:- گھوڑے کا ایسی سبک روی سے چلنا کہ سوار کو تکان نہ پہنچے۔ اردو صرف، سلوتریوں کی اصطلاح۔

مرحبا ابلق ایام کا دم بند کیا
جب چلا کوچہ نازمت طلوار قدم ۔ سالک

قدم چومنا:- پابوسی، قدم بوس ہونا، ادب سے پاؤں چومنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عاشقوں نے جو سیحا سے سن پایا ہے
جو شغ آئے جب ہر صبح کو بیمار قدم ۔ آتش

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی زبردست کا دامان کے اس کی تعظیم پر مجبور ہو جانا۔

حیدر نے سرکشوں کی جھکا دیں یہ گردنیں
سر رہے لگے تھے قدم ذوالفقار کا ۔ انیس

کسی وصف یا فن میں کمال رکھنے والے کو کسی دوسرے کمال کو اپنے سے زیادہ مان کے اسکی تعظیم کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

دیا ہے حسن میں وہ مرتبہ اللہ نے تجھ کو
پری چومے قدم تیرے نکالے حور آنکھوں سے ۔ شوق

قدم چومنا:- (طنزاً) شریر، وفتنہ انگیز تسلیم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کسی کے ساتھ بولتے ہیں جیسے میہ وہ ذات شریف ہیں کہ شیطان بھی دیکھے تو قدم چومے۔

قدمچہ:- (بفتح اول و دوم و چہارم) کھڈی کا پایہ جس پر پاؤں رکھ کر بیٹھتے ہیں۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ عام طور سے اس اصلی کھڈی کو کہتے ہیں جو پیشاب کے لیے عام طور سے استعمال کی جائے۔

قدم چھوڑنا:- ربط مجبوری کسی سے جدائی اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جینے جی چھوڑتے ہیں کب یہ قدم
اب تو ہم تم سے قول ہارے ہیں ۔ رند

قول فیصل۔ بس معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے شعر میں بھی استفہامیہ انداز اختیار کیا گیا ہے جس کا ماحصل یہی ہے کہ ہم قدم نہ چھوڑیں گے۔

کھاتی ہے محبت ان کی قسم مر کے بھی نہ چھوڑے نہ قدم
دنیا کو دکھا دی شان وفا، میداں میں بہتر پیاسوں نے ۔ (ادا علم)

قدم چھونا:- پیروں کو بوسہ دینا۔ فرط عقیدت یا جوش محبت میں کسی کے پاؤں سے اپنے ہاتھوں کو مس کرنا، اور پھر ان مس کیے ہوئے ہاتھوں کو چومنا یا آنکھوں سے لگانا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

فرش گل پہ نئے دولہن کے قدم چھونا کیا
تو لاکھوں میں مچلنے کو کہیں تنگی نہیں ۔ صفی

قول فیصل۔ حضرات اہل ہنود کے یہاں عام طور سے یہ طریقہ رائج ہے۔ ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لبوں کا بوسہ جسے مل گیا ہو وہ جانے
قدم تو صاحب نے دیکھ کے ہم بھی چھو دئے ۔ اکبر الہ آبادی

قدم حکم سے باہر نہ رکھنا:- حکم کی تعمیل میں کمی نہ کرنا، فرمانبرداری میں کوتاہی نہ کرنا، اطاعت میں ہر وقت سرگرم رہنا۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

تمہارے حکم سے باہر قدم نہ رکھوں گا
کہو تو مر کے نکلوں مکان سے باہر ۔ رشک

قدم حد سے باہر ہونا:- پاؤں کا اپنی قرار حد سے باہر جا پڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گستاخ ہاتھ گردن دلبر میں خم ہوا
حد ادب سے شوق کا باہر قدم ہوا ۔ آتش

قدم درمیان سے اٹھ جانا:- کوئی تعلق نہ باقی رہنا، دخل نہ رہنا، واسطہ نہ رہنا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دلہنوں کو پھر سے تعریف کرو وہ ڈھیٹ ہوں اور شرم و لحاظ کا قدم درمیان سے اٹھ جائے۔ (حصنات)

قدم درمیان ہونا:- واسطہ ہونا، دخل تعلق ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غل تھا کہ یہ معاملہ جسم و جاں نہیں
تیغ برق دم کا قدم درمیاں نہیں ۔ مرزا دبیر

قدم درویشاں ردِ بلا:- بابرکت آدمی کے آنے سے بلا رد ہو جاتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جب پاسبان نے پکار دس طرح پر کہ ساری عمارت گر پڑی گئی، قدم درویشاں رد بلا اور پھر نہایت تپاک سے مصافحہ۔ (طلب کی نذر پروفیسر رشید احمد کے ایک افسانے سے)

قدم دریا ہونا :- گھوڑے کا قدم میں وسعت اعمال ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ڈوبتی ہے کشتی عمر اہل حب اشتقاق
کیا قدم دریا ہے تیرے توسن چالاک کا — بحر لکھنوی

قدم دکھانا :- (گھوڑے کے بیے) رفتار دکھانا، چال دکھانا، رفتار کا امتحان دینا۔ اردو صرف، سوداگروں کی اصطلاح۔

قدم دکھانا :- رخصت ہونا، ہوا کھانا، چلتے پھرتے نظر آنا، دہلی کی زبان۔

(معشوقہ) جلد قدم دکھاؤ اب تمھارا یہاں کوئی کام نہیں — (نور اللغات)

قدم دھرنا :- پاؤں رکھنا، آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کوچہ بلبل و گلشن میں جو قدم میں نے دھرا
نقش تصویر تھی بے رنگ سو رنگ مرے آگے بلبل — رشید

قدم دھو دھو کر پینا :- پاؤں دھو دھو کے پینا، کمال عقیدت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک شب بھی مرد ما مجھ کو ملا تو باقی گر
رات بھر پیتا ہوں دھو دھو کر سدا تیرا قدم — جان صاحب

مستعمل :- پاؤں دھو دھو کے پینا زیادہ پر زبان ہے۔

قدم دیکھنا :- کسی بزرگ کی زیارت کرنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

بجز بت کدے سے تو اے اہل کعبہ
پھر آکے تمھارے قدم دیکھتے ہیں — قدر

قدم ڈگمگانا :- پاؤں میں لغزش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بلند ہو آگے تھما پر رہ پستی کا
پہنچ کے منزل مقام ڈگمگائے ہیں کہاں کیا — نگار چنگیزی

قدم ڈگنا :- پاؤں بہکنا، لغزش ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر گام پہ ڈگتا ہے قدم راہ وفا میں
کھائی ہے بچپن میں کہ سنبھلا نہیں جاتا — نجم

مستعمل :- اس کی تکمیلی صورت "قدم ڈگ جانا" بھی رائج ہے۔

رہ وفا میں قدم ڈگ گیا رقیبوں کا
ہمارے ساتھ بھی پامال پڑا تھا — نجم

سلبی معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

رہے محفوظ ابنائے زمانہ کے جفا سے ہم
قدم راہ توکل سے کبھی ڈگنے نہیں پائے — نظم طباطبائی

قدم رسول :- (مونث) پیغمبر اسلام صلعم کا نقش قدم۔ اردو، رائج۔

شرف بڑھا گیا تا صد فرق بتانے کا
قدم رسول ہوا تجھ آستانے سکا — قدر بلگرامی

مستعمل :- اسی کو قدم شریف بھی کہتے ہیں اس مکان کو بھی کہتے ہیں جس میں قدم مبارک کا نشان رکھا ہو۔ قدم شریف حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے۔

قدم رکنا :- پاؤں تھمنا، چلنے سے باز رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوچہ گردی سے کسی صورت قدم رکتے نہیں
کاٹ ڈالوں اپنے کوچے ہوئے تغزیر پا — ہجر

قدم رکھنا :- بیٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بعد، تکھیں بھی تو دیں کر رکھے دیکھ کر قدم
کہتا ہوں کوئی تجھے سے نہ چل ہم سنبھل کے چل — ظفر

قدم رکھنا :- آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بزار دل رسال سوز دل نے کی تھی دوزخ آشنا کی
قدم رکھتے ہی ہم نے کر دیا آگ لگی اک آگ محفل میں — قوی لکھنوی

قدم رکھنا :- کسی کام کی ابتدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رکھے قدم جو کوئے محبت میں اے ظفر
لازم ہے پہلے ڈھونڈے رستہ پناہ کا — ظفر

راہ دور عشق میں اب تو رکھا ہم نے قدم
رفتہ رفتہ پیش کیا آتا ہے یارب دیکھئے — میر

قدم رکھنا :- جانا، پہنچنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قدم رکھنا سنبھل کر عجب زنداں میں اے زاہد
یہاں پائے تعلقی ہے تمنا کے فانوس میں — ہم

قدم رکھنا :- زمین پر پاؤں رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں نکلنا اب تو دروازے سے مشکل ہے
قدم کوئی کہاں رکھے ادھر آنچل ادھر دل ہے ادھر پیشانی

قدم رکھنا :- کسی کام کے کرنے کا قصد کرنا کسی کام کی نیت کرنا، ٹھنی ٹھانا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

سپاہی میں جو رکھ کر قدم اٹھانا چاہتے ہے
گنبے کی طرح ہر اک کو پاؤں پہ سکتا ہے — الجمعہ
(فرہنگ آصفیہ)

قدم رنجہ فرمانا :- (تخلیقی تشریف لانا) کسی کے گھر تک جانے کی زحمت اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم رنجہ ہمارے گھر میں صاحب
کبھی تھوڑے سے فرمایا تو ہوتا — تجمل

قدم رنجہ فرما ہونا :- کسی جگہ تشریف لانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قدموں کو چھوڑنا: ساتھ چھوڑنا، کسی کا کسی سے جدا ہونا، جدائی اختیار کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
عمل مثبت۔ یہاں جیسا حکم ہو گر میرے لیے حضور کے قدموں کو چھوڑنا کسی طرح مناسب نہیں۔

قدموں کی بدولت: حضور کے طفیل میں، اسی سرکار کی بدولت، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔
ع ماں انھیں قدموں کی بدولت ہو را راج (امیر)

قدموں کی برکت سے: وہ تشریف آوری کے آنے کی برکت سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدموں کی قسم: پاؤں کی قسم کی جگہ، اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہم نفسوں کا یہ کہنا انھیں قدموں کی قسم
جھوٹ کہتے ہوں اگر آنکھوں سے معذور ہیں ہم (امیر)
سوال تحلیل۔ کھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
کر کے پامال وہ فرماتے ہیں
پھر نہ قدموں کی قسم کھائیے گا (لطافت)

قدموں کے ساتھ: (کنایۃً) دم کے ساتھ، ذات کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع دولت ہماری یار کے قدموں کے ساتھ ہے (تجر)

قدموں کے نیچے جنت ہونا: حدیث ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہوں جو نادان یہ قیامت ہے
ان کے قدموں کے نیچے جنت ہو (شوق)

قدموں لگا رہنا: مطیع و فرمانبردار رہنا۔ اردو صرف، متروک۔
جہاں تک کہ سرکش تھے اطراف کے
وہ اس شہ کے رہتے تھے قدموں لگے (میر حسن)

قدموں میں: زیر سایہ، سامنے، حضور میں، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
نہ گیا گھر سے مٹتے جی عاشق
تیرے قدموں میں مر رہا کہ نہیں (فارغ)

قدموں میں آنکھیں بچھانا: مسند کے نیچے آنکھیں بچھانا، عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

قدموں میں بچھا جانا: کمال عاجزی اور تواضع کے لیے، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔
بوریا گھر میں نہیں ہے تو مجھے فکر نہیں
آنے دے میں قدموں میں بچھا جاتا ہوں (راسخ)

قدم ہٹانا: پاؤں سرکانا، پیچھے ہٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع آگ نہ بڑھا کے ہٹاتے نہیں قدم (میر انیس)

قدم ہٹ جانا: لغزش ہونا، استقلال میں فرق آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
سرکش نہ ذرا جو سر بھی کٹ جائیں
کونین کا نپیں قدم جو ہٹ جائیں (دفتر دشاہ اودھ)

قدم ہٹنا: ہمت ہارنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
دیکھیں تو مرکے سے کس کے قدم ہٹتے ہیں
کتنے شبیر کے ہمراہ گلے کٹتے ہیں (تعشق)

قدم ہونا: (گھوڑے کے لیے) رفتار ہونا، چال ہونا، اردو صرف، سلوتریوں کی اصطلاح۔
نہ اس میں حسن صورت ہے نہ اس میں حسن سیرت ہے
چارسے تو سن عمر رواں میں ہے قدم خالی (حکیم)
سوال تحلیل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے
باگ لے گا جب کبھی چابک سوار بے
اسپ تصویر گل میں بھی قدم ہو جائے گا (بحر)

قد نکال لانا: بچے کا قد دراز کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
نکال لایا ہے وہ شوخ قد قیامت کا
اب آفتاب سوا نیزے پر حشر ہو آیا (راسخ)

قد نکالنا: قد بڑھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
نکالا ہے قد میرے رشک چمن نے
یہ طوبیٰ بھی بوٹا ہوا چاہتا ہے (قدر)

قد نکلنا: بچے کا دراز قد ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
کبھو نہ صحن کی سیر دیکھیں فاختہ قمری
ترا اس قد نکلتا ہے کہ سرو جو نکلتے ہیں (رشک)

قدوس: پاک، مبارک، تمام عیبوں سے پاک، خدائے تعالیٰ کا اسم صفت ذات، عربی، مذکر، رائج۔
سوال تحلیل۔ خدائے قدوس کی ترکیب سے مستعمل ہے

قد و قامت: جسامت، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
کیا بتائیں قد و قامت اس کا
تم قیامت کو نہیں جانتے کیا (مسکین)

قدوم: آنا، تشریف لانا، سفر سے واپس آنا، عربی مصدر، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ابھی خبر اگر آئی پھر اس کی جانب ہو عود شاہی
یہ اس کی جاتی رہے تباہی قدوم دفتر سے ہو مبارک (شاہ)
نظم طباطبائی۔
بجا ہے دل جو از فخر و ناز کرتا ہے
قدوم یار مجھے شاد کرتا ہے (اختر)
سوال تحلیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے اساتذۂ فارس نے دیگر اور ان کے موافق خیال کر کے اس کو قدم کی جمع کی حیثیت سے اپنے کلام میں باندھا ہے جو بالکل اعتبار سے غلط ہے۔ قدم کی جمع اقدام ہے قدوم نہیں بلکہ یقیناً مصدر مفرد ہے۔

قدوم میمنت لزوم :- مبارک آنا جس سے برکت ہو۔ کسی بزرگ رتبہ شخص کے تشریف لانے پر یہ جملہ بولا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ نسیم جاں حضور کے قدوم میمنت لزوم کا مشتاق ہے ایک ایک من شاق ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ انھیں معنی میں۔ قدوم تقدس لزوم کی ترکیب بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے حسن اتفاق جناب ممتاز علی خان صاحب متوطن میرٹھ....

وقت افروز مارہرہ ہوئے اور قدوم تقدس لزوم سے اس قصبے کو مشرف کیا۔" (مقدمہ محمود شعرا)

قُدوَہ :- (بالکسر و بالضم) پیشوا، مرشد، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مکمل عالم و فاضل محقق — نیر شکوہ آبادی
امین و قدوہ کامل مدقق — (سرمایۂ المضامین)

قَدیر :- (بفتح اول و یائے معروف) قادر، طاقت ور، صاحب قدر، مقبول، صاحب قدرت، خدائے تعالیٰ کا اسم، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

باعث انفعال قدیر ازل سکانی ہیں
ملائک عالی امین دل کافی ہیں
حالت نہیں کچھ کو طرز دل کی
اے عشق حسین دل کافی ہیں — میر عشق

قَدیم :- (بفتح اول و یائے معروف) ہمیشہ کا، ازلی جس کی کوئی ابتدا نہ ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قدیم :- اگلے زمانے کا، عربی، فصیح، رائج۔

پوچھو نہ اس زمانے میں لغت کا حال کچھ
ذکر رحم تھا، قدیم سو موقوف ہو گئی — دبیر

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے۔ اگلا زمانہ رکھتے ہیں ابتدائے حسن دیکھ جمال کو
اس عشق کی رہیں تو ہے عادت قدیم سے — لیکھنؤی

قدیم :- پرانا، عربی، فصیح، رائج۔

جو میں وہ کم غلام امام کریم ہو
زرق آفتاب جدید ہوں تیم قدیم ہو — مرزا دبیر

قدیم :- آبائی، موروثی، جدی۔ عربی قلیل الاستعمال۔

کھد گیا جب سے وہ قدیم مکان
نہیں معلوم مجھ کو ٹھیک نشان — (نالۂ رسا)

قدیم :- جناب علی نواب صاحب تخلص جناب سلیس صاحب کا تخلص۔ آپ بڑے سخن گو تھے، مرحوم کا آخری دور بڑی غربت میں گزرا اہل دنیا نے ایسے کہ حقیقی ہونے کی قدر نہ کی۔ بکثرت مراثی چھوڑ کے مرحوم نے انتقال کیا جو اپنی نظیر آپ ہیں۔ بوقت ایک حویلی سرسی ضلع مرادآباد سے دستیاب ہوا وہ بھی جناب قمر صاحب کی ادب دوستی کی وجہ ۱۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو انتقال فرمایا اور مقبرۂ جناب زینب میں دفن ہوئے۔

قدیم الخدمت :- پرانا خدمت گزار۔ باپ دادا کے وقت کا ملازم، عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ اکبر جیسے بادشاہ کو ایسے جانبازوں کی قدردانی واجب تھی اور جانباز بھی قدیم الخدمت — (دربار اکبری)

قدسیاں خود را بیفزائے قدر :- اپنے پرایوں کی قدر بڑھاؤ۔ یعنی جن لوگوں کو تم سے بہت دن سے تعلق ہے ان کی قدر زیادہ کرنا چاہئے — فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدیمانہ :- پرانا، پرانے زمانے سے متعلق فارسی، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ اگرچہ میر صاحب موصوف کا قدیمانہ انداز تھا مگر وہ ایک کہن سال شخص تھے۔ (آب حیات)

قدیم سے :- زمانۂ سابق سے، ہمیشہ سے اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا پوچھتا ہے مجھ سے نشاں میل و برق کا
وہ نسل قدیم سے مرے خون کے ہیں
طفلی میں بنا خم و انبہ کا رہا
کیا کیا نہ عادی کھولے ہم پر قدیم سے — آتش

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی میں قدیم الایام بھی لکھا ہے۔ جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

قدیمی :- پرانا، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ خواہ اس سبب سے کہ مخدوم الملک ان کے قدیمی رقیب اس سے کے دشمن ہو گئے تھے...
(دربار اکبری)

کھڑا ہوں کاسۂ خالی لئے امید میں میں بھی
جو قدیمی بادہ خواروں میں ہوں میرا نام ہو حیدر — نواب حیدر

قُرّاء :- (بضم اول و تشدید دوم) قاری کی جمع بہت سے قرآن پڑھنے والے لوگ۔ عربی، اسم، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قرابادین :- (بفتح اول و یائے معروف) دواؤں کا نسخہ۔ ترکی، مذکر، رائج۔

محل نثر۔ دربار میں اب ایسے عالم بھی آگئے تھے کہ قرابادین قدرت کے عجائب نسخے تھے۔
(دربار اکبری)

قرار اِث (بفتحتین) اطمینان، سکون، صبر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آہ میری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بیداد انتظار نہیں ہے — غالب

قواعدِ تفصیل۔ صبر و قرار کی عطفی ترکیب کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔

گر تیری یاد دشمنِ صبر و قرار ہے
دشمن ہی کی پسند ہے مدار ہے — وحشت کلکتوی

قرار اِث قرار کا مخفف، اقرار، وعدہ، عہد، فارسی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

بھولا کہ قرار تیرا
اب بھی کریں اعتبار تیرا — نشاط حسن خاں منشا

قرار اِث ثبات، استقلال، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قرار آنا اِث اطمینان ہونا، سکون ہونا، اضطراب رفع ہونا، دل ٹھہرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ قید تھا ذ شام کا خطوں سے جو بریدہ
دے میرے عجز اعدا تمیں کہ نکر قرار آیا ہو گا — عزیز لکھنوی

قواعدِ تفصیل۔ اس کی منفی صورت "قرار نہ آنا" اور سلبی صورت "قرار آجانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

سنتا ہے جب سے کہ خواب عدم میں آئے
قرار دل کو مرے رات بھر نہیں آتا — جلیل

بچکے سے چلی ہے کہ جاتے ہیں ہیچ دل ہے
کہوں گیا قرار دل بے قرار کو قرار

قرار بر کفِ آزادگاں نہ گیرد مال کسی کے ہاتھ میں روپیہ رکتا نہیں۔ فارسی مقولہ قلیم یا فتہ طبقے کی زبان۔

قرار بر کفِ آزادگاں نہ گیرد مال
یا [illegible] — بحر

قرار پانا اِث ٹھہرنا، مقرر ہونا، طے ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو پائے گا در ہجرت قرار
پھر آ کر مرے پاس لے نامدار — امیر (مراۃ الغائب)

پاگئی جب قرار یہ تدبیر
آئی نوبت بھی رجب کی اخیر — زیب قتلق

قرار پانا اِث مان لیا جانا، سمجھ لیا جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ اس نے ۱۰۰۹ھ میں ایک عالیشان مکان چار ایوان تیار کیا اللہ (وہ) عبادت خانہ قرار پایا۔ (دربار اکبری)

قرار پانا اِث (دن رات مہینے کے ساتھ) دن مقرر ہونا، تاریخ ٹھہرنا، دن یا تاریخ کا تعین ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قرار پانا اِث باہمی وعدہ ہونا، عہد و پیمان ہونا۔ (نور اللغات)

قواعدِ تفصیل۔ زیادہ تر طے پانا بولتے ہیں۔

قرار پانا اِث (نطفے کے لیے) ٹھہرنا، حمل رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قرار پانا اِث چین پانا، آرام پانا، سکون ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مرے طالع کی وہ گردش ہے جس سے
فلک نے بھی قرار اصلاً نہ پایا — ذوق

قرار داد اِث عہد و پیمان، فارسی ترکیب اردو میں مؤنث، فصیح، رائج۔

قواعدِ تفصیل۔ قرارداد منظور ہونا اس لفظ کی صورت ہے ملکی میں قرارداد سبھی مانا گیا۔ مسلم الثبوت۔ دہلی میں مذکر بولتے ہیں۔

قرار داد اِث تجویز، فیصلہ، اردو مؤنث، فصیح۔

آج ہی اپنا قول بھول گئے
کل ہی تو کیا قرار داد ہوئی — میر

قواعدِ تفصیل۔ منظور ہونا کے ساتھ اس کا صرف بکثرت رائج ہے جیسے: جلسے میں یہ قرارداد منظور ہوئی۔

قرار داد جرم بہ مجرم پر بعد از تحقیقات جرم ثابت ہونے کا حکم لگایا جانا، تجویز جرم، اردو، مذکر، اصطلاح قانون۔

قرار دینا اِث وضع کرنا، اردو مصدر، متعدی، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ شریعت کے اکثر احکام ایسے ملکوں کے لیے قرار دیے گئے ہیں جہاں جمعیت کثیر اہلِ اسلام کی تھی۔ (دربار اکبری)

قرار دینا اِث مقرر کرنا، ٹھہرانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیا ہے یہ مالک نے اس کے قرار
کہ تقریبِ شادی ہو جب در بکار — امیر (مراۃ الغائب)

قرار دینا اِث عہد و پیمان باندھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ شاہ عباس نے تحائف تیار کیے ہیں۔ فلاں شخص کو ایلچی قرار دے کر حضور میں بھیجے گا۔ (دربار اکبری)

قرار دینا اِث عائد کرنا، لگانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ جب شاہ عارف حسینی احمد آباد گجرات سے پھر کر آئے تو لاہور میں مقام کیا بہت لوگ کمالات پر گرویدہ ہو گئے انھوں نے بعض جلسوں میں گجرات کے دستانی میوے منگوا کر لاہور میں دکھلوں کو کھلائے۔ پنجاب کے علاوہ ..... [illegible]

لپٹ گئے گناہ یہ قرار دیا کہ آخر یہ میوے اور مال کے باغ کے ہیں اور انہوں نے بے اجازت ان میں تصرف کیا ہے اس لیے ان کا تصرف حرام اور کھانے والوں کا کھانا حرام ہے۔

(دربار اکبری)

قرار کرنا مصطلح اقرار کرنا، عہد کرنا، ٹھہرنا ٹھانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہو کے یہ اپنے حق نے کیا جس گھڑی قرار
بیٹھے حبیب حق کی جگہ شیر کردگار (انیس)

جل تھل بھر دیا نہ جب تھیں دم تب تئیں نہ لیں
ہم اور ابر آج اٹھے ہیں قرار کر (منیر)

مسدنگ جعفری و رنگ شفق نے اب
کیسریا بانا کر کے یہ باہم کیا قرار (سودا)

قرار کرنا مصطلح چین لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا اعدا نے نہ دم بھر قرار (دبیر)
تکرار کیا اے شہ نامدار (صالح الافغانی)

قرارگاہ:- ٹھہرنے کی جگہ، قیام کرنے کی جگہ فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

محل مثال:- چنانچہ اسی لاکلاو گھمنڈ کے ساتھ اصلی قرارگاہ کو بھاگ گیا۔ اور ایسی حالت سے گیا کہ خدا دکھائے نہ سنائے۔ (دربار اکبری)

قرار لینا:- دم لینا، ٹھہرنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

دم بھر یہ دل میں نہ لیا کہیں قرار
قاصد تجھے قسم ہے مرے اضطراب کی (ناسخ)

قرار مدار:- عہد و پیمان قول و قرار، وعدہ، عورتوں کی زبان۔

تحقیق:- اس کا بہ زیادہ تر قرار و مدار ہی بولتے ہیں۔

قرار واقعی:- (بااضافت) معقول، بجواب، پوری کامل، ہر طرح سے، اطمینان کے ساتھ جیسا چاہیے ٹھیک ٹھیک، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل مثال:- ان کو چاہیے پر چڑھ جاتے ہیں۔ سوچ کر شاہ جہاں جو بادشاہ اور رنگے سیاہ ہیں) کی سزا واقعی درست کر دینا چاہیے۔ (فسانۂ آزاد)

تحقیق:- زبانوں پر بے اضافت ہے۔

قرار و مدار:- عہد و پیمان، قول و قرار، باہمی عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

تحقیق:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے دال کے ساتھ جو ساکن ہے لکھا ہے اور عربی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا کسی صورت سے عربی ہونا ثابت ہوتا نہیں۔ الفاظ عربی ہیں۔

قرار ہونا مصطلح چین ہونا، دل جمعی ہونا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

وہ دم بھر اور نہ ٹھہرتے جو میرے پہلو سے
قرار واقعی دل کو قرار ہو جاتا (حسرت)

قرار ہونا مصطلح اقرار ہونا، عہد ہونا، پیمان ہونا اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
(مومن دہلوی)

قُراضہ:- (بضم اول و دوم) ٹکڑا ہر چیز کا جو تراش سے گرے، اور سونے چاندی کے ٹکڑے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قراقر:- (بفتح اول و کسر چہارم) پیٹ بولنے کی آواز جو ریاح کے جو بادی سے ہوتی ہے گڑگڑاہٹ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال:- میرے پیٹ میں قراقر ہو رہا ہے۔

تحقیق:- عربی میں یہ لفظ قرقرہ (بفتح اول و سوم) کی جمع ہے مگر اردو والے بطور واحد استعمال کرتے ہیں ناواقف حضرات بضم قاف اور سوم (قُراقُر) بولتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

قِران مصطلح (بالکسر) قریب ہونا، ملنا اور حج اور عمرے کا باہم ملا ہونا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قِران مصطلح آفتاب کے علاوہ دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ زہرہ کا مشتری کے ساتھ اور چاند کا زہرہ یا مشتری کے ساتھ ایک برج میں جمع ہونا نہایت مبارک سمجھا جاتا ہے۔ عربی، مذکر، اصطلاح نجوم۔

طالع ہوئے نہ اپنے سعادت سے ہم قریں
گرچہ بہت قران مہ و مشتری ہوا (ذوق)

تحقیق:- علم نجوم کے مطابق قران مہ و خورشید منحوس ہے۔

مجھ کو ابھی نہ جانا کہیں بام پر پتنگ
منحوس ہے قران مہ و آفتاب سا (آتش)

لیکن شعرا اس کا لحاظ نہیں کرتے اور صرف دو چیزوں کے ایک جگہ جمع ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

گزشتہ سقفش آسمان عالم زیبندگی
کردہ دوا ہر برج آن مہ و آفتاب در قران (ظہوری)

کھلے ہوئے ہیں گل امید کر دیکھوں
سعد ہے قران مہ و خورشید کو دیکھوں (میر انیس)

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں: زہرہ (ستارہ) کا مشتری (قریب) کے ساتھ اور چاند کا زہرہ کے ساتھ قران ہونا مولود کے حق میں نہایت مبارک خیال کیا جاتا ہے چنانچہ صاحبقران ایسے ہی مولود کو کہتے ہیں چونکہ قران برسوں میں یعنی دس، بیس، تیس، چالیس، دس یا اکیس برس بعد واقع ہوا کرتا ہے اس سبب سے مدت دراز کے

اس کا خاص صرف ہو جیسے ۔ وہ متحمل عبارت مجھ سے پڑھی نہیں جاتی آگے جو دوبار میں نے جواب لکھا ہے صرف قرآن کھولا سکے ہیں ۔ (عوام مبتدی)

قرآن : بر وزن قربان ، کلام اللہ جو پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جھوٹی ہمیشہ کھاتے ہو قرآن کی قسم
تم جانتے نہیں یہ خدا کا کلام ہو — داغ

قول فیصلہ ۔ عربی میں اس کے لغوی معنی پڑھنا ہیں ۔ کلام الٰہی میں ایک سو چودہ سورے ، چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ، پانچ سو چالیس رکوع ہیں ۔ بقول ... ایک ہزار قصص ، ایک ہزار امر ، ایک ہزار نہی ، ایک ہزار ... سو حلال ، ... ایک سو دعا ... ۶۶ ناسخ و منسوخ پر مشتمل ہو ۔ فارسیوں نے قرآن بر وزن گمان بھی کہا ہے ۔

قرآن چارند مملکت دو
نیز دانے و قرآن و کعبہ تو — (تحفۃ سوتین)

فارسیوں کی تقلید میں اردو والوں نے بھی کہا ہو ۔

مت ... ہو گا یہ بیدرد اہل دیں
گر آئے شیخ پہن کے جامہ قرآن کا — میر مومن

لکھنؤ کے مسلم الثبوت اساتذہ نے بھی برابر استعمال کیا ہے ۔

گر گو زیارت آتے ہوئے گرد جاتے ہیں
لکھے ہوئے قرآن پہ خاک تھکتے ہیں — میر عشق

ممکن ہو کوئی صاحب مصرع ثانی کو سہو کتابت پر محمول کر کے یوں پڑھیں ۔

قرآن پہ لکھے ہوئے خاک تھکتے ہیں

لہٰذا اس بات کی وضاحت کر دوں کہ میر عشق کے نزدیک لکھا ، لکھے اور لکھی بغیر تشدید فصیح نہیں اور غیر فصیح الفاظ کا استعمال وہ حرام سمجھتے تھے ۔ ناقوس میں پیارے صاحب رشید نے بھی قرآن بر وزن گمان استعمال کیا ہے ۔ ایک غزل کا مطلع ہے

تمہارے چہرے سے پائی گئی ہو ذرا سیری
گر قرآن سے ثابت ہوئی وفا میری — رشید

عام بول چال میں عورتیں زیادہ اور مرد شاذ ہی کبھی قرآن بر وزن گمان استعمال کرتے ہیں مگر اچھا یہی ہے کہ اس لفظ کو تحریف کے ساتھ نہ استعمال کیا جائے بر وزن قربان ہی نظم کریں ۔

قرآن اتارنا : کلام الٰہی کا نازل کرنا ۔ مصدر متعدی ، فصیح ، رائج ۔

قرآن اترنا : کتاب اللہ کا نازل ہونا ۔ مصدر لازم ، فصیح ، رائج ۔

اس میں کیا شک ہو جگر کو تو قرآن اترا
ہے آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض — قدر بلگرامی

قرآن اٹھانا : قرآن مجید ہاتھ میں لے کر قسم کھانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اے تجر یاد کی نہ وہ بد عہدیاں گئیں
قرآن بھی جو اس نے اٹھایا تو کیا ہوا — تجر
قرآن اٹھاتے ہیں صبح زلف کے واسطے

دیندار اگر بھی ہیں تو اسلام ہو چکا — رند

قول فیصل ۔ مختلف الفاظ کے اضافے کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو جیسے قرآن سر پر اٹھانا ۔

مصحف رخ کا جو بوسے کے لیے نکلا ہوا
مجھ سے کہتا ہو کہ اب قرآن تو سر پر اٹھا — ناسخ

قرآن قسم پر اٹھانا (یہ صورت اب متروک ہے)

قرآن بھلا کیونکر اٹھاؤ گے قسم پر
تم تو تو جانی بھی ہے ہاتھ کر بار — تجر

قرآن اٹھانا : ہوں بھی بولتے ہیں ۔

سیتے ہیں ترے رخ کا کب میں نے لیا بوسہ
قرآن اٹھاتا ہوں ناحق کی یہ تہمت ، ہو شاہ نصیر

قرآن جھوٹ اور بعض وقت بیجا یا غلط اٹھانا بھی رائج ہے تکمیل صحت سے قرآن اٹھا لینا بھی کثرت سے بولتے ہیں

ہے غضب جھوٹ اٹھایا قرآن
منع دنیا ہو دین یا ایمان — (جوش ملیح آبادی)

قرآن رخ غلط ہے کہ بیجا اٹھا لیا
قسمت میں جو لکھا تھا اٹھانا اٹھایا — شوکت (دیکھو)

اس محاورے میں قرآن اعلان نون کے ساتھ فصیح ہے مندرجہ بالا ہر شعر میں باعلان نون ہی استعمال بھی ہوا ہے ۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے نواب مرزا شوق لکھنوی کے جو شعر پیش کئے ہیں ان میں بھی نون کا اعلان ہے مگر شعراء نے بضرورت نظم اخفائے نون کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے جو نسبتہً کم فصیح ہے ۔

آتا ہے کب وہ گل مجھے آتا ہے کب یقین
قرآن تو میرے سامنے اس نے بہ اٹھا — تجر لکھنوی

قرآن اٹھانا کا متعدی اٹھوانا بھی رائج فصیح ہے اس صورت میں بھی قرآن کے نون کا اعلان فصیح ہے ۔

مصحف رخ کی قسم میں ہے مزہ
ہم سے قرآن یہ اٹھوائے گا — ذکیر

ذیل کے شعر میں بضرورت نظم باخفائے نون بھی استعمال کیا گیا ہے

کھا چکا عہد وفا پر رخ روشن کی قسم
پھر یہ اٹھواتے ہو تم کس لیے قرآن مجھ سے — عارف

قرآن بیچ میں دینا : قرآن کی قسم کھلانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

قسمیں بھی کھا کے ہم سے وہ کرتے رہے حیا
قرآن دے کے بیچ میں ٹھنی بنائی ہے — داغ

قرآن پر قرآن رکھنے کا کیا مضائقہ : ہم مرتبہ باہم جو جا ہے ہو کر ہیں سکتی ہو تو باہم قوم میں شادی ہونا کچھ مضائقہ اور عیب نہیں رکھتا

کوئی عہد کرنا - اردو محاورہ ، قلیل الاستعمال -

مزہ دیتا تھا اگر بوسہ کوئی رو دیتے کتاب کا
کیا تھا کیا مجھ کو کہ تم نے قرآن درمیاں رکھا — امیر

قرآن درمیان ہونا :- قرآن کو درمیان رکھ کے کسی بات کا اقرار ہونا - کلام پاک کی قسم ہونا - اردو محاورہ قلیل الاستعمال

تمھارے میرے قرآں درمیاں رکھ
کہ ہے نام محبت یار اخلاص — امیر

قرآن دکھانا :- بعض مقامات کا دستور ہے کہ کہیں آگ لگتی ہے تو کلام اللہ آگ کو دکھا دیتے ہیں تاکہ اسکی برکت سے آگ بجھ جائے

رخ دیکھا ترا دل کی بجھی سینہ آتش
قرآن دکھاتے ہیں لگے جو جہاں آتش — شاہ نصیر

قول فیصل - یہ خاص دہلی کی زبان ہے ، اہل لکھنؤ یہ نہیں بولتے -

قرآن سر پر رکھنا :- قرآن مجید کو اپنے سر پر رکھ کے قسم کھانا - اردو صرف ، صحیح ، رائج -

اس بت کو اعتبار کسی بات کا نہیں
قرآن سر پہ رکھیے کہ گنگا اٹھائیے — صبا

قرآن سے نام نکالنا :- ایک مصرعہ دعا پڑھ کے قرآن کھولنا اور صفحہ اول کے پہلے حرف سے بچے کا نام رکھنا - اردو صرف ، صحیح ، رائج -

قول فیصل - اس کا متعدی المتعدی زیادہ … زیادہ ہے جیسے - ہم نے تمھارے بچے کا نام قرآن سے نکلوالیا ہے اب تم کسی پاس نہ جانا

قرآن شریف : (بے اضافت) قرآن مجید کو تعظیم کے طور پر کہتے ہیں - مرکب الفاظ - اردو صرف ، رائج -

عمل صرف - سید احمد طباطبائی خط نسخ کے نہایت وجاہت خوش نویس تھے قرآن شریف لکھا کرتے تھے (رقیم ہمزہ … اردو)

قول فیصل - پڑھا لکھا طبقہ بااضافت بھی بولتا ہے عوام قسم کھانے کے محل پر کہتے ہیں - "قرآن شریف قسم یا قرآن شریف کی قسم"

قرآن شہید ہونا :- قرآن کا پھٹ جانا یا … جانا - اردو صرف ، قلیل الاستعمال -

قرآن کا جامہ پہن کے آنا :- اپنی سچائی کا اعتبار دلانے کے لیے بھرپور کوشش کرنا - اردو محاورہ عورتوں کی زبان -

جھوٹ ہی جانو کلام اس رہزن ایمان کا
پہنا کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا — ذوق

قول فیصل - میر نے اس محاورے میں قرآن بوزن قربان کی جگہ قرآن بروزن گمان کہا ہے

مت مانیو کہ ہوگا یہ بیدرد اہل دیں
گر آئے شیخ پہن کے جامہ قرآن کا — میر

دونوں شعروں میں بروزن صحن نظم ہوا ہے موجودہ دور میں بروزن چمن ہے -

قرآن کا جامہ پہنو تو بھی یقین نہ آئے نہایت اعتبار کے موقع پر بولتے ہیں (نوراللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں عورتوں کی زبان پر یوں ہے "قرآن کا جامہ بھی پہن کے آؤ تو یقین نہ آئے"

قرآن کا دور :- حافظ کا قرآن شریف کو اس لیے پڑھنا کہ بھول نہ جائے - اردو صرف حضرات اہل سنت کی اصطلاح -

قرآن کا دور کرنا :- دوسرے شخص کو قرآن سنانا ، قرآن کو پھیرنا ، اردو صرف ، حضرات اہل سنت کی اصطلاح -

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے قرآن کی دور کرنا اہل سنت تا فرم کیا اور معنی لکھے ہیں "دو حافظوں کا باہم باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن شریف سنانا ، باہم مل کر قرآن پھیرنا" اردو محل متعدی … سہت سے دہلی کی زبان ہے -

قرآن کی سوں :- قرآن کی قسم اردو محاورہ

سب کہا آگے آئے … بیمار کر دل
برملا کہتا ہے تجھے قرآن کی سوں — شوق

قرآن کی قسم :- میں کلام پاک کی قسم کھاتا ہوں - اردو ، عمرہ ، فصیح ، رائج -

علامت - قرآن کی قسم میں نے آپ کی کتاب کو دیکھا تک نہیں - چرانا تو بڑی بات ہے

قول فیصل - عام اس جگہ قران قسم ؛ کہتے ہیں

قرآن کی قسم کھانا :- قرآن کو گواہ کرکے کسی بات کی قسم کھانا یا عہد کرنا ، اردو صرف فصیح ، رائج

تھا … رخ کر دل لے گئے اس ظالم نے
وہ قرآن کی جھوٹی قسم کھا گئی — امیر مینائی

قرآن کی مار پڑے :- (بد دعائیہ جملہ) قرآن کی پھٹکار - اردو عورتوں کی زبان -

قول فیصل - زبانوں پر "قرآن کی مار پڑے" زیادہ ہے -

قرآن کی ہوا دینا :- شفا کی نیت سے بیمار کو قرآن کی ہوا دینا - اردو صرف ، فصیح ، رائج

… یاد رکھے … بار کو
… قرآن کے … — امیر

قرآن گردانا :- قرآن مجید کو جزدان کے اندر رکھنا ، قرآن کو بند کر کے رکھنا - اردو صرف ، دہلی کی زبان -

قربانی :- (جاننا) وہ آدمی جس کو کوئی شخص اپنے فائدے کے لئے جوکھ میں ڈال دے۔ اردو صفت قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اکبر یہ بھی کہتا تھا کہ ان عالموں نے بادشاہ اور امرائے بادشاہ کو ملک گیر حملے کے لیے قربانی سمجھا ہے۔ ملک والی جو جنگ و جدل کے خوف سے احکام شریعت کی آڑ میں ان کا شکار رہیں۔ دربار اکبری کا قول فیصلہ۔ اب اس معنی میں زیادہ تر قربانی کا بکرا زبان پر ہے۔

قربانی دینا :- کسی کے لئے نقصان برداشت کرنا، ایثار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے آپ کی طرفداری میں دو ہزار روپے کا نقصان برداشت کیا۔ اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد بھی آپ کا منہ دیکھ تو یا میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔

قربانی کا بکرا :- (مجازاً) اس شخص کو کہتے ہیں جسے کوئی شخص ذاتی فائدے کے لئے اپنا آلۂ کار بنا کے خود فائدے میں رہے اور جس کو آلۂ کار بنایا ہے اسے نقصان اٹھانا پڑے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بننا، بنانا، سمجھنا اور ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

قربانی کرنا :- بھیڑ، بکری یا دنبے وغیرہ کو حج کے موقع پر یا بقر عید کے دن یا عقیقے میں خوشنودی الٰہی حاصل کرنے کے لیے ذبح کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حج کے موقع پر چونکہ قربانی کرنا واجب ہے اس لیے لاکھوں کی تعداد میں بھیڑیں بکریاں وغیرہ منیٰ کے مقام میں ذبح ہوتی ہیں۔

قول فیصل۔ بطور مجاز اس کے معنی قتل کرنا بھی ہیں اور ایک مفہوم ہے، اپنی سخت تکلیف پہنچانا جو مقتول کو قتل میں ہوتی ہے۔

اک جھری تھی آہ چند ترکِ عشق
کی مرے ناصح نے قربانی مری — ملک شاہجہانپوری

قربانی ہونا :- حج کے موقع پر یا عید ضحیٰ میں یا عقیقے کے وقت حسب شرع محمدی حلال گوشت حیوان جیسے بھیڑ، بکری یا دنبہ وغیرہ کا خدا کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر ہے پاس مت جان کو پہلے تصدق کر
نہیں مقبول ہوتا حج سنو جب تک کہ قربانی — نظیر اکبرآبادی

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے۔ خدا کی راہ میں درجۂ شہادت پر فائز ہونا:

دیں بچا قوم کی جانب سے کیسے کیسے فدیے بھی
ہوگئیں کربلا کے عشق میں قربانیاں کیا کیا — [illegible]

قربت :- (بضم اول وفتح سوم) نزدیکی، قرب۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

ارسیہ کو گنج کی قربت ضرور ہے
اس واسطے ہو پاس ترے رخ کے بال زلف — منتہی

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ اس کا ایک مفہوم لیا جاتا ہے عورت کے ساتھ ہمبستری، کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

قراب گنہ سے آلودہ یوں ہوتے ہیں ہم عاشق
مزہ جانے قربت جس طرح دامن گرتے ہیں — آتش

مروجہ دور میں۔ سخاوت کرنا، نسبتاً زیادہ بولتے ہیں۔

قربۃً للہ :- اللہ سے قریب ہو کے، اللہ کے لئے۔ عربی فقرہ، عربی دانوں کی زبان۔

جو مدح شاہ عالی جاہ کی ہے
سراپا قربۃً للہ کی ہے — معراج العاشقین

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر قربۃً الی اللہ بولتے ہیں۔

قرب حاصل ہونا :- نزدیکی ملنا، قربت میسر ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قرب حاصل ہے اسی کو جو مرد عارف ہے وہی

باطل پیر دیو تم سے پیشوا کا ہو گیا — آتش

قربِ روحانی :- باطنی قربت، روحانی تعلق، روحانی علاقہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قربِ وجوار :- کسی خاص مقام کے قریبی علاقے جو اس کے گرد و نواح میں آس پاس ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

جہاں کی خاک کو ہو یہ شرف عجب کیا ہے
کہ فرش عرش جگر ہوئے اس کے قرب وجوار — سودا

قول فیصل۔ شعر میں جس محل پر استعمال ہوا ہے ایسے محل پر اب عام طور سے قرب وجوار بولتے ہیں جس میں لفظ ہیں (حرف جار) کے بغیر استعمال نہیں کرتے جیسے لکھنؤ کے قرب وجوار میں جتنے گاؤں ہیں ان کا چپہ چپہ میرا دیکھا ہوا ہے۔

قرنوس :- (بفتح اول و واو معروف) خلاء زمین ہونا، زمین کا اونچا بلند حصہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبزہ عزال جو اتیر بچے اعدا کے
دیکھ و یا شیر نے قرنوس پہ سر خیمہ لگا — میر انیس

قرب ہونا :- قریب ہونا، نزدیکی ہونا، تقرب حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نزول وحی سے جبریل نے یہ رتبہ پایا
ادھر قرب محمدؐ اس طرف قرب خدا پایا — محسن

قرۃ العین :- (بضم اول وفتح دوم مشدد وضم سوم وسکون ہفتم وفتح ششم) آنکھ کی ٹھنڈک (بیٹا)، فرزند۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بابر کب تھے وہ قرۃ العین
اک برج میں تھا قرانِ سعدین — رشادا دہر (اختر)

قول فیصل۔ عربی میں حقیقی مطلب کی آنکھ ٹھنڈی کا لاکھ کہتے ہیں

قرح :- (بالفتح) زخم، پھوڑا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

گر زخم ہو یا کہ قرحہ ہو، نہیں بھولتا یاد کرے اہل
(مہجور بھگت، علاج مجتبیٰ)

قول فیصل۔ عربی میں ایسی پھنسی کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کے منھ کی ہلاکت کا سبب ہو لیکن اردو میں ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔ قرح کی جمع قروح ہے جو عربی ہی تک محدود ہے۔

قرحہ :- (بفتح اول وسوم) ایک زخم، زخم جس میں پیپ پڑ گئی ہو۔ عربی، مذکر (پھوڑا، پھوڑا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بضم اول (قُرحہ) لکھا ہے۔ عربی میں بالضم اور بالفتح دونوں صورتوں سے استعمال کرتے تھے اور اصلیت اس لفظ کی الفتح ہے۔ مؤلف نور اللغات نے جو معنی لکھے ہیں وہی معنی صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی درج کیے ہیں ممکن ہے کہ نور اللغات کا اندراج فرہنگ آصفیہ کی نقل ہو۔ بہر حال ایک زخم جو معنی لکھے گئے ہیں وہ درست نہیں ہیں اس لئے کہ عربی میں قرحہ کا اطلاق اس پھوڑے پر ہوتا ہے جس میں پیپ پڑ گئی ہو اس کے ایک معنی زخم لکھنے کے یہ معنی ہوئے کہ اس گھاؤ کو بھی قرحہ کہا جا سکتا ہے جس میں پیپ نہ پڑی ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے بموجب ممکن ہے دلی میں مطلق زخم کو بھی کہتے ہوں مگر کوئی مثال نظر سے نہیں گزری اور لکھنؤ کے لیے تو یہ لفظ غیر مانوس ہے۔ کبھی نہیں بولتا۔

قرشی :- (بضم اول وفتح دوم) قریش سے نسبت رکھنے والا۔ عربی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صحیح تو بضم اول و فتح دوم ہی ہے جیسا کہ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے مگر اردو میں عام طور سے بفتحتین (قَرَشی) زبانوں پر ہے اور اس کثرت سے ہے کہ اگر کوئی بالضم (قُرَشی) بول دے تو شاید سمجھا نہ جائے۔

قرص (۱) :- (بالضم) کسی دوا وغیرہ کی ٹکیا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میرے داغ دل میں یہ سوزش ہو جس کے سامنے
آفتاب حشر بھی اک قرص ہے کافور کی

قول فیصل۔ تباشیر کا قرص، نیز دیگر مرکب دواؤں کے لئے اس کا استعمال ہو جیسے قرص طین، قرص صداع وغیرہ۔

تپ فراق میں اس مہ جبیں کے دیکھا کو
بجائے قرص تباشیر آفتاب کا قرص (لکھنؤ شوق)

قرص (۲) آفتاب کا گردہ

قرص خورشید تہ ابر نظر آتا ہے
جیسے ڈوبی ہوئی ہو جس پانی میں کنول [illegible]

قول فیصل۔ تنہا قرص کہہ کے سورج کا گردہ نہیں مراد ہوگا۔ قرص خورشید، قرص آفتاب کی فارسی ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔

قرص (۳) چاندی کا ایک سکہ جو حیدرآباد میں چلتا ہے اور تقریباً ڈیڑھ آنے کا ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

قرص (۴) ایک قسم کی شیرینی جو اکثر ساچق میں آتی ہے گول گول شکر کی سبز و سرخ ٹکلیاں ہوتی ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ عوام کی زبانوں پر بضم اول وفتح دوم ہو (قُرَص) اور نقل جو ایک قسم کی مٹھائی ہوتی ہے اس کے ساتھ ملا کے نقل قرص (بفتح قاف وصاد) بولتے ہیں شادی کے سلسلے میں نقل و قرص یہ دونوں شیرینیاں کام میں لائی جاتی ہیں۔

قرصِ خورشید :- (باضافت) سورج کا ٹکیا، استعارہ۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ابھرا جرم قمر سے برج اسد
بڑھا بام فلک سے قرص خورشید (مراثی انیس)

قول فیصل۔ بعض وقت قرص آفتاب وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

قرصِ قمر :- چاند کی ٹکیا، استعارہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اگر میسر ہو رخ آب گہر کا
تو پھیکا رنگ ہو قرص قمر کا [illegible]

قول فیصل۔ اسی کو قرص ماہ بھی کہتے ہیں جوش نے تانیث کے ساتھ نظم کیا ہے جو خلاف تحقیق ہے۔

ماتھے پہ آسمان کے کیا ہو گئی کلاہ
رکھ دی شفق نے سرخ سنو کے میں قرص ماہ (جوش ملیح آبادی)

بعض وقت قرص مہ، قرص ماہتاب (مہتاب) بھی استعمال کرتے ہیں۔

قرصِ نان :- (باضافت) گردۂ نان، گول ہونے کے سبب روٹی کا قرص سے استعارہ۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

وہ تحفہ تھا اتنا سزاوار بیان
جب اک پرچۂ گوشت و دو قرص نان (صاحب الفضائل)

قول فیصل۔ اس جگہ اگر گردۂ نان ہوتا نسبتہً زیادہ فصیح ہے

قرض :- (بالفتح) مستعار، ادھار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں

ہونا یا مقروض ہونا بولتے ہیں۔

قرض رہنا :- قرض امانۃً ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

میرے گھر سے چلا مردم جب چور
کہا میں نے رہا مجھ پہ ترا قرض　　ناسخ

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر باقی رہنا بولتے ہیں۔

قرض کاڑھ مہمانی :- قرض لے کر مہمان داری کرنا خلافِ عقل (قرض بفتح اوّل معدوم عقلوں کی زبان پر ہے)　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قرض کاڑھ مہمانی کی لونڈوں مار ودائی کی :- ایک تو کہیں نہ کہیں سے قرض لے کے مہمانداری اس پر بنسی اور مصالحت میں ہوئی۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قرض کاڑھنا :- قرض لینا، سودی روپیہ لینا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں ہے۔

قرض کرلینا :- مقروض ہو جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مدام بھیج سخاں کی ہیں ناشنیں ہم پہ
بہار آتے ہو ہم کو تو قرض کر لینا　　داغ

قرض کھانا :- ادھار کھانا، بار اٹھانا، احسان رکھنا، جانی دشمن ہونا، موت چاہنا۔ اردو صرف متروک۔

نقدِ دل چھوٹتے ہنس خوباں
اس پہ گویا یہ قرض کھایا ہے　　میر

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر ادھار کھانا بولتے ہیں۔

قرض مام :- (قرض بفتحتین) قرضہ لینا عورتوں کی زبان (فصحٰی) قرض مام کرکے لڑکی کا بیاہ کر دیا۔ لطف یہ ہے کہ سنسکرت میں مام کے ایک معنی روپیہ پیسے کے بھی ہیں یا یہ قرض عام ہو دام وسے جس کو تم بھی لکھتے ہیں جو قرض مام کے (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ بعض مقامات پر قرضا مام بھی بولتی ہیں۔

قرض نکلوانا :- کسی چیز کو رہن رکھ کے سودی روپیہ لینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قرض و دام :- (بسکون دوم) (ادھار قرضا) عربی فارسی الفاظ اردو ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جو اکو جان دی میں نے زمیں کو سونپ
ادا کیا دمِ رخصت جو قرض و دام لیا　　بحر

قولِ فیصل۔ لینا اور کرنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں جیسے ہم کو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے جس طرح ہو قرض دام کرکے روانہ ہو گئے تم جانو (لالہ مرلی منشی)

قرضہ :- (بفتح اوّل وسوم) اردو، قرض۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ شرح۔ اس بیچارے پر بہت قرضہ ہو گیا ہو کچھ ہونا نہیں معلوم کیونکر ادا ہوگا۔

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس کو عربی لکھا ہے جو صحیح نہیں۔

قرضہ اتر جانا :- قرض اتر جانا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

قرضہ ادا کرنا :- قرض لیا ہوا روپیہ یا ہوئی رقم کو واپس کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرا قرضہ ادا حیدر کرے گا
مرے وعدے وفا حیدر کرے گا　　(دولہا آتش حیدر)

قرضہ چکانا :- قرض ادا کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

قرضۂ حسنہ :- وہ قرض جس کی ادائی ادھار لینے والے کی مرضی پر منحصر ہو۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قرض ہونا :- قرض کا بار ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قرطاس :- (بالکسر) کاغذ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اقرار نامہ ان کی محبت کا ہم انہیں
دکھلائیں کیا کہ ہم نے وہ قرطاس کھو دیا　　قمر شاہ

قولِ فیصل۔ بعض اہلِ لغات کے نزدیک یہ لفظ یونانی کا رتس کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

قرطاسِ غلط بردار :- ریگ مال کے مانند ایک قسم کا کھردرا کاغذ جس سے غلط لکھا ہوا لفظ اڑا دیا یا مٹا دیا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

حرف ربط کس طرح یاں ہو سکے صورت پذیر
صاف دل ہیں مثلِ قرطاسِ غلط بردار ہم　　ناطق

آدمی جب کہ حقیقت نہیں اصلاحیت تو پھر
دوست رکھتا ہوں میں قرطاسِ غلط بردار کو　　مصحفی

قرعِ انبیق :- (انبیق کا تلفظ انبیق) ایک خاص قسم کا آلہ جس کی مدد سے عرق کشید کیا جاتا ہے۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

تھی کہاں پہلے صنعتِ تقطیر
ڈول جنتر نہ تھا نہ قرعِ انبیق　　نظم طباطبائی

قولِ فیصل۔ عام طور سے اس کا تلفظ قرعِ انبیق (بفتحتین دیائے معروف) ہے جو عوام کی زبانوں پر قرم بیق ہے۔

اس لفظ کی تشریح یہ ہے قرع (بالفتح بھبکا کدو) انبیق یعنی ظرف۔

قرعہ :- بڑے کوڑی یا تانبے یا اور کسی دھات یا

تھی دانت کا پانسا جس کو فال کے رمال غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

نقرئی آئی کوئی شکل ہم نے بنے کی
ہر اوراق پہ قرعے سے فال کے کھینچے — نظر

قرعہ پٹ:۔ کبوتر کی آنکھ کا ایک عیب ہے کہ کبھی آنکھ سفید ہو جاتی ہے۔ اور کبھی اصلی حالت پر رہتی ہے۔ اردو، مذکر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اردو ہونے کے اعتبار سے اس کا املا قُرا ہونا چاہیے۔

قرعہ چوٹ:۔ تاشے پر ضرب لگانے کی آواز۔ اردو، مذکر۔ تاشا بجانے والوں کی اصطلاح۔

تحقیق:۔ تاشا بجانے والے کی صفت یہ ہے کہ اتنی جلدی جلدی ضرب لگائے کہ ایک قرعہ کا دوسرے سے امتیاز نہ ہو سکے اور مسلسل اور متواتر قرعوں کے نشیب و فراز، زیر و بم سے لے اور گت پیدا ہو۔ [illegible]

قرعہ انداز:۔ پانسا پھینکنے والا، رمال۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قرعہ اندازی:۔ قرعہ پھینکنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ رمالوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ قطع نظر اس کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے زائروں کو بھیجنے کے واسطے بھی ایک خاص طریقہ ہے قرعہ اندازی جو

قرعہ بازی:۔ بضم اول، پانسا پھینکنا، جس سے جوا کھیلنا۔ عربی، الفاظ، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

قرعہ بیں:۔ رمال۔ فارسی ترکیب، صفت۔ قلیل الاستعمال۔

اور بات کو تیری دیکھنے کو کسے ہیں قرعہ بیں

رنج پر یقین ہے اظہر شکل سپید کا — آتش

قرعہ پڑنا:۔ پانسا پھینکنا۔ اردو، صرف رمالوں کی اصطلاح۔

اکثر منجموں نے لکھا ہے یہ ہمدگر
جس سال نام شہ پہ پڑا قرعہ سفر — انیس

قرعہ پھینکنا:۔ پانسا پھینکنا تاکہ اس کی شکل سے فال نیک یا فال بد کے متعلق حکم لگایا جائے۔ اردو، صرف رمالوں کی اصطلاح۔

قرعہ اس واسطے جونہی پھینکا
ہوگئی ویسی شکل اک پیدا — گلشن عشق

قرعہ ڈالنا:۔ پانسا پھینکنا، فال نکالنا۔ اردو، صرف رمالوں کی اصطلاح۔

قرعہ رمال:۔ (باضافت) رمال کا پانسا۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ رمالوں کی اصطلاح۔

بیقراری جو مقدر میں لکھی تھی نہ گئی
بستروں مید نما قرعہ رمال ہوا — اسیر

قرعہ فال:۔ (باضافت) رمال کا پانسا۔ فارسی ترکیب، رمالوں کی اصطلاح۔

دسی صورت سے گزرے جب کئی سال
فلک نے اور پھینکا قرعہ فال — تسلیم لکھنوی

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند:۔ فال کا پانسا مجھ دیوانے کے نام پھینک دیا۔ اس سے کہنے والے کی مراد یہ ہوتی ہے کہ فلاں کام مجھ کو بے مرضی کے خدمت کرنا پڑا۔ فارسی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل جس کے ذمے کوئی کام آ پڑتا ہے وہ اس کی نسبت کہتا ہے۔

قرعہ نیک:۔ فال نیک۔ فارسی ترکیب، رمالوں کی اصطلاح

دل دورے طالع برگشتہ زہے خیال بخت
ہو قرعہ نیک بھی عیب ہے ہر فال ہو آج — رشک

قرط:۔ (بالضم) گھونٹ پینے کی آواز۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

پیر کی دم نے عجب جبر نے کہ آتے ہی پڑھا
بے کہے میں دو سو قرط لے گھونٹ پئے — انشا

قرق:۔ (بالضم) ضبطی، مال کی ڈگری کے سبب عدالت کے حکم سے مدیون کے مال پر سرکاری قبضہ۔ اردو، مذکر۔ عدالت کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا مؤنث کرنا اور بولنا کے ساتھ ہے۔ در اصل یہ لفظ ترکی کا ہے۔ ترکی زبان میں اس کا املا قورق (غیر ملفوظ) ہے اور معنی ہیں محفوظ۔ لیکن اردو والوں نے اس کے معنی بدل لیے اور دیسی لفظ — قاعدہ عربی سے قرق اور مقروقہ بھی بنا لیے ہیں عوام لکھنؤ کی زبانوں پر قرق (بضم اول و فتح دوم) بھی ہے۔

قرق:۔ (بفتحتین) بندش، روک، ممانعت۔ اردو، مذکر، ترکی۔

پانی کا قرق خوش ہے لب و تشنگاں پر
کھانے کا کیا ذکر کوئی ترسا شیر خوار پر — دبیر

قول فیصل۔ قرق ہونا خواص صرف ہے

دشمن آمادہ ہیں یہ قرق ہے کیوں پانی کا
کیا زمانے میں یہی رسم ہے مہمانی کا — مونس

قرق امین:۔ عدالت کے حکم سے قرق کرنے والا عہدہ دار۔ اردو، مذکر، رائج۔

قرق بٹھانا:۔ روک ٹوک کرنا، حکم نافذ کرنا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

چھپی بیچارہ پیسے جو کوئی لگائے گا
گو نگر نہ قرق کو دریا پر نام بٹھائے گا — جان صاحب

قول فیصل۔ — بیگمات جلد کے ساتھ

رشتہ، پاس کی قرابت۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قریب ہونا ۲۔ نزدیک ہونا، منزل دور نہ ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اے مومنو حسینؑ سے مقتل قریب ہے
شہر مدینہ دور ہے جنگل قریب ہے
(دبیر)

قول فیصل۔ اس کی مکمل صورت بھی رائج و فصیح ہے۔

حق کی تائید جس کا ہم، سنا دل علم سے کریں ہم
قریب ہو جائے یا ابھی نہیں یہ راہ بعید کا کج
(عزیز لکھنوی)

قریب ہونا ۳۔ دو چار قدم کے فاصلے پر ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جب در تک تم کے تکلف سے تجھے چھا لگ دو نہیں آتی ہو
یہ نہیں تو پھر در صومعہ جو قریب ہے تو وہی سہی
(شاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ سے کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ جیسے بعض لشکر گاہ یہ وہاں سے قریب تھی۔
(دربار اکبری)

قریب ہونا ۴۔ زمانہ نزدیک ہونا، وقت آنے کا انتظار ہونا، حق نزدیک ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ میر قریش ایلچی توران آنے والا تھا تجویز ہوئی کہ ۱۳۰۳ھ کا جلوس جشن قریب ہے۔
(دربار اکبری)

قریب ہونا ۵۔ متصل ہونا، بالکل پاس ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عطا ہوئی ہو اگر بصیرت تو یہ ہو حالت مقام حیرت
خدا سے اتنا بعید رہنا خودی سے اتنا قریب رہنا
(شاد عظیم آبادی)

قریش ۱۔ بضم اول و فتح دوم، عرب کے ایک مشہور قبیلے کا نام جو وجاہت، شرافت نفاست میں تمام قبیلوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ مکہ اسی کے قبضے میں تھا۔ اس قبیلے کے مورث اعلیٰ نضر بن کنانہ اور وہ اور بادی جناب سرور کائنات پیغمبر خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ عربی، رائج۔

قول فیصل۔ اصل میں یہ قرش کی تصغیر ہے اور قرش ایک مچھلی کا نام ہے جو سب مچھلیوں پر غالب رہتی ہے چونکہ قبیلہ قریش عرب کے تمام قبیلوں پر فوقیت رکھتا تھا اس سبب سے ملقب بہ قریش ہوا۔

قریشی ۱۔ قبیلہ قریش کا، قریش سے منسوب، عربی، صفت، رائج۔

قریشی آئے ہیں سب ہاشمی بھی حاضر ہیں
مسافروں کے مجاور بھی سب مسافر ہیں
(مرزا دبیر)

قریشیا ۲۔ بضم اول و کسر دوم (قبیل) کیر وسین کی گانٹھیں، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قریشیا ۳۔ ایک قسم کا رنگ ہے کالو گرد آلود جس سے عورتیں جرابیں وغیرہ بنتی ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ انگریزی میں کروشیا، تلفظ کرتے ہیں فرانسیسی میں کروچٹ لگ ہے۔

قریشی نسب ۱۔ قریش کی نسل کا، وہ شخص جس کا سلسلہ نسب قریش سے ملتا ہو۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

قریشی نسب از حسب خوش ادا
پیمبر کو کہتے ہیں باہم بڑا
(میر)
(مسدس فضائل)

قریں ۱۔ بفتح اول و یائے معروف، پاس،

نزدیک، ملا ہوا، عربی، صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر قریب بولتے ہیں۔ دوسروں نہیں لکھتا ہے یہ کہیں مگر قریں لکھتے ہیں۔ آرج

قریں ۲۔ ہم نشیں، مصاحب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا

قریں ۳۔ (فارسی) ترکیب میں شامل، مانند، نظیر، مشابہ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

قرین عقل ۱۔ وہ بات جس کو عقل قبول کرے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قرین قیاس ۱۔ وہ بات جو قیاس میں آ جائے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سچ جو لکھا ہے آپ کے ارشاد کس طرح
ان میں نہ کوئی بات قرین قیاس تھی
(رشید)

قرین مصلحت ۱۔ مناسب، وقت کے لحاظ سے۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال۔ اور اس امر میں اتنی کوشش ہے کہ اگر چہ ترکیب کے حسن یا کلام کی گرمی میں فرق آ جائے مگر اصول ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور یہ سلامت روی قرین مصلحت ہے۔ (آب حیات)

قرینہ ۱۔ بفتح و یائے معروف، ایک چیز کا دوسری چیز سے الحاق، دو چیزوں کے درمیان کا ظاہری مناسبت جو دو چیزوں میں ہو۔ قیاس، اندازہ، عربی، مذکر۔

محل مثال۔ قرینہ تھا کہ فلاں تاریخ یہ دن ہو دو پہر کو یا سہ پہر کے اس وقت آئے فلاں تاریخ اس دن چلے گئے۔ ابوالاسد گیلانی
(داستان سرور الملک)

اس قرینے سے ہوا ظاہر وہ راحت
(قریب عشق)

کٹ گئے جب سلطنت الروم سیلوٗ (الیصا الفاحی) اچھا لکھ ٹکڑا
اور سے شہر انکے قسطنطنیہ (بضمِ نون یائے اوّل) بھی کہا جو
بعد دیکھی جو سب نے یہ علامت
بھلی قسطنطنیہ میں قیامت (سراج المضامین) منیر
خطہ قسطنطنیہ یعنی قیصر کا دیار
جہاں اقتصی سلطنت کا خاندان اظہار ڈاکٹر اقبال
نیز شکوہ آبادی اور ڈاکٹر اقبال، دونوں
بڑے ذی علم شاعر تھے ہوسکتا ہے کہ دونوں نے
کسی فارسی شاعر کی تقلید میں مذکورہ بالا صورت سے
نظم کیا ہو۔ بہر صورت اب عام طور سے قسطنطنیہ
(بالضم اول و سوم و پنجم) زبانوں پر ہے

قسط وار: ۔ قسط بہ قسط، قسط کے مطابق،
وقفہ وقفہ سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے، فارسی
ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
محل صحیح۔ تم عدالت سے قسطوار ادائی کرکنا
اگر مان لے گی تو تمہارے لیے آسانی ہو جائے
گی۔

قِس عَلیٰ ہٰذا: ۔ اسی پر اور چیزوں کو قیاس کر۔
عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صحیح۔ آپ شعرا کو دیکھئے شاعر ہو بیان آتش
زبان خواجہ حیدر علی آتش، مرجع سخنوران نودیک
عہد شیخ ناسخ مغفور اپنے فن یکتائے
روزگار ہو گئے ہیں۔ مرثیہ گوئی تو اہل لکھنؤ کا
حصہ ہے .... وقس علی ہٰذا۔ (فسانہ آزاد)

قِسم: ۔ (بالکسر) جنس، قماش، قبیل، نوع
طرح۔ عربی، مونث، رائج۔
حور سے حسین زیادہ ہیں جن کی
ان سے خالی نہیں جگہ ان کی ناسخ
قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ٹکڑا، حصہ
قسمیں چیز کو جزو کے بھی ہیں۔

قِسم: ۔ (ضمہ) ڈھنگ، طور طریقہ، عربی، مونث
فصیح، رائج۔
یوں تو وحشی ہیں ہزاروں اے منیر
پر تری سب سے نرالی قسم ہے منیر

قَسَم: ۔ (بفتحتین) سوگند، کسی کام کرنے یا نہ
کرنے کا عہد۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔
قسم خدا کی بڑا کام کر گئے بابا
جلا کے دین محمد کو گھر گئے بابا میر عشق
قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قسمیں بہ اعتبار
محل قسموں کا رائج ہے۔
بولی کیا تھا جو کھلکھلاتی تھیں
قسمیں تم کیا سر کی کھاتی تھیں حاکم
صاحب فرہنگ آصفیہ نے مذکر لکھا ہے اہل لکھنؤ
مونث ہی بولتے ہیں۔

قسم پکّا: ۔ انکار، اردو، مونث، عورتوں اور
عوام کی زبان
محل صحیح۔ قسم پکا ان کو جلسے میں جانے کی قسم ہے۔
قول فیصل۔ چونکہ قسم کھانے یا دینے کے بعد انسان
وہ کام کرتا یا نہیں کرتا ہے جس کے کرنے نہ کرنے کی
قسم دی جاتی ہے یا خود کی تھی ہو اسی مناسبت سے
انکار پر جمے رہنے کے معنوں میں بولنے لگے۔

قسم اتارنا: ۔ دی ہوئی یا کھائی ہوئی قسم کو
پورا کرنا۔ قسم کھا کے جو وعدہ کیا ہو اس کو پورا کرنا
اردو، مصدر، فصیح، رائج
محل صحیح۔ چونکہ آپ نے قسم دی تھی اس لیے اگرچہ
میں بہت بیمار ہوں۔ مگر قسم اتارنے چلی آئی
اب اجازت دیجئے
قول فیصل۔ جہاں فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل
معنی اور لکھے ہیں۔ وہ عہد جو کسی کام کے کرنے نہ
کرنے کو کیا ہو اس کو توڑنا۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں
نہیں بولتے۔

قسم اترنا: ۔ قسم کی میعاد پوری ہونا۔ اردو مصدر
قلیل الاستعمال۔
رکنے کو تین روز بہت ہیں شعور سے
مل جائیے گلے سے قسم اب اتر گئی شعور
قول فیصل۔ زیادہ تر کھائی ہوئی یا دی ہوئی
قسم کو پورا کرنے کے معنی میں رائج ہے۔

قسم اقسام: ۔ قسم کھانا، حلف۔
اردو۔ عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ میر نے قسم اقسام کرنا لکھا ہے
جو اب متروک ہے۔
ہم رہین بادہ جانہ حرام کر چکے
مستی کی دیر میں قسم اقسام کر چکے میر
لکھنؤ کی عورتیں یوں بولتی ہیں۔ مثلاً میں قسم
قسم اقسام میں تو آؤں گی نہیں۔ جو میرا دل چاہے
گا وہ میں کروں گی۔

قسما قسمی: ۔ (بسکون دوم و ششم) باہمی
عہد و پیمان، اردو، مونث، عورتوں کی زبان
محل صحیح۔ محمد عسکری اور بیگم صاحب میں قسما قسمی
ہو گئی جس طرح جائیں گے۔ اسی طرح واپس آئیں
گے۔ (امیر کہسار)

قسم اوّل: ۔ (باضافت) اول درجے کا،
اعلیٰ قسم کا، اول نمبر کا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قسم آنا: ۔ قسم کا ٹوٹ جانا۔ اردو مصدر، متروک
رکھو آتے ہو گیا ہاتھ بھلا مصحف رخ پر
بوسے کا جو منکر ہوں تو لو قسم آئے امیر

قسم پر قرآن اٹھانا:- قرآن اٹھا کے قسم کھانا، اردو، مصدر، متروک۔

قرآن جلا کیوں کر اٹھاؤ گے قسم پر
ہم کو تو حائل بھی دکھائے کر باز — جرأت

قول فیصل - اب اس محل پر قرآن اٹھا کے قسم کھانا [illegible]۔

قسمت (بکسر اول و فتح سوم) حصہ، نصیب، مقدر، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کہہ شب وصل ہے کم ہے شب فرقت میری
میرے پہلو سے لگی ہوتی ہے قسمت میری — جلیل

قول فیصل - مولف نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں ہیں۔ "بخشش، تقسیم کیا ہوا، بٹا ہوا"

قسمت (بفتح) تقسیم کا حساب۔ عربی، اصطلاح ریاضی، متروک۔

عالم کو ایک باب میں سا ہیں
پر فرد فن حساب گیا ہیں — (داستان امیر حمزہ)

قسمت (بفتح) صوبہ، احاطہ، پرگنہ، ضلع [illegible] (قسمت) پنجاب میں دس قسمتیں ہیں۔" (نور اللغات)

قول فیصل - اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

قسمت اُلٹنا:- پہلی قسمت کا برا ہو جانا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بدلی ان کی عادت کیسی
الٹی اپنی قسمت کیسی — صبا

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت "قسمت الٹ جانا" نسبتاً زیادہ ہے

برگشتہ یار ہو گیا مجبور ساعت باز سے
قسمت کبھی کی جائے تو یوں ہم نے الٹ — [illegible]

بعض معنی میں "قسمت الٹی ہونا" بھی زبانوں پر ہے جیسے "انسان کسی چیز پر بھروسا نہ کرے قسمت الٹی ہوتے دیر نہیں لگتی"۔

قسمت آزمانا:- تقدیر آزمانا، جیب کا امتحان لینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خدا میں لکھتے ہیں شوق دیدہ دزدیدہ
آج ہم قسمت آزماتے رہیں — وزیر

قسمت آزمائی:- تقدیر آزمائی، امتحان تقدیر، نصیب کی آزمائش، عربی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

سائنز ہے ہم پا خورشید یورپ کی ترقی کا
اللہ رے حوصلہ! مقدر قسمت آزما — عزیز لکھنوی

قسمت بازی:- تقدیر آزمائی، قسمت آزمائی، امتحان، طالع، امتحان تقدیر، اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - زبانوں پر زیادہ تر "تقدیر بازی" ہے

قسمت بد:- (باضافت) بدنصیبی، بری تقدیر، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قسمت بد سے وہ پیدا کرے خاصیت چند
گر ہما سایہ فگن ہو کبھی میرے سر پر — رند

قسمت بدلنا (بفتح) تقدیر برگشتہ ہونا۔ (نور اللغات)

قسمت بدلنا (بفتح) قسمت یاوری کرنا، اچھے دن آنا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں معلوم بدلتی ہے قسمت کس کی
آج ہم نے انھیں پوشاک بدلتے دیکھا — جلیل

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت "قسمت بدل جانا" بھی زبانوں پر ہے۔

نکل جائے یہ حسرت وہ نہیں یار کو
بدل جائے یہ قسمت وہ نہیں ہے — [illegible]

قسمت بری ہونا:- بد قسمت ہونا، نصیب کا خراب ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قسمت بری سہی پہ طبیعت بری نہیں
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے — غالب

قول فیصل - انھیں معنی میں "قسمت کا برا ہونا" بھی بولتے ہیں۔

برائی پہ ہے ہماری قسمت سفر میں بھی ہے سفر کی زحمت
کبھی جو اٹھا غبار غربت تو شعلہ اٹھا وطن کا — نجم

قسمت بگڑنا:- تقدیر بگڑنا، قسمت الٹنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ملا بادشہ قدردان ہنر دو
بگڑ کر بنی ہے یہ قسمت کی [illegible] — داغ

قسمت بننا:- تقدیر بننا، نصیب جاگنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بیری صورت بنی تو خاک بنی
قسمت اسے صورت آپ ہی بنی — داغ

قسمت پر بیٹھا رہنا:- تقدیر کے سہارے بیٹھا رہنا، اس خیال سے کچھ نہ کرنا کہ جو تقدیر کا لکھا ہے وہی ہو گا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال - یہاں تدبیر بھی بڑی چیز ہے ہر شخص اگر قسمت پر بیٹھا رہے تو دنیا کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔

قسمت پر جھاڑو پھرے:- (کوسنا) قسمت سے نا خوش ہو کر کہتی ہیں، اردو، مصدر، (عورتوں کی زبان)

مر جائے نظروں سے یہ گھر گرے
مری ایسی قسمت پہ جھاڑو پھرے — شوق قدوائی

قسمت پر چلنا:- تن بہ تقدیر ہو کے رہ جانا

برائی بولتے ہیں۔

قسمت کی برائی :- طالع کی نارسائی، نصیبے کی خرابی، مقدر کی گردش۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال: قسمت کی برائی سے بانِ زار سے بتقراری سے آہ گئی یا کل نکل گئی، ہماری نحوست کے اثر سے فلک کی گردش بدل گئی! (انشاء، سرود اردو مقفیٰ)

قول فیصل: سیلی معنی میں قسمت کی برائی نہ جانا اور کا فائدہ ہے۔

ع دکھ دو میرے قسمت کی برائی نہ گئی ۔۔ اعلم

قسمت کی بٹیا پکائی کھیر ہو گئی دلیا :- جب قسمت بری ہوتی ہے تو بنا کام بگڑ جاتا ہے۔ اردو ضرب المثل۔ (قوال ہدو شال)

قول فیصل: اب عام ہے۔ بالکل ہم معنی ہے۔

قسمت کے بگڑے :- وہ منت جو نوشتہ تقدیر ہو۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع میری قسمت کے جو نکتے ہیں وہ اٹھائیگا ۔۔ علم

قسمت کی خرابی :- نصیب کی برائی، طالع کی نحوست، تقدیر کا بگاڑ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کسی کا کیا مری قسمت کی یہ خرابی ہو ۔۔ تعجب

قسمت کی خوبی :- (طنزاً) مقدر کی خرابی، تقدیر کا بگاڑ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ مظلوم زخمِ جگر حیران تھا جس کا "یا ربّا"
قسمت کی یہ خوبی دیکھا کی تم بھی ۔۔ ملازم کل کی ۔۔ فرح

قسمت کے صدقے :- (طنزاً) کیا قسمت ملی ہے میں قسمت اچھی نہیں ملی ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

واہ قسام ازل صدقے ہم اس قسمت کے
جام عشرت ملے اور جام تمنا ہم کو ۔۔ فوق

قسمت کی گردش :- تقدیر کا چکر، قسمت کا پھیر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گردش مری قسمت کی چھڑاتی ہے وہ کوچہ
اے گردش پا تو بھی چھڑاتی نہیں مجھ کو ۔۔ امیر

قول فیصل: قسمت کی گردش پھیر، خاص مرادف ہے۔ جیسے: قسمت کی گردش دیکھو کہ یہی لوگ دیا سلائیوں کے بکس کا فقدان میں لپیٹ کر رکھ گئے۔ (دربار اکبری)

قسمت کی گرہ کھلنا :- مصیبت دور ہونا، مشکل آسان ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نہ کھلی ناخنِ تدبیر سے قسمت کی گرہ
ہم کو عقدہ بھی ملا ہے تو مشکل جگر ۔۔ مائخ

قول فیصل: قسمت کی گرہ کی جگہ مرتب نور اللغات نے "قسمت کی گتھی" بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قسمت کی گرہ کھلنا :- قسمت اچھی ہونا۔ اردو صرف۔

مال ملک جاؤں تو قسمت کی گرہ کھلے گر
حل کرے وہ میری مشکل ان کو اس کیا غرض ۔۔ (نور اللغات)

قول فیصل: یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ (رنگ اثر)

قسمت کی ماری :- بدنصیب عورت۔

قول فیصل: بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قسمت کے ہاتھ بات ہے :- وہی ہوتا ہے جو نوشتہ تقدیر ہے، اگر تقدیر میں ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال: ہم نے ڈاڑی میں کپیپ ٹکٹ خریدے ہیں قسمت کی بات ہے ممکن ہے نکل آئے۔

قسمت لڑانا :- قسمت آزمائی کرنا، مقدر آزمانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ملا ہے مرے ہمراہ البتہ شوق الٰہی شکر
قسمت لڑا رہا تھا اسی تیر کے لئے ۔۔ شرف

قسمت لڑنا :- نصیب یاور ہونا، حسب مراد کام ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جا ہے بوسہ تاتل لپٹ کر
لڑا دی جان تب قسمت لڑی ہے ۔۔ امیر

قول فیصل: سیلی معنی میں بھی برتتے ہیں۔

قسمت نہ لڑی جگر کسی باغ میں اپنی
دو پھول نہ رکھے کبھی دستار کے اوپر ۔۔ جگر

ذرا سا تصرف بھی ہوا ہے۔

قسمت اس بت سے جا لڑا دی اپنی
دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے ۔۔ ذوق

قسمت میں اکڑنا :- مقدر میں بننا، نصیب میں لکھا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

کہاں انگور شیرازی کہاں یہ مو کش ہندی
ہما رہتے ہیں جب وہ دانے جو قسمت میں اکڑتے ہیں ۔۔ امیر

قسمت میں بدا ہونا :- قسمت میں لکھا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو جدا ہو ہماری قسمت میں
ہم بچا لائیں گے، وہ سامان قضا ۔۔ جگر

قسمت میں پیچ ہونا :- قسمت میں الجھنیں ہونا، قسمت میں برائی ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

جفنا تھا دل کو گیسو سے بچا کر وہیں پھنس گیا
قسمت میں جو ہو پیچ تو کیونکر نہ بل پڑے ۔۔ وزیر

قسمت میں لکھا ہونا :- مقدر میں تحریر ہونا، نوشتہ تقدیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ماں باپ نے میرے سچ کہا تھا
قسمت میں یہ غم لکھا ہوا تھا ۔۔ (آخر دشاد اوم)

قول فیصل: جو نے قسمت میں لکھی ہوتی ہو ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی نام لیتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں ہے "قسمت میں یہ غم لکھا ہوا تھا" — ذیل کی مثال میں [illegible]

انتقام لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں پر تو تشبیہ تھا مگر دل میں یہ کہتے تھے
کہ ہم لیں گے قصاص اس کا اگر مہلت کبھی پائی مدہوش (نظم)

قصاص ہونا:۔ بدلہ لیا جانا، سزا دی جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کٹوائے ہاتھ پاؤں نگہ اس پہ ڈال کر
اک سیم تن سے ہو ان چار کا قصاص (ہوا)

قصائد:۔ (بر وزن فواعل) قصیدے، قصیدہ کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ہر جشن میں ایک قصیدہ کہتے تھے ......
... اگر جمع ہوتے تو خاقانی ہند کے قصائد خاقانی (فرق) سے دو چند ہوتے۔ (آب حیات)

قصب:۔ کپڑے کی ایک قسم جو کتان اور ریشم سے مل کر بنتا تھا۔ عربی، مذکر، متروک۔

زیب تن جو کچھ میاں چاہیں سو کرلیں اہل جاہ
پھر کہاں ہوگا یہ ملبوس قصب زیر زمیں
غافل (شاگرد مصحفی)

قصبات:۔ (بفتحتین) قصبے، قصبہ کی جمع۔ عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ اردو میں بسکون دوم مستعمل ہے۔

کیسی رسوائی ہوئی عشق میں کیا نقل کریں
شہر و قصبات میں مذکور ہے گھر گھر اپنا (میر)

قصبے کے رہنے والے کو قصباتی کہتے ہیں۔

قصب السبق:۔ سپاہیوں کا ایک کھیل۔ ایک نیزہ میدان میں فاصلے پر گاڑ کر سوار گھوڑا دوڑا آتے جو سوار آگے نکل کر وہ نیزہ سب سے پہلے اٹھا لیتا ہے وہ جیت جاتا ہے۔ عربی۔ (ذرہ اللغات)

قول فیصل۔ قصب عربی میں نرکل کو کہتے ہیں اور نرکل ہی کا نیزہ تھے۔ فقط نیزہ سے ذہن بر بھی

کی طرف جاتا ہے اس لیے مؤلف کو چاہیئے تھا کہ علم کا نیزہ لکھتے پر حسال الدب علم طور سے رائج نہیں۔

قصبہ:۔ (بالفتح) وہ آبادی جو شہر سے چھوٹی اور گاؤں سے بڑی ہو، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کوشش دسی وسال رحلت سے
جاتے ہیں کچھ شریف قصبے کے (ذوق الفت)

قول فیصل۔ یہ عربی میں بفتحتین (قَصَبَہ) ہے چونکہ عام طور سے بسکون دوم (قَصْبَہ) زبانوں پر ہے اس وجہ سے اردو لکھنا پڑا ورنہ فارسی کے ساتھ اس کا استعمال اصولاً جائز نہیں ہے لیکن اردو والے برابر استعمال کرتے ہیں جیسے۔ رام گل، خورشید جان مہتاب جان ..... یہ سب قصبہ عدیا باد کی تھیں اور فن موسیقی کی ماہر تھیں ...... (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو بالفتح (بسکون ثانی) لکھا ہے لیکن مؤلف تحقیق اللغات کے نزدیک بالکل غلط ہے۔

قصد:۔ (بالفتح) عزم ارادہ منشا نیت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرہاد یہ پیغام نہیں کوہ کنی کا
یہ شیریں نے کیا قصد تیری سرکشی کا (امیر لکھنوی)

قصداً:۔ (بالفتح، تلفظ قصدن) دانستہ عمداً جان بوجھ کے (عربی)۔ فصیح، رائج۔

تا رستہ دل پہ اس ظالم نے یوں قصداً قدم رکھا
کہ جیسے ذبح کرتے ہیں کبوتر پاؤں کے نیچے (حسرت لکھنوی)

قصد رکھنا:۔ ارادہ رکھنا۔ نیت کے لیے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قصد رکھتا ہے یہ اس صیاد کا تیر نگاہ
جسم کیا ہے مرغ جاں کو بھی نشانہ کیجیے (آتش)

محل صرف۔ اس وقت آپ کہاں جانے کا قصد کرتے ہیں۔

قصد کرنا:۔ عزم کرنا، ارادہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ بھی قصد نہ ہوا تھا لب دریا پہنچے
ایک دریا قصد کیا تھا کہ ادھر آپ پہنچے (تنبیہ)

قصد مصمم ہونا:۔ ارادہ پختہ ہونا، عزم محکم ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ظاہر ایسا بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم جیتے رہے تو شعر و شاعری میں ہمارا آج کلکتے ضرور جائیں گے۔ بغرض زیست ہمارا بھی قصد مصمم ہے۔ (دانشگاہ سرور)

قصد ہونا:۔ عزم ہونا، ارادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل نے تری گلی سے دا اٹھنے دیا مجھے
سو بار قصد در پہ جسم ہو کے رہ گیا (دلدار)

قول فیصل۔ ذیل کے شعر میں علامت مفعول "کو" کے ساتھ بھی استعمال کیا گیا ہے۔

عجب طرح کا یہ آیا ہے وقت تنگی کا
کہ زن کو قصد ہے شوہر سے خانہ جنگی کا (امیر)

موجودہ دور میں "کو" کی جگہ "کا" بولتے ہیں جیسے۔ "عورت کا قصد ہے کہ اپنے شوہر سے خانہ جنگی کرے۔"

قصر:۔ (بالفتح) سنگین و پختہ بڑا مکان، عالی شان محل۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تعدشا ہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گزر
ایک دن تو جہاں بام پہ تھی جلوہ فگن (تجلی)

قول فیصل۔ استعارے کے طور پر قصر تن (جسم) کا مکان یعنی جسم اور قصر دل (دل) محل یعنی دل بھی کہتے ہیں۔

قصہ اُٹھ کھڑا ہونا:- فساد برپا ہونا۔ اردو عرف، عوام کی زبان۔

گر آپ روب جو سے باتوں میں لگ کر چلے ہوں
سو بر کرو جھگڑے تیغے قصے اٹھ کھڑے ہوں — انشا

محل استعمال:- وہ بڑے فسادی ہیں تم ان کے یہاں دعوت میں نہ جانا کہیں ایسا نہ ہو کوئی نیا قصہ اٹھ کھڑا ہو۔

قصہ اُٹھنا:- فساد اٹھ کھڑا ہونا، جھگڑا پیدا ہونا۔ اردو عرف، عوام کی زبان۔

ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل
دکھائے قصہ یہ لطف انفصال کے کیسا — ذوق

قصہ انفصال کرنا:- جھگڑا چکانا۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

ہیں ان سے عاشق و معشوق دونوں فریادی
کسی کا قصہ جو رو انفصال کرتے ہیں — کیفی

قصہ انفصال ہونا:- جھگڑا چکنا، تصفیہ فیصل ہونا۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

ستم کا ہجر میں وصال ہوا
لے لو! قصہ ہی انفصال ہوا — میر تقی میر

قصہ آخر ہونا:- جھگڑا تمام ہونا، تصفیہ فیصل ہونا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

قیامت کو بھی کیا انصاف اپنا ختم کر ہو
ابھی قصہ نہ ہو آخر کہ آخر روز محشر ہو — نعتی

قصہ باقی ہونا:- داستان ناتمام رہنا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

روتے اداب یہ ماتم ہے
قصہ باقی ہے ابھی شب کم ہے — شوق لکھنوی

قصہ برپا ہونا:- ہنگامہ ہونا، جھگڑا پیدا ہونا۔ اردو عرف، متحرک۔

رسائی غیر نے پائی کوئی قصہ نہ برپا ہو
مری نیند اڑ گئی شوق ان کو ہے جب کہانی کا — ناسخ

قصہ بڑھانا:- کہانی کو طول دینا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

کہ ماجرائے دل تو نہ اتنا دراز تھا
زلفوں کا ذکر چھیڑ کے قصہ بڑھا دیا — عاشق دہلوی

قصہ بڑھانا:- (کنایۃً) بات کا جھگڑا کرنا، بات بڑھانا، جھگڑے کو طول دینا۔ اردو عرف، عام اور عورتوں کی زبان۔

یہ زباں والوں کی درازی نے بڑھایا قصہ
کہ زباں زد ہوئے ارباب وفا میں ہم تم — رشک

قصہ بڑھنا:- قصے کا لمبا چوڑا ہونا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

باتوں ہی باتوں میں بڑھ جائے گا قصہ عشق کا
یہ سخن ہو کر مکرر داستاں ہو جائے گا — ذوق

قصہ بڑھنا:- بات بات میں تکرار ہونا، جھگڑے کو طول ہونا۔ اردو عرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کس روز کوئے یار میں قصے بڑھے نہیں
تیغیں کھنچیں نہیں کہ تیغے چڑھے نہیں — اسیر

قول فیصل:- یہ [illegible] کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

بحث جمال آپ نہ یوسف سے کیجئے
بازار میں ہے سفت میں قصہ بڑھے نہیں — صبا

کسی اسم کے ساتھ بھی زبان پر ہے۔

کب بحث رزق کے واسطے قصے بڑھے نہیں
تھانے گئے نہیں کہ عدالت چڑھے نہیں — کیفی

قصہ بکھیڑا:- فتنہ و فساد۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایسے محل پر عوام جھگڑا بکھیڑا کہتے ہیں۔

قصہ پاک کرنا:- جھگڑا طے کرنا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

قصہ پاک کرنا:- قرضہ بیباق کرنا۔ (منتخب) [illegible] کر قصہ پاک کرد۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- قرضے کے لیے کوئی خصوصیت نہیں۔

قصہ پاک کرنا:- (کنایۃً) جان سے مار ڈالنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

لگا کر تیغ قصہ پاک کیجے دادخواہوں کا
کسی کا فیصلہ گر منصفی سے ہو نہیں سکتا — فائق

قصہ پاک ہونا:- قرضہ بیباق ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- قرضے کے لیے کوئی خصوصیت نہیں۔

قصہ پاک ہونا:- ہلاک ہونا، مرجانا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

اک ہاتھ اور چھوڑ کہ قصہ ہی پاک ہو
تجھ کو گمان زیست گر اس نیم جاں پہ ہے — مصحفی

قصہ پاک ہونا:- جھگڑا باقی نہ رہنا۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

اہل دنیا سے کہو کس سے کریں گے اب نزاع
موت آ پہنچی ہماری سارا قصہ پاک ہے — دبیر

قصہ پردازی:- قصہ کہنا، کسی قصے کو حسن کے ساتھ بیان کرنا۔ فارسی ترکیب، عرف، قلیل الاستعمال۔

سن کے کرتا ہے قصہ پردازی
دل سے جوڑی ہے بات یا ناری — دہشت لکھنوی

قصہ پڑنا:- باہم نزاع واقع ہونا، آپس میں تکرار ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

یا الٰہی کہیں واعظ کا ہو رند کا سودا
قصے آپس میں پڑے ہیں یہ خدا کب تک — صبا

قصہ پورا ہونا:- قصہ تمام ہونا، داستان ختم

ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دہوا پر نہ ہوا شوق کا دفتر پورا
اک ہی دن میں ہوا قصہ محشر پورا — قلق

قِصّہ تمام کرنا :۔ داستان ختم کرنا، کہانی کہہ چکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ منشی ترہیب میں یہ صفت تھی جب قصے کو جہاں سے چاہتے تھے طول دے دیتے تھے اور جہاں سے چاہتے تمام کر دیتے تھے۔

قصہ تمام کرنا :۔ جھگڑا چکانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عشق کا دفتر تمام کرتے رہیں
دل کا قصہ تمام کرتے ہیں — صبا لکھنوی

قصہ تمام کرنا :۔ عذاب دور کرنا۔ (نور اللغات) قول فیصل۔ کوئی نہیں برتتا۔

قصہ تمام کرنا :۔ جان سے مارنا، ہلاک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوں رہ رہ کے نہیں مجھے کر کے مرا قصہ تمام
اب جھگڑتے نہیں کیوں مجھ سے جھگڑنے والے — جلال

قصہ تمام ہونا :۔ (سب جدا جدا) جھگڑا چکنا، جھگڑا ختم ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ کسی طرح ہو کہ پھر تنخواہ کا اہتمام ہو کہ شکایت بخت کی کہانی کا قصہ تمام ہو۔ (انشائے [illegible])

قصہ تمام ہونا :۔ کام تمام ہونا، جان جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کیا تو زباں کرے جو کبھی ہم کلام ہو
اک دم میں لگا دو کہ قصہ تمام ہو — مرزا دبیر

قصہ تمام ہونا :۔ فیصلہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم چشم [illegible] سامنے کہتے ہیں ابر کے
تم ہنس پڑو تو عشق کا قصہ تمام ہو — آتش

اک ایک سے بگاڑ نہ ہو بات بات پر
قصہ بس اب ہے جو ہو یہ دین و آن تمام — رند

قصہ تہ کرنا :۔ کسی جھگڑے والی بات کو ختم کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع تہ کر اس قصے کو اب ذکر وفا جانے دے — ناظم

قصہ جوڑنا :۔ داستان گھڑنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہوا پیدا نہ درد دل سے کرہ تانت کا جوڑا
کہ مالی پر لیلیٰ نے ایک قصہ مرے احسان کا جوڑا — انشا

قصہ جوڑنا :۔ دل سے گڑھی ہوئی بات کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

نہ بھی خون سر فرہاد کی ذکری تھی یاں جن پر
عبث لوگوں نے قصہ سر فی شیریں کا جوڑا — انشا

قصہ چھیڑنا، قصہ راندھنا :۔ (معتزا) رونا، رام کہانی کہنا۔ (فرہنگ) ہر ایک آگے کے سامنے قصہ چھیڑا جاتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔

قصہ چکانا :۔ فیصلہ کرنا، جھگڑا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قاضی ہزار طرح کے جھگڑے میں آ پھنسا
لیکن یہ حسن و عشق کا قصہ چکا چکا — میر سوز

موت نے قصہ چکایا نزع کا ہنگام تھا
ان کو بھی جانے کی جلدی تھی انھیں بھی کام تھا — رند لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی بعینہ صحیح رائج تھی۔ مگر اب بہت کم ہے۔

روتی ہے چشم اب نہیں یہ تیر سا درد خواہ
کہتے ہیں تیغ ابرو نے قصے چکا دیے — درد

قصہ چکنا :۔ (لازم) جھگڑا ختم ہونا، فیصلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا رکھتی ہے تیغ نگہ دیکھی اک نگاہ
قصہ تمام عمر کا اے رہ جفا چکے — ذوق

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قصہ چک جانا) بھی رائج ہے۔

منصف ہوں شیخ و گبر بلا میں
قصہ چک جائے فیصلہ ہو — صبا

قصہ چھیڑنا :۔ کسی بات کا تذکرہ شروع کرنا، جھگڑے کی بات نکالنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نہ چھیڑ قصۂ مہر سیان یار آتش
کسی نے دیکھی ہے معشوق کی کمر بند [illegible] — آتش

قول فیصل۔ اس کا لازم (قصہ چھڑنا) بھی مستعمل ہے۔

قصہ خواں :۔ داستان گو، افسانہ خواں۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

شب فراق میں آئی نہ ہم کو نیند امیر
ذلیل ہو کے ہوا اب قصہ خواں خاموش — امیر

کھلی ہیں جب تک آنکھیں زباں بند نہیں
جب آئی نیند نہیں پھر قصہ خواں خاموش — تجمر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع اپنے محل پر قصہ خوانوں بھی رائج و فصیح و رائج۔ جیسے نچلے والے لوگ ان قصہ خوانوں کی باتوں پر دل لگا کر اور خیال نہیں کرتے۔ (دربار اکبری)

قصہ خوانی :۔ داستان گوئی۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو فرصت اور سب کاموں سے پائی
وہ ساعت قصہ خوانی کی ہو آئی — (الف لیلیٰ)

قصہ دراز ہونا :۔ بیان میں طول ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس قدر فرصت کہاں صیاد سے کیا کیا کہوں
رات تھوڑی ہے قفس کی قصہ گلشن دراز — امیر

قِصّہ گیا: ۔ جھگڑا ختم ہوا، بکھیڑا گیا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میرے مرنے کی خبر سن کے کہا خوب ہوا
روز کا قصہ گیا، روز کی تکرار گئی — داغ

قِصّہ لے بیٹھنا: ۔ بے موقع قصہ شروع کرنے کے محل پر۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

غیر کا قصہ شب وصل اب کیوں لے بیٹھے
باتوں باتوں میں یونہی وقت گذر جائے گا — داغ

قِصّہ مختصر: ۔ مختصر یہ کہ، قصہ کوتاہ، الغرض جیسے الفاظ۔ فصیح، رائج۔

حجاب میں صبح کے مانند رات بھر فانوس
تمام عمر کی قصہ مختصر خاموش — آتش

قِصّہ مختصر کرنا: ۔ کہانی کو ختم کے قریب لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سودا جدا کے [illegible] قصہ مختصر
اپنی تو نیند اڑ گئی تیرے فسانے سے — سودا

قِصّہ مختصر کرنا: ۔ ختم کر دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کچھ حال اپنی زلف کے دیوانے کا نہ پوچھ
بس مختصر ہی کیجیے قصہ دراز ہے — سودا

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم اختصار کرنا بھی ہے۔

اس طول امل سے فائدہ کیا
کر کوچ قصہ مختصر کر — انیس

قِصّہ مختصر کرنا: ۔ قتل کرنا، مار ڈالنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہاں شاید پڑ گیا تیغ عتاب و قہر میں
عاشق گیسو کا قصہ مختصر کرتے نہیں — رشک

قِصّہ مختصر ہونا: ۔ جھگڑا طے ہونا، قصہ ختم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے سوز عشق پنہاں اب قصہ مختصر ہے
اکسیر ہو چلا ہوں اک آنچ کی کسر ہے — عزیز لکھنوی

ع عشق کا گھر کا قصہ ہو، مختصر کہاں — آتش

قِصّہ مختصر ہونا: ۔ مر جانا، خاتمہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شمع اسیر شب ہوں سن سرگذشت میری
پھر صبح ہونے تک تو قصہ ہی مختصر ہے — میر

قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت (قصہ مختصر ہو جانا) بھی رائج و فصیح ہے۔

تلخ ہوتے ہیں اگر حالات اس سے آج بھی
زہر پی کر دیکھیے ہو جائے قصہ مختصر — عزیز لکھنوی

قِصّہ مول لینا: ۔ کوئی جھگڑا اپنے ذمے لینا، بکھیڑے میں پڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نقد دل دے کے اڑاتے ہیں ہم آنکھ
قصہ یوں مول لیا کرتے ہیں — قدر

قول فیصل۔ اس جگہ قصہ اپنے سر مول لینا بھی کہا گیا ہے۔ وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

غرض نہیں جو سنو ان سے غیر کا شکوہ
یہ قصہ مول نہ اے داغ اپنے سر لینا — داغ

قِصّہ باندھنا: ۔ جھگڑا کھڑا کرنا، فتنہ برپا کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

بڑھنی اُجلی نے اک آن کے قصہ باندھا
اُس سے بندی نے دو دھائی جو دھلائی شپّہ — رنگین

قول فیصل۔ ایسی طویل داستان چھیڑ دینے کے معنی میں بھی بولتے تھے جس کو سنتے سنتے آدمی اکتا جائے مگر اب ان معنی میں بھی متروک ہو۔

اڑ گیا بک بک سے ہم نازک مزاجوں کا دماغ
بند کر چپ رہ کہاں کا تو نے قصہ باندھا ہے — شاد لکھنوی

قِصّہ نکالنا: ۔ (صحیح) کوئی جھگڑے کی بات نکالنا، ایسا ذکر چھیڑ دینا جس سے مقصد فوت ہو جائے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مہرباں وصل میں قصے یہ نکالے کیسے
آج کی رات بھی کیا ٹالے گا باتوں میں — امیر

قول فیصل۔ اس کا لازم بھی مستعمل ہے۔

سن کے پیغام وصال اس نے بعد ناز کیا
پھر وہی ذکر چھڑا پھر وہی قصہ نکلا — ثروت

قِصّہ ہو چکنا: ۔ حال تمام ہو جانا، بیان ختم ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل [illegible] ۔ یہاں کا قصہ تو ہو چکا تمہاری خیریت کا انتظار ہے۔ (فسانۂ سرور)

قِصّہ ہونا: ۔ جھگڑا ہونا، نزاع ہونا، فساد ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

باغ میں صیاد و گلچیں سے قصہ ہو گیا
جم گیا کچھ آج رنگ داستان عندلیب — نسیم

قِصّہ ہونا: ۔ حال ہونا، نوبت ہونا، انجام ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

یک قطرہ خون ہو کے پلک سے ٹپک پڑا
قصہ یہ کچھ ہوا دل غفراں پناہ کا — میر

قِصّہ ہونا: ۔ زبان اور لب کے ساتھ کہانی ہونا، داستان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے لب نازک پہ تیرے قصۂ عیش و طرب
اے جان آتش پہ فرخ لگائے صبح عید — عزیز لکھنوی

قِصّہ ہونا: ۔ وقفہ ہونا، زیادہ یا تھوڑی دیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چلے جانا گھڑی ہی دو گھڑی کا اور قصہ ہے
کوئی دم کا ہوں یہاں ختم کر اب داستاں ہجر

قِصّہ یکسو ہونا: ۔ قصہ طے ہو جانا، بکھیڑا مٹنا، جھگڑا چکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جوشش عشق خام میں خلل لا بھی چکے
چار سو ہو کے یہ قصہ کہیں یکسو ہو جائے ۔ جگر

قصی :۔ قریش کی چھ پشت کے بعد اسی سلسلے میں قصی پیدا ہوئے جنھوں نے اپنے خاندان کی ثروت و اقتدار کے ساتھ اپنی ذاتی لیاقت و ذہانت سے زیادہ ترقی کی۔ قصی اپنے والد کلاب کے بعد بہت کم سن تھے ان کی کم سنی کا خیال کر کے کلاب نے اپنے اختیارات بنی خزاعہ کے سپرد کر دیے مگر قصی نے سن تمیز کو پہنچ کر اپنی ذاتی ذہانت سے وہ تمامی اختیارات بنی خزاعہ سے واپس لے لئے۔ قصی کی امارت کا زمانہ پانچویں صدی عیسوی میں گذرتا ہے۔ قصی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ پشت اوپر تھے قصی نے اپنے زمانے میں علاوہ اپنی موروثی حکومت کے عرب کے ان قبیلوں پر بھی پورا اختیار اور پوری قوت حاصل کر لی تھی جو دور دور متفرق جگہوں میں ویرانوں میں آباد تھے قصی نے ان کو مکہ میں لاکر آباد کیا اور خانہ کعبہ کے اردگرد مکانات بنوا دیے۔ مکہ معظمہ اور حرم مقدس کے متعلق قصی نے چھ خدمتیں حسب ذیل تجویز کیں۔

(۱) سقایہ۔ (حاجیوں کو پانی پلانا) (۲) رفادہ حاجیوں کو کھانا کھلانا (۳) قیادہ۔ لڑائی کے وقت فوج کی سپہ سالاری کرنا۔ (۴) لوا۔ فوج میں علم برداری کا عہدہ (۵) حجابت خانہ کعبہ کی حفاظت کا منصب (۶) دار الندوہ۔ مجلس شوریٰ میں میر انجمن ہونے کا استحقاق۔

قصی نے اسی طرح تمام اعلیٰ اور مذہبی اور امور ملکی اپنی ذات میں جمع کر لیے اور تمام قریش کے بادشاہ حج اور مذہبی پیشوا تسلیم کر لیے گئے' قبیلۂ قریش نے بھی ان کے زمانے میں حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا علیہ السلام کی دوسری اولاد کے مقابلے میں نمایاں ترقی حاصل کی قصی نے ۴۸۰ء میں انتقال کیا۔ (رسالہ المرتضیٰ ص ۴ باسناد سیرۃ ابن ہشام و روضۃ الاحباب و خطبات احمدیہ و اسپرٹ آف اسلام) قصی کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ تمامی اختیارات اور حکومت اسی خاندان میں قائم رہے اور ان کے مقابلے میں کسی دوسرے قبیلے یا عشیرے کو سبقت اور عظمت حاصل نہیں ہوئی (تاریخ طبری جلد چہارم ص ۳۷۲) قصی کے بیٹے عبد مناف اور عبد مناف کے فرزند حضرت ہاشم تھے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر دادا تھے۔

قصیدہ :۔ (بفتح اول و یائے معروف) ان مسلسل اشعار کے مجموعہ کا نام جن میں کسی کی ہجو یا مدح یا وعظ و نصیحت یا شکایت روزگار وغیرہ کے مضامین نظم کیے جاتے ہیں۔ عربی مذکر، رائج۔

جو یہ کہتا ہو کہ سودا کا قصیدہ ہو خوب
اس کی خدمت میں لیے میں یہ غزل جاؤں گا ۔ سودا

فعل متعلق۔ اس کا صرف پڑھنا، کہنا اور لکھنا کے ساتھ ہے۔

ع پڑھتا ہے مجھ کو آج قصیدہ بہار کا ۔ نیر

موجودہ دور میں قصیدے کا اطلاق اس نظم پر ہوتا ہے جس میں کسی کی مدح ہو خاص طور سے شیعوں میں قصیدہ اس کو کہتے ہیں جس میں محمد و آل محمد کی مدح ہو۔

قصیدے کے اشعار معانی دقیق اور لفظی و معنوی صنائع و بدائع کے ساتھ موزوں کیے جاتے ہیں جس سے شاعر کا زور طبیعت معلوم ہوتا ہے شاعری کی تکمیل قصیدے کی مشق و مہارت پر منحصر ہے جس شاعر نے قصیدے میں کمال نہیں حاصل کیا وہ مسلم الثبوت نہیں سمجھا گیا۔ یہاں تک کہ حکیم سنائی، شیخ سعدی اور امیر خسرو جیسے بزرگوں کا دامن بھی اس آلودگی سے پاک نہیں رہا۔ مرزا غالب کا قول تھا کہ "جو قصیدہ نہیں لکھ سکتا اس کو شعرا میں شمار نہ کرنا چاہیے" یہی وجہ تھی کہ مرزا کے موصوف ذوق کو پورا شاعر اور شاہ نصیر کو ادھورا جانتے تھے۔ غزل کے برعکس قصیدے میں فصاحت و بلاغت و متانت تینوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ آج کل کے اکثر شعرا نے قصیدے کو غزل کے اسلوب پر لا لکھا ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ قصیدے کے لغوی معنی "دل و مغز" کے ہیں چونکہ ان اشعار میں بڑے بڑے مضامین زور طبیعت اور پوری قوت دماغی کے ساتھ نظم کیے جاتے ہیں اس مناسبت سے ان کو قصیدہ کہا جانے لگا۔ بعض کے نزدیک قصیدہ لفظ قصد سے مشتق ہے یعنی شاعر کا اس قدر نظم کرنا کہ قصیدے کے تمام مراتب جس میں مدح و ذم، گردش زمانہ، حسن و عشق، بہار و گلزار اور دعا وغیرہ کا بیان ہوتا ہو طے کر کے اپنے قصد پر تمام کرے۔ اردو میں متقدمین سے لے کے متاخرین تک میر تقی میر، مرزا رفیع سودا، جرأت اور انشا، غالب اور مومن و ذوق نے قصیدے کہے ہیں مگر سودا کے قصائد نہایت زوردار اور لاجواب ہیں۔ میر کا قصیدہ نسبتہً کم پایہ کا ہے۔ متوسطین میں سید انشا کے قصیدے بھی نہایت عمدہ ہیں متاخرین میں ذوق اور اسمٰعیل حسین منیر کے قصیدے بھی لاجواب ہیں آخری دور کے قصیدہ گو

شعرا میں مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی کے قصیدے بھی بہت خوب ہیں۔ صاحب میزان الافکار نے ایطا کی بحث میں لکھا ہو کہ کمتر قصیدہ وہ ہے جس میں سات شعر ہوں اور اردو میں قصیدے کے اشعار پندرہ اور بعضوں کے قول کے مطابق اکیس بیس سے کم نہیں ہوتے اور انتہا ستر شعروں تک قرار دی ہو۔ بعض فارسی شعرا نے بھی ایک سو بیس شعر تک حد مقرر کی ہو اور حسب کے شعرا نے پانچ پانچ سو اشعار کے قصیدے نظم کیے ہیں۔ مؤلف "سبحۃ المرجان" کہتے ہیں کہ میں نے قصیدے کی حد اکیس سے اکتیس اشعار تک مقرر کی ہے تاکہ قوت سامعہ کو اس سے آرام ملے اور طبیعتوں پر بار نہ ہو۔ یہ بھی دستور ہو کہ اکثر قصیدے اپنی ردیف سے مشہور ہوتے ہیں۔ مثلاً حرف آخر بیت کا کاف ہوگا تو کافیہ کہیں گے اور لام ہوگا تو لامیہ اور قاف ہوگا تو قافیہ علیٰ ہذا القیاس بعض قصیدے اپنے مضمون سے مشہور ہوتے ہیں مثلاً اگر قصیدے میں کسی کی مدح ہو تو مدحیہ اور اگر اپنے فخر و مباہات میں ہو تو فخریہ اور اس میں بہار کا ذکر ہو تو بہاریہ اور عشق کا ذکر ہو تو عشقیہ کہیں گے کبھی قصیدے کا نام اس کے رتبے کے اعتبار سے ہوتا ہو جیسے عرفی شیرازی نے اپنے ایک مدحیہ قصیدہ کا نام "عمان الجواہر" اور ایک "ترجمۃ الشوق" رکھا ہے اور انشا نے صنعت عاطلہ کے ایک قصیدے کا نام "طور الکلام" رکھا ہو جو کئی اور صنعتوں پر مشتمل ہو۔ سودا نے اپنے قصیدوں کو "باب الجنۃ" "بحر بیکراں" اور "تضحیک روزگار" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ غرضکہ ہر صورت میں قصیدے کی دو قسمیں ہوں گی ایک تمہیدیہ، دوسرا خطابیہ، جس کو مجردیہ بھی کہتے ہیں۔

تمہیدیہ قصیدے کا بیان الف

یہ قصیدے کے معنی ہیں فرش بچھانا چونکہ ایسے قصیدوں میں ممدوح کی مدح اور اس کا نام چند اشعار کے ذکر کے بعد بیان کیا جاتا ہے یعنی فرش بچھانا ہوا۔ یہاں تمہید سے مراد ہو کہ مدح سے پہلے چند اشعار میں کچھ بہار کی صفت یا زمانے کا شکوہ یا حسن و عشق کی کیفیت یا اور کوئی مضمون تمہید کیا جائے اس کے بعد مناسب طور سے مدح یا ہجو یا جو کچھ مقصود ہو شروع کریں۔ تمہید کے بعد مطلب کی طرف رجوع کرنے کو "گریز" اور حسن تخلص اور تخلیص کہتے ہیں۔ جس مقام سے تمہید چھوڑ کے مطلب پر آتے ہیں اس مقام کو مخلص کہتے ہیں۔ اسی مقام پر ایک اشارہ معقول بھی کر دیتے ہیں۔ جس قصیدے میں گریز نہیں ہوتی اسے مقتضب کہتے ہیں۔ تمہید کو تشبیب (بروزن تقریب) بھی کہتے ہیں بعضوں نے تمہید کا نام نسیب (بروزن قریب) رکھا ہے۔ محققین کہتے ہیں کہ تشبیب ان شعروں کا نام ہو جن میں ایام شباب اور عشق کا تذکرہ ہو اس لیے کہ تشبیب شباب سے مشتق ہی اس کے معنی ہیں شباب کا (جوان کا) حال بیان کرنا یا معشوق کی ثنا و صفت کرنا اور نسیب بھی غزل کہنے اور عورت کے جمال کی تعریف کرنے کے معنی میں ہے۔ شعرا کے نزدیک تشبیب اور نسیب ان چیزوں کو کہتے ہیں جو قصیدے میں تمہید کے طور پر مدح یا ہجو کے پہلے نظم کرتے ہیں ممکن ہو اگلے شعرا ان شعروں میں حسن و عشق کے مضامین لاتے ہوں لیکن اب اس کی قید نہیں۔ تشبیب عام ہو خواہ حسن و عشق یا اور کسی مضمون کے اشعار ہوں۔ اول اول جب کسی شاعر کے ذہن میں کوئی مضمون آئے اور اس کو نظم کر کے اس پر قصیدے کی بنیاد رکھے تو ایسے شعر کو "بیت القصیدہ" کہتے ہیں۔ عرف عام میں بیت القصیدہ اس بیت کو کہتے تھے جو پورے قصیدے میں سب بیتوں سے بہتر ہوتی تھی مگر اب ایسے شعر کو شاہ قصیدہ کہتے ہیں۔

الغرض ایک ہی قصیدے میں ممدوح کو غائب فرض کرکے پھر خطاب پر آتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اور جو مدعا ہوتا ہو وہ عرض کیا جاتا ہو تاکہ ممدوح کی طبیعت پر بار نہ ہو۔ بعض شعرا غیبت سے خطاب کی طرف آتے وقت ایک اشارہ بھی کر دیتے ہیں جیسے اب کوئی مطلع مدح حاضر میں پڑھتا ہوں۔ ممدوح میرے سامنے ہو یا اور کسی حیثیت سے اشارہ کرتے ہیں قصیدہ کے آخر میں ممدوح کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اس کو "دعائیہ" کہتے ہیں اگر دعا شرطیہ ہو مثلاً اس طرح کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہے تیرا اقبال قائم رہے تو بعض شرطیہ بھی کہتے ہیں اور بعض صرف دعائیہ۔ قصیدے میں چار چیزوں کا اچھا ہونا ضروری ہو۔

(۱) مطلع ایسا ہو کہ سامع سن کے خوش ہو جائے اور طبیعت اس کی ایسی محظوظ ہو کہ بے اختیار ہو جائے اور بغیر پڑھے قصیدہ کے قرار نہ آئے۔ اگر مطلع برا ہوگا تو سامع کا دل نہ لگے گا اس کی طبیعت کو وحشت ہوگی کیونکہ خراب مضمون طبیعت کو ناگوار ہوتا ہو۔ جس قصیدے میں کئی مطلع ہوتے ہیں اسے "ذوالمطالع" اور "ذات المطالع" کہتے ہیں اور یہ بات خوبی میں داخل ہو۔

(۲) قصیدے کی گریز اچھی ہو اور یہ مقام تمام قصیدے

ہر شکل ہے، کیوں کہ دو مطالب کو ایک ساتھ بیان کرنا ایسا ہے جیسا کہ دو دشمنوں کو آپس میں موافق کیا جائے، گریز تمام قصیدے کی جان ہے۔ مثلاً سے

ملا ختم رسالت نہیں جس کا کوئی ہمتا
دو سے بھی بر کوئی شہ والا ہے برابر — سودا

اس میں حضرت علی کی مدح کی طرف گریز ہے۔

(۳) حسن طلب یعنی ممدوح سے مقصد حاصل کرنے اور کوئی چیز مانگنے میں ایسی طرح کی ہوشیاری سے کام لے کہ التماس بھی قبول ہو جائے، ممدوح چاہے کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو۔ مگر عالی حوصلگی سے کام لے اور خوش اسلوبی کے ساتھ مدح کرنے والے کی حاجت پوری ہو۔ مثلاً سے

کیا کم ہے یہ شرف کہ ظفر کا غلام ہوں
مانا کہ جاہ و منصب و ثروت نہیں مجھے — غالب

(۴) مقطع عمدہ ہو، جس سے کہ سامع تمام اشعار سننے کے بعد حاصل ہوتا ہے اور مقطع کا منتظر رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر مقطع عمدہ ہوا تو تمام اشعار دوسری نوعیت والے ہوں گے اور سارے قصیدے کا مزہ جاتا رہے گا۔ مثال یہ ہے

یا اقبال روز افزوں ہو
بیسے مومن پہ فضل رحمانی — مومن

خطابیہ قصیدے کا بیان — قصیدہ

خطابیہ یا تمہیدی یہ ہے کہ آغاز قصیدہ سے مدح یا ہجو وغیرہ شروع کر دیں اور تشبیب نظم نہ کریں، عام شعرا ایسے قصیدے کو خطابیہ سمجھتے ہیں۔ ذیل کا مطلع خطابیہ قصیدے کی مثال ہے۔

مطلع روشنی ہے [illegible] کی آمد
ظہور حق کی حجت ہے جہاں [illegible] کا — شہیدی

قصیرہ۔ (فتح اول و یائے معروف) پستہ قامت، کوتاہ قد، چھوٹے قد کا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قضیے کا گھر۔ فساد کی جڑ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قضیے کا گھر ہے باعث طول شب فراق
اس کو بھی آسمان سرے سر تو جھے نہیں — صبا

قضیے میں پڑنا۔ جھگڑے میں پڑنا، بکھیڑا لینا۔ اردو، مصدر۔

پڑے اپنے لیے تو دل جھگڑا
نہ پڑ قضیے میں وہ عشق کے بیاں ہے — صبا

قضا۔ (بفتحتین) اللہ کی مشیت، خدا کا حکم۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ترا حکم اندھے پروردگار
قضا تیری جرتی نہیں زینہار — دبیر

(ملاحظہ قضا نہیں)

قول فیصل۔ قضائے الٰہی بھی کسی کے ساتھ قضائے خدا بھی استعمال کرتے ہیں۔

مرنے کا ڈر کیا کہ قضائے خدا ہے یہ
پر یہ ہے حق خدمت ادا ہو سکے کہ — رشک

ان معنی میں قضا و قدر نسبتاً زیادہ بولتے ہیں۔

دل کو بچاؤں یار کی زلفوں سے کیا
ملتی ہی کرتا ہے قضا و قدر سے کیا — شرف

قضا و قدر میں فرق یہ ہے کہ قضا اس حکم کو کہتے ہیں جو ازل کے روز مجمل طور پر تمام کائنات کی نسبت ہو چکا ہے، قدر وہ حکم ہے جو تعداد میں طور پر اس حکم ازلی یعنی قضا کے موافق ہر ایک فرد کی نسبت تفصیل کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔
دار عاشق کے بنیر بھی کہتے ہیں۔

مشق ہوئی قدر کے کے سے قضا ملی
آغوش میں رسول کو اپنی دعا ملی — جوش ملیح آبادی

عربی میں قضا کے معنی پیدا کرنا اور بیان کرنا بھی ہیں، مگر اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

قضا۔ (۲) وہ عبادت جو مقررہ وقت پر نہ کی جائے۔ عربی، مونث، اصطلاح فقہ۔

کیا سجدہ شکر خنجر میں جب
قضا عمر بھر کی ادا ہو گئی — دبیر

قول فیصل۔ اس کا صرف نماز روزہ وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ترا سجدہ سہو میں پڑ گیا ہے اسے قضا کہوں یا ادا کہوں
تری یاد نے تو ستم کیا کہ ستایا آ کے نماز میں — [illegible]

قضا۔ (۳) تقدیر، قسمت۔

عشق تو نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا
زندگی تنگ ہے صورت سے قضا بھی ہو — صبا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اس شعر میں قضا بمعنی تقدیر غلط ہے، شعر میں قضا کے معنی موت کے ہیں اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ عشق نے ہماری حالت ایسی بنا دی ہے کہ زندگی بوجھ سے عاجز ہے اور موت میری صورت سے جلتی ہے یعنی باوجود اس کے کہ میں چاہتا ہوں کہ مر جاؤں مگر موت کو میری صورت سے نفرت آتی۔

قضا۔ (۴) موت، اجل۔ فارسی، مونث، مرادف [illegible]

جلتی ہے جس جگہ کہ تیغ اس کی
خود قضا اہتمام کرتی ہے — امیر

قول فیصل۔ عربی میں [illegible] کہتے ہیں

قضا ادا کرنا۔ دستور، مقررہ وقت پر نہ کی ہوئی عبادت کو کسی وقت بجا لانا۔ اردو، مصدر، فصیح، مروج۔

ہے۔ موت ہر وقت ساتھ رہتی ہے۔ قضا کی جگہ اجل بھی کہتے ہیں۔

اپنی ہستی کی نہیں تجھ کو خبر
اور اجل کھیل رہی ہے سر پر — مرزا اعلا

ذیل کے شعر میں اس محاورے کو تصرف کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

کہیں تو رو دل دس سے گر ہے قتل کا خوف
قضا نہ سر پہ کہیں اس بیان سے کھیلے — اثیر

قضا سے چارہ نہیں:۔ موت سے کوئی نہیں بچتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام بول چال میں قضا کی جگہ موت ہے۔ موت سے چارہ نہیں۔

قضا سے مرنا:۔ اپنی موت مرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور پر اپنی موت سے مرنا بولتے ہیں۔

قضا عن اکثر:۔ اچانک ناگاہ۔ اتفاقاً۔ (نور اللغات)

قول فیصل اب یہ فقرہ نہیں بولتے۔

قضا کا پیغام:۔ موت کے آثار۔ اردو ترکیب فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ پیغام قضا بھی کہتے ہیں۔

کی جس نے رہ و رسم محبت اسے مارا
پیغام قضا ہے ترا پیغام محبت — ذوق

قضا کار:۔ ناگہاں، اتفاق سے، یکایک۔ فارسی، متروک۔

محل نثر۔ دھا ناگزام ایک شہر دہاں کا راجہ گندھرسین اس کی چار رانیاں تھیں ان سے چھ بیٹے تھے ایک سے ایک بڑھ کر اور زور آور تھا۔ قضا کار راجہ چند روز کے بعد راجہ مر گیا اور اس کی جگہ بڑا بیٹا ... راجہ ہوا۔ (بیتال پچیسی)

قضا کار رہ حالی نا سزاوار
ہوا اللہ تو بخت سے بے قرار — سودا

قضا کا سامنا:۔ جان جانے کا اندیشہ ہے ہلاکت کا خوف ہے۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اک آفت جاں تری ادا ہے
عاشق کو قضا کا سامنا ہے — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ محل کے اعتبار سے "قضا کا سامنا رکھا ہوا ہے" بھی استعمال کیا ہے۔

قیامت ہے کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں
قضا کا سامنا رکھا ہوا ہے دل لگانے میں — حبیب لکھنوی

قضا کا سر پر پکارنا:۔ موت سر پر ہونا، مرنے کا وقت قریب ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال

کھولی زباں رجز پہ ضلالت شعار نے
سر پر گویا قضا لے مطلق پکار نے — مرزا دبیر

قضا کا فرشتہ:۔ ملک الموت، موت کا فرشتہ، ملائکی، اردو حرف، فصیح، رائج۔

قضا کا کھینچ لانا:۔ وطن سے دور پردیس میں جا کے مرنے کی جگہ، اردو حرف، فصیح، رائج۔

ع۔ مقتل میں کھینچ کے ہمیں لے آئی ہے قضا — انیس

قضا کا مارا:۔ اجل رسیدہ، اجل گرفتہ، شامت زدہ۔ اردو حرف، متروک۔

وہ صید خوں گرفتہ جیتا نہ جا سکا پھر
جو صید گر میں تیری آیا قضا کا مارا — مصحفی

قول فیصل۔ مرجودہ دور میں اجل رسیدہ اجل گرفتہ اور عام طور سے۔ شامت کا مارا۔ کہتے ہیں۔

قضا کا گھیر کے لانا:۔ وطن سے دور کسی مقام پر موت آنے کی جگہ۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ع۔ پھر وہیں گھیر کے قضا لائی — شعور

قضا کرنا:۔ ا۔ مذہبی فرض یا واجب کا مقررہ وقت پر ادا نہ کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج

محل نثر۔ نماز کو عمداً قضا کرنے والا واجب القتل ہے۔

قضا کرنا:۔ ٢۔ انتقال کرنا، وفات پانا، مرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج

عشق کا صدمہ نہیں اٹھ سکے گا معشوق سے
پہلے مجنوں سے کرے گی لیلیٰ محمل قضا — آتش

قول فیصل سلبی معنی میں بھی استعمال کیا ہو جو عام نہیں ہے۔

سنبھالو دل کو خدا سانس اپنی ٹھہرا دو
شرفِ رو آتے نہ ہو میں ابھی قضا نہ کرو — شرف

قول فیصل۔ اپنے اپنے محل پر قضا کر جانا اور قضا کر جانا بھی رائج ہیں۔ جو قضا کرنا کی تخصیصی صورتیں ہیں۔ جیسے بالمسیوں کی کوہ زنا حسین بیگ بھی قضا کر گئے داغ فرقت ہمارے دل پر دھر گئے۔ (داستان سرور)

نیم مذہبی کو بھی تعلیق قضا بہ صرفہ گرمی ہو گئی تنہا (ادیبان) نے (علامات مشغول) کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے جیسے محرم ١٠٠٠ھ میں حکیم حسن گیلانی نے بھی قضا کی ہیات درویش نہاد ہر بان صاحب اخلاص مخلص تھا۔ (دربار اکبری)

لیلیٰ سے کوئی کہہ دے مجنوں نے تو قضا کی
اچھی طرح اٹھا لے پردے بے اذن کا — شرف

قضا کے منہ میں جھونکنا:۔ خطرناک جگہ بھیجنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر اس کی مثال میں درج کیا ہے۔

گر نہ ہو وعدہ برابر کبھی انسان نہ ہے
منہ سے منہ میں جو کوئی گر کے قضا کے جونکے — شعور

مولف نے اس بات کو ثابت بالکل توجہ نہیں کی کہ غیر ترک قضا کی صورت جوڑتی ہے۔ قضا کی صورت نہیں۔ یعنی شاعر نے ترک قضا کے منہ میں جو ٹکا کہا ہے اور قضا کے منہ میں جو ٹکا عام طور سے بولتے بھی نہیں ایسے محل پر صفت کے منہ میں جو ٹکا بولتے ہیں۔

قضا کی نیت سے ادا کرنا۔ وقت ادا نہ کی ہوئی نماز یا چھوٹے ہوئے واجب روزے کو کسی وقت بجا لانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

قضا کی نیت سے پڑھنا۔ قضا کی ہوئی نماز پڑھنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

قضا کی نیت سے دینا۔ فطرے کے غلے یا رقم کو وقت نکل جانے کے بعد دینا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

قضا کی نیت کرنا۔ قضا روزے یا نماز کو ادا کرتے وقت لفظ ادا کے بجائے لفظ قضا زبان سے پڑھنا یا دل میں ارادہ کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

قضا لازم ہونا۔ واجب امور جو کسی سبب سے وقت معینہ پر نہ بجا لائے گئے ہوں ان کی ادائی واجب ہونا۔ اردو صرف۔ اصطلاح فقہ۔

قضا لکھی ہونا۔ موت کا کسی خاص وقت جگہ میں یا خاص طرح نوشتۂ تقدیر ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

روتے روتے مر گیا اک برق وش کی یاد میں
قسمت آتش میں لکھی تھی قضا برسات کی — آتش
(دفتر الفصاحت)

قول فیصل۔ کسی کے ہاتھ سے قضا لکھی ہونا۔ بھی کہتے ہیں۔

ہاتھ سے لکھی ہے تیرے ہی جو اے قاتل قضا
زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی چلا با قضا — آتش

قضا نے گھر دیکھ لیا۔ موت کے آنے کی راہ کھل گئی، اجل کے فرشتے نے گھر پہچان لیا یعنی عنقریب شخص مذکور کے لئے آیا چاہتا ہے۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

مرتے ہیں ترے پیچھے یہ بیمار محبت
گھر دیکھ لیا گلشن جنت میں قضا نے — داغ

قول فیصل۔ دیکھ لیا کی جگہ محل کے اعتبار سے دکھا بھی کہتے ہیں۔

ادائے یار کو ہم نے جگہ جو دل میں دی
فلاں عزم نے جو تک قضا نے گھر دیکھا — شرف

قضا و قدر۔ (مترادف) تقدیر کے فرشتے مالک تقدیر۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

قضا و قدر۔ مشیت خداوندی، رضائے باری، حکم الٰہی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں آگاہ یہ کہ ہم ہیں بشر
یا کہ ہیں مالک قضا و قدر — ناسخ (درج نظم)

پوچھا ہمارا حال جو اس نے تو فخر کیا
اک یہ بھی اتفاق قضا و قدر ہوا — اسیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قضا و قدر کی تشریح اس طرح کی ہے۔ لکھتے ہیں وہ وہ حکم جو خدا تعالیٰ نے ازل میں کائنات کی نسبت لگا دیے ہیں۔ مگر ان دو لفظوں میں ذرا سا فرق ہے۔ یعنی قضا تو وہ حکم ہے جو مجموعۃً و مجملاً روز ازل میں تمام کائنات کی نسبت ہو چکا اور قدر وہ حکم ہے جو بتدریج اس حکم ازلی (قضا) کے موافق ہر ایک فرد کی نسبت علیٰحدہ اور بالتفصیل جاری ہوتا ہے۔ پس قضا کو آمر (حکم کنندہ) کہنا چاہیے اور قدر کو مامور (حکم کردہ شد)، مگر بعض حکما اس کے برخلاف قدر کو آمر اور قضا کو مامور بتاتے ہیں۔ اس مطلب سے بعض سکندر نامے کے اور بعض دیوان نشاط کے اشعار خوب حل ہوتے ہیں۔

قضا ہونا۔ روزے یا نماز کا اپنے وقت مقررہ پر ادا نہ ہونا۔ اردو صرف۔ اصطلاح فقہ۔

(روزہ)
اک طرز تغافل ساقی میں
کیسے روزے ہوئے قضا میرے — اسیر

(نماز)
مستی میں لغزش اپنی رکوع و سجود ہے
نکلے جو میکدے سے تو ہوگی قضا نماز — جگر

خواب غفلت میں نہ کر ہنگام پیری رائیگاں
چونک اٹھ حق ہے نماز صبح اے غافل قضا — آتش

قول فیصل۔ نماز روزے کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہے۔ مگر اور دوسرے واجبات کے ترک کے لئے بھی بولتے ہیں۔ علاوہ ازیں ناغہ ہونا اور ترک ہونا کے معنی میں مطلق طور سے بعض دوسری چیزوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہے جیسے ذیل کے شعر میں شراب قضا ہونا استعمال کیا ہے۔

مستان عشق کو رمضان میں بھی ہو کر
روزے میں بھی شراب اگر قضا ہوئی — اکبر

دستور قضا ہونا جیسے آخری دن کی مہندی چھپنے کے پیسے جو زباں تم ہی بولو یہ دستور کبھی قضا ہوا ہے (رقعۃ المفرح)

دستور قضا ہونا بھی دہلی کی زبان ہے۔

قضایا۔ (عربی) قضیے جھگڑے، قضیے کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ بھی کوئی دانش ہے کہ پہنچے یہ قضایا شیخ ولی اللہ
اکبر شہ یا شاہ جہانگیر کے آگے — محب

تبصرۂ فصیح۔ قضایا فیصل ہونا، خاص صورت ہے

دامنِ خلق ہوا زیب دہ مسند ناز
عدل و انصاف سے اب ہوگئے قضایا فیصل — نظم طباطبائی

قضایا (بفتحہ) وہ باتیں جن کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے، عربی، مذکر، اصطلاح منطق

الجھا ڈوپٹہ کیا سو سلجھی نہ اپنے دل کے
جھگڑے رہے بہت سے گو دور سب قضایا — میر

قضائے الٰہی (۱) اتفاق امر، حکم خدا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تبصرۂ فصیح۔ قضائے الٰہی سے مرنا، خاص صورت ہے جس کے معنی ہیں اپنی موت مرنا "عمرِ طبیعی کو پہنچ کے مرنا"۔

قضائے حاجت (۱) پاخانہ پھرنا، پیشاب پاخانے سے فارغ ہونے کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تبصرۂ فصیح۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

قضائے خدا (۱) اللہ کی مشیت، قضائے الٰہی۔ فارسی ترکیب، مونث، متروک۔

مرنے کا خوف کیا کہ قضائے خدا ہے یہ
پہلے حقِ خدمت ادا ہو خدا کرے — مشک

تبصرۂ فصیح۔ اس جگہ قضائے الٰہی بولتے ہیں۔

قضائے عمری (۱) وہ نماز جو تنہا نہ نماز بلکہ ہر نماز کے ساتھ پچھلی زندگی کی قضا نمازوں کو ادا کرنے کی نیت سے پڑھی جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قضائے کار (۱) اتفاق سے، ناگہاں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ تصرف۔ قضائے کار مہر سپہر عیاری ایک روز کوہ میں بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک ساحر جاتا ہے تو وہ تنہا کلبے بشکل ... آواز دی۔
(طلسم ہوش ربا)

قضائے مبرم (۱) نہ ٹلنے والا حکم۔ موت سے مراد ہوتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صف شکن مرہ سے اب آگے بڑھا ہو تیر کی مثال دل
پکارتی ہو قضائے مبرم نقیب میدان جنگ ہو کر — سید ضامن علی جلال لکھنوی

تبصرۂ فصیح۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر مثال میں لکھا ہے

رند بخشش کی ادا کیا ہے قضا کیا
مبرم کی طلق کی قضا کیا ہے ادا کیا — امیر

حالانکہ یہ شعر تنہا مبرم کی مثال ہے نہ کہ قضائے مبرم کی۔

قضائے معلق (۱) کسی تدبیر سے ٹل جانے والی موت۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کھولی زباں رجز پہ جلالت شعار نے
سر سے ٹلی قضائے معلق پکار نے — فصیح لکھنوی

قضیب (۱) (بفتح اول و یائے معروف) لغوی معنی درخت کی شاخ، چوبدستی، مجازی معنی مرد کا عضو تناسل، عربی، رائج۔

قضیہ (بفتحہ) (بفتح اول و یائے مشدد) معقول جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے، عربی، مذکر، اصطلاح منطق۔

محلِ تصرف۔ فاضل بدایونی کہتے ہیں کہ عالم وفات و انعامات اور وظائف باستحقاق بخشے اور اس قدر کہ اگر تمام بادشاہان ہند کی بخششوں کو ایک پلے میں رکھیں اور اس عہد کے انعام کے ایک پلے میں تو بھی یہی جھکتا رہے گا، یہاں تک کہ رفتہ رفتہ یہ اصلی ارکان امرا اور قضیہ بالعکس ہوگیا۔
(دربار اکبری)

تبصرۂ فصیح۔ عربی میں حکم، فرمان، خبر اور جملہ خبریہ بھی معنی ہیں۔ لیکن اردو میں ان معنی میں نہیں بولتے عربی میں اس لفظ کی اصل قضیۃ ہے۔

قضیہ (بفتحہ) (یائے مشدد) جھگڑے فساد کا معاملہ باہمی نزاع کا قصہ، عربی، مذکر

... ت جو دل میں باقی ہے
یہ قضیہ بھی اتفاقی ہے — تلق

تبصرۂ فصیح۔ دہلی اور دبستان دہلی سے تعلق رکھنے والے شعرا نے قضیہ بفتح اول و سکون دوم بھی کہا ہے۔

روز کا قضیہ لے، خدا جانے
تم نہ آؤ تو موت آ جائے — ناسخ

شعرائے لکھنؤ نے ہمیشہ مشدد ہی استعمال کیا ہے

عشق کا قضیہ کسی سے منفصل ہوتا نہیں
یہ قضیہ پیش قاضی منفصل کیونکر ہوا — نقد

مؤلف نور اللغات کا یہ لکھنا کہ اردو میں بیشتر بالتخفیف (بفتح سوم) ہے۔ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ لکھنؤ شعرا کے جتنے بھی شعر دستیاب ہوئے ہیں سب میں بتشدید استعمال ملا ہے۔ موجودہ دور والے بھی بتشدید ہی بولتے ہیں۔ البتہ متروک صورت میں قضیے (بفتح اول و سکون دوم) استعمال ہے۔

داغ دل و چشم تر ہے یگے دعوائے عشق
دو گواہ حال اس قضیے کے لائے جائیے — آتش

دہلوی شعرا میں ظفر شاہ کی ایک غزل کی ردیف یہ قضیے ہے ۔ ہے جس کا مطلع ہے سہ

جا ملیں نکل ہم دشت جنوں سے چھوٹیں گھر کے قضیے سے
ناک میں دم اے ہوش و خرد ہے آٹھ پہر کے قضیے سے
بہادر شاہ ظفر دہلوی

صاحب فرہنگ آصفیہ نے نالش اور مقدمہ کے معنی بھی لکھا ہے ۔ لیکن اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے ۔

قضیہ اٹھانا :- جھگڑا کھڑا کرنا ۔ فساد برپا کرنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ بالعموم زبانوں پر ہے ۔

قضیہ بنانا :- منطق کا مقدمہ بنانا ۔ منطق کا جملہ بنانا ۔ اردو مصدر ، اصطلاح منطق ۔

قضیہ پاک کرنا :- (متعدی) قصہ پاک کرنا ۔ اردو مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

قضیہ پاک ہونا :- (لازم) قصہ پاک ہونا ۔ اردو مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

قضیہ توڑنا :- دعوی غلط ثابت کرنا ۔ کسی مسئلے کو باطل ٹھہرانا ۔ اردو مصدر ، اصطلاح منطق ۔

قضیہ جانا :- جھگڑا پاک ہونا ۔ اردو مصدر ، دہلی کی زبان ۔

روز کا قضیہ اے خدا جائے
غم نہ آئے تو موت آ جائے
راسخ

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس جگہ روز کا قصہ جانا بولتے ہیں ۔

قضیۂ جزئیہ :- وہ جملہ جس میں بعض افراد موضوع پر حکم لگایا جائے ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، مذکر ، اصطلاح منطق ۔

قضیہ چکانا :- جھگڑا پاک کرنا ۔ اردو مصدر ، دہلی کی زبان ۔

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں قصہ چکانا بولتے ہیں ۔

قضیہ چکنا :- (لازم) جھگڑا پاک ہونا ۔ اردو مصدر ، دہلی کی زبان ۔

تیر اس قاضی کے ڈنڈے کے لئے آخر سہا
سب کو قضیہ ہو کے جینے کا تھا آخر چک گیا
تیر

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں قصہ چکنا کہتے ہیں ۔

کیا سوچ ہے نیام سے خنجر نکال کر
قصہ کہیں چکے مجھے ظالم حلال کر
منیر

منصف ہوں شیخ گبھو دل میں
قضیہ چک جائے فیصلہ ہو
صبا

قضیہ دلال :- فسادی ، فتنہ انگیز ، فتنہ پرداز ، جھگڑا اٹھانے والا ۔ اردو ، مذکر ، دہلی کی زبان ۔

جو قضیہ دلال ہیں وہ سب جمع ہیں ان کی محفل میں
بیٹھے رہتے ہیں ان سے الگ ہم ، دور رکھ قضیے

قضیۂ زمیں بر سر زمیں :- جہاں کا جھگڑا ہو وہیں ۔ یعنی جہاں کا جھگڑا ہو وہیں چکانا چاہئے ۔ فارسی مقولہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل تصرف ۔ وہی تاریخ بسر جو اس کے ہاتھ میں تھا کھینچ کر اس گل اندام پر مارا ۔ اس نے انگلی کلیجے کی اس تاریخ کی طرف سر کے کہا کہ جا گونت پڑنت قضیۂ زمین بر سر زمیں تو جہاں سے آیا ہو وہیں جا کر تماشا کی ذہلم پر شرا

قضیۂ سالبہ :- علم منطق کا منفی جملہ ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب ، مذکر ، اصطلاح منطق

قضیہ کرانا :- دوسرے کو لڑا دینا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے ۔

قضیہ کرنا :- جھگڑا کرنا ۔ بحث کرنا ۔ کسی سے درشت گفتگو کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

قضیۂ کلیہ :- وہ جملہ جس میں کل موضوع کے افراد پر حکم لگایا جائے ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب اصطلاح منطق ۔

قضیہ مٹانا :- (متعدی) جھگڑا مٹانا ۔ اردو مصدر ، دہلی کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا لازم قضیہ مٹنا بھی دہلی کی زبان ہے ۔

جان بچی اک وار میں قاتل بت سفاک تھا
سارا قضیہ مٹ چکا تھا سارا قصہ پاک تھا
راسخ

قضیۂ منعکسہ :- مقدمہ بالعکس ، الٹا مقدمہ ، وہ مقدمہ جو دعا علیہ کے خلاف ہو ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اسے مقدمہ بالعکس کہتے ہیں اور عوام الٹا مقدمہ بولتے ہیں ۔

قضیۂ منعکسہ :- جزو ثالث کو جزو ثانی اور جزو ثانی کو جزو اول کرنا اس طرح کہ ایجاب و سلب صدق اصل بدستور قائم رہیں اور کلیت و جزئیت کذب اصل برقرار نہ رہ سکیں ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب ، منطقیوں کی اصطلاح ۔

قضیہ مول لینا :- خواہ مخواہ کسی جھگڑے میں پڑنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ یہ مفہوم جھگڑا مول لینا اور دسر مول لینا سے ادا کرتے ہیں ۔

قضیۂ مہملہ :- وہ جملہ یا مقدمہ جس کا فرد کوئی معین شخص نہ ہو اور اس میں کلیت و جزئیت کا بیان بھی نہ ہو ۔ غیر مفید جملہ ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، اصطلاح منطق ۔

قضیے میں پڑنا :- جھگڑے میں پڑنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس کے بجائے قصے میں پڑ

بولتے ہیں۔

ع نہ پڑھتے ہیں واعظ کے بیاں سے — صبا

قَط :- (بالفتح) قلم کی نوک کو ایک خاص طریقے سے تراشنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اس قدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی
گھس کے الٹا ہو گیا قط خامۂ تقدیر کا — امیر

قول فیصل۔ آڑا قط، الٹا قط، ٹیڑھا قط، موٹا قط، چپٹا قط، سیدھا قط یا یک قطہ وغیرہ اس کی صفتیں ہیں۔ عربی میں بتشدید حرف دوم (قطّ) ہے اس کے لغوی معنی ہیں کاٹنا مگر فارسی اور اردو میں قلم کے لیے مخصوص کر لیا گیا ہے۔

قطار :- اونٹوں کی سیدھی اور لمبی ڈور (مجازاً) صف، پرا، ترتیب، سلسلہ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مرغابیوں کے غول صحرا سے پھر اپنی مات پھر — نظم
آج لیتا ہے ابو سفیاں سے اونٹوں کی قطار — طباطبائی

اس طرح سے بہہ رہے ہیں مرنے والے — نظم
پانی پہ ہو مرغابیوں کی جیسے قطار — طباطبائی

قول فیصل۔ عربی میں بالکسر (قِطار) ہے لیکن اردو والے عام طور سے بالفتح (قَطار) بولتے ہیں۔ آدمیوں کا سلسلہ بھی قطار کہلاتا ہے۔

مژدہ کہتی ہوئی آگے رواں فوج ملک — نظم
بیڑیاں پہنے پیچھے اسیروں کی قطار — طباطبائی

قطار باندھنا :- (متعدی) صف مرتب کرنا، پرا جمانا، سلسلہ بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا لازم (قطار بندھنا) بھی بولتے ہیں۔

قطار جمانا :- (متعدی) سلسلے سے ایک لائن میں استادہ ہونا، پرا جمانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سب صحن باغ ہو گیا میدان کارزار
ڈٹے کی چڑیوں نے جمالی الگ قطار — [illegible]

قول فیصل۔ اس کا لازم (قطار جمنا) بھی مستعمل ہے وہ بھی کمی کے ساتھ۔

چمن میں کیسی جمی ہے قطار پھولوں کی
پیالیاں ہیں یہ ساقی شراب کے قابل — جلیل

قطار در قطار :- بہت سی قطاریں، قطاروں کا لمبا سلسلہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل نظیر۔ دفعتاً فوج شاہی سجی سجائی نمودار ہوئی۔ غل ہوا کہ وہ برات آئی … فوج تھی یا بحر جنگ کی موج تھی، پیادہ سوار ہزار در ہزار نقیب چوبدار، سب نے باندھیں قطار در قطار۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل۔ اسی کو قطار اندر قطار بھی کہتے ہیں۔ کثرت کے محل پر استعمال کرتے ہیں۔

قطار میں ہونا :- صف میں ہونا، شمار میں ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

جناب ہم تو کس شمار میں ہیں
اور کس روش پہ ہیں کس قطار میں ہیں — (عروج)

قُطّاعُ الطریق :- رہزنوں کا گروہ، لٹیرے۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظیر۔ زمانہ ایسا پر آشوب ہے کہ جگہ جگہ قطاع الطریق اور رہزن پیدا ہو گئے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ اردو میں بطور مفرد بھی استعمال کرتے ہیں۔ اردو محاورے میں زیادہ تر یہی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

سالکو ہشیار ہے دونوں ہیں قطاع الطریق
جو بریں دار النعم کا، شیخ بیت اللہ کا — بحر

قُطّامہ :- (بضم اول و تشدید دوم) فاحشہ، زانیہ، بدکار عورت۔ اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل نظیر۔ اس جرم پر اس قطامہ دائی نے نہیں معلوم کیا کیا ان کے باپ فرشتہ جابر لگایا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ عورتیں غصے میں گالی کے طور پر بولتی ہیں۔ عربی میں اس کی اصل قَطامۃ (بالفتح) ہے جو قَطَم (شہوت کی تیزی) سے مشتق ہے اور مبالغے کا صیغہ ہے۔ کوفے کی اس بدکار عورت کا بھی یہی نام تھا جس کے حسن و جمال پر عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ملعون عاشق ہو گیا تھا۔ وہ عورت حضرت علی علیہ السلام کی دشمن تھی۔ ابن ملجم سے کہا کہ اگر تو علیؑ کا سر لا دے تو میں تیرے ساتھ عقد کروں گی۔ وہ بدبخت اس کی محبت میں ایسا اندھا ہو گیا تھا کہ ۱۹ ماہ رمضان کی صبح کو مسجد کوفہ کے اندر نماز کی حالت میں حضرت علی علیہ السلام کے سر اقدس پر زہر آلود تلوار لگائی۔ اسی ضرب سے ۲۱ رمضان کو امیرالمومنین علیہ السلام کی شہادت ہو گئی۔ میر عشق مرحوم نے بضم اول و تخفیف دوم (قُطامہ) بھی کہا ہے۔

تھی بام پہ اپنے جو قطامہ سنوارے
یوں سامان یہ دیکھا تو بہت قہقہے مارے — میر عشق

قُطب :- (بالضم) وہ ثابت ستارہ جو ہمیشہ شمال کی طرف نکلتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خدا نے ہم کو کیا ہے بصد صفت موصوف
تڑپ میں برق ہیں اور قطب ہیں قرار میں ہم — بحر

قول فیصل۔ ایک ایسا ہی ستارہ جنوب میں بھی نکلتا ہے۔

اے ماہ تیری بزم کے دونوں ہیں میر فرش
ہیں قطب جو جنوب و شمال آسمان پہ — اسیر

شعرا تشبیہ و استعارہ کے طور پر بہت استعمال کرتے ہیں۔

ع قطب گردش نہیں کرتا فلک پیر کے ساتھ — امیر

ہر ذرہ گردوں میں کبھی ساقط نہ ہوئے گوشہ نشیں
مہر و مہ لاکھ پھریں قطب کہاں پھرتا ہے اختر

عوام اسی ستارے کو قطب تارا کہتے ہیں۔

کرے کیا سنگ گوہر روکشی اس سنگ دندان سے
گوہر دندان روشن میں ہے عالم قطب تارے کا مودع

چونکہ یہ ستارہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا اس لیے استعارۃً ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنی جگہ جما بیٹھا رہے۔

" " غزل میں ہے ماہ بر یع السیر دہ مہ وش
خواص اس کا ہے گھر میں دشمنوں کے قطب تارے کا ذوق

قطب ؛ وہ ولی اللہ جس پر دنیا کے انتظام کا اور نگہبانی کا مدار ہے عربی، مذکر، سالکین اہلسنت کی اصطلاح۔

قول فیصل - اسے زیادہ تر قطب الاقطاب کہتے ہیں۔

پھولوں میں ہے یوں گلاب خوش آب
جیسے قطبوں میں قطب الاقطاب محسن کاکوروی

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ایک ولی اللہ کا نام جو تمام اولیاء اللہ کے سردار اور افسر ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ اور ان کے وزیر دو شخص ہیں جن میں سے ایک کا نام عبد الرب اور ان کی جگہ قطب کے سیدھے ہاتھ کی جانب ہے۔ یہ شخص نگہبان و ناظر ملک ہے۔ دوسرے کا نام عبد الملک ہے اس کی جگہ قطب کے بائیں ہاتھ کی طرف ہے یہ ناظر ملائکہ ہے اس وجہ سے اس کا رتبہ عبد الرب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب"

مولف مذکور نے یہ عبارت کشف اللغات کے حوالے سے لکھی ہے۔

قطب ؛ اس قصبہ مہرولی کو کہتے ہیں جو دہلی سے آٹھ میل کے فاصلے پر آباد و واقع ہے اور جہاں قطب الدین بختیار کاکی مدفون ہیں۔ ان کو قطب صاحب بھی کہتے ہیں۔ (اہل دہلی کی زبان۔

محل نثر - ایک دفعہ برسات کا موسم تھا بادشاہ قطب میں تھے۔ (آب حیات)

قول فیصل - اسی کو قطب صاحب کی یا قطب کی لاٹ بھی کہتے ہیں بلکہ عام زبان یہی ہے۔ مولف نور اللغات نیز فرہنگ آصفیہ نے ذیل کے معنی اور بھی لکھے ہیں جو اردو سے تعلق نہیں رکھتے۔

(۱) وہ کیلی جس پر چکی پھرتی ہے۔ عربی (۲) سالار قوم، سپہ سالار (۳) افضل، عمدہ، برگزیدہ۔

قطب ؛ محور کے انتہائی سرے ہر ایک کا جس پر کرہ گردش کرتا ہے خصوصاً زمین کے محور کا ایک انجام وہ جنوبی یا شمالی نقطہ جو ہمیشہ ساکن رہتا ہے۔ عربی، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل - زمین کا وہ انجام جو دکھن کی طرف ہے قطب جنوبی اور جو اتر کی طرف ہے قطب شمالی کہلاتا ہے۔

قطب از جا نمی جنبد ؛ قطب اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے مقام سے نہ ہٹتا ہو یا کم حرکت کرے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر - اب تو پہلوانوں کے دم میں دم آیا۔۔۔ استاد اور شاگرد سارے کا سارا اکھاڑا اکیلے کو پٹ پڑا۔ جو داؤں یا دھکے سب ہی نے چلائے آخر ہے کہ قطب از جا نمی جنبد وہ ہے کہ لاٹ کی طرح گڑے کھڑے ہیں۔

(ڈپٹی نذیر احمد کے مضمون جسمانی ریاضت سے)

قول فیصل - دہلی میں، قطب از جا نمی جنبد بھی استعمال کرتے ہیں جیسے آخر اس کا سبب کیا ہے اور بھی ڈٹے ہیں۔ قطب از جا نمی جنبد۔ برسوں سے ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ (راقم الحروف)

قطب از جائے خود نمی جنبد بھی بولتے سنا گیا ہے۔

قطب جُنوبی ؛ زمین کے محور کا وہ انجام جو دکھن کی طرف ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطب جنوبی ؛ دکھن کی طرف کا وہ ستارہ جو جنوبی بحر منجمد پر واقع ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطب شمالی ؛ زمین کے محور کا وہ انجام جو اتر کی طرف ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطب شمالی ؛ اتر کی طرف کا وہ تارہ جو بحر منجمد شمالی پر واقع ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

محو ہے تیغ جنابِ شیخ علی اس ترک کی
ہے بھی ثابت صورت قطب شمال ہو گیا ابر

قول فیصل - مرزا بیت شعر لکھے، اکثر اسی کو قطب شمال بھی کہتے ہیں۔

ہیں جو معمورۂ عظیم و وسیع
ہو یا یا قطب شمال انھوں نے رفیع ناسخ

قطب نُما ؛ (بے اضافت) قطبوں کی سمتیں معلوم کرنے کا آلہ، قبلہ نما، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی اس کا ثبوت دے تو ذرا
ہم نے سیکھا ہے کس سے قطب نما نظم طباطبائی

قول فیصل - عوام قُطب نما (بضم اول و دوم) بھی بولتے ہیں۔

قطبی ؛ (بالضم) قطب سے منسوب، قطبی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قطبی ؛ یاقوت یا زمرد کا چھوٹا نگینہ۔ اردو

مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قطبی ؁ :- منطق کی ایک مشہور کتاب ، عربی مونث

قُطبَین بیہ (بضم اول و فتح سوم) محور یعنی جس لکیر پر زمین گردش کرتی ہے اس کے دونوں سرے قطب سماشیہ ، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ شمالی سرے کو قطب شمالی اور جنوبی سرے کو قطب جنوبی کہتے ہیں ۔

خبر کہتے ہیں کہ قطبین ہیں دونوں جانب
دو کرہ ہے یا توپ کی ساری ہیکل — قدر بلگرامی

قُطبین بیہ وہ ثابت تارے جو شمالی و جنوبی محور کے سرے پر واقع ہیں ۔ قطب شمالی و جنوبی ، عربی مونث ، ہیئت دانوں کی اصطلاح ۔

قطبین کے سایۂ ضیا میں
مشغول وہ گانے کی ردا میں — محسن کاکوروی

قط دینا :- قلم کی نوک کو ایک خاص طریقے سے تراشنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

بعض ہے اب کہ ہم مضمون ابروتیز لکھیں گے
قلم پر قط دیا یا باڑھ رکھوائی ہے خنجر پر — تنویر

قُطرِ :- (بضم) وہ سیدھی لکیر (خط مستقیم) جو دائرے کے ایک سرے سے چلے اور مرکز سے گزرتی ہوئی دوسرے سرے تک اس طرح چلی جائے کہ دائرہ دو برابر حصوں میں تقسیم ہو جائے ۔ عربی مذکر ، علم ہندسہ کی اصطلاح ۔

قطر کچھ ہو محیط اس کا ہے
وہی ہے ان کی کمر کی ناپ کی — اکبر الہ آبادی

قول فیصل ۔ اس کے لغوی معنی ہیں ہر چیز کا کنارہ اور اس کی اردو جمع اقطار ہے ۔

قطرات :- (بفتحات) بوندیں قطرے ، قطرہ کی جمع ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

بادۂ بے یار جیسے شرر دنا ہے بعید
جانتا ہوں قطرات ہو احمر آنسو — نسیم لکھنوی

قول فیصل ۔ تیز دوڑنے والی چیزوں کے معنی میں بھی کہا ہے جو عام نہیں ہے ۔

لبریز جو کرن کی آبلہ تار و سے زمیں
ذرے ہوئے رشک قطرات پروین — نظم طباطبائی

عام بول چال میں بسکون دوم (قطرات) ہے بعض شعراء نے نظم بھی کیا ہے ۔

سمجھ کر تاروں کو قطرات شبنم
یہ فلک کو دیکھتے ہیں نیپ ہر دم — نیر شکوہ آبادی

قُطرُب :- (بضم اول و سوم) جنون کی ایک قسم جس میں آدمی ایک جگہ قرار نہیں لیتا ، عربی ، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل بیع ۔ جو ان کی نصد کھلوایئے قطرب کی علامت پائی جاتی ہے حضور ! گوشت کبھی نہ چھوڑیئے گا ۔ یہ بڑی نعمت ہے — (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ قطرب اصل میں سیاہ رنگ کے ایک کیڑے کا نام ہے جو پانی پر چاروں طرف دوڑا دوڑا پھرتا ہے اور ایک جگہ قرار نہیں لیتا ۔ اسی مناسبت سے مرض مذکور کا نام رکھا گیا کیوں کہ اس کا مریض بھی ایک جگہ قرار سے نہیں بیٹھتا ۔ اور سب سے بھاگا پھرتا ہے ۔

قط رکھنا :- قط دینا ، قلم کی نوک کو اس قابل کرنا کہ اس سے لکھا جا سکے ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

جو شمع کا کوئی گل لے تو اور روشن ہو
جو اس پہ قط کوئی رکھے تو اور ہو طرار — قدر

قَطرَہ بیہ (بفتح اول و سوم) پانی کی بوند ، آنسو کی بوند ، کسی رقیق شے کی بوند جو چیز ٹپکے ، عربی ، مذکر فصیح ، رائج ۔

ہے تنزل بھی ترقی صاف طبع کے واسطے
دیکھ دو چند ہے موتی خشک قطرہ آب کا — ناسخ (دیوانی)

غم سے دل پر خون ہے قطرہ دیدہ تر میں نہیں
بادۂ گل رنگ شیشے میں ہے ساغر میں نہیں — آتش

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع ، باعتبار محل قطروں بھی رائج و فصیح ہے ۔

جذب دل دکھلا رہے تھے صفت موج رواں
خون کے قطروں سے اٹھا تھا قیامت کا دھواں — عزیز لکھنوی

فارسی قاعدے سے اس کی جمع قطرہ ہا بھی رائج ہے ۔

گلے میں یار کے ڈالا ہوں قطرہ ہائے اشک
انھی تار نظر سے جوں یہ گہر نہ دیکھ — جگر

یائے مجہول کے ساتھ قطرے بھی اس کی اردو جمع ہے

قطرے پانی کے ہیں ملیو زر یہ ہیرے کے کنول
برگ گل پر اوس کی بوندیں ہیں وہ شاہوار — نظم طباطبائی

انتباہ ۔ عربی اس کی جمع قطرات بھی مستعمل ہے ، عربی میں اس کی جمع قطر ہے ۔

قطرہ بیہ کسی رقیق شے کی ذرا سی مقدار ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ع خنجر کو تیرے قطرہ نہ میسر ہوا پانی — لا اعلم

قطرہ افشاں :- (بہ ترکیب اضافت) قطرہ چھڑکنے والا ، فارسی ، ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

ہمیشہ قطرہ افشاں رہتی ہے مژگان تر اپنی
برسا ابر کا میرے نہیں موقوف ساون پر — غافل

قول فیصل ۔ اس کا مرادف ٹپکانا ، ٹپکانا کے ساتھ ہے ۔

قطرہ افشاں ہو اگر دیدۂ پُر آب اپنا — تیر
زرش نشاں سکھایا ہوئے سیلاب اپنا — شکرہ آبادی

قَطرَہ افشَانی :- قطرہ چھڑکنا، بوند ٹپکانا، فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال
کارسان ابر تر کی قطرہ افشانی کو دیکھ — نظم
ایک بے وقت سفر جاری دشت دکھا — طباطبائی
قول فیصل - اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

قطرہ آنا :- بے ارادہ پیشاب نکلنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قطرۂ اشک :- (با اضافت) آنسو کی بوند، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
صورت قطرۂ اشک آنکھوں سے گر جائے گا
نقد غالب دولت سے جو پھیر جائے گا — تعشق

قطرۂ باراں :- (با اضافت) بارش کے پانی کی بوند، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
ہر ایک گوہر باراں ہے گوہر غلطاں — نظم
کھرے جائیں یہ موتی لگا کے تار برس — طباطبائی

قطرہ ٹپکنا :- بوند گرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج
دساتی کر ملی تو کر چھپے شل شرر خوں
کیا دخل ہے قطرہ تری شمشیر سے ٹپکے — گویا

قَطرَہ زن :- (بے اضافت) تیز رو، تیز دوڑنے والا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
ع قطرہ زن ابر بھی آ آ کے برس جاتا ہے — رشید
قول فیصل - نازک فرق کے ساتھ ایک معنی میں دوڑتا ہوا۔
قطرہ زن پھرتی ہے ہر موج ہوا پر بجلی
ڈھونڈھتی ہے کہ کہاں خاک ہے برباد میر — تیر

یہ لفظ زیادہ تر ابر کی صفت میں استعمال ہوتا ہے۔

قطرہ زن ہونا :- (ابر کے لیے) دوڑتا پھرنا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
گہ قطرہ زن گلشن میں ہو گہ دشت میں گہ بن میں ہے
گہ کوہ کے دامن میں ہے، مانند یار آستیں — نظم طباطبائی

قَطرۂ سیماب :- (با اضافت) بارش کے پانی کی بوند، فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
برداشت غیظ کی دل بے تاب میں نہیں — جو آ
آتش کی تاب قطرۂ سیماب میں نہیں — دبیر امیر

قطرۂ شبنم :- (بے اضافت) اوس کی بوند، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
بے لطافت قطرۂ شبنم نہیں ہے رات کو
آب چہرہ گل ہے حسن کے نکہائے عندلیب — لطافت

قطرہ قطرہ :- ایک ایک بوند، بوند بوند کر کے، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
قطرہ قطرہ مری آنکھوں سے جو خوں جاری ہے
جائے شبنم سر ہر خار پہ چنگاری ہے — محسن
قول فیصل - اس کا مفہوم ہے ایک ایک بوند سے
ع قطرہ قطرہ مرے اشکوں کا سرق ہے — لاہم
قطرہ قطرہ ٹپکنا، قطرہ قطرہ جاری ہونا اس کے مصرف ہیں۔

قطرہ قطرہ بہم شود دریا :- ایک ایک بوند یکجا کر کے دریا ہو جاتا ہے۔ یعنی تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ فارسی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
نا تو ہیول سے چہرہ فصلہ کو دیکھئے صد
قطرہ قطرہ جمع بہم ہوست دریا می شود — مسعی
قول فیصل - عام بول چال میں۔ قطرہ قطرہ بہم شود
زبانوں پر ہے۔
مندرجہ بالا شعر میں ضرورت شعری کی وجہ سے تصرف کے ساتھ نظم کیا گیا ہے۔

قطرہ قطرہ جمع گردد آنگہے دریائی شود :- جب قطرہ جمع ہو جاتا ہے تو دریا ہو جاتا ہے۔ یعنی تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل - بعض معنی میں کمی کے ساتھ قطرہ قطرہ مل کے سیل ہو جاتا ہے بھی استعمال میں ہے۔
قطرہ قطرہ مل کے ہو جاتی ہے سیل — نظم
ذرہ ذرہ مل کے بن جاتی ہے سد — طباطبائی

قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے :- تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے، اردو مثل، فصیح، رائج۔
یہ آنسو کی ہی مل بڑھ کر مری کشتی ڈبوئیں گے
مثل سچ ہے کہ قطرہ قطرہ دریا ہو ہی جاتا ہے — جلیل

قطرہ کرنا :- دوڑنا، تیز چلنا، اردو مصدر، متروک۔
آتا ہے وہ قطرہ کیے پانی سمندر سے پیے — نظم
گزرا ادھر سے کبھی اے گل سے ادھر پائیں — طباطبائی

قطرہ گرنا :- بوند ٹپکنا، اردو مصدر، فصیح، رائج
بیج گرتا ہوا قطرہ تھا سماک رامح — نظم
گرکے ٹھہرا وہ سر برگ سماک اعزل — طباطبائی

قطرۂ ناپاک :- نجس قطرہ (مجازاً) منی کی بوند جس سے نطفہ قرار پاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
پاک سے کچھ اسے میں قطرۂ ناپاک ہوں
برتا گیا جائے کیا ہے میں تو سرشت خاک ہوں — قلق
قول فیصل - اسی کو قطرۂ نجس بھی کہتے ہیں۔

تم نماز نہیں پڑھتے اس کو قطعاً برداشت نہیں کروں گا
قول فیصل۔ یہ لفظ مفعول مطلق ہے۔ تحقیق اور یقین کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

قطعات :۔ کسی چیز کے ٹکڑے، قطعہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ لغوی یہ اس قطعہ کی جمع کے معنی میں مستعمل ہے جس کے معنی ہیں دو یا دو سے زیادہ بیتوں کی نظم جو ایک ہی مضمون پر مشتمل ہو۔ اس کے علاوہ اور کسی قطعہ کی جمع کے معنی میں شاعری میں بھی مستعمل ہیں۔

قطع امید :۔ (باضافت و تشدید، بہ تخفیف) آس ٹوٹنا، توقع اٹھ جانا، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

ستم ہے قطع امید آہ کیا ہو گیا ٹھنڈا وحشت
دل شیدا کہ اک طوفان تھا گویا اضطراب اس کا کلکتوی

ثابت ہے آدمی پہ خطائے ہوا و ہوس
پر قطع امید دل ہے سزائے ہوا و ہوس تجر

قطع بریدہ :۔ کاٹ چھانٹ، تراش خراش، فارسی، اسم، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں صرف اہل حرفہ قطع و برید کہ یعنی بغیر ہائے ملفوظہ کے نہیں بولتے۔

قطع بگاڑ دینا :۔ سخت خراب کر دینا، چہرہ مسخ کر دینا، خوب مارنا، اردو، مونث، فصیح، رائج۔
محل استعمال: فراش کو مارے جوتوں کے فرش کر دیا، وردی کی قطع بگاڑ دی۔ (طلسم ہوشربا)

قطع بنانا :۔ انداز اختیار کرنا، شکل و صورت بنانا، اردو، مونث، فصیح، رائج۔
محل استعمال: نیچی اچکن لمبی ٹوپی، اونچا گھٹنا، تم نے اپنی قطع خبطوں کی بنائی ہے

قطع بندی :۔ (بے اضافت) ٹکڑے ٹکڑے الگ کر کے گانا، صدبندی کرنا، اردو، مونث، موسیقی کی اصطلاح۔

محل استعمال: علم موسیقی میں نواب صاحب سمندر تھے ...... ایسی ترکیب اور قطع بندی سے زنجے پڑھتے تھے کہ باکمال ڈھاڑی بھی نہ پڑھ سکتے تھے (قدیم ہندو ہنر مندان اودھ)

قطع بھونڈی ہونا :۔ بری صورت ہونا، مضحکہ خیز شکل ہونا، اردو، مونث، عوام کی زبان۔

بھونڈی ہے بے ہنگم عجب بے ڈول ہے زاہد کی قطع
رند اس کو دیکھ کر کیا سخت ہو سکتے ہوئے داغ

قول فیصل۔ بعض اسی معنی میں، قطع بے ہنگم ہونا اور قطع بے ڈول ہونا بھی عام کی زبان ہے۔

قطع تعلق :۔ (باضافت) لگاؤ نہ رکھنا، میل ختم کر دینا، ترک تعلق، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

وہ حال میں قطع تعلق ہے سلطنت
آزاد کی جبیں پہ الف ہو لئے عیش تجر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

ہو چکا قطع تعلق تو جفائیں کیوں ہیں
جن کو مطلب نہیں رہتا وہ ستاتے بھی نہیں داغ

مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر کرنا کی مثال میں پیش کیا ہے۔

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی غالب

حالانکہ شعر میں، تعلق قطع کرنا کی مثال ہو سکتی ہے نہ کہ قطع تعلق کی۔

قطع دار :۔ بے اضافت، خوشنما، قطع دار، اردو، صرف، فصیح، رائج۔
محل استعمال: لوح زمرد نگار ہے۔ ذرا بنا ہے قطع دار ہے۔ (طلسم فصاحت)

قطع دائرہ :۔ (باضافت) دائرے کا وہ حصہ جو کسی قوس سے گھرا ہوا ہو، فارسی ترکیب اصطلاح ہندسہ۔

قطع راہ :۔ (باضافت) راستہ طے کرنا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جو بر سلک راہ کرتے ہیں اس بے پناہ میں
اندر دل ہو ذوالفقار سے بھی قطع راہ میں مرزا آتش

قطع رحم :۔ (باضافت) رشتہ داروں سے ترک تعلق کرنا، عزیزوں کو چھوڑ دینا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قطع سخن :۔ (باضافت) بات کاٹنا، قطع کلام، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بدگمان صاف
قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف عروج

قول فیصل۔ جب کسی کی بات کاٹتے ہیں تو اس خیال سے کہ اسے برا نہ معلوم ہو بات کاٹنے سے پہلے معافی مانگتے ہوئے کہتے ہیں۔ "آپ کا قطع سخن کرتا ہے"

قطع علائق :۔ (باضافت) دنیا کے جھگڑوں سے کوئی مطلب نہ رکھنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم نے جب قطع علائق پہ ارادہ باندھا
چھاؤ کر خلعت شاہی کو لنگوٹا باندھا تجر

قطع کرنا :۔ (۱) کاٹنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔
دیکھتا کوئی نہیں تاریخ در روز سعد و نحس
قطع کرتا ہے جو منظور آخری پوشاک کا نفیس

قطع کرنا :۔ (۲) طے کرنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے
جلوہ کیا سحر کے رخ بے حجاب نے میر انیس

قول فیصل۔ فاصلہ، دشت وغیرہ کے لیے بھی کہتے ہیں۔

قطع کرنے ہیں سب سیں و قبیل
دشت قبچاق و بیشہ اسرائیل — نجم طباطبائی

قطع کرنا :- چھوڑنا، ترک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
غیرے کہاں آتا تو جب خط میں لکھ
بحر سید تھا اس روزے بالکل کی قطع ۔ — ظفر شاہ

قطع کرنا :- (بات گفتگو کے بیچ) بیچ سے کاٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
کہہ بیتاب ہیں قرار سے ظفر آپ اور طول
گفتگو تونے تا ہر اک بحر بہ روز کی قطع — ظفر شاہ

قطع کلام :- (باضافت) کسی کی بات کے درمیان میں بول اٹھنا، دوسرے کی بات کاٹنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
غرض کچھ کہنا چاہتا ہو غلام ذ بیرا ہو جائے قطع کلام — حمیدہ

تعدا لفضیل ۔ کسی کی بات کاٹنا ہوتی ہے تو معافی مانگتے ہوئے کہتے ہیں ۔ قطع کلام ہوتا ہے ۔ اس کا ایک مفہوم لیا گیا ہے ایک بات کو چھوڑ کے دوسری بات کرنے لگنا ۔ مگر یہ قلیل الاستعمال ہے ۔
بے وصف تیغ میں اب اس جگہ سے قطع کلام
چھٹی ہے مدح فرس میں مگر سخن کی لگام — انیس

قطع مراحل :- (باضافت) مرحلے کو طے کرنا یعنی سفر کرنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
محل تنبیہ ۔ زرد شاہ با فخر اس سمت کو عقیق روانہ ہوا اور بعد قطع مراحل بطئی منازل کے ... قریب اس ملک کے پہنچا ۔ (طلسم ہوش ربا)

قطع مسافت :- (باضافت) راستے کا فاصلہ طے کرنا ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
ہوشیاری یاں خبر ہے اب کہ غفلت ہے یہیں
ہے ترے مشکل بہت قطع مسافت ہو یہیں — عزیز لکھنوی

قطع منازل :- (بے اضافت) منزلوں کو طے کرنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
راہ الفت میں قضا حیران ہو کر رہ گئی
راہبر کی سرعت قطع منازل دیکھ کر — حسرت کلکتوی

محل تنبیہ ۔ خورشید نے اس کو بھی رہا کر کے اپنے ہمراہ لیا طرف طلسم خورشید نگار رستے چلے ۔ بعد قطع منازل و طے مراحل قریب ایک قلعہ دسیع کے پہنچے ۔ (طلسم ہوش ربا جلد ہفتم)

تعدا لفضیل ۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ محمود الگ تلاش میں چلے ہیں ۔ صکل خان و خسرو شیر دل مع لشکر جستجو میں قطع منازل کر رہے ہیں ۔ (طلسم ہوش ربا جلد ہفتم) یہ کے ساتھ بصیغۂ واحد " قطع منزل " بھی مستعمل ہے
اور یوں آواز محو قطع منزل ہو گئی
عکس کو بھی قربت پرواز حاصل ہو گئی — جوش ملیح آبادی

قطع منازل طے مراحل ۔ یہ دونوں ترکیبیں ایک ساتھ زیادہ استعمال کرتے ہیں ۔ خورشید نے اس کو بھی رہا کر کے ہمراہ لیا ... بعد قطع منازل طے مراحل قریب ایک قلعہ وسیع کے پہنچے ۔ (طلسم ہوش ربا)

قطع نظر :- (باضافت) اس کے علاوہ، اس پر بھی تاہم، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قطع نظر اس کے :- (تابع فعل) اس کے علاوہ اس کے ماسوا، بجز اس کے، اس کے بغیر، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل تنبیہ ۔ انہوں نے مجھ پر نوٹس دیا، دعویٰ کیا قطع نظر اس کے ایک جھوٹی رپورٹ بھی میرے خلاف تھانے میں لکھوا دی۔

قطع نظر کر کے :- اس کے اضافے کے ساتھ نظر کے، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل تنبیہ ۔ بلا شبہ ہم اختلاف مذہب سے قطع نظر کر کے ہندو مسلمان میں دوستی محبت و یگانگت اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ چاہتے تھے ۔ (سید کے ایک مضمون سے)

قطع نظر کرنا :- کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا، کسی کا ذکر نہ کرنا ۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
سر جائے گا دیکھیں تو نظر میں اُدھر ہی جائے گی
کیا تیری تیغ سے ہم قطع نظر کریں گے — میر
اپنے اس دل کی طرف سے کرتا ہوں میں اب قطع نظر
آپ کے نور نظر کا ہے خیال اے سرور — ذوق

تعدا لفضیل ۔ اس کی نفیس صورت قطع نظر کر دینا بھی رائج و فصیح ہے ۔
نصیری صرف اسم ذات سے قطع نظر کر کے
ترے ہر صفت کی علی کو کہتے ہیں مثنا خدا ہم بھی — محشر لکھنوی

قطع نظر ہونا :- خیال نہ رہنا، التفات نہ رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
انھیں سوال پہ زعم جنوں ہے کیا لڑیے
ہمیں جواب سے قطع نظر ہے کیا کہیے — غالب

قطع و برید :- (کتر بیونت کے لیے) کانٹ چھانٹ، تراش خراش، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج ۔
گل چاک چاک کر رہے ہیں اپنے پیرہن
شاید قبائے یار کی قطع و برید ہے — آتش
تعدا لفضیل ۔ جسم کے لیے بھی کہا ہے ۔
غل تھا ہو نذر عین خوشی گر بیابی ہو
جوڑ سے جوڑ جدا قطع و برید ایسی ہو — نفیس

قطعہ :- (بالکسر، فتح سوم) زمین کا ایک ٹکڑا، آراضی کا ایک جز، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کے دور کپ کا حوالہ دیتے ہوئے رقم مانگی مگر انھوں نے قطعی انکار کر دیا۔ کہنے لگے میں کسی کو نہیں جانتا۔

قطعیت:۔ قطعی ہونا، حجت ہونا۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قطعی گز:۔ درزیوں کا گز جس سے کپڑا ناپ کر قطع کرتے ہیں۔ یہ گز سرکاری گز سے کم ہوتا ہے مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قطمیر:۔ (بالکسر و یائے معروف) اصحاب کہف کے وفادار کتے کا نام جو اصحاب کہف کے ساتھ ہی ساتھ آیا اور کوہ رقیم کے غار میں انھیں کے قریب اس کا مقام ہے۔ اصحاب کہف کی طرح خدا کے حکم سے وہ بھی زندہ ہے اور وہی غار میں سو رہا ہے۔

قطمیر سے کروں گا سگ یار کا گلہ
وہ رتبہ کہ غار میں جو ہوئی ہڈیاں خبرا — تجر

قطن:۔ (بالضم) پنبہ، روئی۔ عربی۔ مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

گرد جب برف مثل قطن محلوج
ہو یہ صاحب وقت دریائے موج مثلج — [illegible]

قطی:۔ (بضم اول و تشدید دوم) ڈبا۔ عربی۔ مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع جیسے قطی میں کالے انگور — [illegible]

قول فیصل۔ کسی زمانے میں سقط کا ... ڈبوں میں رکھ کے ... تھا، ان کو قطی کہتے تھے۔ اب یہ لفظ زبانوں پر بہت کم آتا ہے۔ انگور کے لیے انگور کی پٹاری۔ عام زبان ہو۔

قعب:۔ بڑا پیالہ جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے۔ عربی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

محاورہ ... جب خدمتگار پہلی قعب اس کے برابر لایا تو اس نے دونوں کنارے پکڑ کر ساری قعب اس کے ہاتھ سے لے پیچے سمیت اپنے آگے رکھ لی۔ (نور اللغات بحوالہ توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اردو میں اس کا استعمال کتابی ہے اس صورت میں متروک ہے

قعدہ:۔ (بفتح اول و سوم) نماز میں التحیات پڑھتے وقت بیٹھنا، عربی، مذکر۔ حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

ع قعدے میں لگن قیام میں شیخ — محسن کاکوروی

قعر:۔ (بالفتح) کنواں یا دریا کی گہرائی، گہرائی عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گڑھے کے معنی میں بولتے ہیں

قعر:۔ بڑا گڑھا۔ عربی۔ مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میرے نالوں سے ہوا دریا یہ خشک
قعر دریا بھی جزیرہ ہو گیا — اسیر

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں، فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ قعر دریا اور قعر جہنم کہتے ہیں۔

قعر دریا کا تلاطم تھا طلب گار حریف — وحشت
حیف ان درگوں پہ جو آغوش ... — کلکتوی

قعر جہنم:۔ (بالاضافت) دوزخ کا گڑھا یعنی دوزخ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح ...

ع آنکھیں کھلیں تو قعر جہنم نظر پڑا — میر انیس

قعر مذلت:۔ (بالاضافت) ذلت کا گڑھا انتہائی ذلت کا مقام۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شور ہے قعر ذلت کے گرفتاروں میں
کام آئے گی کچھ اسلام پناہی کہ نہیں — مصحفی

قول فیصل۔ قعر ذلت میں گرنا اس کا خاص محاورہ ہے۔

قعود:۔ (بضم اول و واو معروف) نماز کی حالت میں ایک خاص طریقے سے دو زانوں کے بل بیٹھنا۔ عربی۔ مذکر۔ اصطلاح فقہ۔

ع نہ قعود آتا ہے اس کو نہ سجود آتا ہے — غالب

قول فیصل۔ قعود میں ہونا اس کا خاص محاورہ ہے

ع سجدے میں ہو صراحی ساغر قعود میں ہو — [illegible]

اس لفظ کا استعمال لفظ قیام (نماز میں کھڑے ہونے کی حالت) کے ساتھ زیادہ ہے یعنی قعود و قیام کہتے ہیں۔

سر سجدے میں دل تھے قعود و قیام میں
کیا صبح کی بہار تھی فوج امام میں — مرزا دبیر

لفظ قیام کو مقدم کر کے بھی کہتے ہیں۔ بلکہ یہ صورت نسبتاً زیادہ ہے۔

کیا تھا یہ اضطراب دکھوں جان نہ پوچھ
تیرے مریض غم کا قیام و قعود تھا — [illegible]

قفا:۔ (بفتحتین) پشت گردن گلے کا وہ حصہ جو پیٹھ کی طرف ہے۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بچھڑے ہوئے ہو کیا کسی کے ساتھ سوئے ہو
قفائی ... جو چھپا کی معلوم ہوتی ہے — [illegible]

قفا:۔ پیچھے پشت کی جانب، پیٹھ کی طرف عربی مؤنث، متروک۔

قفائے ناقہ گر آئیں خستہ گھبرا کر
نہ آسے لیں کوئی وارفتہ ... — مصحفی

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ جیسے قفائے ناقہ، قفائے قافلہ، قفائے جیش وغیرہ۔

فغاں ... ہے یہی جو ... درد انگیز
قفائے قافلہ ... بے قرار — مصحفی

کیوں کر نہ زرد ہو گل خورشید باغ میں
پہر پہر کے دیکھتا ہے کہ غم ہے قفس نشیں — بحر

قفس ۱۔ (بفتحتین) پنجرہ جس میں پرند جانور پالنے کی غرض سے بند کئے جاتے ہیں۔ عربی مذکر فصیح و رائج۔

یہ ہوا کیسی چلی تنکوں نے گھیرا ہے مجھے
آشیانے سے مرے میرا قفس پیدا ہوا — عزیز لکھنوی

تسول بتفعیل۔ عربی میں اس کا اطلاق دونوں صورتوں سے ہے۔ یعنی قفس بھی ہے اور قفص بھی۔ مگر فارسی والے سین ہی سے لکھتے ہیں اردو میں بھی اسی طرح ہے۔ صاحب برہان کے نزدیک قفس معرب قفص ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قفس کے معنی جال اور کابک بھی لکھے ہیں مگر اردو میں عام طور سے پنجرے ہی پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ بانس کی تیلیوں یا کسی قسم کے تنکوں یا اسی کے تاروں یا لوہے کے دو کے جوڑے بڑے سے قفس تیار کیا جاتا ہے۔ لوہے کے تاروں سے تیار کئے ہوئے قفس کو قفس آہنی کہتے ہیں جیسے "صندوز نگی نکلے قفس آہنی لیے ہوئے سرخ مو کو گرفتار کر کے بند کیا"

(طلسم ہوش ربا)

شعری ضرورت کی بنا پر فولاد کا قفس بھی کہا ہے

نصل گل اٹھتا ہے کچھ کہ ستم صیاد کا
توڑ ڈالوں گا اگر ہوگا قفس فولاد کا — (نظم)

نوبل گو شعراء نے قفس سے زیادہ تر بلبل کا پنجرہ مراد لیا ہے۔

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری تھی جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو — غالب

صیاد گل عذار دکھاتا ہے سیر باغ
بلبل قفس میں یاد کرے آشیانہ کیا — ذوق

بلبل کے علاوہ اور جس طائر کا قفس ہوتا ہے اسے طائر کے نام کے ساتھ بولا جاتا ہے جیسے قفس کبک

ہے یاد خرام [illegible] کی مست ہو کبک
لٹکا دو مرے لگے پر رائیں قفس کبک — انشا

اس کا صرف ، بنانا ، تیار کرنا ، توڑنا ، ٹوٹنا ، لٹکانا اور لٹکنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

صیاد تجھ کو پاس ہے لازم غریب کا
لٹکا دے شاخ گل سے قفس عندلیب کا — امیر مینائی

خوشی تو یہ ہے چمن میں قفس لٹکے گی
کہ جس شجر پہ نشیمن تھا وہ شجر دیکھا — سرور لکھنوی

قفس میں قید کرنے کو "قفس میں بند کرنا" کہتے ہیں۔

چھٹنے نے جو اک غم سے پھنسے اور غم میں ہم
جیسے قفس میں ہوتے ہیں مرغان دام بند — دبیر

قفس سے چھوٹنا اور اسی معنی میں قفس سے رہا ہونا ، قفس سے رہائی پانا وغیرہ بولتے ہیں

غنیمت ہے قفس ، فکر رہائی کیا کریں ہمدم
نہیں معلوم اب کیسی ہوا چلتی ہے گلشن میں — ناسخ لکھنوی

اب جو چھوٹے بھی ہم قفس سے تو کیا
ہو چکی واں بہار بھی آخر — میر حسن

استعارے کے طور پر قید خانے کو بھی قفس کہتے ہیں اور جسم انسانی سے بھی مراد لیتے ہیں۔

قفس کے تنکے یا تاروں کو قفس کی تیلیاں کہتے ہیں۔

قفس کرنا ۱۔ تنگ کرنا ، اردو صرف متروک

مرغ روح اپنا کہیں پرواز کر جائے نہ یاں
جو کر مدام سینے کو اے صیاد کے بے پر قفس — انشاء

قفل ۱۔ (بالضم) تالا جو کنجی سے بند کیا اور کھولا جاتا ہے۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج۔

مژدہ ہو مسکینوں کو پہلا ترحید کا
تماش قفل میکدہ تھا اس کلید کا — دبیر

تسول بتفعیل۔ عربی میں بضم اول و دوم قفل بھی ہے۔ لیکن اردو میں بسکون دوم (قفل) مستعمل ہے۔ البتہ عوام کی زبان پر بضم اول و فتح دوم (قُفَل) ہے۔ شیخ امداد علی بحر نے دو مقامات پر بتحریک دوم بھی کہا ہے۔

حنائی ہاتھ اس قاتل کے تڑپا گئے روحوں کو
قفل ٹوٹے گا اب دزد حنائے حنائی کا — بحر
خون بیٹھے ہو گیا غضب ہو فراخ کیسے کچھ تب ہے
سمجھ گیا میں جو خال لب ہے قفل ہے دسا زہ دہن کا — بحر لکھنوی

دونوں شعروں میں اس لفظ کو چاہے قفل (ضم اول و فتح دوم) پڑھیے چاہے قُفُل (بضمتین) پڑھیے پہلی صورت میں عوام کی زبان ہے اور دوسری صورت میں صحیح تو ہے مگر باعتبار اردو فصیح نہیں ہے۔

اس کا صرف بند کرنا ، توڑنا ، ٹوٹنا ، کھلنا ، کھولنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ محل کے اعتبار سے قفل کی جمع واؤ نون کے ساتھ (قفلوں) رائج و فصیح ہے۔ جیسے "اتنے خزینے اور دفینے نکلے کہ وہم کی کنجی بھی ان قفلوں کو نہ کھول سکے۔" (دربار اکبری)

عوام اسی کو تلعث (بضم اول و فتح دوم) بھی کہتے ہیں۔

قفلِ ابجد :- (باضافت) ایک خاص قسم کا تالا جو بغیر کنجی کے کھلتا ہے اور بند ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا ۔ غالب

قول فیصل۔ موجودہ دور میں اس قفل کا رواج نہیں رہ گیا ہے۔ پرانے زمانے میں بہت استعمال ہوتا تھا جیسا کہ صاحب فرہنگ آصفیہ "قفل ابجد" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ایک قسم کا گول مکے دار قفل جس میں حروف ابجی لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ان حروف کو ترتیب سے ملا دیتے ہیں تو قفل کھل جاتا ہے اور جب گڈمڈ کر دیتے ہیں تو بند ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے انگریزی قفل اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ لکھے ہوئے بہت بکتے ہیں۔"

قفل باندھنا :- مرزبندی اس بٹیر کا لڑائی کی حالت میں تھک جانے پر دم لینے کے خیال سے مقابل بٹیر کی چونچ میں اپنی چونچ ڈال کے پیچھے کی طرف اس کا سر جھکا لینا۔ اردو صرف، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس معنی پر قفل ڈالنا بھی بولتے ہیں۔

قفلِ بستہ :- (بے اضافت) قفل لگا ہوا۔ مستعمل، غیر فارسی ترکیب، صفت، متروک

سجدہ جدا قفلِ بستہ
ہوا رکھی در شہر ان حارستہ — (لالۂ صحرا منظوم)

قفل بگڑنا :- تالا خراب ہونا، قفل ناکارہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دروازہ کھول کر وہ جانے کو تھا مجھے
طالع کا پیچ دیکھئے بگڑا کہاں پہ قفل ہے — (لطافت لکھنوی)

قفل بند :- وہ چیز جو مقفل ہو (از الفاظ)۔ قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قفل بند ہونا :- (لازم) تالا پڑنا، قفل لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا جانے شب وصل گئے چھپ کے کدھر سے
تا صبح جو دیکھا تو رہا قفل مکاں بند — داغ

قول فیصل۔ اس کا متعدی (قفل بند کرنا) بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "آپ گھر کا قفل بند کرنا بھول گئے تھے وہ تو کہئے خیریت ہو گئی کہ ہم نے دیکھ لیا ورنہ کوئی کچھ اٹھائے جاتا۔"

قفل پڑنا :- قفل لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قفل ڈیوڑھی پہ سرِ شام سے پڑ جاتے ہیں
خیر دروازہ اگر شوق سے در آتے ہیں — دختر جاوید

قفل توڑنا :- (۱) جس تالے کی کنجی گم ہو گئی ہو اس کو کسی چیز سے توڑ کے کھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

توڑ دو قفل در گنجینۂ گوہر
اے امیرو! در دیا توڑ ہیں گر جوہر — بجر

قفل توڑنا :- (۲) چوری کرنے کے لئے تالا توڑنا، تالا توڑ کے چوری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حسینان جہاں کب حسن کی دولت لٹاتے ہیں
لیا بوسہ جو ہم نے قفل توڑا گنج قارون کا — بحر لکھنوی

کھلا یہ بھی محبت سے دزدان مضامین کے
عجب کیا قفل توڑیں خاک ہو کر گنج قارون کا — کیف لکھنوی

قول فیصل۔ تخصیص کے لیے کر، دعلامت مفعول کے اضافے کے ساتھ "قفل کو توڑنا" کہتے ہیں۔

پر نہ اس بے قرار نے چھوڑا
گنج پنہاں کے قفل کو توڑا — تعشق لکھنوی

وضاحت کے لئے در یا دروازہ بھی لاتے ہیں۔ مثلاً ذیل کے شعروں میں "قفل در میخانہ توڑ"

اور "در گنج شہیداں کا قفل توڑ" نظم کیا گیا ہے۔

ابر اٹھا اب تو تو ہمراہ اے دل دیوانہ توڑ
گر نہیں ساقی نہ ہو قفل در میخانہ توڑ — لطافت لکھنوی

نہ گھبرا اے دلِ مفلس اندھیری رات آنے دے
کسی دن قفل توڑیں گے در گنج شہیداں کا — تسلیم لکھنوی

لفظ "در" یا "دروازہ" کو حذف کر کے بھی کہتے ہیں۔ جیسے "خزانے کا قفل توڑنا" کے معنی ہوئے "خزانے کے دروازے کا قفل توڑنا"۔

کہاں سے لائے تم اک غم بھرا ہوا مال کہو
تمام قفل تو توڑا نہیں خزانے — سالک دہلوی

قفل ٹوٹنا :- (لازم) تالا ٹوٹنا، قفل ٹوٹ کے چوری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نحو زباں کی کھولے لب ان دانتوں کہ [illegible]
چوری اس گھر میں ہوئی یہاں قفل اکثر ٹوٹ کر

قفل جڑنا :- تالا ڈالنا، قفل لگانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

محل مستعمل۔ خدمت گار کرسی باہر گیا اور اندر سے قفل جڑ دیا۔ (آب حیات)

قفل چھوٹا ہونا :- تالے کا ایسا خراب ہونا کہ ذرا سے جھٹکے یا اشارے سے بغیر کنجی کے کھل جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چھوٹا ہے قفل میکدہ اے میکشوں تو یہ
بنے رو محتسب کو محاسب کلید سے — داغ

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "قفل چھوٹا ہو جانا" بھی فصیح، رائج ہے۔

گفتگو جب کی دروغ اس نے تو سمجھا کھل گیا
ہو گیا قفلِ دہن جب وقت چھوٹا کھل گیا

محل کے اعتبار سے نکلنا کے ساتھ "قفل چھوٹا نکلنا" بھی استعمال کرتے ہیں۔

بذر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ققنس بھی حسن صورت میں شاگرد اس کا تھا
گویا کہ ہم صفیر وہ روح القدس کا تھا میر حسن

قول فیصل۔ کہتے ہیں کہ ققنس کی عمر تقریباً ایک ہزار سال تک ہوتی ہے اور اس کی مادہ نہیں ہوتی محققین نے اس کی پیدائش کے بارے میں لکھا ہے کہ جب یہ پرندہ بڈھا ہو جاتا ہے تو لکڑیاں جمع کر کے ان کے ڈھیر پر جا بیٹھتا ہے اور اپنی چونچ جس میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں آوازیں نکالنے لگتا ہے۔ جب ایک سوراخ سے دیپک راگ نکلتا ہے تو وہ اسی وقت اس سوراخ پر زیادہ زور دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دیپک راگ کی تاثیر سے ان لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے اور ققنس اسی آگ میں جل بھن کے راکھ ہو جاتا ہے۔ خدا کی قدرت سے اس راکھ پر پانی برس جاتا ہے پھر اس راکھ سے خود بخود ایک انڈا پیدا ہوتا ہے اس انڈے سے دوسرا ققنس وجود میں آتا ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ اس کی چونچ میں تین سو ساٹھ سوراخ ہوتے ہیں۔ اور ہر سوراخ سے ایک علیحدہ راگ نکلتا ہے جب اس کی موت کا دن آتا ہے تو لکڑیاں جمع کر کے ان پر بیٹھ جاتا ہے اور اپنی چونچ کے سوراخوں سے آوازیں نکالنے لگتا ہے اور اپنی آواز سے مست ہو کے پروں کو جھاڑتا اور بازوؤں کو پھڑپھڑانے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے پروں سے چنگاریاں جھڑنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔

اے پری کب مشتعل ہے آتش رنگ حنا
بال ققنس کی طرح جھاڑ یہ شرارے ہاتھ پاؤں ناسخ

اور چنگاریوں سے لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے وہ اسی آگ میں جل جاتا ہے باقی حالات اور کیا ہیں جو اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ بعض شعرا نے اس کے مست ہو کے پروں کو جھاڑنے اور بازوؤں کو پھڑپھڑانے کی کیفیت کو رقص سے تعبیر کیا ہے۔

نکلے تیس صوفی حال کرتے وال جو جل جاتا
ہم بیر سرغ قاف و ققنس پر قاص کا جوڑا انشا

انشا نے ذیل کے شعر میں تشخص اور ققنس قافیہ کیا ہے جو اصلاً صحیح نہیں ہے۔

سیمرغ عنقا اور ققنس
غش ہوتے تھے دیکھ تشخص انشا

قُل :- (بالضم) درویشوں کے سالانہ فاتحے کا دن جس میں چاروں قُل پڑھے جاتے ہیں۔ اردو بول کر، سالکوں کی اصطلاح کیا غضب کرتی اس سے جا کر یہ کہتا نہیں

گر چہ تجھ پر شیوہ نا مہربانی ختم ہے
پر ترے عاشق کا اور قُل ہے کہنے میں آج
تُو میں ہو تو بھی شریک آ یار جانی ختم کو نظیر

قول فیصل۔ لفظ قل عربی میں امر کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں کہو، بولو، اردو میں ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ ذیل کے چار سورتہا ئے قرآنی کو چاروں قُل کہتے ہیں سورہ اخلاص، سورہ ناس، سورہ کافرون، اور سورہ فلق، ان چار سورتوں کو مجموعی طور پر چو قل اس لیے کہتے ہیں کہ ان چاروں کی ابتدا لفظ قل سے ہوتی ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس نام کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے "چونکہ ان سورتوں میں خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول مقبولؐ کی طرف خطاب کر کے کہیں فرمایا ہو اے محمد کہہ دو، اللہ واحد ہے کہیں فرمایا ہے کہ اے محمد کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں، صبح صادق کی سپیدی پیدا کرنے والے خدا سے شر وغیرہ سے کہیں فرمایا ہے، کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں رب ناس بادشاہ عالم وخلائق سے، کہیں ارشاد ہے کہہ دو اے محمد کافروں سے۔ بس اسی وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ ورنہ کسی سورے کا نام سورہ اخلاص کسی کا نام سورہ فلق کسی کا نام سورہ ناس اور کسی کا نام سورہ کافرون۔ سب اردو والوں نے اس وجہ سے کہ ان سورتوں کا فاتحہ پڑھنے میں معاوج یہ قل پر ہو کے اطلاق کر کے محاورہ بنا لیا گیا۔"

قلا :- (بالفتح) گرہ باز کبوتر کا سر نیچے ٹانگیں اوپر کر کے گھوم جانا۔ اردو مونث کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قُلا :- بضم قاف، گھوڑے کا ایک رنگ۔ اردو صفت سلوتریوں کی اصطلاح قلیل الاستعمال۔

محاورہ۔ بعض سنزہ یا کمیت گھوڑا خریدنا چاہیے تھا قلا خرید لائے یہ عام طور سے منحوس کہا جاتا ہے ہمارے پاس بھی عجائب بخت رہا جس کے سبب میں گرفتار رہا۔

قلابازی کھانا :- سر نیچے ٹانگیں اوپر کر کے اپنے آپ کو الٹ کر کے دوسری طرف گرانا، اردو عوام کی زبان۔

یہ لوٹ آیا قلابازیاں جو کھاتا ہے
کبوتری کا جنا ہے وہ یا کسی نٹ کا جان صاحب

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے بچے کا نخنیا کھانا اور لوٹا لوٹ ناجی سی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلابہ :- (بضم اول وتشدید دوم) ریکا ملتی

ترکی عربی مذکر۔ فصیح ، رائج۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے کچھلی کا کانٹا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو عربی سے لیے ہیں۔ لیکن اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں برتتے، یہ لفظ قلب بمعنی الٹنے سے مشتق ہے۔

قلاجنگ :- زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹیک کے اور ٹانگیں اونچی کر کے اپنے آپ کو الٹنا اور پہلوانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا کرتب کھانے کے ساتھ ہے

قِلادَہ :- (بکسر اول و فتح چہارم) پٹا۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

رہے جب اور ہوا کی یہ تاثیر
غل دیوانہ ہے قلادہ شیر (سودا)

حسن عارض ہے فلک مہ ماہ کا حل زلفیں رات
ہالۂ مہتاب سونے کا قلادہ ہو گیا (رشک)

قول فیصل۔ عربی میں قلادہ، قلد (بکسر) سے مشتق ہے

قلار :- (بالضم) وہ بادشاہی سپاہ جو لال رنگ کی سالو گڑی کھلنے اور پٹے کی وردی سے ٹیڑھے اور چھوٹے چھوٹے چاندی کے سونٹے ساتھ لیے ہوئے بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے اور خلاف آداب شاہی کوئی امر ہونے پر لوگوں کو مار بیٹھتے تھے۔ یہ لوگ پہرہ چوکی وغیرہ کا کام کرتے تھے (جمع قلی) ترکی، مذکر۔ (لغات)

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

قلاش :- مفلس، نادار۔ ترکی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بدنہ کافی ہوئی ہے سب یہ مال
کپڑے جھٹکیں ہیں اور رہے ہیں لقال
رحم حق کیا سپاہیوں کا حال

ایک تلوار نیچے ہے اک ڈھال
بادشاہ و وزیر سب قلاش (میر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سچا، گنڈا بے نام و ننگ بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں برتتے۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے ایک معنی بے غیرت بھی لکھے ہیں ان معنی میں بھی لکھنؤ والے نہیں بولتے۔

قل اَعُوذیہ :- (بضم اول و فتح سوم و واؤ معروف و کسر ششم) وہ مکار اور مطلب آدمی جو حقت کی رقم کھانے کے لیے نمائشی طور پر مقدس اور پارسا بنے۔ اردو، مذکر، عام کی زبان۔

محل نظم۔ جو علماء ... بنتے زیادہ ہیں ان کو بھی لوگ پسند نہیں کرتے اور قل اعوذیہ کہتے ہیں (منافقہ آزاد)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی «خیرات پر زندگی بسر کرے» وہ لکھا ہے جو تور اور پر سے واضح نہیں ہوتا، اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اس کا مفہوم «مقدس اور پارسا بننا» صحیح نہیں لکھا ہے۔ کیونکہ ان کے لکھے ہوئے مفہوم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ قل اعوذیہ حاصل مصدر نہیں بلکہ علم ہے۔ مؤلف مذکور نے قل اعوذیہ کو قل اعوذ پن کا مفہوم دے دیا ہے۔ جو قل اعوذیہ کی صفت ہے۔ اس کا استعمال زیادہ تر کچھ علاقوں کے لیے ہوتا ہے۔

قلاقند :- آوازے کسنا، بنانا، مذاق اڑانا، اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل نظم۔ چھبتیاں کہنے اور قلاقند میں استاد ذبینگ کی اڑاتے اور بھی کی بیٹے میں آنکھ

قلاقند :- ایک قسم کی شیرینی (ایک طرح کی برفی) کا نام، اردو، مذکر، رائج۔

محل نظم۔ میرن صاحب نے اپنے جی میں یہ ارادہ کیا کہ جلیبیاں راہ میں صرف کریں گے اور قلاقند کو تحفتاً نذر کر کے تم پر احسان دھریں گے کہ جا بجا میں دلی سے آیا ہوں، قلاقند تمہارے واسطے لایا ہوں (دہلوی سید بدر)

قول فیصل۔ بعضوں کے نزدیک مذکر بھی ہے چنانچہ مؤلف قران السعدین نے مذکر کی مثال میں کسی غیر معروف شاعر کا یہ شعر پیش کیا ہے:

بہت مدت سے تھا میں آرزو مند
کھلایا تو نے کیا اچھا قلاقند (حفیظ)

فارسی میں مصری کے کوزے کو کلاقند کہتے ہیں، قیاس کہتا ہے کہ اردو والوں نے اسی کو قلاقند کر کے معنی بدل لیے۔ واللہ اعلم۔

قلا کھلانا :- گرہ باز کبوتر کا اڑتے میں قلابازی کھانا، اردو، مصدر، رائج۔

قلانچ :- (بالفتح) خرگوش وغیرہ کی زقند، ہرن کی چوکڑی، اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ترکی زبان میں «قلاچ» ہے جس کے معنی ہیں دونوں ہاتھوں کی مقدار طول یعنی کہنی سے بیچ کی انگلی کے سرے تک کی لمبائی یا دونوں بازوؤں کے پھیلے ہوئے طول کی مقدار اور قلانچ بھی گھوڑے کا جست بھرنا، ان دونوں صورتوں میں دوسری صورت اردو میں رائج ہے جس فرق یہ ہے کہ ترکی میں قلاچ، بغیر نون غنہ ہے اور گھوڑے کی جست کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن اردو میں نون غنہ کے ساتھ ہے اور گھوڑے کی جست تک ہی محدود نہیں ہے۔

قلانچ مارنا :- زقند بھرنا، فاصلے سے پاؤں رکھنا (متعدی) ہرن نے ایک قلانچ ماری اور

نکل گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع۔ قلانچیں مارنا زیادہ بولتے ہیں۔

قلانچیں بھرنا:۔ چوکڑیاں بھرنا، زقندیں لگانا، بہت اچھلنا کودنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جس کو دیکھو یار کی چشم سیاہ کے
جنگل میں بھرا ہے قلانچیں ہرن کے ساتھ — ذوق

قول فیصل۔ قلانچیں بھرنا، ہرن وغیرہ کے اچھلنے کودنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے، شاعر نے ہرن کے ساتھ استعارے کے طور پر محبوب کی چشم سیاہ کے وحشی کے اچھلنے کودنے کو بھی قلانچیں بھرنا کہا ہے۔ مؤلف نور اللغات نے قلانچیں لگانا اور قلانچیں مارنا بھی انھیں معنی میں لکھا ہے۔ جو زبانوں پر برابر آتا رہتا ہے۔

قلب اسم (بالفتح) دل۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آرزو کیا ہو جس سے کرے دل کو نہ انسان
ہے قلب بشر منزل الہام خدا کا — تجر

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں الٹا ہوا۔ دل چونکہ الٹا لٹکا ہوا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں۔

قلب اسم لشکر کا درمیانی حصہ، فوج کا بیچوں بیچ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ قلب لشکر میں بارگاہ آسمان جاہ ملکہ جنیں، گرد اور شاہزادیوں کی بدگاہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ قلب لشکر اور قلب فوج کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے تنہا کم بولتے ہیں۔ بہت کمی کے ساتھ قلب سپاہ بھی کہہ دیتے ہیں۔

شعر: شکل سینہ تھا قلب سپاہ میں خود سر — مرزا دبیر

قلب اسم کھوٹا سکہ، یا سونا چاندی، عربی،

صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

اے قیمت بلبل نہ اگر دے کوئی صیاد
بشانہ لگا، قلب نہ ٹھہرا تو زر گل — رند

قول فیصل۔ کھوٹے سکے کو سکۂ قلب اور سونے کو زر قلب کہتے ہیں۔

لگی ہے درہم و دینار سے دہر میں کھوٹ
ایک آن میں زر قلب ہے اک سیم دغل — نظم طباطبائی

قلب اسم الٹا ہوا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع اقبال کو جو قلب کیا لابقا ہوا — میر حسید

قول فیصل۔ کسی لفظ کو الٹی طرف سے اسی طرح ترتیب کے ساتھ پڑھنا جس طرح سیدھی طرف سے پڑھتے ہیں۔ قلب کرنا کہتے ہیں جیسے کہ مصرع بالا میں اقبال کو الٹی طرف سے پڑھو تو لابقا بن جاتا ہے۔ بعض الفاظ کو الٹنے سے ان کی صورت نہیں بدلتی جیسے شاباش، کو الٹے تو شاباش ہی رہتا ہے یہی صورت لفظ "نان" کی بھی ہے۔

قلب الٹ جانا:۔ دل ٹھکانے نہ رہنا، دل کا قابو سے باہر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ بس یہ سمجھتے ہی غصہ ناک ہو کر سحر پڑھا کہ اندیشہ جادوگر کو گرمی معلوم ہوئی بہ سبب اس کے قلب الٹ گیا خیالات فاسد نے رتبہ یقین درست نہ رکھا۔ جنون کی صورت پیدا ہوئی (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ یہاں عورتیں قلب کو بفتحتین قَلَب بولتی ہیں۔

قلب اندر سے صاف ہونا:۔ دل میں کسی قسم کی کدورت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو کہ مذہب خوف تھا ان کا پہ قلب اندر سے صاف تھا کی — [illegible]

قلب بے قرار ہونا:۔ دل بے چین ہونا، دل کو سکون نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ کہیں اس گوہر بے بہا کا پتا نہ ملا... اس وجہ سے قلب بے قرار ہے جنون سر پر سوار ہے (طلسم ہوش ربا)

قلب پانی ہونا:۔ دل کا کسی صدمے سے بہت زیادہ متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع پانی ہو قلب، رشتہ کا جو رونا بیاں کروں — نفشق

قلب پتھر ہو جانا:۔ دل سخت ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے نرمی اس قدر کی تو نے سختی اس قدر
دل ہمارا موم، تیرا قلب پتھر ہو گیا — بحر لکھنوی

قلب پر نشتر لگنا:۔ بے حد تکلیف پہنچانے والا صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باتیں یہ بدر الزین کی سن کر ہوا اک قلب پر لگا نشتر — شوق

قلب پھرنا:۔ دل کا کسی طرف مائل ہونا، توجہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع شاید کہ قلب یار بھی ٹک اس طرف پھرے — میر

قلب پھڑکنا:۔ دل کا بے تاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ستم کیا قلب پھڑک کر غضب کیا تم نے جھک کر — جلال

قلب تھرانا:۔ دل کانپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ مہ صورت اپنے نور نظر کو دیکھا قلب تھرا گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قلب ٹکڑے ہونا:۔ دل پر بہت صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آہ اے معصوم بچے کیا کروں مجبور ہوں
تیری ان باتوں سے ٹکڑے ہو گئے قلب و جگر — عزیز لکھنوی

قلب ٹھہرنا:۔ تڑپنے سے دل کا قابو میں آنا، دل سنبھلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رو چلیں جا کے قلب ٹھہر جائے کیا کریں
آؤ بچا کے بیٹھے دعا کریں — میر عشق

قلب چاک ہونا:۔ دل کو بہت زیادہ صدمہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اتارا کاسہ سر باندھ کے آدرے سے دم بھر میں
ہوا چاک اس کے جگر شگفتہ ہو کر قلب مرتد کا — محسن کاکوروی

قلب حاضر:۔ حضور قلب، انتہائی خلوص۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کروں تحمید طیب خاطر سے کروں تنزیہ قلب حاضر سے — ناسخ

قول فیصل۔ برمحل پر تعلیم یافتہ طبقہ، حضر نکب، زیادہ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلبی (ہ) دلی، دل کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قلبی دشمنی :- سخت عداوت، عربی و فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سکھایا ہے قاعدہ کا بچنا غیر ممکن ہو
دل سے دشمنی قلبی ہے ضبط و کینہ ترمیں — برق

قول فیصل۔ اہلِ [illegible] قلبی عداوت بھی مستعمل ہو
عکس ہوسکے تب یہ قلبی عداوت دیکھیے
لیکر اپنا دورے جسم کا آرام رہنا — رشکات

قلبی دورہ :- دل کا دورہ، ہارٹ اٹیک، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر قلبی شکایت بھی بول دیتے ہیں۔

قلبی صدمہ :- دلی رنج، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلبی محبت :- دلی محبت، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قل پڑھنا :- قبر پر رکھنے کے لیے ڈھیلوں پر قل ہو اللہ پڑھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرگئے پر بھی مجھے دیو جنوں کا ڈر ہے
رکھو قل پڑھ کے مری قبر کے اندر پتھر — (نور اللغات)

قول فیصل۔ دفن کے وقت ڈھیلوں پر قل ہو اللہ پڑھ کے قبر میں رکھتے ہیں۔ قل پڑھنے سے چاروں قل پڑھنا مراد لیتے ہیں۔

قلت :- (بکسر اول، فتح دوم مشدد) کمیابی، چیز کا کم ملنا، کمی، تنگی، عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

جو امر کے خلاف ہو اس کو رکھے اکبر
خاموش رہیے آپ کی قلت سمجھیے — اکبر الٰہ آبادی

محل ہائے۔ رسد کی قلت کی وجہ سے روسی مایوس ہو رہے تھے۔ (خشانہ آزاد)

قول فیصل۔ یہ لفظ اپنی ضد کثرت کے ساتھ بھی بہت استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم خدا کا شکر بجا لائیں کثرت سے یہ قلت بجا — حسرت

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی، وقت، دشوار، مشکل اور صعوبت بھی لکھے ہیں اور ان معنی کی شان میں یہ فقرہ درج کیا ہے ۔ آج کل یہاں بہت ہی قلت ہے۔ بخشش کرو۔ فقرے میں قلت کے جو معنی ہیں اس کو مؤلف مذکور نے پورے طور سے واضح نہیں کیا ہے۔ دراصل یہاں قلت دشواری سے مراد ہے۔ جو کسی کمیاب چیز کی تلاش و جستجو میں پیش آئے یعنی قلت کے معنی تنہا دشواری نہیں ہیں بلکہ اس میں کمی کا مفہوم بھی شامل ہے قلت ہونا خاص صرف ہے۔

کثرت یہ ہوگئی ترے کشتوں کی آج کل
تنگی میں اہل قبر ہے قلت زمیں کی — تیر

قلتبان :- (بفتح اول و سوم) وہ شخص جس کی عورت بدکار ہو اور وہ جان بوجھ کر روک ٹوک نہ کرے، بے غیرت، بے حمیت، وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسروں کے پاس بھیجے، قرساق، عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ یہ لفظ کرتبان اور قلتبان بھی آیا ہے جس کے لغوی معنی بڑے اور گول پتھر یا بیلن کے ہیں جس کو زمین پر یا چھت کے ہموار کرنے کے واسطے پھیرتے ہیں۔ چونکہ پتھر از خود نہیں پھرتا دوسروں کے اختیار میں ہوتا ہے اور اسی طرح دیوث کی عورت کا حال ہے کہ اس کے کہنے میں نہیں ہوتی پس اس وجہ سے مجازاً یہ معنی ہوگئے۔ یا یوں کہو کہ گول پتھر یعنی جگہ جگہ پھرا ہے جیسے بے غیرت کا (ترجمہ) فرہنگ (آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے مؤلف مذکور نے بے غیرتی اور بے حمیتی اور عزت داری کے معنی میں قلتبانی بھی لکھا ہے۔ وہ بھی دہلی سے مخصوص ہے۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قلتین (ہ) (بضم اول، فتح دوم مشدد و فتح سوم) نجس، ناپاک، اردو صفت، صرف دہلی کی زبان۔

محل ہائے۔ تم سے کہا تھا کہ کونا خود دکر دو مگر تم نے نجس چھینٹیں اڑا کے پوری چاندنی کو قلتین کر دیا۔

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے عربی میں اس کے معنی ہیں۔ دو بڑے ظرف جن میں دس دس من پانی آجائے۔ بیس من پانی کی مقدار۔ مؤلف نور اللغات کے قول کے بموجب امام شافعی کے مذہب میں اتنا پانی استعمال سے نجس نہیں ہوتا۔ قلتین عربی میں قلت کا تثنیہ ہے۔

قلتین (ہ) ہر ایک کے کام میں آئی ہوئی عورت، فاحشہ، کسبی، اردو صفت دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ تعصب حنفیوں کا تراشا ہوا ہے۔ کیونکہ شافعیوں کے یہاں قلتین، وہی حکم رکھتا ہے جو حنفیوں کے یہاں دہ در دہ حوض۔ مگر حنفی اس کو نجس سمجھتے ہیں۔

قلتین (ہ) وہ پیالہ یا ظرف جو مختلف لوگوں کے استعمال میں رہے۔ جھوٹا پیالہ۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

اگر چاہتا ہے مرے دل کا چین
نہ دینا وہ ساغر جو ہو قلتین — میر حسن

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں ہر نجس چیز کو قلتین کہتی ہیں چاہے وہ پیالہ ہو یا کوئی دوسری چیز۔

قلتین کرنا :- (متعدی) نجس کرنا، اردو صرف

عورتوں کی زبان

مثال:- تم بھی عجیب آدمی ہو جس ہاتھ بھرے کالے میں
ڈال دیا تمام پانی قلتین کر دیا۔

قول فیصل۔ اس کا لازم قلتین ہونا بھی عورتیں بولا
کرتی ہیں۔

قلچاق :- (بالفتح) آہنی دستانہ جو فوج کے لوگ رکھتے
ہیں۔ ترکی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلزُم :- (بفتح اول وسوم) وہ سمندر جو عرب اور
مصر کے مابین واقع ہے۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم جغرافیہ کی اصطلاح میں اسے بحیرہ قلزم
کہتے ہیں تنہا قلزم نہیں کہتے۔

قلزم :- نہایت گہرا دریا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

تیغیں وہ تمہاری نہ وہ قلزم نظر آیا
ساحل پہ سمندر کا تلاطم نظر آیا — میر انیس

قول فیصل۔ فارسیوں نے بفتحتین وسوم (قلزم) بھی
استعمال کیا ہے۔ مگر اردو والے بضم اول وسوم
(قُلزُم) ہی استعمال کرتے ہیں۔ دریا کے معنی میں بھی
کسی کے ساتھ قلزم ابلنا، قلزم رواں ہونا وغیرہ
اس کے مرکبات ہیں۔

کچھ ہو جیب کی بلیغ تجھے نظر بھی جیب کی وسیع دیکھے — اکبر
ابھی وہاں خاک بھی اڑے گی جہاں یہ قلزم ابل رہا ہے — الہ آبادی

رواں قلزم تکلّم والی ہے آج
زباں بحرِ معانی ہے آج — تسلیم

دریائے قلزم، قلزم زخار، دشت بڑا سمندر یا
صحرا وغیرہ کی ترکیبیں بھی رائج ہیں

فلک سنبھلتے ہی ڈرتا ہے رلا کر ہم جانا ان میں
مقابل ہے ہماری چشم تر دریائے قلزم سے — بحر لکھنوی

عالم میں وہ اک قلزم زخار سخن تھا
مضمون گہر آب تھا غواص گہر گیر — دبیر

قَلَع و قَمع :- (بفتح ہر دو فات) مسمار کرنا،
انہدام، توڑ پھوڑ، تہس نہس۔ عربی الفاظ،
فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس طرح سے سب کو جمع کیجیے
شہباز کو قلع قمع کیجیے — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی

ہوا ہے آج قلع و قمع اس کا
کرچکا قمع اس نے تھا پیارا — (قرآن السعدین)

عربی میں قلع (بفتح) بیخ کنی اور انہدام کو اور قمع
(بالفتح) توڑنے اور خراب کرنے کو کہتے ہیں اردو
میں عوام کی زبانوں پر قلاقمع ہے۔

قلعہ :- (بفتح اول وسوم) حفاظت کے خیال
سے پتھروں کی بنائی ہوئی وہ مخصوص اور بڑی عمارت جس میں بادشاہ
مع فوج رہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جاں دے کر جنگ ہنسا دولت سے چھٹے
فتح پائی قلعہ ہستی جو خالی ہو گیا — صبا

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل قلعۃ ہے۔
فارسی میں اس کی جمع قلعجات ہے جو اردو میں قلیل
الاستعمال ہے۔ اردو والے زیادہ تر اس کی جمع قلعے
اور قلعوں بولتے ہیں۔

خون کے بادل اٹھے قلعوں کی جانب ڈٹ گئے
دلدلیں بن کے پہاڑوں کے پرخچے اڑ گئے — جوش

قلعے کی فوج کو بھی قلعہ کہہ دیتے ہیں جو قلیل
الاستعمال ہے۔

تمام اہل قموص اہل سلام کم سب منع ہیں
وطیع و صعب و ناعم تینوں یہ قلعے بھی خیبر جاتا جانی — نعیم

قلعہ :- بہت اونچا اور بڑا مکان، عربی، مذکر
قلیل الاستعمال۔

پیادہ جب سوم قلعہ شیر ببر کے برابر آ لے — مرزا دبیر

قلعہ :- وہ چند مہرے جو اس مہرے کے قریب
قریب رکھے جاتے ہیں جو بادشاہ کہلاتا ہے۔ فارسی
مذکر۔ شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

قلعہ :- پٹاخوں والی ایک قسم کی آتش بازی
اردو مذکر۔ آتش بازوں کی اصطلاح۔

قلعہ اکھاڑنا :- قلعے کو مسمار کرنا، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

قلعہ ہستی اکھاڑا دم میں خیبر کی طرح — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا لازم قلعہ اکھڑنا بھی مستعمل ہے۔

قلعہ باندھنا :- چاروں طرف خاک کے
بورے رکھ کر حصار کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلعہ باندھنا :- سالار لشکر کا اپنے گرد فوجوں
کو حصار کی صورت میں کھڑا کرنا، اردو صرف، قریب
بہ ترک۔

محل استعمال۔ خان زماں کا آگے بڑھنے کا ارادہ تھا اگر تھم
گیا اور شہر سے ہٹ کر مقابلے پر لشکر جمایا چاروں پہلو
برابر پہ تقسیم کر کے فوجوں کا قلعہ باندھا۔ (دربار اکبری)

قلعہ باندھنا :- شطرنج کے مہروں کو ایک
گوشے میں بادشاہ کے قریب رکھنا۔ اردو صرف شطرنج
بازوں کی اصطلاح۔

قلعہ بنانا :- قلعہ تعمیر کرنا (کنایۃً) کسی چیز کو ایسی مضبوطی اور پائیداری
کے ساتھ بنانا کہ بیرونی حملے سے حفاظت ہو سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلعہ بند :- (بہ اضافت) قلعے میں پناہ لینے والا۔
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نہ جائے امن مرے دل کو تجھے لشکر غم
شکست کھائے گی جو فوج قلعہ بند ہوئی — صبا

قول فیصل۔ قلعہ بند ہونا، اس کا خاص صرف ہو جیسے۔ لقانے دیکھا ہوشمند وہ کا افراسیاب کو لکھا ...... کسی مقبول ساحر کو جلد روانہ کر، قدرت قلعہ بند رہیں۔ (طلسم ہوشربا)

قلعہ دار:۔ (بے اضافت) کمیدان قلعے کا افسر فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل نشست۔ کونہ صاحب قلعہ دار ولیم فورٹ نے خود یہ حکایت اپنے روزنامچے میں لکھی ہے۔ (شرح منظومات نظم)

(ایضاً) اس کے رنجیدہ ہونے سے ملکہ ارژنگ یابی خوار قلعہ دار طلسم اپنے مشترب کو اڑا کر سامنے حیرت کے آئی۔ (طلسم ہوش ربا)

قلعہ سر کرنا:۔ قلعہ فتح کرنا، قلعے کو جیتنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ناتوانی میں جو وہ رہ کے دم اپنا توڑا
کہ ہم قلعہ فولاد کو سر ہم نے کیا صبا

قلعہ شکن:۔ قلعے کو توڑنے والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بائیں ہاتھ سے قلعہ خیبر کے دروازے کو اکھاڑ کے قلعہ کو فتح کر لینے کی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام کا لقب شہ قلعہ شکن بادشاہ قلعہ شکن ہو گیا۔

آپ ہی کو شہ قلعہ گیر نیز بادشاہ قلعہ گیر اور شہ قلعہ کشا یا اسد قلعہ کشا وغیرہ بھی کہتے ہیں

خلق بے حد حسن سبز قبا کی صورت
زمرہ بازو اسد قلعہ کشا کی صورت ذوق

قلعہ شکن توپ:۔ وہ بھاری توپ جس سے قلعے کی دیوار ڈھا دیں۔ فارسی اردو ترکیب، مونث، رائج۔

قلعۂ فولاد:۔ پکے لوہے کا قلعہ، فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ناتوانی میں جو دو رہ کے دم اپنا توڑا
سمجھے ہم قلعہ فولاد کو سر ہم نے کیا صبا

قلعہ لڑنا:۔ (کنایۃً) قلعے کی برج کا لڑنا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

لڑے قلعے شاہوں کے باہک دگر
بجانے لگے شیشہ خانے گجر محسن کاکوروی

قلعی:۔ (ب اول فتح) رانگا۔ ٹین، مونث۔

محل نشست۔ آئینہ گر شیشے کو قلعی سے ترکیب دے کر آئینہ بناتا ہے۔ (دیوان حدائق مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ قلعی قلع سے منسوب ہے اور قلع اس کان کا نام ہے جس سے خاص رانگا نکلتا ہے۔

قلعی:۔ مکانوں پر پھیرنے کا چونا، سفیدی، اردو مونث۔ غیر فصیح، رائج۔

ع۔ انسانوں میں قلعی ہو رہی تھی
مکانوں میں صفائی ہو رہی تھی (معراج الکائنات)

قلعی:۔ ملمع، ملمع، چمک، اردو مونث، ذو اطلاقات

قول فیصل۔ ملمع کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر ہے۔

قلعی اتارنا:۔ قلعی مٹانا۔ اردو صرف فصیح، رائج

قول فیصل۔ اس کا لازم قلعی اترنا یا اتر جانا اور تکمیلی صورت قلعی اتار دینا بھی بولتے ہیں۔

قلعی اڑ جانا:۔ قلعی مٹ جانا، رانگے کا ملمع اتر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلعی اکھڑنا:۔ ملمع کا اکھڑ جانا [illegible] الگ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ کر رخسار تیرے کی صفا
آئینے کی یاں اکھڑتی ہے قلعی درد

قلعی پھرنا:۔ سفیدی ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قلعی پھروانا:۔ سفیدی کروانا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل نشست۔ مکان میں نئی قلعی پھروا دی پانسا پر دیس کو صفائی کی تاکید کی۔ (توبۃ النصوح)

قلعی پھیرنا:۔ سفیدی کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قلعی چٹ:۔ قلعی گر کا بیٹا۔ اردو مذکر عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دلی لکھنؤ میں بولتے۔

قلعی چڑھانا:۔ ملمع کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو صفائی میرے سیم اندام میں ہو سو کہاں
کیوں عبث قلعی چڑھاتا ہے بدن پر آئینہ ناسخ

قلعی دار:۔ وہ ظرف جس پر قلعی ہو۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

قلعی کا چونا:۔ پتھر کا چونا، سفیدی، اردو، غیر فصیح، رائج۔

قلعی کا کشتہ:۔ رانگے کا کشتہ، جو نکلا ہوا اردو، فصیح، رائج۔

قلعی کرنا:۔ برتنوں کو رانگے سے سفید کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلعی کرنا:۔ سفیدی پھیرنا، چمکانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چاند سورج لا کے اپنے حسن کی قلعی کریں
دیکھتے ہیں کب انھیں آئینہ دار سبز رنگ [illegible]

قلعی کرنا:۔ جلا کرنا، صیقل کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

قلم ب‍(بفتحتین) خامہ، کلک، لکھنے کا قلم
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

انگشت اطفار سے قلم چھوٹ پڑا ہے
خورشید کے پنجے سے قلم چھوٹ پڑا ہے — مرزا دبیر

قول فیصل۔ اہل دہلی بصورت تانیث بھی استعمال کرتے تھے زیادہ تر بصورت تذکیر استعمال میں تھا۔ اسداب کبھی کبھی

عجب احوال ہے میرا کہ جب خط اس کو لکھتا ہوں
تو دل کچھ اور کہتا ہے قلم کچھ اور کہتی ہے — ظفر شاہ

لکھے اے خط میں کہ ہم اٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں سے قلم اٹھ نہیں سکتا — ذوق

یہ لفظ عربی ہے (بالفتح) قلم بمعنی کاٹنا اور تراشنا تھا۔ اور بفتحتین (قلم) بمعنی خامہ تھا۔ فارسیوں نے بفتحتین (قلم) استعمال کیا۔

قلم ب‍ عقل کل، فارسی، مذکر، اصطلاح تصوف۔

قلم ب‍ بریدہ، تراشیدہ۔ فارسی، صفت فصیح، رائج۔

قلم ب‍ وہ ہری ٹہنی جو کاٹ کے زمین میں لگاتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

کہاں نقیب ہوا ملک خط آزادی
الف سے سر کے گل کی قلم نصیب ہوا — تعشق / تجر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قلمیں اور قلموں بھی رائج و فصیح ہے

رخ رنگیں تک آگئیں زلفیں
خوب لگوئیں گلاب کی قلمیں — عاشق

فارسی میں گلاب کی قلم کو شاخچہ اور قلمچہ کہتے ہیں مگر اردو میں اسے بھی گلاب کی قلم ہی کہا جاتا ہے۔

قلم ب‍ وہ ٹہنی جو ایک درخت سے کاٹ کر دوسرے درخت کی ٹہنی میں لگاتے ہیں۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

ہر تختے میں تھے ہزار اتقالے
اک شجرہ طور کی قلم کے — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ اس کی جمع قلمیں اور قلموں بھی رائج ہے

قلم ب‍ وہ چھوٹے چھوٹے ترشے ہوئے بال جو کنپٹیوں کے اوپر خوبصورتی کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں فارسی مونث۔

جس نے یہ اس بت کافر کی تراشیں قلمیں
ہاتھ ہو جائے خدایا قلم اس نائی کا — رشک (از مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اس کی جمع قلمیں ہی مستعمل ہے

باجی جینا مجھے وبال ہوا
دیکھ کر ریک نائی کی قلمیں — جان صاحب

قلم ب‍ سر کے بالوں کے نیچے کانوں کے برابر داڑھی کے اوپر کے جو بال ہوتے ہیں۔ ان کو بھی بہیئت مجموعی قلم کہتے ہیں، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

قلم ب‍ بالوں کا برش یا وہ باریک کوچی جس سے مصور لوگ تصویروں میں رنگ بھرتے ہیں یا اس سے تصویر بناتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسے زیادہ تر "کوچی" کہتے ہیں۔

قلم ب‍ ایک قسم کی آتش بازی، پھلجھڑی، مہتابی، پھبجھوندر وغیرہ، اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلم آتش بار
لکھ کے میری تپش دل کو کتابت والے — ذوق

قلم ب‍ شیشے یا بلور کا تراشا ہوا ٹکڑا جو لمبا ہوتا ہے۔ جھاڑ کی وہ بلوریں شاخیں جو اس میں لٹکی رہتی ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ع انگلیاں ہیں بلور کی قلمیں تیری — رشک

قلم ب‍ کسی چیز کا لمبا پتلا ٹکڑا۔ اردو مونث، فصیح، رائج، محل استعمال، شورے کا عمدہ پرمنٹ کی قلم بالکل شیشے کی طرح چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

قلم ب‍ شاخ حیوانات، سینگ، اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم ب‍ پتلی اور لمبی چھوٹی شیشی جس میں شراب یا عطر رکھتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

دکھائی منزل عرفاں طریق رنداں نے
قلم شراب کی میل رہ ثواب ہوئی صبا

قول فیصل۔ اس کی جمع قلموں اور قلمیں بھی رائج ہے۔

سبزے کی جا خزاں اور خزاں پر ہوئی ساقی شراب کی قلمیں — بحر

قلم ب‍ گائے بکری کی پنڈلی کی ہڈی۔ اردو مونث، فصیح، رائج

قلم ب‍ (کنایۃً) حکم، فارسی، قلیل الاستعمال۔

خوش نویسوں میں تو یکتا نہ عنصر — منیر
لوح دل پر ترا ہے قلم جاری (از اللغات)

قلم اٹھا کر لکھنا:— قلم برداشتہ لکھنا، فی البدیہہ بے ساختہ اور بے تکلف لکھنا۔

خط انھیں جلدی میں لکھتا ہوں قلم برداشتہ
جائیو اے نامہ بر تو بھی قدم برداشتہ — ظفر شاہ (از فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "قلم برداشتہ" ہی بولتے ہیں شعر میں بھی "قلم برداشتہ" ہے "قلم اٹھا کر لکھنا" نہیں ہے۔

قلم اٹھانا:— کچھ لکھنے کے ارادے سے قلم ہاتھ میں لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھاتا ہوں قلم لکھنے کو جب اوصاف ربانی
ادب دیتا ہے میری عقل کو فتویٰ نادانی — آغا اکبر

قول فیصل۔ "پر" کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے "جس غزل پر ہم قلم اٹھائیں اس میں کون قدم رکھ سکتا ہے" (آب حیات)

قلماقنی:— (بالفتح) ترکن، حبشن، وہ عورت جو ہتھیاروں سے مسلح شاہی محلوں میں پہرہ چوکی دیتی تھی۔ اردو مونث، بیگمات قلعہ کی زبان، متروک۔

محل نثر۔ اس نے حکم دیا کہ عمرو کو درخت سے کھول کر لاؤ اور قلماقنی سے کہا کہ اس کا سر کاٹ لے۔۔۔۔ قلماقنی خنجر لے کر مستعد ہوگئی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ ترکی میں قلماق وشیائی وحشی کے جب میں ایک خانہ بدوش قوم کو کہتے ہیں۔ یہ لوگ گھر بنا کے رہنا ننگ و عار سمجھتے ہیں کھیتی باڑی بھی نہیں کرتے۔ مچھلی اور مرغ مکھن اور پنیر ان کی غذا ہے۔

قلم انداز:۔ لکھنے میں چھوڑا ہوا، نہ لکھا۔ فارسی ترکیب تحریر بے متروک۔

چھپ چھپ گئے ان کے جو شکر میں ہیں ممتاز
تنہیں نظر نہ آئے خلق قلم انداز (میر تقی میر)

قلم انداز کرنا:۔ لکھنے میں کسی بات کو چھوڑ دینا۔ اردو صرف، تحریر بے متروک۔

محل نثر۔ خارش سے معلوم ہوا تھا اس کے گھر کے لوگوں کی کچھ طبیعت علیل ہے اور دو بار قم کو لکھا لیکن تم نے قلم انداز کیا۔ سبب اس کا کیا ہے۔ (انشائے سرور)

قلم انداز ہونا:۔ لکھنے میں چھوٹ جانا۔ اردو صرف تحریر بے متروک۔

قلم انداز ہیں مضمون تکرار
یہ لکھوں جو طول مطلب ہے وہ بیکار (الف لیلہ منظوم)

قلم اینجا رسید و سر بشکست:۔ قلم نے اس جگہ پہنچ کر اپنا سر پھوڑ لیا۔ یعنی غم کی شدت سے اب قلم رک گیا ہے اور آگے کچھ نہیں لکھا جاتا۔ فارسی مصرع، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کوئی بہت دردناک واقعہ بیان کر کے یہ مصرع تحریر کرتے ہیں۔

قلم برداشتہ:۔ بے سوچے سمجھے جلدی جلدی لکھنا۔ فارسی ترکیب، صفت۔ فصیح، رائج۔

محل نثر۔ البتہ اس کو دو چار جملہ لکھ کر جو لکھا قلم برداشتہ لکھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ قلم برداشتہ لکھنا اس کا خاص محاورہ ہے خط نہیں لکھتا ہوں جلدی میں قلم برداشتہ لکھوں گا

قلم بنانا:۔ قلم کو تراش کے لکھنے کے قابل بنانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

قلم بنانا:۔ کنپٹی کے اوپر کے بالوں کو استرے سے کھیک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم بنانا:۔ ایک خاص قسم کی سلائی کرنا (نقشی کی چار انگل کی پٹی میں بکھیا کی لہریا لگا لے اور بیچ میں بھرے اس کو آدھا الٹا ڈورا دے کر قلم بنا لے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم بند:۔ (بے اضافت) تحریری، لکھا ہوا۔ فارسی صفت، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غالب خط قلم سے تری سب ہے قلم بند
یہ نامۂ اعمال کا دینے جو سیاہ ہے (مصحفی)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے اردو میں یہ لفظ ذوق کلام اور ثبوت کے لئے صحیح کے واسطے زبان پر لاتے ہیں۔

قلم بند:۔ قلم بنانے والا، ملاحت کیا ہوا، شمار کیا ہوا (مجازاً) بے شمار، بے گنتی۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس معنی میں جا میں بولتے ہیں۔ مگر تنہا وہ بھی نہیں۔ قلم بند گالیاں کہتے ہیں۔ اور کسی لفظ کے ساتھ نہیں بولتے

قلم بند بھوگ:۔ بے شمار گالیاں۔ اردو متروک۔

اے میاں تم قلم بند سناؤں گی اسے جوگ
والے نہ فضیلت مری آدمی سے زیادہ (جان صاحب)

قول فیصل۔ اب اس محل پر قلم بند گالیاں کہتے ہیں

قلم بند سنانا:۔ خوب گالیاں دینا، بے حساب گالیاں دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قلم بند کرنا:۔ درج کرنا، یادداشت میں لکھنا، تحریر کرنا، رقم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوش چشموں کے مضمون کیے میں نے قلم بند
تب سے کیا صید غزالان ختن کو (غضنفر)

قلم بند گالیاں:۔ بے حساب، بے شمار، بے شمار گالیاں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

شکوہ نہیں اس کا رسے مقسوم کا لکھا
بے وجہ جو وہ گالیاں دیتے ہیں قلم بند (فرحت)

قلم بند لگانا:۔ گن گن کر لگانا۔ تحریری شمار کے ساتھ لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قلم بند ہونا:۔ لکھا جانا، تحریر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غالب خط مذلف اسے ہے تری سب ہے قلم بند
یہ نامۂ اعمال کا لینے جو سیاہ ہے (مصحفی)

قلم پاک:۔ (بے اضافت) قلم پونچھنے اور پاک کرنے کا کپڑا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ فارسی میں قلم پاک کن کہتے ہیں۔

قلم پر قط ہونا:۔ قلم کی نوک کا لکھنے کے لیے خاص طریقے سے تراشا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر لکھتا ہوں کسی کے ابروئے خم دار پر
قط نہیں ہے قلم پر باندھتے تلوار پر (ناسخ)

قلم پکڑنا نہیں آتا:۔ لکھنا پڑھنا نہیں آتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس محل پر قلم پکڑنے کی تمیز نہیں ہے بھی

قلم پھسلنا:۔ قلم بہک جانا۔ اردو صرف،

تقلیل الاستعمال۔

ابھی پونچھا پیشانی کا پسینہ کپڑے کچھ نقش
جوہر جانے قلم تیرا علی اکبر ابن صاحب — خدیو مجرا

قلم پھرنا:۔ قلم رد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم پھوٹنا:۔ شاخ میں پھول آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رخ ونگیں تک آگئیں زلفیں
رسبجنیں گلاب کی قلمیں — عاشق

قلم پھیرنا:۔ لکھے ہوئے کو کاٹنا، منسوخ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خاکساری کی جو دولت سے غنی جس کا دل
اے ظفر ہے وہ قلم نسخے پہ اکسیر کے پھیر — ظفر شاہ

قلم پھیرنا:۔ استاد کے لکھے ہوئے حرفوں پر قلم پھیرنا۔ اردو صرف، خوش نویسوں کی اصطلاح۔

قلم پھیرنا:۔ نامہ اعمال کو منسوخ کرنا، گناہوں سے یا خطا سے درگزر کرنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم تاک:۔ انگور کے درخت کی لکڑی کا ٹکڑا جو جا کے تخم زمین میں گاڑا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم تراش:۔ (مرکب اضافت) وہ تیز دھار کا چاقو جس سے قلم بناتے ہیں۔ پہلے جملہ کا جاقو۔ فارسی ترکیب، مونث۔

میرے سینے تراشی درپئے قلم
کرلی ہو ہاتھوں ان کی تمہاری قلم تراش — رشک

قول فیصل۔ قلم تراش کا دستہ زیادہ تر ہاتھی دانت یا سینگ کا بنایا جاتا ہے جیسے۔ باغ میں جمل کھاتا ہے محسن گھر اور میں سبزے سرو نے سر کٹا لیا جو۔ جیسا قلم تراش میں شاخ کا دستہ ہے۔ قوت

ناسیہ کے فیض سے یکقلم گلدستہ ہے۔ (دانشا خنجر) اہل دہلی مذکر بولتے ہیں۔

گردن پہ وہ دھار رکھ لے ہوئے
لوٹے تو قلم تراش میرا — ظفر شاہ

اب اہل لکھنؤ قلم تراش چاقو بولتے ہیں۔ ایسی صورت میں مذکر ہے۔

قلم تراشنا:۔ قلم کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا لازم (قلم ترشنا) بھی مستعمل

قلم توڑنا:۔ جواب نظم یا نثر لکھنا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ قلم سے کوئی ایسا کام کرنا جیسا کوئی نہ کر سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوش نویسی میں بھی قلم توڑا
جوالف لکھ دیا قلم توڑا — انجم لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت، قلم توڑ دینا نسبتاً زیادہ رائج ہے۔

خط عارض نے دل اہل رقم توڑ دیا
بیت ابرو نے ہلالی کا قلم توڑ دیا — دبیر

صفحہ دہر پہ صورت گر قدرت نے دبیر
اس کی تصویر وہ کھینچی کہ قلم توڑ دیا — دبیر

قلم تیز کرنا:۔ جلد لکھنا۔ فارسی قلم تیز راندن معنی تند راندن (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر ہاتھ تیز کرنا، ہاتھ چلانا وغیرہ بولتے ہیں۔

قلم تیز کرنا:۔ لکھنے کی مشق بڑھانا۔ (نور اللغات)

قلم جاری رہنا (یا) ہونا:۔ حکومت برقرار رہنا، صاحب اختیار بنا رہنا۔ اردو صرف، تقلیل الاستعمال۔

خوشنویسوں میں تو لکھا نہ عمر
لوح دل پر ترا قلم جاری — تیر

قلم چلانا:۔ لکھنے کے لیے قلم کو حرکت دینا، لکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم چلانا:۔ حکم دینا۔ اردو صرف، تقلیل الاستعمال۔

قلم چلنا:۔ لکھنے کے لیے قلم کو حرکت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ بلاؤں نے میری عقل کی آنکھوں پر پردہ ڈالا، ہوس کا نام عشق رکھا اور اس کے جال میں پھنسا دیا۔ قسمت کی تحریر پر قلم چل چکا تھا وہ پیش آئی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ قلم تیز چلنا بھی اپنے معنوں میں فصیح ہے۔

وصف مژگاں میں یہ تیز رو سا قلم چلتا ہے
کہ نہ دیکھا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے — تسنیم

اس پہ چلیں گے شل قلم ہاتھ خوش خطاں
در تربت ہماری تختی ہو خشتی خرام کی — سوز

قلم خوردہ:۔ لکھا ہوا صفحہ وہ صفحہ جو خوب لکھا ہوا ہو۔ فارسی ترکیب، تقلیل الاستعمال۔

کر دے اسے قلم خوردہ کہیں تیغ کا صفحہ
خط کھینچ کے اور ان کے اوراق کہے قبر — دبیر و لطافت

قلم دان:۔ قلم دوات وغیرہ رکھنے کا چھوٹا سا خانہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

دریائے عشق میں دم تحریر حال دل
کشتی کی طرح میرا قلم دان بہہ گیا — ذوق

قلم دان:۔ پورے نویس، محکمہ۔ اردو صرف، تقلیل الاستعمال۔

محل صحیح۔ بزرگ وزارت عظمیٰ کے زمانے میں انجمانی پال بہادر تا شرطیکہ وہ نیک وزیر تھے قلم دان رہے۔

قلم دان دینا (یا) قلم دان عنایت کرنا (کرنا حیثیت) عہدہ دینا، وزیر بنا لینا، برائیں سے سکرتری بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور پر قلم دان سپرد کیا گیا، سپرد ہو گیا

بولتے ہیں۔

قلم دان سپرد ہونا:۔ میر منشی ہو جانا، دیوانی کا منصب پانا۔ اردو، مصدر، رائج، گفتگو اور انشا میں۔

قلم دانِ وزارت:۔ (با اضافت) عہدۂ وزارت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ اندرا گاندھی نے قلمدانِ وزارت تقسیم کر دیئے۔ شری چوہان کو قلمدان وزارت داخلہ ملا ہے۔

قلم دوات: ہٹ خامہ اور روشنائی رکھنے کا ظرف۔ اردو ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

لباس آہ میں لکھنے کے واسطے انشا
قلم دوات مجھے عرش پر سے اتری ہو انشا

قلم دوات: ہٹ مرد کا عضو تناسل اور عورت کی شرمگاہ۔ اردو، مونث، بازاری زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ شاعر داخل و عمل سے بھی مراد ہو۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں عموم نہیں بولتے۔

قلم رَو:۔ (بے اضافت) ملک، حکومت، سلطنت۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

حاصل جو بادشاہی دنیا نہیں امیر
زیر نگیں سخن کی ہے قلمرو تمام کچھ امیر

قول فیصل۔ قلمرو زیر نگیں ہونا یا رہنا اس کا مصرف ہے۔

چند پریاں بھی کروں مثل سلیمان تسخیر
یہ قلمرو بھی رہے زیر نگیں تھوڑی سی آتش

دن کے گرد اہل ارادت کے انبوہ دیکھ کر بادشاہ وقت کو خطرہ ہوا اور اپنی قلمرو سے نکال دیا۔

(دربار اکبری)

آتش نے ایک جگہ مذکر بھی کہا ہے۔

اللہ کے کرم سے بتوں کو کیا مطیع
زیر نگیں قلمرو ہندوستاں رہا آتش

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کی وضاحت یوں کی ہے۔ "وہ ملک یا ولایت جس میں قلم بادشاہی یا اس کے وزیر کار کن کا لکھا ہوا جائے اور وہاں کے لوگ اسے تسلیم و قبول کریں۔ اس جگہ اسم اور ظرف کے معنی دیئے۔"

قلم رَوشن رہے:۔ حکم جاری رہے، حکومت بنی رہے۔ اردو جملہ، فقیروں کی دعا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم زد کرنا:۔ کسی لکھی ہوئی چیز کو قلم سے کاٹ دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فارسی میں قلم زدن بر چیزے زد۔

قلم زَن:۔ (بے اضافت) کاتب و نقاش لکھنے والا۔ فارسی، صفت۔

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنی میں کاتب ہی بولتے ہیں۔

قلمِ شِشہ:۔ (اضافت) انگریزی قلم، پنسل۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قلم سے نکل جانا:۔ تحریر ہو جانا، درج ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مضمون شوق کچھ جو قلم سے نکل گئے
ڈر ہے نکل نہ جائے کبوتر کے پر سے خط امیر

قلمِ فولاد:۔ (با اضافت) لوہے کا قلم۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قلم قصائی:۔ محرر عدالت، سرکاری منشی، رشوت خوار اور ظالم محرر کا خطاب جو لکھنے میں خلاف حق قلم چلایا کرتا، غریبوں پر ظلم کرتا اور گلا کاٹتا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم کار: ہٹ (بے اضافت) لکھنے پڑھنے کا کام کرنے والا، منشی، کلرک۔ فارسی ترکیب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم کار: ہٹ نقاش، مصور، رنگ بھرنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قلم کار: ہٹ جوہر کن، منبت کار، حکاک۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قلم کار: ہٹ ایک قسم کا بانات جس پر طرح طرح کے نقش ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب، متروک۔

بخشش سے جو فوست کی رنگ آمیزی
پوشش تھیٹ قلمکار بہر وحشت جہل سودا

قلم کاری:۔ (بے اضافت) تحریر کتابت۔ فارسی ترکیب، متروک۔

قلم کاری: ہٹ نقاشی، مصوری۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گر کوئی شناسا ہے مرقع ہو تو اب تک
ہے یاد قلمکاری بہزاد ہمیں بھی مصحفی

قلم کاری: ہٹ کندہ کاری، جوہر کنی۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قلم کا اڑنے لگنا:۔ قلم کا جلد جلد لکھنا، قلم کا تیزی سے چلنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مضموں جو سوجھنے لگے اڑنے لگا قلم
میدان پا کے اور ہوا یہ سمند شوخ امیر

قلم کا میدان:۔ قلم کا زور، انشا پرداز جس کی تحریر میں نشان دیتے اور قدر رکھتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ ترکیب فارسی میدان قلم بھی کہتے ہیں۔

تو حسن شوق کا کیا حوصلہ نکلے گا امیر
وقت تحریر ہے میدان قلم تھوڑا سا امیر

قلم کان پر رکھنا:- اگلے زمانے میں منشی لوگ قلم کان پر رکھتے تھے۔ اردو صرف، متروک۔
گھبرائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے (غالب)

قلم کرنا:- ۱۔ دو ٹکڑے کرنا، کاٹ ڈالنا، اڑانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
زباں میرا قلم کی مثل کے تو نے جھٹ سے
(زبان) نہیں میری زباں پہ ایک حرف مدعا آیا (ظفر شاہ)

قول فیصل۔ سر، زبان، ہاتھ اور انگلی وغیرہ کے لیے مستعمل ہے۔
بس گھڑی مشق ستم کیجئے گا
بے سر میرا قلم کیجئے گا (ظفر شاہ)
دست نشاط کروں گا میں قلم شانے سے
(ہاتھ) یار کی زلف کا بیکا جو کوئی بال ہوا (امیر)

قلم کرنا:- ۲۔ چھانٹنا، درخت کی شاخ، دوسری جگہ لگانے کے لیے کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
جو ایک گل کو بھی گلشن میں لگایا تو نے ہاتھ
قلم کروں گا ترا سر گلاب کے جڑ سے (رند)

قلم کروانا:- کٹوانا، چھٹوانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
غل ہے شگفتہ گل نظر آتے ہیں سارے اے نسیم
کیا قلم کروائے تھے گلچیں کسی جلاد سے (ناسخ)

قلم کشی:- (بے اضافت) لکھنا، کتابت۔ فارسی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

قلم کشیدہ:- بریدہ، کٹا ہوا۔ فارسی، بصفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم کھینچنا:- ۱۔ رد کرنا، منسوخ کرنا۔ اردو صرف، خوشنویسوں کی اصطلاح۔
خط رخسار کو تیرے جو دیکھا اے گلستاں رو
(نظر) سب خوش نویسوں نے خط گلزار پر کھینچا (ظفر شاہ)

قلم کھینچنا:- ۲۔ لکھنے سے باز رہنا، لکھنے سے ہاتھ روک لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "قلم روکنا" کہتے ہیں۔

قلم لگانا:- ۱۔ پودے میں سے شاخ کاٹ کے اور جگہ لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم لگانا:- ۲۔ پیوند لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم مارنا:- ۱۔ قلم زد کرنا، منسوخ کرنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم مارنا:- ۲۔ کاٹ ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم مو:- بالوں کا قلم، برش۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ موقلم کہتے ہیں۔

قلم میں زور ہونا:- کسی کی تحریر میں دلکشی ہونا، کسی کے مضمون میں جاذبیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم نہ اٹھ سکنا:- قلم اٹھانے کی قوت نہ ہونا، ضعف کی وجہ سے لکھا نہ جا سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
لکھئے اسے خط میں کہ ستم اٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اٹھ نہیں سکتا (ذوق)

قلم ہونا:- ۱۔ (داڑھی کے لیے) ترشنا، کٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہو گیا اس طرح کا خط لکھنا
(ہاتھ) ہاتھ جب تک مرا قلم نہ ہوا (میر)
داغی جائے گی چھچھوندر ناک بھی ہو گی قلم
(ناک) پھلجھڑی کی طرح فقرہ چل کے یہ چھوڑا اخت جاکے

قلم ہونا:- ۲۔ چھلنا، شاخ درخت کا کٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
رنج سے راحت نصیب طبع تیرہ کار ہو
بار لاتا ہے قلم ہونے سے نخل انگور کا (آتش)

قلمی:- ۱۔ (دستی) ایک قسم کی چادر جس پر دھاریاں ہوں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلمی:- ۲۔ مکتوبی، تحریری، ہاتھ کا لکھا ہوا، مطبوعہ کی ضد۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ عوام بسکون لام (قلمی) بھی بول دیتے ہیں۔

قلمی:- ۳۔ قلم سے منسوب، قلم کی طرح لمبا۔ اردو، رائج۔
قول فیصل۔ قلمی شورہ وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

قلمی:- ۴۔ آم کا درخت جس پر قلم لگائی گئی ہو۔ اردو، رائج۔
قول فیصل۔ ایسے درخت کے پھل کو بھی کہتے ہیں۔
عوام بسکون لام (قلمی) قلمی بولتے ہیں۔

قلمی آم:- پیوندی آم جو بڑا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ عوام بسکون لام کہتے ہیں۔

قلمی تصویر:- ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر۔ اردو، فصیح، رائج۔
عمل شیخ۔ نواب کاظم حسین خاں لکھنوی اولاد نواب شجاع الدولہ سے تھے۔۔۔۔ تصویریں اتارا کرتے تھے۔۔۔۔ کبوتر کی تصویر ان سے بہتر کوئی نہ

بینائی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قوت باصرہ زائل غم اکبر میں ہوئی
ماتم ابن حسن سے ہوئی کم نگہ چھاتی — میر خلیق

قُوَّتِ باہ :۔ (باضافت) جماع کی قوت، شہوانی کیفیت، شہوت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قوت بخش :۔ (بے اضافت) تقویت پہنچانے والا، طاقت دینے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

بوسہ اس لب کا ہے قوت بخش جسم ناتواں
ایسی یاقوتی میسر ہو تو کھایا چاہیے — آتش

قوت بسری :۔ بضم اول و سکون و فتح یا بسین، (بے اضافت) برا بھلا کھا کر زندگی بسر کرنا (فقرہ) جو انصار مدینہ کے ٹکڑوں ٹکڑوں پر قوت بسری کرتے تھے۔ اب ان میں بھی بطفیل سلطنت آ گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں: "اوقات بسری، زندگی بسر کرنا، گزر اوقات کرنا"۔ مؤلف نور اللغات نے زندگی بسر کرنا کے قبل "برا بھلا کھا کر" کا اضافہ کیا ہے۔ یہ دہلی کی زبان ہو لکھنؤ کی۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر روٹی جھڑ تیا اچھا برا، روکھی سوکھی کھا کے زندگی بسر کرنا بولیں گے۔

قوت بینائی :۔ (باضافت) دیکھنے کی قوت، بصارت۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

چیلیں آپ کے توسن کی اڑاتی ہیں جو گرد
رکھتے ہیں سر سے یہ قوت بینائی کا — ثاقب لکھنوی

قوت پرواز :۔ (باضافت) اڑنے کی طاقت، اڑان کا زور۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

اور یوں آواز تو قطع منزل ہو گئی
عکس کو بھی قوت پرواز حاصل ہو گئی — جوش

قول فیصل۔ یہی عمل پر طاقت پرواز، کبھی مستعمل ہے۔

قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے — اقبال

قوت پکڑنا :۔ رفتہ رفتہ صاحب اقتدار ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل مثل :۔ ہم جو شہسوار قزاقوں کے گھر کا نمک خوار، ممالک شرقی میں حق نمک ادا کرتے کرتے بہت قوت پکڑ گیا۔ (صبا اکبری)

قوت جاذبہ :۔ (باضافت) جذب کر لینے والی قوت، اپنے میں کو لینے والی قوت، چوس لینے والی قوت۔ عربی مذکر، فارسی ترکیب، مؤنث، اصطلاح طب۔

قوت جسمانی :۔ (باضافت) جسم کی طاقت، بدن کا زور۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

قوت حافظہ :۔ (باضافت) وہ قوت جو ظاہری اور باطنی حواس سے حاصل شدہ بات کو دماغ میں محفوظ اور موجود رکھتی ہے، یادداشت کی قوت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، اصطلاح طب۔

قوت دافعہ :۔ (باضافت) جسم کی وہ قوت جو مرض کو دفع کرتی ہے۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، اصطلاح طب۔

قوت دینا :۔ طاقت بخشنا، توانائی دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثل :۔ شکر کرو کہ خدا نے تم کو وہ قوت دی ہے کہ دیگر مخلوق سے بلند و برتر ہے۔

قوت دینا :۔ (بات کے لیے) زور دینا، [illegible]۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثل :۔ کل تک تم کچھ اور کہہ رہے تھے۔ آج اسی بات کو قوت دینے کے لیے کچھ اور کہہ رہے ہو۔ یہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔

قوت ذائقہ :۔ زبان کی وہ قوت جس سے چیزوں کا مزہ دریافت ہوتا ہے۔ چکھنے کی قوت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، اصطلاح طب۔

قوت روحانی :۔ (باضافت) روح کی قوت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دنیا کی ہر اک طاقت مغلوب ہوئی جس سے
تعلیم کی وہ قوت ہے قوت روحانی — عزیز لکھنوی

قوت زائل ہونا :۔ قوت جاتی رہنا، طاقت طاق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے قوت باصرہ زائل غم اکبر میں ہوئی — میر خلیق

قوت سامعہ :۔ (باضافت) وہ قوت جس سے آوازوں کو پہچانتے ہیں، سننے کی قوت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، اصطلاح طب۔

جب ہوا اس صدا کو باقی ہے
قوت سامعہ میں لاقی ہے — ناسخ

قوت شامہ :۔ وہ قوت جس سے خوشبو اور بدبو کی تمیز کرتے ہیں، سونگھنے کی قوت۔ عربی لفظ، فارسی ترکیب، مؤنث، علم طب کی اصطلاح۔

قوت علمی :۔ (باضافت) زور علم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوت علمی، قوت مالی
شیعہ کالج شیعہ کالج — عزیز لکھنوی

قوت غالب ہونا :۔ دوسرے کے ساتھ مقابلہ، کسی قوت کا کسی دوسری قوت سے بڑھا ہوا ہونا۔

اردو مونث، فصیح، رائج۔

یہ قوت ہے رستم کی قوت پہ غالب
یہ طاقت ہے [illegible] طاقت پہ غالب — [illegible]

قوت کا اندازہ:- طاقت کی حد۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

روشِ ترقی کا وہ اندازہ
قوتِ انساں کا اندازہ — عزیز لکھنوی

قوت کم کرنا:- قوت گھٹانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قوت کم ہونا:- قوت گھٹنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قوت گھٹنا:- طاقت میں کمی آنا، پہلی سی قوت نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قوت جو گھٹ گئی ہے معذور ہو گئے ہیں
تابِ مقاومت سے مجبور ہو گئے ہیں — عزیز

قول فیصل۔ بعضے صحیح بھی استعمال کرتے ہیں۔

گھٹی قوت جب ناتوانی بڑھی
[illegible] زندگانی بڑھی — تسلیم (صبح خنداں)

قوتِ لامسہ:- (باضافت) چھونے اور مس کرنے کی قوت، چھو کے دریافت کر لینے والی قوت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، علمِ طب کی اصطلاح۔

قوتِ لایموت:- واو معروف (تحتانی [illegible] نیز باضافت) مذکر۔ یعنی اتنی غذا جو زندہ رکھنے کے لیے کافی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو گیا ہے رزق تھا وہ صرف قوتِ لایموت
گنجِ سرمایہ بھی وہ عطیۂ مختصر — عزیز

قوتِ ماسکہ:- (باضافت نیز بکسر سین) معدے میں غذا کو محفوظ رکھنے والی قوت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، اصطلاح طب۔

قوتِ مالی:- (باضافت) وہ زور جو دولت سے بہم پہنچے، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قوت مالی ہے اس کے واسطے اصل الاصول
یہ نہیں ہے گر تو سب باتیں ہیں یہ اس کے فضول — عزیز

قوتِ متخیلہ:- احساس اور خیال کی مدد سے حاصل کی ہوئی چیزوں کی شکلوں کو ذہن میں محفوظ رکھنے والی قوت۔ عربی الفاظ، مونث، اصطلاح طب۔

قوتِ متصرفہ:- (بکسر سوم و ضم چہارم و فتح پنجم و ششم و کسر ہفتم) بعض صورتوں کو بعض معانی کے ساتھ نسبت دینے والی قوت، تصرف کرنے کی ذہنی صلاحیت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوتِ مدرکہ:- (بکسر سوم و ضم چہارم و کسر ششم) ادراک کرنے کی قوت کا نام، سمجھ لینے کی صلاحیت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوتِ ممیزہ:- (بکسر سوم و ضم چہارم و فتح پنجم و کسر ششم مشدد و فتح زائے معجمہ) دماغ کی وہ قوت جس سے چیزوں کا باہمی فرق دریافت کرتے ہیں، تمیز کر لینے والی قوت، فرق سمجھنے کی صلاحیت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوتِ ناطقہ:- (بکسر سوم و ششم) بولنے اور بات کرنے کی قوت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قوت ناطقہ کی شان نطق سے تیرے بڑھ گئی
اوج سے ہر زمینِ شعر و شاعری پہ چڑھ گئی
(شوق قدوائی)

قوتِ نامیہ:- (بکسر سوم و ششم) اگنے اور بڑھنے کی قوت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

بڑھ کے آوازِ قدم رشکِ صبا کہتی ہے
قوت نامیہ قدموں سے لگی رہتی ہے — محبوب

قول فیصل۔ قوت نشو و نما بھی بضرورت استعمال کرتے ہیں۔

بڑھنے نہ پائے تھے ابھی مرجھا گئی دل کی کلی
سینچے بہار نے باغ کو کیا قوت نشو و نما — عزیز لکھنوی

قوتِ نظری:- (بکسر سوم و فتح چہارم و پنجم) علم کی وہ قوت جو زیادہ تر مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جس میں کامل ہے قوتِ نظری
ذہن اس کا ہے منزلِ قمری — نظم طباطبائی

قوتِ ہاضمہ:- (بکسر سوم و کسر ششم) معدے کی وہ قوت جو کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، اصطلاح طب۔

قول فیصل۔ زبانوں پر ہاضمہ نسبۃً زیادہ ہے جیسے ہاضمہ خراب ہو گیا۔

قوت ہونا:- مقدور شامل حال ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہاں قوت ہوئی اسلام کو حکم جہاد اترا
کیے ہر روز حملے ہو گئے [illegible] — نظم طباطبائی

قوچ:- (واو معروف) لڑائی کا سینگ رکھنے والا مینڈھا۔ ترکی، مذکر۔

حق میں سودا کے ترے خامہ سے اسے خط کے قوچ
ننگ ہے [illegible] دستکاری ریختہ [illegible] — سودا

قور:- (بفتح اول بروزن شور) ناخن کی کور، عربی

معنی میں لکھا ہے۔ وہ بھی اردو میں نہیں بولتے۔

قوسِ قزح :۔ (بکسر سوم وضم چہارم و فتح پنجم) مختلف رنگوں سے بنی ہوئی وہ کمان کی شکل جو ابر کے برس کے کھل جانے کے بعد کبھی کبھی آسمان پر دکھائی دیتی ہے۔ دھنک۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہیں سفیدی کہیں سیاہی، کہیں ہو سرخی حنا کی زاہد
برائے توبہ قزح بنی ہے ڈاڑھی کے رنگ خضاب اوڑھا
منیر شکوہ آبادی

تسہیل و تفصیل۔ لفظ قزح کا ماخذ قزحہ ہے جس کے معنی ہیں سرخ، سبز، زرد، یعنی قزحہ مذکورہ رنگوں کا مجموعی نام ہے۔ یا قزح سے ماخوذ ہے جو بلندی کے معنی میں ہے۔ یا قزح نام کے فرشتے سے منسوب ہے جو ابر پر موکل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قزح شیطان کا نام ہے۔ اسی سبب سے قوس آسمانی کو کمانِ شیطان بھی کہتے ہیں۔ اور بڑے ہونے کی نسبت سے کمانِ رستم بھی کہتے ہیں۔ لیکن اردو والے نہ کمانِ شیطان کہتے ہیں نہ کمانِ رستم۔

قوس نما :۔ کمان کی شکل کا محراب دار۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قوسی :۔ محراب دار۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قوسین :۔ (بفتح اول و سوم) دو کمانیں۔ قوس کا تثنیہ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوش خانہ :۔ (واؤ مجہول، شین موقوف) شکاری پرندوں کے رہنے کا گھر، چڑیا خانہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، متروک۔

میرزا منصور کی چھپ مر گئی
قوش خانے جگہ ویران کر گئی
سودا

قوشچی :۔ (واؤ معروف) میر شکار۔ فارسی، مذکر، متروک۔

دو پیاز سے قوشچی کھاتے ہیں سب
میرزا بوٹی کو ترسے ہے غضب
سودا

قول :۔ (بالفتح) مقولہ، کسی کی کہی ہوئی بات۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول علی حشد میر سے کم نہیں
زبانِ پادشاہ ہے شعر در پر کا
دبیر

تسہیل و تفصیل۔ عربی میں کہنا کے معنی میں ہے۔

قول :۔ اقرار، عہد۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عہد سے ہند سے قسم سے قول سے تکرار سے
دل دیا ان کو مگر جب خوب صحبت ہو چکی
داغ

قول :۔ بات کہنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول بلبل کا ہے یاں کوئی نہ آنے پائے
نہ صبا آئے کہ بوئے گل تر لے جائے
رشید

قول :۔ کسی بزرگ کا وہ مقولہ جس میں نصیحت ہو۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول :۔ بزرگوں کے حقائق اشعار جو قوال گاتے ہیں۔ (نور اللغات)

تسہیل و تفصیل۔ اہل لکھنؤ اسے قوالی کہتے ہیں۔

قول پر مٹی کھلنا :۔ اقرار نامہ یا عہد پر رضا مند ہونا۔ (نور اللغات)

تسہیل و تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قول پورا ہونا :۔ کیے ہوئے عہد کا وفا ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

تسہیل و تفصیل۔ اس کا متعدی قول پورا کرنا بھی بولتے ہیں۔

قول پورا ہونا :۔ پیشین گوئی پوری ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سنا میرا مرنا تو بولے وہ صفدر
چلو ہو گیا قول پورا کسی کا
صفدر

قول توڑنا :۔ وعدے کے خلاف کرنا، عہد توڑنا۔ اردو مصدر۔ (نور اللغات)

تسہیل و تفصیل۔ یہ عام زبانوں پر نہیں ہے۔

قول توڑنا :۔ دعویٰ توڑنا۔ دلیل توڑنا۔ عہد توڑنا۔ (نور اللغات)

تسہیل و تفصیل۔ الموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قول جان کے ساتھ ہونا :۔ کیے ہوئے قول کا سختی سے پابند ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ ہاتھ پر اس کے مار کر ہاتھ
بولا کہ ہے قول جان کے ساتھ
(گلزار نسیم)

قول دینا :۔ زبان دینا، پکا وعدہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بولا وہ کہ پہلے قول دیجے
پھر جو کہوں وہ قبول کیجے
(گلزار نسیم)

لب جنبش ہو رہے ہیں کف دست مل رہے ہیں
لو بچ کہو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا
داغ

قول راست ہونا :۔ بات صحیح ثابت ہونا، پیشین گوئی پوری اترنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

تسہیل و تفصیل۔ درست ہونا بھی بولتے ہیں۔ ناسخ نے قول راست کرنا بھی کہا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

منکران آسمان کے قول کو کر دے گی راست
ذرہ ذرہ ایک دور آہ فلک فرسائے دل
ناسخ

قول رد ہونا :۔ کسی سے کہی ہوئی بات کی تردید ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سفر ارشاد حضرت صادق
رد ہوا قول محمد ولد سلی
ناسخ

قول سے پھرنا:- وعدے سے انکار کرنا۔ بات سے پھرنا۔ مکرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تجھ سے وعدہ کرکے مری جان پھر گیا
جب سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا　　داغ

قولِ فیصل:- بکسر سوم وفتح چہارم وششم، قطعی اور آخری فیصلہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

کر دیا ہیں کہ تائل ہوں دہان تنگ کے منکر
ہمارا ان کا جھگڑا ختم ہے اس قول فیصل پر　　امیر

قول قرار:- عہد و پیمان۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صنعت۔ میں اگر یہ سمجھتی کہ وہ قول قرار پر قائم رہیں گے تو میں بھی اپنی بات پر قائم رہتی۔

قول کا پکا:- عہد کو پورا کرنے والا، وعدے کو نبھا دینے والا، بات کا پکا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل ٰ۔ بات کا دھنی اور قول کا پکا ہونا، ایک جوہر ہے جو ہر انسان میں نہیں پایا جاتا۔

قول کا پورا:- سچا آدمی، بات کا پکا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل ٰ۔ قول کے پورے ہیں۔ اعتبار کیا جاتا ہے۔ (بیر کہسار)

قول کا چھلا:- وہ چھلا جو بطور عہد یا یادداشت کے واسطے یار احباب ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف دہلی سے خصوصیت رکھتا ہے ممکن ہے کسی وقت میں لکھنؤ میں بھی دہلی سے متاثر ہوتے ہوئے عورتیں استعمال کرتی ہوں لیکن موجودہ دور میں یہ رسم اور یہ لفظ بالکل نہیں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دہلی میں بھی اب اس کا رواج نہ ہو۔

قول کا چھلا[۲]:- ایک قسم کا چھلا جس کی ساخت اس طرز پر ہوتی ہو کہ اخیر پر پنجے سے پنجہ ملا ہوا بنا ہوتا ہو گویا کوئی ہاتھ میں ہاتھ دے کر قول کر رہا ہے یہی چھلا باہم دگر لیا دیا جاتا ہے۔

ہاتھ ملتا ہوں کہوں کیا یار جانی کیا ہوا
ہاتھ سے وہ قول کا چھلا نشانی کیا ہوا　　ظفر

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ دہلی کی زبان سے مخصوص ہے

قول کا سچا:- بات کا دھنی۔ عہد کو پورا کرنے والا، بات پر قائم رہنے والا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

آپ محشر میں نہیں قول کے سچے کیا خوب
انگلیاں اٹھیں گی وہ آئے کرنے والے　　داغ

محل فیصلہ۔ مونث کے لئے قول کی سچی کہتے ہیں

قول کرسی نشین ہونا:- اصلی ہیں جو بات کہی گئی ہو اس کا صحیح اترنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

محل صرف۔ مہر مہر نے ملکہ حیرت سے کہا اور اس معاملہ بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ اس نے برآں شمشیر زن کو پکارا۔ جوش میں ان کے خلیل جادو مقابلے پر آیا۔ اب فرزندی کا قول کرسی نشین ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول لینا:- اقرار لینا، عہد لینا، پختہ وعدہ لینا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

خدا ہی ہو جو آئے شب کو بھی وعدے پر تو آپ
یہ عبث میں قول مجھ سے بت عیار لیتا ہوں　　جرأت

قولِ مرداں جاں دارد:- مردوں کی بات جان رکھتی ہے۔ یعنی شریف انسان جو منہ سے کہتے ہیں وہی کرتے ہیں ان کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ عمرو نے کہا اسے بہت معقول ہے۔۔۔ ایلچی روانہ کیجئے۔ نامہ بھی بجواہش تحریر فرمایئے مقدمات جنگ قدیم یاد دلایئے یہ بھی لکھئے کہ قول مرداں جاں دارد سخن مرداں اعتبار۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ محل صرف کی عبارت میں فقرہ کا آخری ٹکڑا "سخن مرداں اعتبار" اب زبانوں پر نہیں آتا۔

قول نامہ:- بسکون سوم، اقرار نامہ۔ وہ کاغذ جس میں قول قرار لکھا جائے۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اقرار نامہ ہی بولتے ہیں۔

قول نبھانا:- اقرار سے نہ پھرنا بات پر قائم رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نباہا قول کچھ کردار پر بھی
کہیں منصور تھے ہوتے ہیں دار　　امیر

قول فیصل۔ نباہنا کی جگہ نبھانا بھی ہے جو فصیح نہیں ہے۔

قُولَنج:- واو مفتوح وفتح لام، وہ درد جو پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ عربی مذکر اطبا کی اصطلاح۔

بیر کھانے سے ہوتا ہے جو قولنج
تو قند اس کا ہے علاج بے رنج　　نادمٔ

قول فیصل۔ آزار قولنج، درد قولنج بھی کہتے ہیں پہلی صورت کم اور دوسری زیادہ مستعمل ہے جیسے

پیدا ہوا آزار قولنج
اسی کے کھانے سے جاتا رہا رنج　　تجز (مرآۃ الغرائب)

قضا کا وہ دوائی نام دار
ہوا درد قولنج سے بے قرار　　سودا

یہ لفظ کو نج کا مرادف ہے جو قرا بادین کے معنی میں ہے۔

قول و فعل:- گفتار و کردار، بات اور عمل

چال چلن ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

عیاں قول و فعل آپ کے سب ہیں بجا پر
نکوث کی باتیں بنانے سے حاصل — **ہجر**

قول فیصل ۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ بطور استفہام زیادہ بولتے ہیں ۔ آخر میں الفاظ اعتبار نہ ہے ہیں

سماوات کے قول و فعل کا بے اعتبار رکھیا
ہم تو وہی ہیں آپ کو بڑا اضطراب کیا ادا دیر
ظفر تو وں میں کے غیر کے جو مجھ سے پھر گیا
کیا وعدہ دیجے کہ پھر قول و فعل کا — **منیر**

قول و قرار ۔ اقرار مدار ، عہد و پیمان ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

تھا ہر کے مفتوح سے اس وقت یہ قول و قرار
یا وہ جزیہ دے ، کرے یا دین احمد اختیار — **عزیز**

قول فیصل ۔ قول و قرار ہونا ، نیز کرنا ، قول و قرار کا اعتبار نہیں وغیرہ صورتوں سے رائج ہے ۔

نہ اعتبار ہو قول و قرار کا جب کے
ملا دیا تھے پھر ایسے بشر کے ہاتھ پہ ہاتھ — **ظفر**

قول و قسم ۔ عہد و پیمان ، اقرار و مدار ، عربی الفاظ فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

تمھارے قول و قسم کا کچھ اعتبار نہیں
کہ عہد کر کے کئی بار تم خلف کر پھرے — **ظفر**

قول فیصل ۔ قول و قسم کا اعتبار نہ ہونا ، قول و قسم کرنا ۔ (دہلی) قول و قسم ہونا ، اس کے صرف ہیں

جن کو تم داغ زاہد شکن کہتے تھے
دیکھا کسے وہ پھر قول و قسم کرتے ہیں — **داغ**

انھوں نے بھی کیا ہے عہد و پیمان اہل غیر سے
ہوئے قول و قسم بہر سیہ پوش لکھے گئے — **عفر**
دفتر طباطبائی ؔ

قوم ۔ (بالفتح) آدمیوں کا گروہ ۔ عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

جب روشنی ہر سو ہوئی رات میں
قوم بھولا ستون بڑی ہوئی رونا میں — **میر انیس**

قوم ۔ کسی ملک کے لوگ ، مجموعی حیثیت کے اعتبار سے ۔ عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

ہیں حرب اسوس اور جنگ ما حب کی خبر تم کو
مانا شہ عرب کی قوم اسعد ہوں کی خوش ذائی — **عزیز لکھنوی**

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع قومیں اور باعتبار محل قوموں رائج و فصیح ہے ۔

وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کبھی تھی رہیں گی ہمیشہ سبقت کی
ہے جاتے ہوئے پیچھے رکے میدان ترقی میں
آخر اور دوسری قوموں کی دیکھیں تیز رفتاری — **عزیز**

قوم ۔ خاندان ، فرقہ ، فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

قاتل میں بھی خبر یہ عام ہوئی
صبح قوم پری تمام ہوئی — **تعشق**

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع قومیں اور اپنے محل پر قوموں رائج و فصیح ہے ۔ ایک معنی ہیں کسی مذہب کے لوگ ۔ جیسے ہم اس محبت و ہمدردی اور باہمی اتحاد پر جو ہندوؤں نے ظاہر کی ہے دونوں قوموں کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ دہریہ

قوم ۔ ذات ، نسل ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج

قوم دار ۔ اصیل اور اچھے نسل کا ۔ (اچھے کھیت کا ، اور اچھی)

قول فیصل ۔ اچھے نسل اور اچھے بان کا بھی کہہ دیتے ہیں

قوم دار ۔ خاندانی ، اچھے خاندان کا ۔ (نوادرالغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ آدمی کے لیے نہیں بولتے ۔

قومہ ۔ نماز میں رکوع کے بعد کھڑا ہونا ۔ عربی مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ایسے موقع پر قیام بولتے ہیں

قومی ۔ قوم سے منسوب ، ایک مذہب والے یا ملک یا سلطنت کے لوگوں کی مجموعی نسبت ، عربی الصفت ، فصیح ، رائج ۔

مسجدیں سنسان ہیں اور بتکدوں کی دھوم ہے
اکبر
سگرتوی ترقی سب کچھ معلوم ہے — **الہ آبادی**

قومیت ۔ (بفتح اول و سوم یائے مشدد مفتوح) قوم کا نظام ، قوم کی تہذیب ، نظام عمل ، عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

اصول وحدہ و فنائی لحاظ قومیت
سکھا گیا ہے ہمیں سبط سید مدنی — **عزیز لکھنوی**

قول فیصل ۔ نسل کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔

وہ بڑے کام جب کے وہ ہے بڑا
گرچہ اچھی ہو اس کی قومیت — **قدر بلگرامی**

دونوں معنی میں تخفیف تشدید بھی زبانوں پر ہے جو فارسی ہے

گھر بھر نے اپنی جان کی بازی لگائی ہے
یہ قومیت کا درد ہے مشکل کشائی ہے — **نجم آفندی**

قومی درد ۔ وہ جذبہ ہمدردی جو اپنی قوم سے ہو ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج

قومی کام ۔ وہ جذبہ ہمدردی جو اپنے ہم وطن یا ہم قوموں کی بھلائی کے لیے کیا جائے ۔ جس سے ملک و ملت کو فائدہ پہنچے ۔ اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج

قومی مجلس ۔ ہم قوم لوگوں کی انجمن ، ہم وطن لوگوں کی سوسائٹی ۔ اردو ، مؤنث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

قونسل ۔ (بفتح اول و سکون دوم) مجلس مشورہ ۔ عربی ، مؤنث ، عربی والے طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ یہ کونسل انگریزی لفظ کا معرب ہے ۔ انگریزی ہے عربی میں اس کا املا ، ص سے

دل میں جو چھپی ہے سب سے اس کی یہ تقریر ہے
میں کبھی ہی نہیں کچھ وہ پہیلی قہر ہے
(نجیب دہلی)

قہر بلاء جوش، جذبہ، ولولہ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہر بلاء افسوس، حیف، دریغ، آہ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔

قہر بلاء بڑے غضب کی بات، اردو، فصیح، رائج۔
کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں ان کے
اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا (ذوق)

قہر بلاء بلا، آفت، مصیبت، اردو، فصیح، رائج۔
صیاد کا یہ ظلم ہے بلبل کے حق میں قہر
اور دم ٹوٹل کے پر پرواز دیکھنا (لطافت لکھنؤی)

قہر بلاء ظلم زیادتی، اردو، فصیح، رائج۔
زیادہ ہو گئی یاد جبانی تمھاری
غرض قہر ہے مہربانی تمھاری (رند)

قہر بلاء آفت کا پرکالہ، چالاک، اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
اس لڑکی ہے تو بڑی قہر ہے
کہیں فتنہ ہے کہیں زہر ہے (میر حسن)
قول فیصل۔ اب عورتیں کایا کی (قہرو یا قہری) استعمال کرتی ہیں۔

قہر بلاء بڑے غضب کا، اردو، فصیح، رائج۔
صابر کرے ہر بار کچھ کر نہ جھڑپ ہے
کہتے ہیں قہر ہوتا ہے غصہ حلیم کا (صابر)

قہر بلاء نہایت وضع دار، طرح دار، شوخ چنچل، اردو، قلیل الاستعمال۔
طفلی ہے اور قہر ہوا وہ شباب میں
تابش ہے دوپہر کو فزوں آفتاب میں (آتش)

قہر بلاء بے حد کی جگہ، کثرت اور افراط ظاہر کرنے کے لیے۔ اردو، دہلی کی زبان۔
تیری خاطر کروں کب تک میں دوگانہ پیاری
قہر اس بات کا چسکا تجھے ورگہ پڑا (رنگین)

قہر بلاء نامناسب فعل، عجیب فعل، نازیبا حرکت، اردو، عورتوں کی زبان
میں نے جو کچھ کہا تو ہوا قہر کون سا
پر توسم اگر ہو بجز انکسار خط (ممنون)

قہر بلاء عجیب انوکھا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہراً :۔ جبراً مجبوری سے چار ناچار۔ در ظلم ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر جبراً و قہراً (ترکیب عربی) مستعمل ہے اور بغیر واو عاطفہ کے جبراً قہراً بھی کہتے ہیں

قہر اترنا :۔ خدا کا عذاب نازل ہونا۔ اردو مرث، فصیح، رائج۔
ڈر کے کہتے ہیں شقی جب کوندتی ہے برق تیغ
جیسے میں تلوار کے اترا ہے قہر کردگار (نظم)

قہر الٰہی :۔ (کسر سوم) خدا کا غضب بلائے آسمانی فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔
آتی ہے مشکروں پہ تباہی اسی طرح
گرتی ہے برق قہر الٰہی اسی طرح (میر انیس)

قہر اب :۔ (بافت) بڑا شوخ بہت ظالم لڑکی چنچل، اردو مرث، عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ شوخ تیز طرار لڑکی کے لیے بھی بولتی ہیں۔

قہر توڑنا :۔ غضب ڈھانا، آفت برپا کرنا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

کس کی غربت میں ہو جگر جان پہ ٹوٹے جو قہر
عاشقوں کے لیے ہے زہر جنس دکان بزم رنگ (جگر)

قہر ٹوٹنا :۔ خدا کا غضب نازل ہونا خدا کی طرف سے کسی گناہ کی سزا دنیا ہی میں ملنا۔ اردو مرث، فصیح، رائج۔
دے ابھا کے دی ایذا مجھے اہلیہ خصلت نے
خدا کا قہر ٹوٹے گا کسی دن میرے اعدا پر
(ستی لکھنوی شاگرد آتش)

قہر ٹوٹنا :۔ خفگی ہونا کی جگہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔

قہر ٹوٹی :۔ کم بخت، بدنصیب، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہر ٹوٹے :۔ (کوسنا) خدا کا عذاب نازل ہو۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان
سوچتا تھا جواب کیا لکھوں
قہر ٹوٹے جو مدعا لکھوں (فائز)

قہر درویش بجان درویش :۔ فقیر کا غصہ فقیر کی جان پر، یعنی مفلس آدمی غصہ کرے گا تو کسی کا کیا بگاڑے گا۔ خود اپنا خون جلائے گا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
سچ ہے پیش آتا ہے آخر کو یہی کردۂ خویش
قہر درویش تہی دست بجان درویش (دبیر)
قول فیصل۔ بجان درویش کی جگہ، بر جان درویش بھی استعمال کرتے تھے۔ جیسے تیز قینچی دیکھ دفعہ ہی ایک طرف کی مونچھ بالکل اڑ گئی جل جلا جلے چار ابرو کا صفایا تھا خود کردہ را چہ علاج قہر درویش بر جان درویش کہہ کر چلے۔
(فسانۂ آزاد)

بھی استعمال کرتے ہیں۔

پیدا یہ ہوا خاک سے آخر بھی ہوا خاک
ہو قہر خدا اس پہ بھی انساں نے نہ چھوڑا
(ملاحت لکھنوی)

قہرے بھلا نہایت شوخ ہے، آفت کا پرکالہ ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے "بے حد خوبصورت ہے" نیز "بہت حسین اور ساتھ ہی ساتھ چنچل ہے"۔

قہریار :- (بے اضافت) ظلم دوست، ستم شعار۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جس وقت آئے گروہ شریر و جفا شعار
جبار و قہریار و ستم گار و ہرزہ کار
(جوش ملیح آبادی)

قول فیصل۔ اردو زبان کے لیے نامانوس ہے۔

قہقری :- (بفتح اول و سوم) الٹے پاؤں چلنے والا، پیچھے کی طرف چلنے والا۔ عربی صفت۔ (مؤنث)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ رجعت قہقری (الٹے پاؤں واپس ہونا) کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔

صبح دم آنے کو وہ تھا کہ گواہی دے ہے
رجعت قہقری چرخ و قمر آخر شب
(مرزا)

قہ قہ :- (بفتح اول و سوم) قہقہہ، ٹھٹھا، زور سے ہنسنا، کھلکھلاہٹ، اردو، نظم، شاذ، متروک۔

کرنے لگے کبک خوب قہ قہ
قہ قہ ہوئی اور خوب چہ چہ
(رشک)

قول فیصل۔ قہ قہ کرنا، نیز ہونا اور قہ قہ کرکے ہنسنا وغیرہ اس کے صرف تھے۔

کی برق تبسم شاد فرشتوں کے
لگے نہ مانگنے قہقہے ہنسا وہ گل جو قہ قہ کر
(شاد لکھنوی)

قہقہوں میں اڑانا :- مذاق میں اڑانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب میں روتا ہوں تو اٹھ دوڑے ہنساروں کا
قہقہوں میں مرے نالوں کو اڑا دیتے ہیں
(صبا)

قہقہہ :- (بفتح اول و سوم و چہارم) کھلکھلا کے ہنسنا، ٹھٹھا، زور کی ہنسی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کچھ دلفریب قلقل مینا سے بھی سوا
کبک دری کا قہقہہ ہے کوہسار میں
(نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ اس کی مغیرہ صورت "قہقہے" ہے جو حرف جار سے پہلے آتا ہے۔ جیسے، قہقہے، پر قہقہے سے وغیرہ۔

زاہد ہے کہ سارا ہے کہ خنداں ہو زاہد پر
مراحی کے نقط اک قہقہے سے کچھ نہیں ہوتا
(ظفر)

قہقہہ اڑانا :- (متعدی) ہنسی اڑانا، مذاق اڑانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ بصیغہ جمع "قہقہے اڑانا" زیادہ زبانوں پر ہے۔

کیا غضب ہے کہ ادھر قہقہے اغیار اڑائیں
ہم ادھر نالہ و فریاد سے کہرام کریں
(بحر)

بصیغہ لازم قہقہہ نیز قہقہے اڑانا بھی کہتے تھے جیسے "شیطان نے وہ غل مچایا کہ ریچھ پورب اور دکھن والا پچھم کی طرف بھاگا۔ مجلے بھر میں قہقہہ اڑنے لگے۔" (فسانۂ آزاد)

ہو گیا عیدان کو میرا سوگ
قہقہے اڑ رہے ہیں جھولوں میں
(داغ دہلوی)

قہقہہ پڑنا :- کسی بات پر چند آدمیوں کا زور سے ہنسنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

مثل مشہور۔ "اس پر اور بھی قہقہہ پڑا اور قہقہے کی آواز نے میاں خوجی کو اور بھی جھنجھلا دیا۔"
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ کبھی کبھی مرد بھی بول دیتے ہیں۔

قہقہہ دیوار :- (بے اضافت) ملک چین کی ایک مشہور دیوار جو تاتار اور ختا کی سرحد پر واقع ہے۔ اردو ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

حسرت ہے ہنستے کھیلتے مٹی میں دب رہیں
گر پر ہمارے قہقہہ دیوار ڈھائے عشق
(بحر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سد سکندری کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ سد سکندری اس دیوار کو کہتے ہیں جو سکندر ذوالقرنین نے دنیا کے شمالی سرے پر لوہے کی تختیوں سے ساٹھ گز چوڑی بنوائی تھی۔ مؤلف مذکور ہی نے اس دیوار کے لفظ قہقہہ کو کبرکبہ کا معرب لکھا ہے۔ لکھتے ہیں "قہقہہ دیوار ایک قلعے کا نام ہے جسے کبرکبہ بادشاہ نے بنوایا تھا اور اب تک ٹوٹا پھوٹا علاقہ طوس میں واقع ہے دیوار قہقہہ شعرا نے اسی دیوار کو باندھا ہے اور معرب کرنے کے ساتھ ہی ساتھ اس کے تلفظ میں بھی فرق کر دیا ہے۔"

مؤلف مذکور نے اس بات کے ثبوت میں لکھا ہے کہ "میرے دوست عبدالحلیم صاحب حاتم حال ہی میں علاقہ طوس کی سیاحی کر کے واپس ہوئے۔ موصوف نے اس قلعے کا آنکھوں دیکھا حال اس طرح بیان کیا ہے کہ دشت پامیر جسے بام دنیا بھی کہتے ہیں ترکستان چینی، ترکستان روس اور خطہ بدخشاں وغیرہ کے درمیان واقع ہے۔ جب کوئی شخص چینی ترکستان کی طرف اس دشت کو طے کر کے بدخشاں کی سرزمین پر قدم رکھتا ہے اور دریائے آمو کو جسے بخارا میں جیحون دریا بھی کہتے ہیں عبور کرتا ہے تو پہلے درۂ "غند" میں داخل ہوتا ہے اس درہ کے درمیان میں دریائے آمو کا وہ حصہ جاری ہے جو

بربیخ کے نام سے مشہور ہے اس کے دونوں کناروں پر بہت سے مقامات آباد ہیں۔ اسلامی فتوحات سے پہلے یہ مقامات کافر بادشاہوں کے قبضے میں تھے جو شاید بت پرست تھے، 'قہ قہہ' کا حاکم کہہ کہہ نامی ایک کافر تھا جب مسلمانوں نے بدخشاں وغیرہ کو فتح کیا اور اس درہ میں آئے تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار قتیبہ بن عمرو سے جو خلفائے بنی عباسیہ کی طرف سے مامور تھا اور کہہ کہہ بادشاہ سے اسی کے دارالحکومت میں مقابلہ ہوا۔ کہہ کہہ نے شکست کھائی۔

قریۂ سرچان کی داہنی طرف ایک سلسلۂ کوہ ہے جو سمندر کی سطح سے گیارہ ہزار فیٹ اونچا ہے۔ اس کے اس پہاڑ پر جو سرچان سے ملا ہوا ہے کہہ کہہ بادشاہ کا ایک قلعہ تھا۔ جس کی ایک گری ہوئی دیوار اور بہت سے آثار اب تک موجود ہیں اس گری ہوئی دیوار کو دیوار کہہ کہہ کہتے ہیں۔ اہل عرب نے معرب کر کے کہہ کہہ کو قہقہہ بنا لیا......

قہقہہ دیوار کی نسبت جو افسانہ مشہور ہے وہ صرف شعرا کی افسانہ تراشی ہے۔ انھوں نے کہہ کو قہ قہ کیا اور پھر قہقہہ کہنے لگے

اس تشریح کے بعد مؤلف مذکور نے قہقہہ دیوار کا ایک اور تاریخی حال لکھا ہے وہ یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ایک جن نے اندلس کے میدان میں بحر ظلمات کے قریب منتہائے مغرب میں ایک تانبے کا شہر بنایا ہے۔ عربی زبان میں مدینۃ النحاس اور اطراف میں قہقہہ دیوار، دیوار قہقہہ کہتے ہیں۔

اس کے بعد مؤلف مذکور نے مدینۃ النحاس کی تحقیق کا حال یوں لکھا ہے کہ

مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے جب اس شہر کی خبر سنی تو اپنے مغربی عامل کو لکھا کہ تم اس طرف جاؤ اور وہاں کے عجائب و غرائب کا حال مجھے جلد از جلد لکھو۔ جب یہ فرمان شاہی مغربی عامل موسیٰ بن نصیر کو پہونچا تو اس نے مع لشکر کوچ کیا اور دشوار گذار اور پُرخطر مسلک راستے سے گزرتے ہوئے چالیس روز کے بعد ایک وسیع زمین پر پہونچے وہاں سے حصار مدینۃ النحاس نظر آنے لگا۔ قریب پہونچ کے قیام کیا امیر لشکر نے مقدمۃ الجیش کو ہزار سوار دے کر حکم دیا کہ شہر پناہ کے گرد پھر کے معلوم کرو کہ شہر کا دروازہ کس طرف ہے اور کوئی شخص اس کے پاس آتا ہے یا نہیں۔ مقدمۃ الجیش چھ دن تک پتہ لگاتا رہا اور ساتویں دن پلٹا تو معلوم ہوا کہ شہر پناہ کے پھاٹک کا کہیں نشان نہیں ہے اور نہ کوئی متنفس نظر آیا۔ امیر لشکر نے اپنے ہمراہیوں سے مشورہ کیا کہ اس شہر کا اندرونی حال کیوں کر دریافت ہو بعضوں نے عرض کیا کہ شہر پناہ کی دیوار کا کاٹنا تو مشکل ہے اگر حکم ہو تو سرنگ لگائی جائے۔ غرض کہ سرنگ کھدنے لگی یہاں تک کہ زمین سے پانی نکل آیا اور دیوار کی بنیاد اسی طرح مستحکم رہی جب اس طرح کام نہ چلا تو پتھر توڑ توڑ کر چونے وغیرہ کے ذریعے ایک دمدمہ بننے لگا دمدمہ جب تین سو گز اونچا ہو گیا تو پتھر اٹھانے اور اوپر لے جانے سے عاجز ہوئے۔ شہر کی دیوار ابھی دو سو گز باقی تھی۔ دمدمے پر لکڑی کی بنیاد قائم کی جو ایک سو ستر گز اونچی تھی اس بنیاد پر ایک سیڑھی مضبوط رسیوں سے باندھ کے نصب کی گئی وہ سیڑھی دیوار کی منڈیر پر لگا دی گئی امیر لشکر نے اعلان کیا جو شخص اس پر چڑھے ہم اس کو خوں بہا دیں گے۔ ایک سپاہی نے ہمت کی اور کہا اگر میں سلامت رہوں تو یہ رقم میری ہے اور اگر مر جاؤں تو میرے اہل و عیال کو پہونچا دی جائے۔ یہ کہہ کر وہ مرد سپاہی دمدمے اور چوبی زینے سے گزرتا ہوا شہر پناہ تک پہونچا جب شہر کے مقابل میں پہنچا تو دیکھتے ہی ایک قہقہہ لگایا اور تالیاں بجاتا ہوا شہر میں کود پڑا ؎

ع دیوار قہقہہ کا اچکنا تھا اک ہنسی رشک

اس کے بعد آہنی ہولناک آوازیں سنائی دینے لگیں کہ مارے خوف کے لشکریوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تین شب و روز تک یہ ہولناک آوازیں آتی رہیں اس کے بعد سکون ہوا۔ اب تمام سپاہیوں نے مل کر اس شخص کا نام لے لے کے پکارنا شروع کیا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا نا امید ہو کے رونے اور فریاد کرنے لگے۔ امیر کو بھی بہت افسوس ہوا۔ پھر امیر نے لشکریوں سے مخاطب ہو کے کہا کہ دیکھیں جو شخص چڑھے گا اس کو ایک ہزار دینار دوں گا ایک جوان نے پھر ہمت کی امیر نے اس کو سمجھایا کہ خبردار تم پہلے سپاہی کی طرح نہ کودنا۔ اس نے عہد کیا اور فصیل تک پہونچا۔ مگر وہاں پہونچ کر اس کا بھی وہی حال ہوا جو پہلے سپاہی کا ہوا تھا اور وہی ہولناک صدائیں تین شبانہ روز تک آتی رہیں۔ جب آوازیں موقوف ہوئیں تو پھر منادی کرائی گئی کہ اس مرتبہ جو چڑھے گا اس کو دوہری دیت دی جائے گی۔ ایک جانباز سپاہی نے پھر قصد کیا اور کہا کہ میری کمر میں مضبوط رسی باندھ دو جب میں کودنے کا قصد کروں گا تو نیچے سے کھینچ لینا۔ وہ سپاہی فصیل پر پہونچا شہر کو دیکھتے ہی قہقہے لگاتا ہوا اور تالیاں بجاتا ہوا کود پڑا۔ ادھر لوگوں نے رسی کھینچی تو ادھر سے

بھی کھینچنے لگی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آدھا جسم شہر میں رہ گیا اور آدھا لشکر میں آ گیا۔ حسب معمول وہی ہولناک آوازیں حسب شب و روز تک آتی رہیں۔ اب امیر کو دریافت حال سے مایوسی ہوئی۔ مجبوراً لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ شہر کے عقب میں جب ایک فرسخ منزل طے کی تو ایک مقام پر سنگ سفید کے تختے دیکھے جو بیس بیس گز کے تھے ان تختوں پر بادشاہوں، نبیوں اور بہت سی برگزیدہ ہستیوں کے نام کندہ تھے جناب محمد مصطفےٰ صلعم اور آپ کی امت کا ذکر بھی کندہ نظر آیا۔ تھوڑے فاصلے پر ایک مرد کی تصویر سی دیکھی جس کے ہاتھ میں ایک تانبے کی تختی تھی اس تختی پر لکھا تھا کہ یہاں سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ موسیٰ بن نصیر نے اس زمین کی سرسبزی اور شادابی دیکھ کے خیال کیا کہ بظاہر تو کوئی خوف نہیں اور اپنے غلاموں کو آگے چلنے کا حکم دیا جب وہ آگے بڑھے تو ایک قسم کی چیونٹیاں درخت سے اتر کے گھوڑوں اور ان کے سواروں کے چمٹ گئیں اور ان کو کاٹ کے ہلاک کر ڈالا۔ ع

مورچگاں را چو بود اتفاق
شیر ژیاں را بدر آرند پوست

اس کے بعد ان چیونٹیوں کا دل بادل امڈا اور لشکر کی طرف بڑھا مگر تصویر کے پاس آ کے رک گیا لشکر والے لرزاں و ترساں واپس ہوئے اور دریا کی طرف ایسے مقام پر پہنچے جہاں درختوں کی کثرت تھی وہیں ایک بحیرہ موجزن نظر آیا۔ اسی کے کنارے لشکر اترا۔ امیر لشکر کے حکم سے غوطہ خوروں نے اس میں غوطہ لگایا تو کئی تانبے کے خم دستیاب ہوئے جن کا منہ سیسے سے بند تھا۔ جب ایک خم کا منہ کھولا گیا تو اس میں سے ایک آتشی سوار آتشی گھوڑے پر بیٹھا ہوا ہاتھ میں آتشی نیزہ لیے ہوئے نکلا اور بلند ہوا اور پکارا یا نبی اللہ اب میں نہیں پھروں گا۔ جب دوسرے خم کا منہ کھولا گیا تو اس کے اندر سے دھوئیں کی طرح کا ایک سوار نیزہ لیے ہوئے نکلا اور آتشی سوار نے جو کلمات کہے تھے وہی اس نے بھی کہے اور غائب ہو گیا تیسرے خم سے زرد سوار نکلا اور وہی کلمات کہتا ہوا غائب ہو گیا۔ لشکر کے ساتھ علما بھی تھے انھوں نے موسیٰ بن نصیر سے کہا کہ ان خموں کو کھولنا مناسب نہیں کیونکہ ان میں حضرت سلیمانؑ نے سرکش جنوں کو مقید کر دیا ہے لہٰذا باقی خم اس بحیرے میں ڈال دیے گئے۔ ظہر کا وقت آ چکا تھا مؤذن نے اذان دی اذان کی آواز بلند ہوتے ہی بحیرے سے ایک شخص نکلا اس نے سطح آب پر ساکن ہو کے لشکریوں پر نظر ڈالی اس کو دیکھ کے لشکریوں نے ہر طرف سے پکارا کہ اے شخص تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں قوم جن کے ان جنوں میں سے ہوں جو اپنی سرکشی کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ کے ہاتھوں اس بحیرے میں قید ہوئے تمہاری آوازوں سے مجھے ان پیر مرد کا گمان ہوا جو سال بھر میں ایک دن یہاں ضرور آتے ہیں اور جب بھی آتے ہیں ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور مومنین اور مومنات کے لیے دعا کرتے ہیں میں قعر دریا سے نکلا ہوں۔ لوگوں نے ان بزرگ کا نام پوچھا اس جن نے کہا ان کا نام اور مقام پوچھا کرتا ہوں مگر وہ نہیں بتاتے۔ ہمراہیان لشکر نے کہا کہ وہ خضر علیہ السلام ہیں۔ اس نے کہا واللہ اعلم اس سے جب مقید جنوں کی تعداد پوچھی گئی تو جواب دیا کہ ان کے شمار پر کوئی قدرت نہیں رکھتا اور غائب ہو گیا۔

امیر لشکر نے جب واپسی کا ارادہ کیا تو رہبروں نے عرض کیا کہ جس راہ سے ہو کر ہم آئے تھے اس راہ سے واپس ہونا اب ممکن نہیں ہے اس لیے کہ جو قومیں اس راستے کے ادھر ادھر آباد ہیں ان کو ہمارا آنا معلوم ہو گیا ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ راستہ روک لیں اور ہم میں ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہے اب ہم ایسے راستے سے چلتے ہیں جس کے نواح میں منسک نامی ایک قوم آباد ہے جو مسافر پرور ہے۔ غرض کہ اسی راہ سے چلے چند روز کے بعد ایک بڑے شہر کے قریب پہنچے وہاں کے باشندوں کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب ان لوگوں نے موسیٰ بن نصیر کے لشکر کو دیکھا تو مسلح ہو کے موج کی طرح ان کے گرد احاطہ کر لیا ان لوگوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ اتنے میں اس قوم کا بادشاہ شاہانہ لباس پہنے اپنے لشکر سے نکلا اور تنہا آگے بڑھا۔ قریب آ کے سلام علیک کے بعد عربی زبان میں پوچھا۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ اور تمہارا امیر کون ہے۔ اس کلام سے لوگوں کو تسکین ہوئی موسیٰ بن نصیر نے اس کا استقبال کیا اور کہا کہ میں عبدالملک بن مروان کی طرف سے اپنی قوم کا امیر ہوں اور عرب ہوں ہماری روداد سننے کے قابل ہے جب ہم اتریں اور تکان سفر سے آرام پائیں تو بیان کریں بادشاہ نے کہا کہ دوپہر میں یہاں گرمی بہت ہوتی ہے آپ ان پہاڑوں کے دامن میں جہاں گنجان درخت اور پانی کے چشمے جاری ہوں قیام کریں۔ اس کے بعد بادشاہ نے اپنے امرا اور اہل لشکر کی مدد سے ان کو ایک عمدہ مقام پر اتارا اور ان کے لیے رسد وغیرہ کا بخوبی انتظام کر دیا۔ بادشاہ جب دربار میں ملنے کے لیے آیا تو ہر طرف سے صدائے مرحبا

جلد بھی۔ امیر لشکر نے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔
اور بادشاہ سے پوچھا کہ آپ کس نبی کی امت میں
ہیں اس نے کہا کہ میں منسک بن نصیر اولاد یافث
بن نوح کی امت سے ہوں میری سلطنت آبائی
اور ملک موروثی ہے۔ اب تم اپنا حال بیان کرو
امیر نے ساری سرگزشت دہرائی پھر بادشاہ سے
پوچھا آپ نے عربی زبان کیونکر سیکھی؟ آپ کی
قوم میں تو ہم کسی کو عربی میں باتیں کرتے ہوئے نہیں
دیکھتے۔ بادشاہ نے جواب دیا اگر بادشاہ اپنی
رعایا سے فضیلتوں میں زیادہ نہ ہو تو کثیر و دینی
مسافروں کی اصلاح میں کس طرح مصروف ہو سکتا
ہو۔ میں نے عربی کے علاوہ اور بھی زبانیں سیکھی
ہیں۔

غرض کہ موسیٰ بن نصیر اس بادشاہ سے
رخصت ہوکے روانہ ہوئے اس نے زاد سفر اور
راہبر بھی ساتھ کر دیے۔ (فرہنگ صفیہ)

قہقہہ دیوار: بڑی دیوار، اونچی اور بڑی
دیوار۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

قہقہہ زن: (ب۔ دبے اضافت) وہ شخص جو
زور سے ہنس رہا ہو، ٹھٹھا مار کر ہنسنے والا۔ فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ہر گل و خار گلشن مثل کبک دری
قہقہہ زن ہو۔ سنبلہ و کنیزے کا تختہ رشک
زعفران زار تیار ہے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل۔ استعارے کے طور پر کبک، صراحی
آبشار اور رعد وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

موسم گل ہے دن خوشی کے ہیں
قہقہہ زن ہے آبشار چمن — صبا

اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہو اور دیگر حرف جار
کے ساتھ کسی کی ہنسی اڑانے والے کے معنی میں بھی
استعمال کرتے ہیں۔

برق ہنستی ہے کہیں خندۂ معشوقاں پر
رعد ہے نالۂ عاشق پہ کہیں قہقہہ زن — جلال

قہقہۂ شیشہ: شراب کے شیشے کی آواز
فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہقہہ لگانا: (۱) زور سے ہنسنا، ٹھٹھا مار کے
ہنسنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب صاحب خاموشی کے عالم میں
بیٹھے ہوئے تھے۔ باقر صاحب رنگین لکھنوی نے یکبارگی
قہقہہ لگایا اور کہا۔ آیئے آیئے ابھی آپ ہی کا ذکر خیر
ہو رہا تھا۔

قہقہہ لگانا: (۲) ہنسی اڑانا، مذاق اڑانا،
مضحکہ اڑانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دنیا بھی قہقہے لگائے گی، تالیاں
بجائے گی کہ ایک نگوڑی کا خطاب نہ ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

قہقہہ مار کے ہنسنا: اس زور سے ہنسنا
کہ قاہ قاہ کی آواز منہ سے نکلے۔ ٹھٹھا مار کے ہنسنا
اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہ جادو نے قہقہہ مار کر ہنسا۔
(طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ قہقہہ مار کے کہنا اور تعظیم کے طور پر کہنا
کی جگہ زبانوں پر ہے۔ جیسے۔ قسائی پیر محمد
نے قہقہہ مار کر کہا آج نام کا ڈنکا بجوا دو (دربار اکبری)
نام جس وقت میرے نے بتلایا؛ قہقہہ مار کر ہنسا یار زبس شوخ
گل (پھول) کے لیے قہقہہ مار کے کھلنا کہا گیا ہے جو عام
طور سے زبانوں پر نہیں ہے صرف حضرت شعرائے کرام
محدود ہے۔

قہقہہ مار کے گل کھلتے ہیں سبحان اللہ
بارک اللہ ہو بتوں کی زبان پر ہر پل — قدر بلگرامی

بصیغۂ جمع (قہقہے مار کے ہنسنا) بھی بولتے ہیں۔

ابھی گدگدی لفظ پہ پیار کے
تو ہنسنے لگے قہقہے مار کے — شوق قدوائی

قہقہہ مارنا: کھلکھلا کے زور سے ہنسنا، ٹھٹھا
مارنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا
کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا — ذوق

قہقہے کرنا: زور زور سے ہنسنا۔ اردو، صرف
متروک۔

کبک آتش کھا کرے یوں قہقہے
جو ہنسیں کے گھر سدا ماتم رہے — درد

قہوہ: (بفتح اول و سوم) ایک قسم کے سیاہ اور
کسیلے بیج کا نام جسے بھون کے سفوف کر لیتے ہیں اور
چائے کی طرح پانی میں جوش دے کے پیتے ہیں۔
عربی، مذکر، رائج۔

اک مجھے مت ادب تو رہ دو
گر ہو دے نشے تو چھیڑ قہوا — انشا

قول فیصل۔ اس کا صرف پینا کے ساتھ (قہوہ پینا)
زیادہ ہے۔ قہوہ پینے کا رواج عرب، ترکستان اور
ہندوستان میں بمبئی کلکتے میں زیادہ ہے مگر ایرانی اور
عرب والے شہروں میں ہیں وہی زیادہ پیتے ہیں
بسند فرہنگ آصفیہ مادر بیع ہفت اقلیم میں لکھا
ہے کہ قہوہ نوشی کا موجد شیخ شاذلی ہے جس کا مزار
مخا میں ہے۔ اس تخم کا مزاج تیسرے درجے میں
گرم و خشک ہے بھوک بڑھاتا ہے باہ کو تقویت
دیتا ہے۔ مگر اس (جگر) اور باہ کے لیے بہت زیادہ
مفید ہے۔ عرب و فارس اور ہند کے جزیروں میں

پیدا ہوتا ہو۔

قہوہ خانہ :۔ وہ ہوٹل جس میں قہوہ بنتا اور بیچا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

قہوہ دان :۔ قہوہ رکھنے کا ظرف۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قے :۔ (بالفتح) ردّ طعام، استفراغ، الٹی عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پرسوں ہفتہ تھا اور دسویں تاریخ تھی۔ مرزا گو سلیمن صاحب نے قے کی دو تین دست آئے کل۔۔۔ پیر دن چڑھے رہ گئے۔ (داستانِ سرور)

قے :۔ وہ چیز جو استفراغ میں گرے۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

کیوں ردّ و قدح کرے ہے زاہد
مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہو غالب

قِیَادَت :۔ (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) رہنمائی کرنا، رستہ بتانا، رہبری، رہنمائی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اُحد میں لشکرِ اسلام کی جس نے قیادت کی
تمنا تھی ہر اک سردار کے دل میں شہادت کی ظفر علی خان

قول فیصل۔ قیادت کرنا، قیادت میں ہونا اور قیادت میں چلنا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

بجد سرو گرتری قیادت میں
کاروانِ عمل چلا زینب لالہ

قِیَاس :۔ (بالکسر) اندازہ کرنا، اندازہ، دو چیزوں میں ایک چیز کو دوسری چیز کے برابر خیال کرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کام آتا نہیں ہو محض قیاس
ناتواں ایسے علم کی ہو اساس نظم طباطبائی

قیاس :۔ دو جملوں سے ترکیب دیا ہوا قول جس سے نتیجہ نکلے۔ عربی، مذکر، علم منطق کی اصطلاح

نہ قیاس ان کا نہ عقل ان کی ٹھیک
فلسفہ کفر ہے ان کے نزدیک مرزا رسوا

قَیَّاس :۔ (بالفتح اول و دوم مشدد) بہت زیادہ قیاس سے کام لینے والا اپنے اندازے پر بہت زیادہ اعتبار کرنے والا۔ عربی، اسم تفضیل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ظاہریوں نے ان کو قیاس مشہور کر دیا تھا۔ (سیرۃ النعمان)

قِیَاساً :۔ (بالکسر۔ تلفظ قیاسن) اندازے سے قیاس کے طور پر۔ عربی، فصیح، رائج۔

قِیَاسَات :۔ (بالکسر) اندازے، قیاس کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہاں دن کو تو کرے گا سیہ رات سے جدا
اللہ کو تمام قیاسات سے جدا جوش ملیح آبادی

قِیَاس آرائی :۔ (بے اضافت) عقل گھوڑے لگانا، بے سمجھے بوجھے قیاس کر لینا۔ فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ جو دلیل پیش کر رہے اس سے اور اصل معاملے سے کوئی نسبت نہیں یہ سب آپ کی قیاس آرائی ہے۔

قیاس دوڑانا :۔ عقل دوڑانا، فکر سے کام لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

اور دوڑ اپنے قیاس کہاں
جان خیر یہ میں یہ ٹھاس کہاں (دام کی تعریف) غالب

قیاس سے باہر :۔ بے شمار، بے حساب، بے اندازہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قیاس سے باہر :۔ عقل سے دور، سمجھ سے باہر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کنہ ذات باری انسانی قیاس سے باہر ہے۔

قیاس غلط ہونا :۔ اندازہ نادرست ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو اداس سے احتمال وفا
نہ غلط ہو مرا قیاس کہیں داغ

قیاس کا یقین نہ لانا :۔ کسی بات کا سمجھ سے باہر ہونا۔ اردو صرف، متروک

سن سن کے اڑے حواس ان کے
لائے نہ یقیں قیاس ان کے دیا شنکر نسیم

قول فیصل۔ اب ایسے محل پر قیاس میں نہ آئے بولتے ہیں۔

قیاس کرنا :۔ (پر کے ساتھ) اندازہ کرنا، جانچنا، ذہن میں کسی چیز کو کسی چیز کے برابر ٹھہرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عجب کیا گر نہیں لگتا مرے سینے میں تیر ان کا
وہ ناوک پر قیاس سنگ خاطر نشاں کر لیں نظم طباطبائی

اپنے پہ کر رہا ہوں قیاس اہل دہر کا
سمجھا ہوں دل پذیر متاع ہنر کو میں غالب

قیاس کرنا :۔ گمان کرنا، خیال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری یہ ذاتی رائے ہو۔ ناظرین کو اختیار ہو جو چاہیں قیاس کریں۔ (امراؤ جان ادا)

قیاس کرنا :۔ تسلیم کرنا، ماننا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اس کو بھی ویسا ہی قیاس کر و جیسا وہ تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا :۔

میری بہار کا میرے باغ سے اندازہ کر۔ مطلب یہ ہے کہ گزشتہ شان و شوکت یا عیش و عشرت کی بقیہ یادگار سے اندازہ لگاؤ کہ گزشتہ شان و شوکت یا عیش و عشرت کس حد پر ہوگی۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قیاس کہتا ہے:۔ قرینہ بتاتا ہے، عقل کہتی ہے، اندازہ ہوتا ہے۔ اردو جملہ، فصیح، رائج۔

> رنگ ہاتھی کا سیاہ اور وہ دانت اس کے سفید
> کہتا ہے دیکھ کے یہ ظلمت و نور اپنا قیاس ذوقؔ

قیاس لگانا:۔ رائے لگانا، سوچنا، عقل دوڑانا، حساب لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیاس میں نہ آنا:۔ عقل میں نہ آنا، سمجھ میں نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ مرمر نے کہا یہ بات میرے کچھ قیاس میں نہیں آتی۔ میں جانتی ہوں یہ بھی عیاری ہے (طلسم ہوش ربا)

قیاسی:۔ (بالکسر) ذہن میں ٹھہرائی ہوئی خیال، قیاس سے منسوب۔ عربی، فصیح، رائج۔

> ان کی حکمت ہے فقط خود رائی
> نہ قیاسی ہو نہ استقرائی مرزا رسوا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی۔ قاعدے کے موافق۔ بھی درج کیے ہیں۔

قیاصرہ:۔ شاہان روم، قیصر کی جمع۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ آج تک جس قدر بڑے بڑے آدمی اور بادشاہ گزرے ہیں۔ سکندر اعظم سے لے کر قیاصرہ روم، اکبر اعظم اور نپولین تک ان سب سے ممتاز ہستی چنگیز خاں کی تھی۔ (رسالہ عالمگیر لاہور خاص نمبر)

قیافہ:۔ (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) ہاتھ پیر اور چہرے وغیرہ کے خد و خال اور علامتیں دیکھ کے برا یا بھلا شگون لینے کا علم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> دیکھ لیا یاروں کا قیافہ
> بابا بس خوش رنگ لفافہ اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اس کی مغیرہ صورت، قیافے، ہے جو حرف جار (سے، کو، پر وغیرہ) کے ساتھ آتی ہے جیسے قیافے سے۔

> قیافے سے ظاہر سراپا شعور
> جبیں پر برستا شجاعت کا نور میر حسن

صاحب فرہنگ آصفیہ نے، شگون، کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ اس کے علاوہ عقل، سمجھ، ادراک، شناخت، قیاس اور اندازہ کے معنوں میں بھی لکھا ہے۔

قیافہ دیکھ کے پہچاننا:۔ ہاتھ پیر اور صورت وغیرہ اور علامتوں کو دیکھ کے اچھے یا برے شگون کی شناخت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

> خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر
> آدمی پہچان لیتے ہیں قیافہ دیکھکر ناظم

قول فیصل۔ ایسے ہی محل پر قیافے سے پہچاننا یا شناخت کرنا بھی بولتے ہیں جیسے "اس کو قیافے سے شناخت کرکے سرو قد ہوکر تعظیم کی" (طلسم ہوش ربا)

قیافہ دیکھنا:۔ ہاتھ پیر اور صورت وغیرہ کی علامتوں سے اچھا یا برا شگون معلوم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

> دیکھ لیا یاروں کا قیافہ
> بابا بس خوش رنگ لفافہ اکبر الہ آبادی

قیافہ شناس:۔ (بے اضافت) جوتشی، علم قیافہ سے واقف۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

> تھی قیافہ شناس وخت وزیر
> سمجھی انداز سے وہ ماہ منیر قلق

قیافہ شناسی:۔ (بے اضافت) علم قیافہ جاننا، قیافہ دانی۔ فارسی ترکیب، مونث، صفت، فصیح، رائج۔

قیام ۱ (بالکسر) کھڑا ہونا، ٹھہراؤ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> بنا آیات قرآں کی ہے ان کی ذات سے محکم
> قیام ان کے سبب کعبے کے ارکان تشید کا انیسؔ

قیام ۲ پائداری، مضبوطی، بقا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> قیام جسم خاکی ہے نفس پر
> ہوا پر ہے بنا اپنے مکاں کی (فرہنگ آصفیہ)

قیام ۳ سلامتی، استقلال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> فنا کے دور میں عبرت کو بھی قیام نہیں
> نشان ہی نہ رہے جب تو یاد کیا آئے اکبر الہ آبادی

قیام ۴ وثوق، اعتقاد، بھروسا۔ (فقرہ) تمہاری بات کو قیام نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

قیام ۵ سکونت، رہنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ مرزا صاحب دہلی کے باشندے ہیں مگر لکھنؤ میں ایک عرصے سے قیام ہے۔

قیام ۶ نماز میں کھڑے ہونے کی حالت۔ عربی، مذکر، اصطلاح فقہ۔

> نہیں نماز اگر زاہدا تو پھر کیا ہے
> یہ سجدے ہیں رکوع و قیام شیشے کا ناسخ

قیام پذیر:۔ (بسکون چہارم و کسر ششم و ہفتم مجہول)

مقیم، فرودگش۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جناب سید سجاد، نائب شبیر
ہیں نزد شہر منع قافلہ قیام پذیر — ناظم

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قیام پذیر کے معنی، ٹھہراؤ، اور دیر تک رہنے والا بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

قیامت :۔ ۱ (بکسر اول و فتح جیم) وہ وقت جب کہ مردے زندہ ہو کے کھڑے ہو جائیں گے مردوں کو زندہ کرکے قبروں سے اٹھائے جانے والا دن۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے جلدی دکھا دے حسن کا جلوہ
قیامت کو ترے دیدار کا وعدہ قیامت ہے — امانت لکھنوی

قول فیصل۔ قیامت عربی کا مصدر ہے اس کے لغوی معنی ہیں کھڑا ہونا چونکہ مذکورہ بالا دن ایسا ہوگا کہ مردے زندہ کرکے کھڑے کیے جائیں گے اسی مناسبت سے روز مذکور کو قیامت کہنے لگے

قیامت :۔ ۲ سب کے مرنے اور فنا ہو جانے کا دن، نیست و نابود ہو جانے کا دن (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

قیامت :۔ ۳ (مجازاً) مدت دراز، طویل مدت۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ع قیامت کو ترے دیدار کا وعدہ قیامت ہے — امانت

قیامت :۔ ۴ قضا، اجل، موت، جس کا انجام برا ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

شبِ وہ تپاک نہ التفات وہ محبت ہے
یونہی رہی جو کوئی دن تو پھر قیامت ہے — جرأت (ف ۲۔۳)

قیامت :۔ ۵ انوکھی بات، تعجب خیز، عجیبات

اردو، فصیح، رائج۔

چشم پر آب ہو اور سینہ جگر جلتا ہو
کیا قیامت ہو کہ برسات میں گھر جلتا ہو — فردوسی لاہوری

قیامت :۔ ۶ غضب کا۔ اردو، قلیل الاستعمال

وہ آنسو باوجود ضبط جو نکلے قیامت تھے
غم طولانی دل کو بہ شکل مختصر دیکھا — وحشت کلکتوی

قیامت :۔ ۷ غضب کی بات۔ اردو فصیح، رائج۔

انھیں پر سب کی نظریں پڑ رہی ہیں کیا قیامت ہے
اگرچہ جمع محشر میں بہت سے حسن والے ہیں — خیر لکھنوی

قیامت :۔ ۸ جان کے لیے آفت، مصیبتوں اور پریشانیوں کا سبب، بلا، دل کا پیش خیمہ، جان کا غضب، قہر ڈھانے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

جواں ہوئے تو قیامت ہوئے خدا کی پناہ
وہ جب بھی فتنہ تھے جب عالم شباب نہ تھا — داغ (ف ۲۰)

قول فیصل۔ چونکہ حشر کے روز اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے بہت زیادہ پریشانیاں اٹھانا پڑیں گی اسی رعایت سے مبالغہ پسند شاعروں نے معشوقوں کی حقیقت اور خاصیت کو قیامت سے تشبیہ دینا شروع کر دی۔

قیامت :۔ ۹ (مرکبات میں) غصہ، خشم، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیامت :۔ ۱۰ (مرکبات میں) آہ و زاری، واویلا، آہ و نالہ، شور و شغب۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جوان کی میت پڑی ہے، گھر میں ایک قیامت ہے، ماں کو بار بار غش پر غش آ رہے ہیں۔

قیامت :۔ ۱۱ (مرکبات میں) کھلبلی، افراتفری، ہلچل، تلاطم۔ اردو، فصیح، رائج۔

قیامت :۔ ۱۱ نا انصافی، اندھیر، ظلم۔ اردو فصیح، رائج۔

کیا قیامت ہے کہ اک دن نہ ٹھہرنے پائیں
دوں اگر خلد کو تشبیہ دکان خمار — مومن

قیامت :۔ ۱۲ غضب کا۔ اردو، فصیح، رائج

دل سنکی دیکھتے ہی ایک قیامت برپا
اس کے قامت کا خطرہ ہے وہ قیامت نکلا — ظفر شاہ

قیامت :۔ ۱۳ (مرکبات میں) مصیبت، سختی، عذاب۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ع آل خاتون قیامت ہے قیامت آئی — مرزا دبیر

قول فیصل۔ انھیں معنی میں مندرجہ ذیل شعر میں جس طرح میر نے کہا ہے اب متروک ہے۔

جاتی ہے گذر جی پر اس وقت قیامت سی
یاد آوے ہے جب تیرا یکبارگی آ جانا — میر

قیامت :۔ ۱۴ دکھڑا، تاسف، افسوس، دریغ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیامت :۔ ۱۵ (برائے اظہار کثرت) از حد، نہایت، بدرجہ غایت، بدرجہ کمال، حد سے زیادہ۔ اردو، متروک۔

نازک مزاج آپ قیامت ہیں میر جی
جوں شیشہ میرے منھ نہ لگو میں نشہ میں ہوں — میر

قیامت تھا سماں اس خشمگیں پر
کہ تلواریں چلیں ابرو کی چیں پر — میر

دم بھر نہ ٹھہرے دل میں نہ آنکھوں میں ایک پل
اتنے سے قد پہ تم بھی قیامت شریر ہو — میر

قول فیصل۔ اب کا، اور کے اور کی، کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں (قیامت کا، قیامت کی، قیامت کے)

قیامت بیٹے: نہایت شوخ، طرار، چلبلا، چنچل۔ اردو، فصیح، رائج۔

رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی
جو ادا اس کی تھی قیامت تھی — داغ/عشق

قیامت بیٹے: (کلمہ تعریف مبالغہ و تعجب) بےڈھب، بے طرح۔ اردو، فصیح، رائج۔

خدا بچائے قیامت کے ہیں تمہارے دل
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے داغ — داغ

جہان میں غضب کیا حشر ہو گا چال بگڑا
ورے کافر قیامت تھی تری رفتار پہلے — راسخ

قیامت بیٹے: مشکل، دشوار، کٹھن، سخت، بھاری۔ اردو، فصیح، رائج۔

دل بیمار کا اس پہ شامت ہوا
یہ کاشانہ دل قیامت ہوا — میر حسن

قیامت بیٹے: برا، ضرر رساں، نقصان دہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

گماں مجھ پر ہے اس کو داد خواہی کی شکایت کا
قیامت ہوئے گا حق میں مرے آنا قیامت کا — [illegible]

چھپا ہوا ہے دل کو ہم چلے ہم تو
عل مچانا تیرا قیامت ہے — جرأت

قیامت بیٹے: قہر، آفت، غضب، نامناسب حرکت، بیجا کام۔ اردو، فصیح، رائج۔

قیامت اسے دل ناشاد کر دی
متاع زندگی برباد کر دی — منشی [illegible]

قیامت [illegible]: غضب ناک، آگ بگولا۔ اردو، فصیح، رائج۔

یہ اٹھنا بیٹھنا محفل میں ان کا رنگ لائے گا
قیامت بن کے اٹھے ہیں بھبھوکا بن کے بیٹھے ہیں — داغ

قیامت اٹھانا بیٹے: (متعدی) آفت برپا کرنا، فتنہ برپا کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

قیامت اٹھانا بیٹے: گردش حسن سے دلوں کو تڑپانا۔ اردو، صرف، شعرا کی اصطلاح۔

تمہارے دل پہ قیامت اٹھائے پھرنے کے
تمہاری عمر ہے ناز و ادا کی آنے کی — داغ

قیامت اٹھانا بیٹے: ہنگامہ کھڑا کرنا، بڑا مچانا، شور و غل کرنا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

قیامت اٹھنا بیٹے: (لازم) آفت برپا کرنا، شور و شر ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کچھ ایسے فتنوں پہ فتنے اٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اٹھا
اٹھی قیامت بھی ساتھ ان کے ہوئے کوچے سے تنگ کر — [illegible]

قیامت آشکار ہونا بیٹے: ہنگامہ برپا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جہاں میں قیامت ہوئی آشکار
کوئی اس نے دامن سے راز نہ کیا — طلسم ہوشربا

قیامت آنا بیٹے: حشر برپا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس ذرے کو برپا نہ ہو ہنگامہ محشر
آتی ہے قیامت تو اتفاق نہیں مجھ کو — اکبر

قیامت آنا بیٹے: (کسی پر کے ساتھ) بہت زیادہ غصہ آنا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

آج دل کی شامت آئے گی
پہلے ہم پر قیامت آئے گی — شوق لکھنوی

قیامت آنا بیٹے: (کسی پر کے ساتھ) آفت آنا، بلا نازل ہونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

کیا موذی پر قیامت آئی ہے
مرزا کی کا ٹولی کی شامت آئی ہے — شوق لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکبیر صرف بھی رائج ہے
مرے مرنے کے بعد ان کے تماشے کو والے ہیں جو [illegible]

فلک اندرہ پر قیامت آگئی مجھ پر — [illegible]

قیامت آنا بیٹے: غضب کی بات ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دم رخصت ہمیشہ دل پہ آفت آہی جاتی ہے
وہ جب چلتے رکھے ہیں قیامت آہی جاتی ہے — [illegible]

قول فیصل۔ اس کی تکبیر صرف بھی رائج فصیح ہے۔

بے خطا رے وہ ہم پر ہم نے بھی برداشت کی
غیر کا ذکر کیا آیا قیامت آگئی — [illegible]

قیامت برپا کرنا بیٹے: بے انتہا ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دل نے کی دیکھتے ہی ایک قیامت برپا
اس کی قامت کا نظارہ وہ قیامت نظر — [illegible]

قیامت برپا کرنا بیٹے: حسن و انداز سے ہر دیکھنے والے کو بے چین ہونے کے باعث [illegible]۔ اردو، صرف، اصطلاح شعرا۔

بار بار برپا قیامت کی خرام [illegible]
چال اٹھے فتنہ [illegible] سبزہ [illegible] — [illegible]

قیامت برپا کرنا بیٹے: مصیبت ڈالنا، غضب ڈھانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تیرا خیال قیامت بہ [illegible] تحکم
کرتا ہے اک قیامت برپا [illegible] — [illegible]

قیامت برپا کرنا بیٹے: [illegible] حیران پریشان ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل [illegible]: بیگم صاحب دیکھتیں [illegible] قیامت برپا کرتیں۔ — [illegible]

قیامت برپا ہونا [illegible]: [illegible]۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل [illegible]: [illegible] ابھی [illegible]

قیدِ حیات :- زندگی کی قید سے استعارہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں — مرزا غالب
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

قید خانہ :- جیل خانہ، زنداں، قیدیوں کے رہنے کا مکان، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

گوشۂ دل میں جگہ ہم کو ملے اے صیاد — جلیل
قید خانہ ہو نیا تازہ گرفتاروں کا

قول فیصل۔ تنگ مکان سے بھی مراد ہوتی ہے

اک مکان تنگ لیا اس پہ یہ کہیں بعد تقسیم — عزیز لکھنوی
آپ ہی کہئے کہ وہ قید خانہ یا گھر

قید خانہ ہو جانا :- گھر کا مثل قید خانے کے ہو جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پاس تھا جب تک وہ رشک مہ تھا قصر بہشت
قید خانہ ہو گیا اس بن مرا کاشانہ آج — رند

قید رکھنا :- قید میں رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قید رکھنے سے یہ اچھا ہے کہ مجھ کو قتل کرے — نظم طباطبائی
جرم ہستی ہے تو کم کر جرم کے اقدام سے

قید رہنا :- بندی میں رہنا، زنداں میں رہنا، قفس میں بند رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ یہ شاعر آدمی حسن پرست، وارفتہ مزاج ... تاب کہاں کہ مکان کے قفس میں قید رہیں ... بیٹے گل کی طرح نکل کھڑے ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

قید سے آزاد ہونا :- لازم، زنداں سے رہا ہونا، جیل سے چھوٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پہلے قفس میں تھی یہ تمنا قید سے ہوں آزاد کہیں — شاد لکھنوی
اب یہ دعا ہے بال و پر ای پر چھوڑ نہ دے صیاد کہیں

قول فیصل۔ ناظم جی میں قید سے چھٹنا یا چھوٹنا رہا ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔ شرط ...

کی پابندیوں سے آزاد ہونا کے معنی میں بھی بول دیتے ہیں۔

رندانِ عشق قید سے مذہب کی چھٹ گئے
کفار اگلے بیخ زنار رہ گیا — رند

معنی میں قید سے آزاد کرنا اور اپنے محل پر قید سے آزاد کرانا یا قید سے چھڑانا یا چھڑوانا وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

قید مکاں سے مجھ کو چھڑایا تھا جنبے — شاد عظیم آبادی
شرمندہ میں نہیں نگہ دل نواز کا

قیدِ فرنگ :- اہل فرنگ کی ایک قسم کی قید تھی جس میں قیدی کا نکلنا مشکل سے ہوا کرتا تھا۔ قید شد، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پھرتا ہے بال بال یہ دل راہ ڈھونڈھتا
زلفیں نہیں ہیں جان کو قید فرنگ ہے — مصحفی

قیدِ قفس :- پنجرے کی قید، نہایت سخت قید جس میں آدمی کا باہر نکلنا دشوار ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ ہندوستان کی عورتوں میں خوب رائج ہے اور اس سے غرض ان کی چار دیواری میں بجائے پردہ قید رہنا ہے۔ مگر عورتیں اب ذرا کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

قید کاٹنا :- قید سے آزاد کرنا، بیڑی و زنجیر کاٹ کے قیدی کو رہا کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل نثر۔ امیر نے قریب قاہر پہنچ کر قید اس کی کاٹ دی وہ اٹھ کر بلا گردان ہوا۔ پھر ہمراہ رکاب چلا۔ (طلسم ہوش ربا)

قید کرنا :- (۱) اسیر کرنا، زنداں میں بھیجنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قید کرنا :- (۲) روکنا، ضبط کرنا، بند کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ آپ نے اس کی قید کیوں کی آپ کو دس روپے مہینہ الگ دینا ہوگا۔

قید کرنا :- (۳) پکڑنا، گرفتار کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ ایک ساحر نشواطا جادو نام جب بادشاہ شہنشاہ عالی مقام کو عرض رسا ہوا کہ غلام جاتا ہے اور اس فسادی کو قید کر کے لاتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر گرفتار کرنا بولتے ہیں۔

قید لگانا :- محدود کرنا، شرط لگانا، پابند کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ اپنے دل میں سوچے کہ وہ سال کی قید کیوں لگائی، اس سے نہ صمت نہ عیوضانہ ... سال نکلتا ہے۔ تاریخ کیا چیستان ہے اور چیستان کا حل کرنا سیکھا ہی نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع قیدیں لگانا بھی بولتے ہیں

نہ موت آئے نہ غش آئے نیند کا کیا ذکر
غضب کی قیدیں لگائی ہیں پاسبان کیلئے — امیر

قید لگی ہونا :- شرط لگی ہونا، پابندی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لگی ہے قید خبر کی جو رسے دم ہے — صبا
چھپا ہو جان کے عقدِ جبین ...

نہیں سناؤں جو کوئی سنے زمانے میں
غضب یہ قید لگی ہے مرے فسانے میں — حفیظ

قیدِ محض :- قید بلا مشقت، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قید و بند :- پابندی، شرط۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عشق کا رہتا ہر پہلو ہے جب تک قید و بند — احسان دانش
حسن کو رہنا ہے بیگھرے ...

محل ستعمال۔ سانپ کا کاٹا سوئے، بچھو کا کاٹا روئے۔

کاٹا بفتح ۔ زخم، مار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں خصوصیت نہیں۔

کاٹا بفتح ۔ چوٹ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹا بفتح ۔ ایک کلمہ ہے جو کسی چھیلے یا بدمزاج آدمی کی بات کے جواب میں کہتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ دیکھو ابھی چوٹ کی۔ ابھی ڈسا پڑتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹا اور الٹ گئی ۔ جس کے بنا کھا گئی۔

ہوائی ناگن کا قاعدہ ہے کہ وہ آدمی کو ڈس کر پلٹ جاتی ہے اس سے اس کے منہ کا زہر یا جلا لا چوٹ کے جلد زہر چڑھ جاتا ہو۔ (ف) جیسے اس کا اطلاق ایسے بد شخص یا چیز پر کرتے ہیں جو اذیت پہنچا کر مکر جائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ پھانس بفتح ۔ عیاری، چالاکی، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

دیکھ کر میری عقل جاتی ہے
کیا تجھے کاٹ پھانس آتی ہے شوق لکھنوی

کاٹ پھانس بفتح ۔ ہجرت یا حق میں کمی بیشی، توڑ جوڑ۔ کتر بیونت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

کاٹ پھانس بفتح ۔ جعلسازی، لگائی بجھائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کاٹ پھانس کرنا بفتح ۔ عیاری کرنا، ساز باز کرنا، توڑ جوڑ کرنا۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

کاٹ پھانس کرنا بفتح ۔ کسی کی مزدوری یا امانت یا خرچ میں جھوٹا سچا حساب لگا کر کمی بیشی کرنا۔ اگلے پچھلے حساب میں وضع کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ پیچ ۔ ترکیب، عیاری، چالاکی، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ ارے وہ بڑی کاٹ پیچ کی عورت ہے تم کس کی باتوں میں آگئیں۔

کاٹ چھانٹ بفتح ۔ قطع و برید، کتر و بیونت، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عجب صانع قدرت کی ہو تراش خراش
یہ کاٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی امیر

کاٹ چھانٹ بفتح ۔ چالاکی کی باتیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

سن کے نخرے ارے وہ کہتے ہیں
کیا تجھے کاٹ چھانٹ آتی ہے صفدر مرزاپوری

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی کی چیز کاٹنا جیسے یہ کاٹ چھانٹ کی وضع رعایا لئے فوج نے اختیار کی شمشیر کی چال ڈھال سنبھالی۔ (ہم ہو خریام)

کاٹ چھانٹ بفتح ۔ حساب میں کمی بیشی، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ محاسب نے رقموں کی بہت کاٹ چھانٹ کی۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

کاٹ چھانٹ بفتح ۔ چھٹی اور کٹی ہوئی چیز جو بچے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ چھانٹ بفتح ۔ ترمیم، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میں نے سب خط کاٹ چھانٹ کر دان کو سنا دیا۔

کاٹ چھانٹ بفتح ۔ تراش خراش، اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ مولف نوراللغات نے ذیل کا شعر اس میں لکھا ہے۔ مگر کاٹ چھانٹ کے معنی میں چالاکی کی باتیں ہیں۔

کاٹ چھانٹ آپ بہت مجھ کو دکھایا نہ کریں
کیا میں ہوں تیغ کہ ہر بات پہ چل جاؤں گا

کاٹ دکھانا بفتح ۔ تلوار کی تیزی اور جوہر دکھانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دکھاتے جب کاٹ تیغ قاتل
وہاں زخم سے ہم واہ واہ کرتے ہیں تسلیم

کاٹ دوڑنا بفتح ۔ (کنایۃً) غصے سے جواب دینا، اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

(منقول) میری بات سن کر وہ کاٹ دوڑے۔ (نوراللغات)

کاٹ دینا بفتح ۔ قطع کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ خدا غارت کرے ایسا تیز چاقو ہے جب کوئی چیز کاٹتی ہوں انگلی کاٹ دیتا ہے۔

کاٹ دینا بفتح ۔ (کنایۃً) رد کرنا، بیچ میں بول دینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم تو بیچ میں بول کے بات کاٹ دیتے ہو۔

کاٹ دینا بفتح ۔ تن سے جدا کر دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ڈاکوؤں نے فیر تو کیا ہی تھا مگر وہ جب گر گئے زمین پر لوٹنے لگے تو سر بھی کاٹ دیا۔

کاٹ دینا بفتح ۔ وضع کر دینا، اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میری تنخواہ میں تم کاٹ دو چار روپے۔

کاٹ دینا ۱۷؎ قلم زد کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل ۱۷؎ یہ قلمی ناول میں تمہیں دے رہا ہوں، اس میں جہاں جہاں اغلاط پاؤ کاٹ دینا۔

کاٹ دینا ۱۸؎ کسی کو نظر انداز کر دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

عمل ۱۸؎ [illegible]

قول فیصل۔ اب ایسے محل پر زیادہ تر ٹ دینا بولتے ہیں۔

کاٹ دینا ۱۹؎ (پتنگ کے لیے) دوسرے کی اڑتی ہوئی پتنگ کو اپنے تکوے سے کاٹ دینا۔ اردو مصدر، تکوے بازوں کی اصطلاح۔

عمل ۱۹؎ آج بشیر نے بڑی خوبصورتی سے قدیر کے دل والے کنکوے کو کاٹ دیا کہ دیکھنے والے اچھل پڑے۔

کاٹ دینا ۲۰؎ بسر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل ۲۰؎ خدا نے اتنی زندگی سے کاٹ دی، وہ چار سال زندگی کے اور باقی ہیں وہ بھی کٹ جائیں گے۔

قول فیصل۔ زندگی، زیست اور عمر وغیرہ کے ساتھ بھی آتے ہیں۔ وقت، گھڑی، دن اور رات وغیرہ کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

شب فرقت کی مصیبت کو گوارا کر کے
کاٹ دے آدمی کر کے دل زار آج کی رات (رند)

کاٹ ڈالنا ۱؎ قطع کر دینا، قلم کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کاٹ ڈالا دست شاخ گل کو کر پاؤں سرو کو
باغباں نے دیکھ کر اس گلبدن کے ہاتھ پاؤں (رند)

ہم بھی وہ ہیں جو رہے آگے کبھی سر کھولے
کاٹ ڈالیں ابھی دانتوں سے زبان واعظ (صبا)

کاٹ ڈالنا ۲؎ سخت سزا دینا، بہت زدوکوب کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

عمل ۔ اب جرم ثابت ہوا تو کاٹ ڈالوں گا، بتلائے

دیتا ہوں۔

کاٹ کر الٹ جانا ۱؎ ناگن جب کاٹ کے الٹ جاتی ہے اس کے منہ کا زہر یا اچھالا پھوٹ جاتا اور زہر فوراً اثر کر جاتا ہے۔ اردو مصدر، رائج۔

حذر کر اے دل ناداں نہ زلف یار کو چھیڑ
یہ ناگنی نہ کہیں کاٹ کر الٹ جائے (سروش)

کاٹ کرنا ۱؎ زخم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ کرنا ۲؎ توڑ کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کاٹ کرتا ہے ہر اک بات میں شوخ مزاج
دل سے نکلیں گے مرے وصل کے ارماں کیونکر (صفدر مرزا پوری)

کاٹ کرنا ۳؎ پانی کا اپنے آپ راستہ کر لینا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاٹ کرنا ۴؎ تراشنا، کاٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غضب میں آیا جو وہ بت خدا لہو سے بچائے
کہ کاٹ کرتی ہو دونا حساب میں تلوار (رشک)

کاٹ کرنا ۵؎ نقصان پہنچانا، زک دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

میری ترقیوں نے بھی میری ہی کاٹ کی
تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا (جلال)

کاٹ کوٹ ۱؎ کتر بیونت، چھانٹ، چیر پھاڑ، جراحی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کاٹ کوٹ ۲؎ وہ ضرب کا نشان جو کسی لفظ یا جملے وغیرہ پر بنا دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ یا جملہ قلمزد کر دیا گیا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ ضرب کا نشان یہ ہے۔ (X)

کاٹ کوٹ کے ۱؎ وضع کر کے، کمی بیشی کر کے۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

عمل ۱؎ آپ کا جو کچھ حساب ہو وہ لے لیجئے باقی کاٹ کوٹ کے مجھے دے دیجئے۔

کاٹ کھانا ۱؎ سانپ بچھو وغیرہ کے لیے ڈسنا، منہ مارنا، ڈنک مارنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کھیلی نہ جائے اپنی گرہ جو آئے زلف
عاشق کو سانپ بن کے ابھی کاٹ کھائے (ہجر)

کاٹ کھانا ۲؎ انسان یا اور کسی جانور کا دانتوں سے کاٹنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ایسا نہ ہو کہ دوڑ کے مجنوں کو کاٹ کھائے
لیلیٰ کا اونٹ نجد میں دیوانہ ہو گیا (رنجیت)

کاٹ کھائے نہ ابھی آفت ہو
پھر نہ جینے کی کوئی صورت ہو (مرزا رسوا)

قول فیصل۔ اس محل پر کاٹ لینا زبانوں پر ہے۔

کاٹ کھانا ۳؎ (کنایۃً) کسی چیز یا شخص کے ذکر پر یکایک برہم ہو جانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

عمل ۳؎ خاں صاحب کا عجب مزاج ہے۔ جب ان سے کوئی بات کرتا ہے تو کاٹ کھاتے ہیں۔

کاٹ کھانا ۴؎ نقصان پہنچانا، نقصان اٹھانا، گھاٹا لگنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ کھانے کو دوڑنا ۱؎ (کنایۃً) تلخی اور تند مزاجی سے پیش آنا، بات بات پر آمادہ پرخاش و مستعد جنگ و جدل ہونا، گھرکنا، گھرکیاں دینا، بدمزاجی سے جواب دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کاٹ کھانے کو دوڑنا ۲؎ بھیانک اور ڈراونا معلوم ہونا، دشمن معلوم ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ) یہ محل

تم جن کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ کے ڈال دینا: قتل کر کے ڈالنا یا مار ڈالنا، جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ اردو حرف، غیر فصیح، رائج۔

محل مثال۔ بھالوں کو کچھ اثر نہ ہوتا تھا اور انھوں نے ہزاروں کو کاٹ کے ڈال دیا۔ (طلسم ہوشربا)

کاٹنا: (متعدی) چھری یا کسی اور آلے سے کسی پھل وغیرہ کو ریزہ ریزہ کرنا، چھلکا اتارنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ یہ خربوزے دام پورے آئے ہیں انھیں کاٹو، لکھنؤ کے خربوزوں کو رہنے دو۔

کاٹنا: درخت چھانٹنا، شاخ قلم کرنا، اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں درخت چھانٹنا کا مفہوم ہے درخت کی زائد شاخوں کو کاٹ کاٹ کے علیحدہ کر دینا اور درخت کاٹنے کے معنی ہوئے پورا درخت کاٹ کے گرا دینا۔ مؤلف نور اللغات نے، کاٹنا کے معنی درخت چھانٹنا صحیح نہیں لکھے۔

کاٹنا: کترنا، قینچی وغیرہ سے کاٹنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے چرخ تجھ کو کس نے خاموش کر دیا ہے
کس نے زبان تیری یوں بے گناہ کاٹی — نصیر

کاٹنا: بیونتنا، قطع و برید کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ ہم نے کہا تھا کہ جب بیوپارے کرتے کاٹنا تو تھوڑا ایک بالشت کے رکھنا، مگر تم نے چھوٹے کر دیے۔

کاٹنا: ڈسنا، ڈنک رکھنے والے جانوروں کا اپنے ڈنک سے کسی کو گزند پہونچانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ گئی ایذا دہی کی تری زلفوں کو خو
کاٹتا ہے اُڑ کے عاشق کو یہ جوڑا سانپ کا — رند

کاٹنا: دانتوں سے کاٹنا، دانتوں سے گزند پہنچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا مرے تلووں میں کانٹا ہے کسی نے دیکھنا
تیر کا نقش قدم تو کوئے جاناں میں نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی چیز کو دانتوں کی مدد سے کاٹنا، جیسے یہ کیا بد تمیزی ہے روٹی کو دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہو، یہ نحوست کی بات ہے۔

کاٹنا: گھاؤ ڈالنا، زخم لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاٹنا: دور کرنا، چھوڑنا۔ اردو حرف، دہلی کی زبان۔ (مستند مثال) اس بلا کو بھی سر کا ٹو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ ٹالنا بولتے ہیں۔

کاٹنا: (سر گردن یا اور کسی عضو کے لیے) الگ کرنا، تن سے جدا کرنا، قتل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مجھے اسیر کر دیا ہی بلبل کاٹے پر
مرے خیال کو بیڑی پنہا نہیں سکتے — ناظم

قول فیصل۔ فوج کاٹنا، اور لشکر سپاہ کا کاٹنا وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

دل وہ صف شکن ہے کس منہ سے پھر ہو دو کش
جس نے کہ ایک پل میں ساری سپاہ کاٹی — نصیر

کاٹنا: بسر کرنا، گزارنا، مجبوری اور کراہت سے بسر کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے اک وار اور بھی قاتل
تڑپ تڑپ کے کہاں تک یہ نیم جاں کاٹے — آتش

قول فیصل۔ مختلف الفاظ کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے ایام کاٹنا یعنی دن گزارنا، مگر یہ صورت نظم تک محدود ہے۔

کہیں نہ کالوں، رونے میں آ کے ساون، یار فرقت
دھیان ہے شب ہائے وصل یار کا، اک شب بھی — رشک

برسات کاٹنا، یعنی برسات کا موسم گزارنا

یوں رو کے اس گلی میں دن رات کاٹتے ہیں
رہتے ہیں جیسے رو رو برسات کاٹتے ہیں — ناظم

دن کاٹنا یعنی دن گزارنا۔

اور صورت ان کے ملنے کی نہیں کوئی مگر
ہم نے دن کاٹتے ہیں وصل کی تدبیر میں — جرأت

رنگ غنچہ پژمردہ دل گرفتہ بیٹھے
شگفتہ ہو کے گئی فصل نہ ہم نے یاں کاٹے — آتش

رات کا کاٹنا، یعنی رات بسر کرنا۔

ہجر کی رات کاٹتا ہوں میں
غم کی برسات کاٹتا ہوں میں
کشمکش ضبط میں مجبوری
دل کی ہر بات کاٹتا ہوں میں — ناظم

روز سیاہ کا کاٹنا

کہتا ہے ہجر میں یہ دم صبح رو کا دھیان
تو زندگی کے کشمکش میں روز سیاہ کاٹ — آتش

یہ صورت نظم تک محدود ہے۔

زیست کاٹنا، یعنی زندگی بسر کرنا مگر یہ صورت زیادہ تر نظم ہی میں مخصوص ہے۔

کسی کا ہو رہے آتش کسی کو کر رکھے
مصیبت کو فراغت یا بیگاں کاٹے

شام و سحر کا کاٹنا۔

اب اس خیال میں ہم کاٹتے ہیں شام و سحر
یہ رُت یار کے تن کا تھا وہ جلد کا — [illegible]

برتے ہیں۔

کاٹنا: ۳۲ پچھنے وغیرہ کے لیے جسم سے خون لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل ۳۲۔ تم نے سنگان کے پچھواڑے کھوئی کو آباد کیا ہو گر برکی وجہ سے اتنا مچھر ہیں نے کاٹا کہ نیند نہ آسکی۔

کاٹنا: ۳۳ (تاش یا گنجفہ وغیرہ کے لیے) پتے کاٹنا، پتے چھانٹنا، پتے زانٹنا، اردو مصدر۔ تاش اور گنجفہ کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

عمل ۳۳۔ تم سے ہزار بار منع کیا کہ بیچ سے گڈی نہ کاٹا کرو۔ مگر تم اوپر اسے بیچ ہی سے کاٹتے ہو۔

کاٹنا: ۳۴ کیڑے کا کپڑے یا کاغذ وغیرہ کو کاٹ ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کاٹنا کی جگہ چاٹنا مستعمل ہو مثلاً پوری کتاب کیڑے چاٹ گئے۔ شیروانی جا بجا سے کیڑے چاٹ گئے۔

کاٹنا: ۳۵ ناگوار گزرنا، برا لگنا، کھلنا، بار ہونا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

عمل ۳۵۔ مفت کی قسم مل رہی ہے۔ حضرت شاعر ہیں جا کر غزل پڑھ آتا ہے۔ چلے کیوں نہیں جاتے کیا روپے آپ کو کاٹتے ہیں۔

کاٹنے کو دوڑنا، کاٹنے دوڑنا: تکلیف دینے کو آمادہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر "کاٹنے کو دوڑنا" بولتے ہیں۔

کاٹنے دوڑنا: ناگوار گزرنا، صورت مہیب معلوم ہونا، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

چاندنی رات میں وہ ماہ جو یاد آتا ہے
کاٹنے دوڑتے ہیں مجھ کو در و بام سفید — آتش

قول فیصل۔ اس جگہ کاٹنے کو دوڑنا نسبتہً فصیح ہے۔

ہجر میں اس پلنگ اب بچھاتے کیا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورت زیبا مجھے — ناسخ

کاٹنے دوڑنا: ویران اور اجاڑ معلوم ہونا۔ ایسے مقام کے واسطے استعمال میں ہے جہاں ویرانی سے خوف معلوم ہو۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ کاٹنے کو دوڑنا زیادہ بولتے تھے۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

دن کٹا جائیے اب رات کدھر کاٹنے کو
جب سے تو پاس نہیں دوڑتے ہے گھر کاٹنے کو — ذوق

کاٹو: (اردو صفت) کاٹنے والا، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کتے کو کٹہا کہتے ہیں۔ اور کاٹو کسی معنی میں نہیں برتتے۔

کاٹو: (ہ۔ واو مجہول) ایک قسم کی غذا، اصل میں ایک گالی ہے جس سے مراد لیتے ہیں۔ جاؤ نالش کرو۔ ہمارا کیا کر سکتے ہو جو کچھ کرنا ہو کرلو۔ جیسے کاٹو باٹی پٹ میں رہتے ہیں۔ (اس کے ساتھ ایک واہیات قصہ بھی ہے جو نظر انداز کیا گیا) عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹو تو لہو نہیں: حد سے زیادہ شرم اور انتہائے زیادہ حیرانی کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو محاورہ عوام کی زبان۔

عمل ۳۶۔ اے بہن مجھے کیا معلوم تھا کہ پیچھے ساس بیٹھی ہیں میں ان کی شکایت کر رہی تھی۔ مڑ کے جو دیکھا تو میری عجب حالت ہوگئی۔ کاٹو تو لہو نہیں۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ لہو کی جگہ خون بھی زبان پر ہے۔ اس جگہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں بھی زبانوں پر ہے۔

دونوں کے ہیں ایک ہی جان تن میں
کاٹو تو لہو نہیں بدن میں — (گلزار نسیم)

مندرجہ بالا شعر کا دوسرا مصرع بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔ بعض شعرا نے اس محاورے میں تصرف بھی کیا ہے

تری تصویر جب دم بزم میں آتی ہے پھر اس دم
جو کاٹو تو لہو مطلق نہیں ہوتا حسینوں میں — محمود

شاعر نے بدن کے بجائے حسینوں کہا ہے۔ یہی تصرف ہے اسی جگہ قضا بھی نظم کیا ہے۔

کیا دیکھ کے تیور مرے قاتل کے ڈری ہے
کاٹو تو لہو آج نہیں میری قضا میں — جلال

کاٹھ: ۱ ایک قسم کی نرم لکڑی جو دبانے سے دب جاتی ہے۔ اردو مذکر رائج۔

قول فیصل۔ مطلق لکڑی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

جل گئیں بلبلیں رہ گیا ہے کاٹھ
رہنے کا سا دولت ہے لٹا ٹھاٹھ — مومن

کاٹھ: ۲ وہ کندہ جس کو چھید کر کے مجرم کے پاؤں میں ڈال دیتے ہیں تاکہ مجرم بھاگ نہ سکے۔ اردو جیل کی اصطلاح۔

جس نے باہر قدم نکالا ہے
کاٹھ پاؤں میں اس کے ڈالا ہے — تیر لکھنوی

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ نے اس کی تشریح یوں کی ہے۔ ایک بھاری اور موٹا لٹھا جس میں مجرموں کا پاؤں ٹھونکنے کے واسطے چھید کر دیتے ہیں۔ اصل میں یہ دو ٹکڑے برابر کے ترشے ہوئے لکڑی کے ہوتے ہیں جن میں مجرموں کا پاؤں رکھ کر دونوں کو ملا دیتے ہیں اور اوپر سے قفل جڑ دیتے ہیں۔ لال ڈال کا لکڑا۔ فارسی میں کلندر، کلندرہ، قلندر کہتے ہیں

(فوری طور سے ... کے بازو میں ...سکی ہو ۔ (مخزن المحاورات)
لکھنؤ میں یہی صورت زیادہ رائج ہے ۔

کاٹھ میل :۔ (اردو) انگریزی کا رسیلیا کا بگاڑا ہوا ۔ ڈاک گاڑی ، عوام کی زبان ۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ڈاک گاڑی بولتے ہیں ۔

کاٹھ میں پاؤں پڑنا :۔ بیڑی پہنائی جانا (کنایۃً) پابند ہونا ۔ مقید ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ جیل کی اصطلاح ہے اور اب قریب ترک ہے ۔

کاٹھ میں پاؤں ٹھوکنا (دینا)، کاٹھ میں پاؤں دینا :۔ ف ۱ پاؤں میں بیڑی ڈالنا ، لال غار کے کڑے سے باندھنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب یہ دونوں صورتیں قریب قریب ترک ہو چکی ہیں ۔

کاٹھ میں پاؤں ٹھوکنا (دینا)، کاٹھ میں پاؤں دینا :۔ ف (کنایۃً) آنے جانے سے روکنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے ۔

کاٹھ ہو جانا :۔ ف بالکل بے حس و حرکت ہو جانا جب چاپ ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے ۔

کاٹھ ہو جانا :۔ سخت ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کاٹھی :۔ ف ۱ گھوڑے کا وہ زین جس کے بیچ کی طرف والے حصے میں لکڑی لگی ہوتی ہے ۔ اس زین کو گھوڑے کی پیٹھ پر کستے ہیں اور اس پر بیٹھتے ہیں ۔ اردو ۔ مونث ۔ فصیح ، رائج ۔

مثل مشہور ۔ تم کاٹھی ڈھیلی رکھتے ہو کسی دن خدانخواستہ گر و گے یاد رکھو کاٹھی ہمیشہ کسی رکھنا چاہیے

کاٹھی :۔ ف ۲ کسی شال کپڑے کا تانا ، اہل لکھنؤ کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ۔

کاٹھی :۔ ف ۳ تلوار کا میان غلاف شمشیر ، نیام (اصل) مونث ، غیر فصیح ، رائج ۔

سامان سب یہ خاک کیا اک دم میں بھر ہو
کاٹھی سے ذوالفقار کے کھنچنے کی دیر ہے
(عشق)

قول فیصل ۔ کاٹھی سے کھینچنا ، کاٹھی سے کھنچنا ، کاٹھی سے نکلنا وغیرہ اس کے خاص صرف ہیں

نکلی کاٹھی سے چمکتی ہوئی اڑتی ناگن
ہرن لینے لگی تلوار کا ٹھہرا پانی
(آزاد)

کاٹھی :۔ ف ۴ جسم کی ساخت ، اردو ، عورتوں کی زبان ۔

محل مثل ۔ سید صاحب عطار کو جیسا میں نے دس برس پہلے دیکھا تھا آج بھی ویسا ہی دیکھا ۔ کیا اچھی کاٹھی ہے ۔

کاٹھیا واڑ :۔ صوبہ گجرات کے ایک مشہور علاقہ کا نام جہاں کے گھوڑے اچھے ہوتے ہیں ۔

کاٹھی خالی کرنا :۔ گھوڑے کی سواری کا ایک خاص فن ہے کہ زین کو خالی چھوڑ کے ایک طرف کی رکاب پر آجاتے ہیں تاکہ حریف کا وار خالی جائے (نور اللغات)

قول فیصل ۔ العموم زبانوں پر نہیں ہے ۔

کاٹھی باندھنا :۔ گھوڑے پر بیٹھنے کے لیے ایک خاص قسم کا لکڑی اور چمڑے سے بنا ہوا زین کسنا ، اردو مونث ، فصیح ، رائج ۔

محل مثل ۔ تم اپنے سائیس کو ایک دفعہ کاٹھی باندھ کے دکھا دو ۔ اس لیے کہ وہ ہمیشہ کاٹھی غلط باندھتا ہے ۔

کاٹھی دھرنا :۔ گھوڑے پر زین رکھوا کے سواری کے قابل بنانا چار جامہ ڈالنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب کاٹھی دھرنا نہیں کاٹھی رکھنا ، بولتے ہیں ۔

کاٹھی کسنا :۔ لکڑی لگی ہوئے چمڑے کے زین کو گھوڑے کی پیٹھ پر باندھنا تاکہ سوار ہو سکیں ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل مثل ۔ اسباب بندھوایا ۔ فرس تمند خیز پر کاٹھی کس ، بیگ گلے میں ڈال آدمیوں سے رخصت ہو کر لدا پھندا روانہ ہوا ۔ (فسانۂ آزاد)

کاٹھی گر :۔ تلوار کا غلاف بنانے والا ۔ اردو صفت ، (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کانی انگلی پر نہیں موتتا :۔ بڑا کم ظرف و زر دوست اور کسی کے ساتھ ہمدردی نہیں کرتا ، حد درجہ کاہل اور نا کارہ آدمی ہے ۔ کسی کے کام نہیں آتا ۔ اردو مثل ، عوام کی زبان

کانی انگلی پر نہیں وہ موتتا کافر ذرا
زخم دل دکھلاؤں کیا ان کو عبث تھا ذکر
(رنگین)

قول فیصل ۔ محل کے اعتبار سے موتتا کی جگہ موتتے اور موتتے بھی بولتے ہیں ۔ جیسے "کیا مقدور جو کسی کو کانی انگلی پر موتتے ۔ (چتر بیلی)

اس مثل کا استعمال غائب شخص کے لیے زیادہ ہے مولف نور اللغات نے شخص حاضر کے لیے بھی لکھا ہے اور مثال میں یہ فقرہ دیا ہے "تم میں نے تم کو بھیا ہے کیا کیوں بھائی کسی کا کام کر دیتا کچھ گناہ ہے جو تم لوگ کانی انگلی پر نہیں موتتے ۔ (نور اللغات) صاحب فرہنگ آصفیہ اس مثل کی وضاحت

کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسا کاٹ ہو جانا اور بے درد ہو جانا کہ اگر کسی زخم پر اس کے اچھا ہو جانے کے واسطے کہیں کو ذرا پیشاب کر دے زخمی نہ ہو سکے۔ (فرہنگ آصفیہ)

کاٹے باڑھ نام تلوار کا:- یہ مثل طنز کے طور پر اس وقت بولتے ہیں جب چھوٹوں کی کارگزاری سے بڑوں کا نام ہو۔ اردو مثل۔ فصیح ، رائج۔

شہر دہرے سے جو تیغِ نگاہِ یار کا
ہو مثل سچ باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا — امیر

قول نبیل۔ کبھی کبھی اس مثل کے آگے ذیل کے ٹکڑے کا اضافہ بھی کر دیتے ہیں۔ "ہے فوج نام سردار کا" کسی کے ساتھ تلوار کی جگہ اضافہ سپاہی بھی استعمال ہوا ہے۔

رزن قرب سے توش نگاہی کا نام
ان دونوں بھوؤں نے کجکلاہی کا نام — رباعی
ابرو نے کیا ہے تم کو قاتل مشہور
کاٹے تلوار ہو سپاہی کا نام — تجر

کاٹے کا منتر نہیں ہے:- کسی اسم یا فعل کے ساتھ بہت فطرتی ہے۔ نہایت جلتا ہے۔ برا مکار ہے۔ ایسا موذی ہے جس کی ایذا رسانی کا کوئی ذریعہ ممکن نہیں۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ کہیں اس کے ایجر یہ منتر ناس کے کاٹے کا منتر نہیں ہے۔ (کلامی: از مرشادی)

زہراں میں بھرا ہے سوتا سمبر
ڈسنے والے کا ان کے ہے منتر — شوقِ لکھنوی

قول نبیل۔ شعرا بطور استعارہ زلفِ محبوب کو سانپ ، کالا یا ناگن وغیرہ کہہ کے اس کی نسبت یہ فقرہ استعمال کرتے ہیں۔

گیسوئے مشکیں جو سونگھے اس کا بچنا ہو محال
یہ وہ کالا ہے کہ جس کے کاٹے کا منتر نہیں — شاد
یہ وہ ناگنیاں ہیں جن کے کاٹے کا منتر نہیں

(طلسم ہوش ربا)

"ہے" (حرف ربط) کے بغیر (اس کے کاٹے کا منتر نہیں) بھی بولتے ہیں۔ جیسے "ارے اس کی باتوں میں نہ آنا بڑا جلتا ہوا ہے اس کے کاٹے کا منتر نہیں۔"

کاٹے کٹے نہ مارے مرے:- نہایت سخت جان ہے نہایت کٹھن ہے۔ از حد مستحکم مضبوط اور بڑا مستقل اور جیدار۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کاٹے کٹے نہ مارے مرے سکے یہ بلا
رشک اور غمِ شبِ فرقت دی ہوئی — راسخ

قول نبیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنوں میں اس محاورہ کو ذرا سا فرق کے ساتھ یوں لکھا ہے "کاٹے کٹے نہ مارے مرے" یہی صورت نسبتاً زبانوں پر ہے۔

کاٹے کھاتا ہے:- بے حد برا معلوم ہوتا ہے بے حد ناگوار گزرتا ہے وحشت کی زیادتی کا ثبوت ہے۔ اردو صرف، فصیح ، رائج۔

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شمشیر جو لگا ہے وہ اژدر سے کم نہیں — ناسخ

قول نبیل۔ زیادہ تر کاٹے کھاتا ہے، بولتے ہیں۔

فراقِ یار ہو جس میں گھر کاٹے کھاتا ہے
کماں تیر نیستاں کا ہے جنگل شیر قالی پر — امیر

مجھے گھر کاٹے کھاتا ہے تو شہر بھاڑے کھاتا ہو
شب فرقت میں کیا شیر قالیں پر منتر ڈالی ہو — داغ

دوسری چیزوں کے لیے بھی کہا ہے۔

باغِ جنت کاٹے کھاتا ہے ہمیں بے روئے یار
سانپ کا ہم کو گماں ہوتا ہے اُس حور پر — امیر

دوپہر کی بوسہ بازی میں یہ کہنا ان کا بائے
دھوپ کاٹے کھاتی ہے جی اُلجھ رہے ہیں گے مد — جشید

کاٹے کھانا:- (کنایۃً) غصہ کرنا ، خفا ہونا

محل استعمال:- یہ آج اتنا غصہ کیوں ہے۔ سیدھی طرح بات کرنا قسم ہے۔ بات بات پر کاٹے کھاتے ہو۔

کاٹے گا:- یہ ایک کلمہ ہے کہ کسی ناکس چھوٹی حیثیت کے آدمی کو جب غصہ آتا ہے۔ اس وقت یہ کلمہ اس کے حق میں بطور استہزا و بولا جاتا ہے۔

کاٹے گا:- جب کسی چھوٹی حیثیت کے آدمی کو غصہ آتا ہے اس وقت مضحکہ اڑانے کے لیے اس کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو، بفترہ عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ تم کیسے شریف زادے ہو اپنے خالہ زاد بھائی سے کہتے ہو کاٹے گا۔؟

قول نبیل۔ کبھی کبھی اس کلمے کے آگے ذیل کا ٹکڑا اضافہ کرتے ہیں۔ "جوت کرے گا" یعنی یوں بولتے ہیں کاٹے گا کہ جوت کرے گا۔

کاٹے نہ کٹنا:- جان کا عذاب ہونا ، دشوار ہونا۔ دشوار گزار ہونا۔ اردو صرف، فصیح ، رائج۔

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
تھے دن عیش کی گھڑیوں میں گزر جاتے تھے کیسے — شہیدی

کاٹے ہاتھ نام تلوار کا:- طنز کے طور پر اس وقت بولتے ہیں جب چھوٹوں کی کارگزاری سے بڑوں کی ناموری ہو۔ اردو مثل، فصیح ، رائج۔

محل استعمال۔ دار وغہ جی بڑے خوش نصیب ہیں کانسٹبل نے اتنے بڑے ڈاکو کو تنہا گرفتار کیا اور اخبار میں نام آیا دار وغہ جی کا۔ یہ تو وہی مثل ہوئی۔ کاٹے ہاتھ نام تلوار کا۔

کاج:- ف ، مذ ۔ وہ خاص طریقے سے بنا ہوا شگاف جو کرتا ، اچکن ، شیروانی وغیرہ میں بٹن کو روکنے کے لیے

چشمِ حسرت سے ناز میں کاجل پھیلا
لب بیگروں پہ مسّی کی تری پکی نگہت — ذوق

کاجل دینا :- آنکھوں میں کاجل لگانا - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

چشم بر ارباب حیرت کی نہ کچھ اندھیر لائے
اپنی سو جل دے کے آئینہ آشنا دیکھئے — رشک

قول فیصل ۔ اب بجائے کاجل لگانا فصیح ہے ۔

کاجل ریل پیل لگانا :- آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگانا - اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

محاورہ ۔ کاجل ریل پیل لگا تھا ۔ (طلسم ہوشربا)

کاجل سارنا :- آنکھوں میں کاجل لگانا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کاجل سب دیتے ہیں چتون میں بھات ہے :- بناؤ سنگار سب عورتیں کرتی ہیں طرحداری ہر ایک کے حصے میں نہیں آتی ۔ دوسری شکل اس مثل کی یہ ہے ۔ کاجل سب کوئی دے چتون بھانت بھانت - (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

کاجل کا تل :- وہ تل جو کاجل سے رخساروں پر [illegible] تل ، اکثر مستورات یا [illegible] رخساروں پر دفع نظر بد کے لیے بناتے ہیں ۔

تیرہ بختوں نے بڑھایا حسن روئے یار کا — برق
تل سے کاجل کے گل رخسار لالہ ہو گیا — (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ تل نظر بد کے دفعیہ کے لیے بچوں یا محبوبوں کے رخساروں پر بناتے ہیں ۔ اس کا صرف بنانا اور لگانا کے ساتھ ہے ۔

لگاؤ نہ کاجل کے تل اپنے منھ پر

ابھی خاک جب جگر کے اختر ملیں گے — ناظم

کاجل کے سکورے :- وہ سکورے جن میں کاجل پارا جاتا ہے - اردو ، رائج ۔

وہ تیرہ دل ہوں سکورے بنیں گے کاجل کے
بنائیں گے مری مٹی سے گر کمہار چراغ — صبا

کاجل کی ٹکلی اور پھولوں کا سنگار :- بدصورت آدمی جب بناؤ سنگار کرتا ہے اس کی نسبت طنز سے بولتے ہیں - اردو مثل ، عورتوں کی زبان ۔

کاجل کی کوٹھری بطے (کنایۃً) بدنامی کا گھر ، عیب لگنے کا مقام ، خراب صحبت - اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

الفت کے داغ سے دل عشاق کیا بچیں
کاجل کی کوٹھری ہے تمھاری سیاہ آنکھ — اسیر

قول فیصل ۔ کاجل کی کوٹھری میں جانا یا گرفتار ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں ۔

اک چشم سرگیں سے محبت ہوئی اسیر
کاجل کی کوٹھری میں گرفتار ہو گیا — اسیر

نگاہ الفت چشم بتاں ہے عالمگیر
تمام دہر نہ کاجل کی کوٹھری ہو جائے — صبا

کاجل کی کوٹھری بطے :- وہ مقام جہاں اکٹھا کاجل پارا جائے ۔ وہ مکان جس میں دھوئیں کی کثرت سے در و دیوار پر کاجل جمع ہو گیا ہو - اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

نگاہ الفت چشم بتاں ہے عالمگیر
تمام دہر نہ کاجل کی کوٹھری ہو جائے — صبا

(۲) ایسی جگہ جہاں پر بیٹھنے یا جانے سے جلد اور ضرور عیب لگ جائے یا بدنام ہو جائے ۔ بدنامی کا گھر ، خراب صحبت مثل کاجل کی کوٹھری میں کالا نہ ہو گا تو ٹیکا ضرور لگ جائے گا ۔ (مخزن المحاورات)

کاجل کی کوٹھری میں جائے گا منھ کالا نہ ہو گا تو ٹیکا ضرور لگ جائے گا :- بری جگہ جانے والا بدنام ضرور ہو گا - اردو مثل ، عورتوں کی زبان ۔

کاجل کی کوٹھری میں دھبے کا ڈر :- جو امر اختیار کیا جائے اس کے نقصان سے احتراز کرنے کے موقع پر بولتے ہیں یعنی بدنام جگہ میں نامی کا ڈر رہتا ہے - اردو مثل ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

کاجل گھلانا :- آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگانا - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

خیر کے کاجل گھلا رکھا ہو اب تو ہر گھڑی
اس بلا کو یا سنا آنکھوں میں دیکھو اچھا نہیں — داغ

قول فیصل ۔ مؤلف نور اللغات نے کاجل گھلانا (یا) گھلنا کو لکھنؤ سے اور سرمہ گھلانا (یا) گھلنا کو دہلی سے مخصوص کیا ہے اور کاجل گھلانا کی مثال میں داغ دہلوی کا شعر پیش کیا ہے یعنی اپنے ہی قلم سے اپنے لکھے ہوئے کی رد فرمائی ہے ۔ سرمہ گھلانا کو دہلی سے مخصوص کرنا درست نہیں ہے اس لیے کہ ذیل کا شعر اس بات کی تردید کرتا ہے ۔

اس پری رو نے گھلایا ہے جو سرمہ اس میں
پتلیاں آنکھوں کی شیدا ہوئی ہیں جادو کا — آتش

اب سرمہ گھلانا اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کاجل گھلنا :- آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگایا جانا - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

یوں کسی ہونٹ پہ جمتے نہیں دیکھی مسّی
یوں کسی آنکھ میں گھلتے نہیں دیکھا کاجل — نظم طباطبائی

کاجل لگانا :- آنکھوں میں کاجل کی سلائی پھیرنا - اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل نظم۔ تم ایسی بے سلیقہ ہو کہ جب کاجل لگاتی ہو پھیل جاتا ہو جو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔

کاجل لگنا :- آنکھوں میں کاجل کی سلائی پھیری جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ نئی دلہن کی آنکھوں کو تو دیکھو کتنی حسین ہیں۔ معلوم ہو رہا ہو کہ کاجل لگا ہوا ہے۔

کاجَن :- (بفتح اول، سوم) باعث۔ سنسکرت۔ مذکر

ہوئے آوارہ ہے جس کے کاجن　　نسیم
وہی روٹھا ہوا ہے اپنا ساجن　　(قران السعدین)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو۔

کاجو بھوجو (ہر سہ واؤ معروف) بودار نہایت نازک۔ اردو صفت، عورات دہلی کی زبان۔

کاجو بھوجو ہو اگر تاب جہیز و گہنا
دیکھ جھومر ترا امراؤ ہو ٹوٹ گیا　　راحت دہلوی

قول فیصل۔ مولف مخزن المحاورات نے اس کے ایک معنی نازک مزاج بھی لکھے ہیں لیکن مولف فرہنگ آصفیہ نے قریب قریب وہی معنی لکھے ہیں جو اوپر لکھے گئے ہیں۔

مولف نور اللغات نے اس لفظ کی تشریح یوں لکھی ہے "یہ لفظ کاغذ اور بھوج پتر سے بگڑ کر بنا ہو"۔ صاحب فرہنگ اثر اس تشریح پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "حضرت مولف نے یہ فقرہ اور اس کے معنی و مثال فیلن کی ڈکشنری سے لیے ہیں مگر کاجو بھوجو کی وجہ تسمیہ خود ان کی من گھڑت ہو۔ بھوج پتر تو ایک درخت کی چھال ہو جو کاغذ کی طرح لکھنے کے کام آتی ہو میں نے اس کے درخت سونمرگ کشمیر میں دیکھے ہیں۔ کاجو، ایک چھابر اخستہ میوہ ہو اس میں اور بھوج پتر میں کوئی علاقہ نہیں بھوجو کو بھوجن کی چیز کہہ سکتے ہیں"۔ (اثر)

کاچ :- زجاج، شیشہ، ایک قسم کا سخت چمکدار رنگ جو رکت اور کھار مٹی ہی سے بنایا جاتا ہو۔ ہندی، مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا املا کانچ (بانون غنہ) بھی لکھا ہے۔ لکھنؤ میں یہی صورت رائج ہے۔ کاچ نہ کوئی لکھتا ہو نہ بولتا ہو۔ مولف مذکور نے اس لفظ کی تشریح اس طرح کی ہو۔ "اصل میں یہ مادہ گھاس کے جلنے سے ڈھیر کی صورت میں جمع ہو جاتا ہو چنانچہ اس کی ابتدا اس طرح پر ہوئی تھی کہ مصر کے کسی قافلے نے ایک مقام پر بہت سی گھاس جلائی تو وہاں سے یہ مادہ آگ سے پگھل کر جمع ہو گیا اور اسی سے پھر لوگوں نے ظروف بننے کی صلاحیت معلوم کر کے مختلف چیزیں بنانی شروع کر دیں۔ ہندی زبان میں جو اس کا نام کاچ پڑا اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مادہ گھاس میں زیادہ تر موجود ہو"۔

کاچھ :- (1) دھوتی کا وہ حصہ جو پیچھے گھرسا جاتا ہے۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کی زبانوں پر بھی یہ لفظ آتا ہو مگر نون غنہ کے اضافہ کے ساتھ (کانچھ)

کاچھ :- (2) زانو کے اوپر کا حصہ، جانگ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھ :- (3) جانگیا۔ لنگوٹ

کاچھ لڑنے کے واسطے باندھا
ہوا لڑنے کو وہ آمادہ　　آثر (قران السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھ :- (4) لباس بھیس، روپ　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھا :- جانگیا، لنگوٹی (دھوتی کا باندھنا۔ کسنا کے ساتھ) ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کاچھ کاچھنا :- روپ بھرنا، لباس یا پوشاک بدلنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف مخزن المحاورات (دہلی) نے "کاچھا" بھی انھیں معنی میں لکھا ہے اور مثال میں منہ کی شکل درج کی ہو۔ "جیسا کاچھ کاچھے ویسا ناچ ناچیے"۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

کاچھ کھولنا :- (1) ننگا ہونا، بے شرم ہونا، بدکاری کرنا۔ مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کاچھ کھولنا :- (2) جماع کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھن :- (بفتح اول و سوم) کاچھی کی عورت، ہندو کنجڑن، مالن۔ اردو، مونث، عورات دہلی کی زبان

بڑے آج لائی ہو جو بیر کاچھن
چکھاؤ تو دیتی ہے کیوں سیر کاچھن　　رنگین (دہلوی)
چھٹی کے بعد یہ ڈھوپا مری کاچھن چولائی ہو
مدتوں سے یہ جانم بیچ ہو رہے جو ترکھتی ہو　　رنگین

کاچھنا :- (1) افیون خشخاش کی ڈھونڈیوں سے نکالنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی کے ساتھ (بنون غنہ) کانچھنا بولتے ہیں اور زیادہ تر چھیو لگانا کہتے ہیں۔ بلند فرہنگ اثر فیلن میں چھیونا درج ہو۔ حضرت مولف نے پوست اور خشخاش کو خلط مبحث کر دیا ہے۔ افیون پوست کی ڈونڈیوں سے نکالی جاتی ہے۔ خشخاش بیج ہے جسے عام طور سے خشخش کہتے ہیں"۔ (فرہنگ اثر)

کاچھنا :- (2) عطر یا چکنائی کا پانی سے نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نون غنہ کے ساتھ (کانچھنا) بولتے اور لکھتے ہیں۔

کاچھنا :- (3) باندھنا　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

کاچھی :- ہندو کنجڑا، مالی کی ایک قوم۔ ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے۔ مگر تھوڑے فرق کے ساتھ۔ کاچھی وہ کاشتکار ہے جو ترکاریاں بوتا ہے اور بازار یا منڈی میں بیچتا ہے۔ جن کھیتوں میں ترکاری بوئی جاتی ہے ان کو کچھیانا کہتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر نے بغیر کسی مثال کے کاچھی کے لفظ کو مان لیا ہے مگر اہل لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے۔

کاخ :- بلند عمارت۔ عالیشان محل۔ فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرتا ہوں جس سے آہ و فغاں کی کمند ہے
برجِ فرقد کے وش سے ترا کاخ بلند ہے — تسلیم لکھنوی

قول فیصل۔ کاخ اورا، کاخ بلند اوج کاخ وغیرہ ترکیبیں زبانوں پر ہیں۔

ع کاخ اور اکے در و دیوار باجد — اقبال
اضطرار — جو کاخ خلافت مآب کا
ہوتا تھا دو پہر میں گذر آفتاب کا — وحید

استعارے کے طور پر سر کو بھی کہا ہے۔

ہم بھی کے واسطے تجھے یہ کاخ تن ملا
ترنے کو جیارت ملک، عقل اور جیب ربّ ...‌ — نظم

کاذِب :- (بکسر سوم)، دروغ گو، جھوٹ بولنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل نشیں۔ تم اس کی ہر بات کا یقین کر لیتی ہو حالانکہ وہ بہت بڑا کاذب ہے۔

کاذب :- بے حقیقت چیز۔ وہ شے جس کی اصلیت نہ ہو۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

وہ بھی بانے کہ کوئی عاشق تھا
عشق کاذب تھا یا کہ صادق تھا — تعلق

قول فیصل۔ صبح کاذب، میں کاذب کے یہی معنی ہیں۔

کار :- شغل، کام، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

ہمیں بھی ناز ہے اس دستِ دل کی نارسائی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے سنبھل جائے گا کار اپنا — ثروت

قول فیصل۔ شعر میں بغیر اضافت فارسی استعمال ہوا ہے۔ عام طور سے باضافت فارسی زبانوں پر ہے جیسے کارِ نیک، کارِ خیر، وغیرہ۔

باتیں کرتا ہوں لگا ہوں میں پری زادوں کے
دیدۂ شوق سے یاں کار زباں ہوتا ہے — آتش

کار :- (مرکبات میں) کرنے والا، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تجربہ کار، جفاکار، کاشتکار، وغیرہ میں کار کے یہی معنی ہیں۔

کار :- صنعت، ہنر، پیشہ، فارسی، قلیل الاستعمال۔

افسوس تیرے پاؤں میں مہندی لگا لیں غیر
اور ان کے ہاتھ جائے یہ کار اپنے ہاتھ کا — نظم لکھنوی

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ، کام بولتے ہیں۔

کار :- زراعت، کھیتی باڑی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کار :- کوئی بڑی شادی یا تقریب، اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کار :- موٹر کار، کلوں سے چلنے والی خاص وضع کی بنی ہوئی وہ گاڑی جو نجی سواری میں رہے۔ انگریزی مونث رائج۔

قول فیصل۔ پرانے لوگ، موٹر کار، یا، موٹر کہتے ہیں

کار :- جنگ، جدل، قتال، لڑائی، پیکار۔

کار :- مراد، مطلب، مقصد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں، کام، بولتے ہیں جیسے کام نکلا یعنی مقصد برآری ہونا۔

کار :- سوار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کار :- بیوپار، تجارت، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل نشیں۔ ادھر ادھر بیکار گھوما کرتے ہو کوئی کار کرو

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کار کے ایک معنی سخن بات کے بھی لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ یہ معنی زرتشتی فارسی شعراء کے کلام میں آتے ہیں حکیم اسدی نے بھی اس معنی میں باندھا ہے۔

کار امروز بفردا مگذار :- آج کا کام کل پر نہ چھوڑ۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کار آزمودہ :- جہاں دیدہ، تجربہ کار۔ فارسی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

کار آمد :- مفید مطلب، کام آنے والا، نفع بخش، سود مند۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

کاروبار :- (بسکون دوم) کام، شغل، لین دین، تجارت۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال

چشم جاناں سے پردۂ غفلت اگر اٹھے
ہو جائے سینہ سپر سے بنائے کاروبار — رشک

قول فیصل۔ زیادہ تر کاروبار بولتے ہیں

کارباری :- (بسکون سوم) تجارت کرنے والا سوداگر، تاجر۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

کارباری :- کام کاج کرنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہر کام کرنے والا کارباری نہیں کہلاتا

کارباری :- متصدی، امور سلطنت، منتظم، مہتمم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاربان :- (carbon) وہ اصلی اور زہریلا مادہ جو اکثر ہیرے یا جلی ہوئی چیز اور اصلی کوئلے یا سیسے میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور تیزاب کی آمیزش سے تیزاب بن جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

محلِ نشست۔ لکھنؤ کے کارپوریشن ہی کو یہ شرف حاصل ہو کہ جس میں زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ افراد شامل ہیں۔

کار تمام ہونا۔ کام پورا ہونا۔ مرنا۔

(۱) ان شتاب بندوکر جلدی کا کام ہے — امیر
کچھ دیر کی کہ کارِ شہید تمام ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ شعر محاورہ سازی، شعر میں کار روبا خلافِ نظم ہے اس سے اضافت خارج کر کے کار تمام ہونا کیوں کر بن گیا۔ محاورہ کام تمام ہونا ہے نہ کہ کار تمام ہونا۔

(۲) الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا — میر

مؤلف مہذب اللغات صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کارتوس :۔ بضم چہارم و اُدھر نستعلیق (کارٹرج کا بگڑا ہوا ہے۔) ایک کاغذی نلی جس میں گولی اور بارود یا صرف بارود رکھ کر بندوق میں ڈالتے ہیں۔ اردو، رائج۔

(۱) حکم شاہ سے اُڑے کارتوس — اختر
ہوئی بزم رنگینہ قتل عدو میں (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ معنی لکھتے ہیں کہ وہ کاغذی انگشتی نلی جس کے اندر میں گولی اور باقی حصے میں بارود بھری ہوتی ہے اور اسے بندوق میں بھر کر سر کرتے ہیں۔ توڑا۔

رومی نے کچھ کیا نہ کیا شاہ روس نے
جھگڑا چکا یا بند میں بس کارتوس نے (فرہنگ آصفیہ)

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ انگریزی نہیں فرانسیسی کارٹوش (cartouche) کا بگڑا ہوا ہے جیسے پلیٹس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے کارٹوش کارتوس سے قریب ہے یا کارٹرج سے؟

کارتانی :۔ ایک قسم کا موٹا ابھری دھاری یا ڈوری کا مضبوط کپڑا جس کا پیجامہ گھوڑے کی سواری کے وقت پہنتے ہیں۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کارٹون :۔ (Cartoon) ہنسی تصویر، مزاحیہ تصویر، بے ڈھنگی تصویر جس کو دیکھ کر ہنسی آئے، انگریزی مذکر، رائج۔

وہ اردو ہند کا تو رہے جیسے تو
آج کا کارٹون دیکھیو تو، (قران السعدین)

کارِ ثواب :۔ ثواب کا کام، نیک کام، جس کے بدلے میں آخرت میں جزا ملے۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

نصح سے کہتے تھے یہ دشمن ہوش جناب
بہ رفع آب اگر دو تو یہ ہے کار ثواب — ادیب

کارج بفتح ۱ شادی کی تقریب، سنسکرت، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارج بفتح ۲ کام کاج۔

کارج اس کا ہمیں سے بنتا نہیں
اس کے کہنے کا کس کو ہے کہنا یقین — نظیر (قران السعدین) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارج بفتح ۳ غرض، مطلب، مقصد (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کارج بفتح پیشہ، حرفہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کو کوئی تعلق نہیں۔

کارج بفتح بوڑھے کے مرنے کی روٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

کارج رچنا :۔ شادی کی تقریب کرنا، کوئی تقریب کرنا۔ (اہل ہنود کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارِ جہاں :۔ دنیا کا کام، دنیاوی کام۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع کارِ جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر — اقبال

کارچوب بفتح ۱ (بروزن فاکروب) وہ لکڑیاں یا ڈھانچہ یا اوزار جن پر جولاہے تانی پھیلا کر بنتے ہیں۔ فارسی مذکر۔

ہڈیوں پر یوں تنی ہے کھال
یا کہ ہے یہ کارچوب پر تانی — صفیہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارچوب بفتح ۲ ایک قسم کا کشیدہ جو لکڑی کے چوکھٹے پر پھیلا کر کاڑھا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارچوب بفتح ۳ زردوزی، گلکاری، یا چکن کا کشیدہ کاری کا کام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارچوب بفتح ۴ زردوزی کا کام کیا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر کارچوبی یعنی کارچوبی کام بولتے ہیں۔

کارچوب بفتح ۵ زردوزی، کشیدہ کاری، فارسی فصیح، رائج۔

چاہیے بندہ کو بھی ایسا کارچوب
اس کی جاکٹ کا ہے جیسا کارچوب — ناتی (قران السعدین)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارچوب بفتح ۶ وہ چوکھٹا یا ڈھانچا جس پر کپڑا تان کر زردوزی کا کام بناتے ہیں۔ اردو سوشل زردوزوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ چوکھٹا بانس یا لکڑی کا بنتا ہے جس

میں دونوں طرف دو چوبی کڑیاں لگاتے ہیں جن میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ ان لکڑیوں کو شستیرک کہتے ہیں۔

کارچوبی: اسم مؤنث۔ سنہرا اور روپہلا کام، اردو مؤنث، زردوزوں کی اصطلاح۔

کارچوبی بنت ستاروں کی
آنکھ جھپکاتے تھی ... وں کی (گلشن عشق)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے گلکاری اور کشیدہ کاری بھی معنی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارچوبی: صفت۔ جس پر زردوزی بنی ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

یار کے دربار سے آئے اگر میری طلب
کارچوبی دیجئے خلعت علمبردار کو (انیس)

کارخانگی: اسم مؤنث۔ پنج کا کام۔ ذوقی معاملہ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارخانہ: اسم مذکر۔ چیزوں کے بننے اور تیار کرنے کی جگہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

بگڑتے جاتے ہیں لاکھوں ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں میں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے (ناسخ)

کارخانہ: اسم مذکر۔ دوکان کوٹھی۔ (کھولنا، کرنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارخانہ: اسم مذکر۔ ایک قسم کی اونچی چوکی جس پر بیٹھ کر گوٹہ کناری بنتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارخانہ: اسم مذکر۔ جلاہوں کا کرگہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانہ: اسم مذکر (مجازاً) کام کرنے کی جگہ۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔ قلیل الاستعمال۔

نگہ مست نے اس کی لٹائی خانقہ ساری
پڑا ہے برہم ایک کارخانہ زہد و طاعت کا (میر)

کارخانہ: اسم مذکر۔ بنا بنایا کام، اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

جاتا ہے جو تم مجھے بنا کے
نزدیک اختتام تو کارخانہ ہے (میر)

کارخانہ: اسم مذکر۔ معاملہ، انتظام، نظم۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

جس کو دیکھا غرض غرض کا اپنی
دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا (داغ)

کارخانہ: اسم مذکر (خدا کے لیے) خدا کی قدرت، خدا کے افعال، خدا کا اپنی مصلحت کے مطابق کام کرنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کارخانے میں خدا کے نہیں کچھ دخل ہوا
بچہ تم پیلے جنھیں بیاہ ہوا ایسے لعبد (جان صاحب)

قول فیصل۔ امیر نے اللہ کا کارخانہ بھی نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سیکڑوں بت کدے زینت سے پڑے ہیں یا رب
کارخانے یہی اللہ تعالیٰ کے ہیں (امیر)

امیر نے خدا کا کارخانہ بھی نظم کیا ہے۔

کرے کوئی جہاں مجھ سے زاہد بندگی تیری
تعجب کیا ہے اے بت کارخانہ ہے خدائی کا (امیر)

کارخانہ: اسم مذکر (مجازاً) معاملات، امور، افعال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کارخانے ہیں محبت کے عجیب اور غریب
زندگی موت ہے اس میں ملک الموت طبیب (ناظم)

کارخانہ: اسم مذکر۔ نظام شمسی، زیچ، تجمل۔ نجومیوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانۂ الٰہی: خدائی معاملے، قدرتی معاملات، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عمل فصیح۔ وہ جس کو چاہتا ہے بناتا ہے جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے۔ کارخانۂ الٰہی میں کسی کو دخل نہیں۔

کارخانہ پھیلانا: کاروبار شروع کرنا، تجارت وغیرہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر کاروبار پھیلانا بولتے ہیں۔

کارخانہ پھیلانا: جب بہت سی چیزیں کسی جگہ بے ترتیب رکھی ہوتی ہیں تو ان کی نسبت کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانہ جاری ہونا: کسی مخصوص عمارت میں تجارت کے لیے چیزوں کے بنانے کی ابتدا ہونا۔ کارخانہ کھلنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

عمل صرف۔ گرمیوں کے موسم کے لیے کاشانی ململ کے برسات کے لیے گبھیت کا بننا شروع ہوئے اور گبھیت بنانے کے لیے بہت سے کارخانے جاری ہو گئے۔

(قدیم ہنرمندان اودھ)

قول فیصل۔ کارخانہ سلسلہ چلنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

بگڑتے جاتے ہیں لاکھوں، ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں میں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے (ناسخ)

کارخانہ چالو ہونا: کارخانہ کا مخصوص عمارت میں چیزوں کے بننے کی ابتدا ہونا اردو مصدر عوام کی زبان۔

کارخانہ چلانا: کام جاری رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل فصیح۔ شیخ سجاد حسین نے ذری کا کارخانہ خوب چلایا کہ ان کا شمار سرمایہ داروں میں ہونے لگا۔

قلیل الاستعمال۔

سخت جانوں پہ تیری جب سے چھری کی تیزی ہوئی
یوں نہ کار رو کوئی تیغ سے لگائی ہو گی۔ شاد

کار دنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید } دنیا کا کام کسی نے تمام نہیں کیا۔ جو کام ہاتھ میں لو مختصر لو یعنی ہر کام میں اختصار کا خیال رکھو بہت زیادہ کی ہوس نہ کرو اتنا ہی کام اپنے ذمہ لو جتنا آسانی سے کر سکتے ہو۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کار دیدہ ف مذکر (کس) واقف کار، تجربہ کار آدمی۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کارڈ E (card) ملاقات کا ٹکٹ جس پر ملاقات کرنے والے کا نام لکھا ہوتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عوام کارڈ (فتح را) بولتے ہیں۔

بیچے عاشق وہاں بلایا جائے
پہلے فرنیاز کارڈ پائے — تیر لکھنوی

اس کی اصل وزٹنگ کارڈ ہے وہ بھی زبانوں پر ہے۔

کارڈ E پوسٹ کارڈ۔ انگریزی مذکر، رائج۔

ایک پیسے کے پوسٹ کارڈ کے بدلے
حاجت رنج نامہ بر نہ ہوئی — ظریف لکھنوی

قول فیصل۔ عوام کارڈ (فتح سوم) بھی بولتے ہیں

کیا ہی کارڈ ان کا آیا تھا
کھتے ہیں اب ارادے چھپا — تسمار (دیوان احسن)

کارڈ E وہ چھپے ہوئے خوشنما کارڈ جو عید سے قبل دوستوں یا بڑے لوگوں کے نام بھیجے جاتے ہیں۔ عید کارڈ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اردو میں عید کارڈ کہتے ہیں۔

کارڈ E رشن کارڈ وہ کارڈ جس کے ذریعے سے کنٹرول کی دوکان سے اناج ملتا ہے۔ انگریزی مذکر رائج۔

محل مثال۔ ایک دفعہ تم نے کارڈ کھو دیا۔ میں نے بنوا دیا اب کی اگر کھو دیا تو راشن کے لیے ترسو گے میں نہیں بنواؤں گا۔

کارڈ E پتا، ورق جیسے گنجفے کے کارڈ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے رائج نہیں صرف انگریزی داں طبقہ بولتا ہے اس کی اصل پلے انگ کارڈ ہے جو تاسنا کر زبانوں پر آتا ہے۔

کارڈ E (بسکون سوم) شادی یا کسی اور خوشی کے موقع پر موٹے اور سخت کاغذ پر چھپا ہوا دعوت نامہ انگریزی مذکر رائج۔

محل مثال۔ رسول وکیل صاحب کی لڑکی کی شادی ہے بچارے وہ خود کارڈ دے کر آئے تھے۔

قول فیصل۔ ان کارڈوں کو کارڈ ہی کہتے ہیں اور یہ انگریزی لفظ (Wedding Card) کا ترجمہ ہے۔ عوام اور عورتوں کی زبان پر (فتح سوم) ہے اس کے بہت سے مرکبات ہیں۔ جیسے کارڈ بانٹنا کارڈ بٹنا، کارڈ چھپنا، کارڈ چھپوانا وغیرہ

کارروائی ف مونث (بسکون حرف سوم و فتح چہارم) کام نکالنا، کام چلانا، سوم کا ابراز ناز کی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنو دل کون جھیلے کس نہیں جسم میں رشک
رہے کچھ خون جگر کارروائی کرتا — فدق

کارروائی ف مونث انتظام، بندوبست، قانونی چارہ جوئی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی فیصلہ نہیں ہوگا قانونی کارروائی کرنا ہوگی۔ اور عدالت کا منہ دیکھنا ہوگا۔

کارروائی ف مذکر جمع۔ اردو (غیر مدون لغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کارروائی ف مونث عدالت کا عملدرآمد، عدالت کی روئیداد۔ اردو۔ وکلا اور عدالت کی اصطلاح۔

کارروائی کرنا ف مصدر۔ کام چلانا، کام نکالنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ مے پرست ہوں کہ نہ پائی اگر شراب
کی خون دل سے کارروائی تمام رات — ناظم

کارروائی کرنا ف مصدر۔ عمل کرنا، تدبیر کرنا، اقدام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ کرنل نے میجر کہا کہ اپیلین جو کچھ تیاری کرتا ہو وہ صرف پانچ گھنٹوں میں کرو۔ مگر زندگی کارروائی کرو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی فرض ادا کرنا، مساعدت کرنا۔ مطلب نکالنا بھی لکھے ہیں جہاں لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایک معنی پیروی مقدمہ کرنا بھی لکھے ہیں جو عدالت کی اصطلاح ہے

کارزار ف مذکر (بر وزن راہوار) لڑائی، جنگ، رزم۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مانند قطب ایک مجھ تھا وہ ذی وقار
کیا آنکھ میں سمائی نہ تھی دیکھی کارزار — مونس (دربار)

کارزاری ف جنگی آدمی، لشکری، صفت

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ پاس جو کتب لغات ہیں ان میں سے کسی میں درج نہیں۔ انگریزی لغت سے گذرا۔ اس کی صحت بہت مشتبہ ہے کارزار جنگ معنی لڑائی ہے۔ مؤلف محبوب صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کارساز:۔ (صفت) کاموں کا بنانے والا فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

رحمت ہے کہ گوشوں پہ عجب کارساز کی
کھیا سا سنہ ضعیفی میں پیمانہ ہو گیا — ظریف

کارسازی:۔ (بسکون سوم) کام کرنا، کام نکالنا، کام بنانا، فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

زہر بھی نازہے اس رحم دل کی کارسازی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے سنبھل جائے گا کار اپنا — شرف

کارسازی:۔ صنعت و حرفت۔ ہنر فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارسازی:۔ چالاکی، عیاری، دغابازی اردو مونث۔ دہلی کی زبان۔

عمل صرف۔ رستاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو حق بجانب دیکھ کر طرف ثانی کے گرد ہوں کو سمجھایا کہ وہ اپنی کارسازیوں کے گھمنڈ میں تھے۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

کارسپانڈنٹ: correspondent
پرچہ نویس، نامہ نگار، انگریزی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارسپانڈنی:۔ کارسپانڈنٹ ہونا، مضمون نگار ہونا۔ اردو مونث۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

عمل صرف۔ جب وقت کارسپانڈنی کا شوق چرا تا ہے اس وقت حضرات صرف درخواست بھیج دیتے تھے۔ (اودھ پنچ)

کارسپانڈنس:۔ (correspondence)
خط و کتابت، مراسلت، چٹھی، پتری۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارستانی:۔ (بفتح سوم و سکون چہارم) چالاکی، عیاری، ہوشیاری، شرارت، اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان

عمل صرف۔ سپہر آرا نے کہا باجی یہی اخبار لیجا کہ انھوں نے عسکری سے پڑھوایا ہوگا، ساری کارستانی اسی کی ہے۔ (مہر گیسار)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھتے ہیں کہ "یہ لفظ (فارسی) کارستان یعنی کارخانے سے لیا گیا ہے چونکہ کارخانوں میں اکثر غیر مہذب لوگ ہوتے ہیں اور ان کے سبب سے دن بھر چالاکیاں اور بدمعاشیاں، گالم گلوج وغیرہ ہوتی ہے، اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے۔"

صاحب مخزن المحاورات نے اس کے ایک معنی دستکاری کرنا اور ڈھنگ لگانا بھی لکھے ہیں مگر ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس کی جمع کارستانیاں بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے "ذرا گھر سے گھر سے چلے آؤ تو میں ان کی کارستانیاں تم سے بیان کروں"
اس کا صرف عام طور سے برائی کے لیے ہے۔

کارستانی دکھانا:۔ ہنر یا سلیقہ دکھانا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ بلکہ اس کا استعمال برے محل پر ہے۔ جیسے آج تمہارے لڑکے نے پنکھا توڑ دیا، کل قلم کی نب توڑ دی۔ وہ ہمیشہ اپنی کارستانی دکھایا کرتا ہے۔

اسی محل پر کارستانی دکھا دینا بھی زبانوں پر ہے۔

کارسخت:۔ مشکل کام جو ہر شخص نہ کر سکے۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کار سنبھلنا:۔ کام بننا، کام انجام پانا۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

ہمیں بھی ناز ہے اس رحم دل کی کارسازی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے سنبھل جائے گا کار اپنا — شرف

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے کام بننا ہی زبانوں پر ہے

کارسنج:۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) دانا، صاحب لیاقت، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا اردو سے کوئی واسطہ نہیں۔

کار سے لگ جانا:۔ پیٹ پالنے کا بندوبست ہو جانا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کارشناس:۔ کارآزمودہ۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارشناسی:۔ کام پہچاننا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارطلب:۔ بہادر، شجاع۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارطلبی:۔ بہادری، شجاعت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارفرما:۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) حکم کرنے والا حاکم، بادشاہ، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بارگاہ حسن تک پہونچا تو کیا دیکھا عزیز
اک نظر تھی کارفرما اور قتل عام تھا — عزیز

قول فیصل۔ حکم دینا کے معنی میں کارفرما ہونا بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارفرما ہے نقطہ حسن کا نیرنگ کمال
چاہے وہ شمع بنے چاہے وہ پروانہ بنے — اصغر گونڈوی

کارفرمائی:۔ فرمان جاری کرنا، حکم دینا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارَک:- (بفتح اول و سکون سوم و چہارم) کاگ کے درخت کا درخت، انگریزی داں طبقے کی زبان۔
قولِ فیصل۔ اردو داں طبقہ اس محل پر کاگ اور ڈاٹ بولتا ہے۔

کارکردگی:- کام کرنا، کام انجام دینا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ نثر۔ اس نے سب کام بہت حسن و خوبی سے انجام دیا تو اس کی اس کارکردگی کو دیکھ کے اسے انعام دیا۔

کارکردہ:- تجربہ کار، آزمودہ کار، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارکرنا:- کام کرنا، کام انجام دینا، اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

ہے خداوند قادر و مختار
جو بھی چاہے جو کرے وہ کار (مثنوی بسیل نجات)

کارکشت:- زراعت، فارسی مؤنث، متروک۔

حاصل ملے گا حشر میں اس کارکشت کا
روکے زمین پہ سب ہی نگہداشت کا (رشک)

قولِ فیصل۔ کار = فارسی میں زراعت کو کہتے ہیں۔ یہ ترکیب شل گفتگو یا نشست نشو کے ہے۔

کارکُن:- (بسکون سوم و ضم چہارم) کارندہ، منتظم، کام کرنے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نبی ہیں وارث علم لدن خدا شاہد
نبی رسول کے ہیں کارکن خدا شاہد (آتش)

کارگاہ:- جلاہوں کا کرگا۔ فارسی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اردو میں کرگا یا کرگھا کہتے ہیں۔

کارگاہ:- چیزیں بنانے کا مقام، کارخانہ، فارسی ترکیب، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے
برق خرمن راحت خون گرم دہقاں ہے (غالب)

قولِ فیصل۔ اس کا مخفف کارگہ بھی زبانوں پر ہے

ہے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا (میر)

کارگاہ:- کپڑے کا ٹکڑا جس پر جولاہے سوئی سے بیل بوٹے بناتے ہیں۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارگاہِ فلک:- (کنایۃً) دنیا جہان، آسمان۔ فارسی مؤنث۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارگاہِ کن فکاں:- دنیا اور دونوں جہاں کے موجودات، فارسی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارگاہِ عالم:- دنیا کا کارخانہ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارگر:- (بسکون حرف سوم و فتح چہارم) سریع التاثیر، مفید، مؤثر۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی کاریگر، چالاک، بھاری، گراں بھی لکھے ہیں مگر اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔
—— اس کے معنی کام کرنے والا اور ہنرمند ہیں۔

کارگر ہونا:- اثر انداز ہونا، فائدہ مند ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عبث دیتے ہو تم الزام مجھ کو سخت جانی کا
نہ ہو جب ہاتھ میں طاقت تو خنجر کارگر کیا ہو (داغ)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف تدبیر، دوا، اور ہر وغیرہ کے ساتھ ہے۔ جیسے مسلمانوں کا ہر اس پر کارگر ہو گیا وہ یوں نہ مانے گا۔ (ظلم ہوشربا)

کارگزار:- کام کرنے والا، کام انجام دینے والا حسن و خوبی سے کام انجام دینے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ نثر۔ بڑے بڑے کہن سال کارگزار امیر موجود تھے۔ ان کے ہوتے ولی عہد کی اتالیقی کے لیے اس پر اعتماد کیا۔ (دربار اکبری)
قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات و صاحب فرہنگ آصفیہ نے کام میں ہوشیار، چالاک، مستعد، فرمانبردار، مطیع بھی معنی لکھے ہیں۔ لیکن ان سب معنوں میں اہلِ علم ادب سے نہیں بولتے۔

کارگزاری:- بہت کام کرنا، مستعدی سے کام، حسن و خوبی سے کام انجام دینا، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ نثر۔ نواب شرف الدولہ سادہ، بزرگ عقل کارگزاری و خیرخواہی کے ذریعے سے معتبر تھے۔ وزیر ہوئے۔ (فسانۂ عبرت)
(ایضاً) ان کی قابلیت اور کارگزاری ہمیشہ کم کو عزت کے رتبے پر کھینچ لاتی تھی۔ (دربار اکبری)
قولِ فیصل۔ کام انجام دینا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے حیرت تھی کہ یا الٰہی جہاز پر خدا نے ختن ونا تار بسایا ہے یا خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سمندر میں عطر لنڈھایا ہو۔ یا بادِ صبا کی کارگزاری ہے۔ (فسانۂ آزاد)
اس کا صرف دکھانا کے ساتھ بھی ہے۔ یعنی کارگزاری دکھانا جو طنز کے محل پر بولتے ہیں۔ جیسے مختار ہوتے ہوئے آپ نے مدت کے اندر درخواست نہ دے کے مدت نکلوا دی جس سے سخت نقصان ہوا۔ کیا خوب آپ نے کارگزاری دکھائی۔ اسی محل پر طنزیہ انداز میں کارگزاری بھی بولتے ہیں جیسے مارے محنت کے راتوں کو گزرگی جاگے

بڑا کے نواب صاحب کی ناک کٹوا دی۔ یہ داروغہ صاحب کی کارگزاری ہے۔"

اس کی جمع کارگزاریاں اور کارگزاریوں ہے۔

کارِ مردانہ:- جرأت کا کام، مردانہ کام، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارَن:- (بفتحِ حرفِ سوم) باعث، سبب، علت، وجہ، اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

گر مجھے تانے کی باتی تیرے کارن اے دوا
میں نہیں کرنے کی تجھ کو شرمت شوے ہوا — رنگین

کارن:- بین، جی کرکے رونا، اردو، متروک۔

روتی ہو ایسا کہ تم کارن
ہو سکی ہے تمام گھر کی مرن — (نوراللغات)

کارنامہ:- جنگ نامہ، تاریخ کی کتاب جس میں سلطنت کے قوانین مندرج ہوں (۲) دستورِ عمل (ایکٹ) کارگزاری کی سند۔ فارسی مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اردو میں اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارنامہ:- زندگی کا بہترین کام، فارسی مذکر، فصیح، رائج

کارندہ:- کارکن، مختار، گماشتہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ نظم۔ کارندوں نے جو دیکھا وہ لے لیا گھوڑی
گز بھر جس کا عرض و طول۔ (فسانۂ عبرت)

کارنس:- (بسکونِ حرفِ سوم و کسرِ چہارم) دیوار میں جو زینہ سی پھیلی ہوئی ہوتی تھی۔ انگریزی میں کارنس ہوا۔ اور معنی ذیل میں مستعمل ہوا) دیوار کی گز، اردو میں کانس کہتے ہیں۔ انگریزی، مونث۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ دلی لکھنؤ کانس بولتے ہیں صاحب فرہنگ اثر نے نوراللغات کی رو میں لکھا ہے کہ دلی لکھنؤ والے اکثر نون، دو نقطے ذال کارنس بولتے ہیں، دراں حالیکہ کارنس (حرفِ را) کے ساتھ کوئی نہیں بولتا۔

کارن فلوور:- ایک قسم کا چاول کا آٹا، ایک قسم کے غلے کا میدہ جو ایرا روٹ کی قسم سے ہوتا ہے۔ انگریزی، مونث۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارِ نمایاں:- بڑا کام، اہم کام، غیر معمولی کام، عظیم کام، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

رنگیں ہوئے گوشۂ داماں کئے ہوئے
آئے ہیں جیسے کار نمایاں کئے ہوئے — لااعلم

قولِ فیصل۔ بصورتِ جمع کارہائے نمایاں بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

جب حق نے کارہائے نمایاں کئے طلب
آگے حسین بڑھ کے صفِ انبیا چلی — فضا لکھنوی

قولِ فیصل۔ کارِ نمایاں انجام دینا، کار نمایاں کرنا، کار نمایاں ہونا وغیرہ اس کے مترادف ہیں۔

اشک تھے آنکھوں میں، آنکھوں میں لہو تھا جب کا
آدم کی شبِ عجز سے دو کار نمایاں ہو گیا — معید لکھنوی

کاروان:- سوداگروں کا قافلہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

جب بگڑ بیٹھے حسن فرزانہ قدر دواں پیدا ہوا
چاہ میں یوسف گرا تو کارواں پیدا ہوا — ناسخ

کارواں:- مطلق قافلہ، فارسی مذکر، فصیح رائج

خبر کرتے ہوئے منزل بہ منزل جا رہے ہیں ہم
ہمیں پہ سادگی دنیا کو رواں معلوم ہوتی ہے — تلوک چند محروم

کارواں سالار:- میرِ قافلہ، فارسی ترکیب صفت (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اس کی جگہ "قافلہ سالار" زبانوں پر زیادہ ہے۔

کارواں سرا:- مسافر خانہ، قافلہ اترنے کی سرا، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

سینہ ہے کارواں سرائے فراق
نالہ و آہ ہیں درائے فراق — مرزا حاتم علی مہر شاگرد ناسخ

کاروانی:- مسافر، قافلے والے، فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

محلِ نثر۔ جب کاروانی دہائی افراسیاب کی اور دہائی ہو ملکہ حیرت کی غل کرتے تھے دشت میں خوف سے دھوپ تھراتی تھی ....گمان وہ کرس پہ صید افگنی کر رہا تھا۔ (طلسمِ ہوشربا)

قولِ فیصل۔ اس کی اردو جمع کاروانیوں اور فارسی جمع کاروانیاں بھی بولتے تھے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے "اس نے خواجہ کی دلجوئی کی اور آگے روانہ ہوا جب کوئی دو کوس یہاں سے ایک سمت کو شکار کھیلتا نکل گیا، تو کاروانیوں پہ قزاق آگرے۔ کاروانیاں شور و فریاد کارواں ہیں اور ہائے وائے قطاع الطریقاں تا بہ فلک پہنچی تھی۔ (طلسمِ ہوشربا)

کاروبار:- کام دھندا، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا — غالب

کاروبار:- تجارت کا کام، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ نثر۔ گرانی کا دور ہے کوئی تجارت کرو۔ میاں کاروبار میں خدا نے بڑی برکت دی ہے۔

کاروبار: سابقہ۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

تمھارے وعدے بتاں خوب میں سمجھا ہوں
رہا ہے ایسے ہی لوگوں سے کاروبار مجھے — درد

کاروبار: اعمال و امور الٰہی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

میر نظام فیضیِ قدرت خیال ہوا
ملا دئے کاروبار مشیت خیال ہوا — جوش ملیح آبادی

کاروبار ابتر ہونا: بدنظمی ہونا، انتظام درست نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ کیا ہوئے ہیں احباب رند ساغر نوش
کہ کاروبار ہے ابتر شراب خانے کا — سخن دہلوی

کاروبار بگڑنا: تجارت کا کام نہ چل سکنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر: پہلے ان کا کاروبار بہت اچھی طرح چلا لیکن آگے چل کر بگڑ گیا۔

قول الفیصل: عوام اکثر معنی میں "کاروبار چوپٹ ہونا" بھی بولتے ہیں۔

کاروبار چلنا: تجارت کا کام چلنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر: تجارت کرنے کے لئے تمھیں تین ہزار روپیے دیئے تھے کاروبار چلنے لگا تو رفتہ رفتہ ادا کر دینا۔

کاروبار رہنا: مشغول رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بیکاری امید سے فرصت ہے رات دن
وہ کاروبار حسرت حرماں نہیں رہا — امیر

قول الفیصل: سابقہ رہنا کے معنی میں [illegible] قلیل الاستعمال ہے۔

تمھارے وعدے بتاں خوب جانتا ہوں میں
رہا ہے ایسے ہی لوگوں سے کاروبار مجھے — درد

کاروبار طاق پر رکھا رہنا: کام دھندا بند رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بادہ نوشی پر رہا دارومدار اب کی برس
طاق پر رکھے رہے سب کاروبار اب کی برس — صبا

کاروبار کرنا: تجارت کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر: کوئی کاروبار کرو خالی بیٹھنے سے کیا فائدہ۔

کاروبار میں رہنا: بکھیڑوں میں پھنسا رہنا، علائق دنیا میں گرفتار رہنا، کام دھندے میں مشغول رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دنیا کے کاروبار میں تم اے صبا رہے
عقبےٰ کا کچھ نہ کام کیا کیا غضب کیا — صبا

کاروبار ہونا: کام کاج ہونا، کام دھندا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہے اس انجمن میں یکساں عدم و وجود میرا
کہ جو میں یہاں نہ ہوتا یہی کاروبار ہوتا — [illegible]

کارہ: (بکسر رے) کراہت کرنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کفر کی راہ سے کارہ تھا جو وہ نیک طریق
کس بشاشت سے ہوا رہبر ایماں کا رفیق — رئیس

کاری: (صحیح کری بفتح اول) خوردنی ماکولات، سیدہ ملا ہوا گاڑھا شوربا دار گوشت جس میں ہلدی وغیرہ ڈال کر چاول کے ساتھ انگریز لوگ کھاتے اور اسے کاری بھات کہتے ہیں۔ انگریزی مونث۔ (نور اللغات)

قول الفیصل: اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

کاری: زخم وغیرہ کے لیے گہرا، پورا پورا، بھرپور۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

تیر الفت جو تھا لگا کاری
اشک بیساختہ ہوئے جاری — لوٹی کھری (میر حسن)

قول الفیصل: اس کے لغوی معنی ہیں تاثیر کرنے والا وہ جو حد کمال تک پہنچ چکا ہو۔ لگنا، لگانا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کاری لگا نہ زخم سسکتے ہی ہم رہے
اتنا تھی خنجر قاتل میں رہ گیا — (نا معلوم)

کاری: باثر، کارآمد، کام کا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کر گئی اپنی نصیحتیں کاری
جب کیا میں نے نفس کو عاری — قدر بلگرامی

کاری: سخت لات، بھاری لات، لات کی ضرب شدید مہلک۔ اردو، مرغ بازوں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

محل نثر: مرغ بازان کے کانٹوں کی بوچھار سہتے کھاتے ہیں کاری کے خوف سے خون جگر پیتے ہیں۔ (فسانۂ عبرت)

کارے دارد: مشکل ہے، آسان نہیں ہے، اہم کام۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر: آپ غالب کے شعر پر جو معترض ہو رہے ہیں، یہ آسان نہیں کارے دارد۔

کاریز: کھیت میں پانی دینے کی [illegible]۔ فارسی مونث (نور اللغات)

قول الفیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارے کردی: بہت بڑا کام کیا، تو نے ایسا کام کیا جس کا جواب نہیں۔ فارسی فقرہ، فصیح، رائج۔

ع معشوق کہاں سے حسن کارے کردی — [illegible]

کاری کھائی: جب ایک مرغ دوسرے مرغ کو شدید ضرب سے زخمی کر دیتا ہے تو کہتے ہیں اس نے کاری کھائی۔ اردو مرغ بازوں کی اصطلاح۔

کاسۂ گدائی :- بھیک مانگنے کا ظرف، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زکات حسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا
چراغ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا — غالب

کاسہ گر :- پیالے اور رکابی بنانے والا، کسگر فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کاسۂ گردوں :- کاسۂ آسمان سے استعارہ، فارسی، ترکیب، قلیل الاستعمال۔

نہ پوچھ وسعت میخانۂ جنون غالب
جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز — مرزا غالب

کاسہ لیس (بیاے مجہول بہ اضافت) خوشامد کا دل چپا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بحر کرم ظرف ہے لب کا حباب
کاسہ لیس اب ہوا تو جس کا — میر

کاسہ لیس بیلے لالچی، پُرخور، پُرشکم، چشمو، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحبت زندان ساغر کش مجھے آتے ہیں یاد
پھنس گیا ہوں حلقۂ زہاد کاسہ لیس میں — ناسخ

کاسہ لیس :- فقیر، گدا، فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

جو ہے بزم کا کاسہ لیس کاسہ کابھی
کھاتی سا کسی کونے میں گھر کر — شاد

کاسہ لیس :- کسی سے فیض حاصل کرنے والا، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

ہر اک کاسہ لیس میکدہ ساقی دعا دے گا
میں جاتا ہوں خود وہ قسمت جام ہو چکا — ذوق

کاسہ لینا :- بھیک مانگنا، گدائی کرنا۔
(فرہنگ اثر)
قول فیصل: عام طور سے مستعمل نہیں۔

کاش :- افسوس اور تمنا کا کلمہ، کیا اچھا ہوتا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اس سے بہتر یہ بات تھی بھائی
ہو گئے ہوتے کاش عیسائی — نظم (طباطبائی)

مثل نثر: اب تک وہ لذت دل سے نہیں جاتی اور جب یاد کرتا ہوں زار زار روتا ہوں۔ کاش مجھی جو ہوا ہو جاتا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل: حسرت، خواہش اور تمنا کے مقام پر مستعمل ہے۔ ماضی اور مضارع دونوں طرح کے فعلوں کے ساتھ بولتے ہیں۔

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے — مرزا غالب

ہاں نہ آئے زبان پر نہ سہی
کاش یہ آپ کی نہیں جاتی — جلیل

انھیں معنی میں "کاشکے" بھی بولتے ہیں۔

مین دجاپان میں کاشکے جاتے
واں سے جوتے بنانا سیکھ آتے — نظم (طباطبائی)

کاشکے وہ بھی ہمارے سامنے ہی ہو چلیں
گردشیں تقدیر کی چرخ زنگاری میں اور — مصحفی

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے ادھر ہوتا کاشکے مکاں اپنا — غالب

بعض اساتذہ لکھنؤ کاشکے کی جگہ تنہا کاش ہی بولتے ہیں۔ انھیں معنی میں اے کاش بھی بولتے ہیں۔ جیسے (ماضی) اے کاش میں کچھ نہیں تو بارہ برس ہی اور جیتا۔ (توبۃ النصوح)

روز محشر کو گنہگار کا نہ کھٹکا رہتا
کہیں اے کاش جو ہوتی نہیں میزان پر ہو — دبیر

کاشانہ :- جھونپڑا، چھوٹا سا گھر، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

گر یہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا — غالب

قول فیصل: موجودہ دور میں عام طور سے ہر چھوٹے یا بڑے مکان کو کاشانہ کہتے ہیں۔

دل سینے میں جلتا ہے یہ پروانہ ہے کس کا
بو خلد کی آتی ہے یہ کاشانہ ہے کس کا — دبیر

چڑیوں کے گھونسلے سے بھی مراد ہوتی ہے۔ مگر کم بولتے ہیں۔

کیا کسی شعلے کا ممنون نہ کر گئی آ کر برق
کیا نہ چمکے گا ستارہ مرے کاشانے کا — رجب

زوال ہوا اسے جل گئے علوم تھی
کاشانۂ ہزار میں آواز بوم تھی — جوش ملیح آبادی

فارسی لغات میں اس لفظ کی تشریح یوں ہے کاش بہ شیشہ دو آنہ، کلمۂ نسبت، یہ کلمہ تحقیر کا ہے جاڑوں کے رہنے کا وہ مکان جس میں چاروں طرف روشن دانوں میں شیشے لگے ہوں مثل حمام کے تاکہ روشنی رہے اور ہوا نہ آ سکے۔

کاشانۂ دل :- دل کا کاشانے سے استعارہ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کاشانۂ دل جب سے پسند آیا کسی کا
غم سلمہ اللہ تعالی نہیں جاتا — ذوق

کاشانی :- کاشان کا رہنے والا، ایران میں ایک شہر کا نام کاشان ہو۔ فارسی، صفت، رائج۔
قول فیصل: کاشان کی چیز کو بھی کاشانی کہتے ہیں جیسے "کاشانی مخمل" جو ایک بہترین رنگ کی ہوتی ہے۔

کاشت :- دبکون سوم زراعت، کھیتی باڑی کرنا، بونا جوتنا، فارسی، نوشت، فصیح، رائج۔

اب نہیں طاقت رہی برداشت کی
عشق کی تخم دل میں تو کاشت کی — بیخبر

تبادلۂ خیال۔ اس کا صرف کرنا اور بونا کے ساتھ ہے

کاشتکار :۔ کھیتی باڑی کرنے والا۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج

محل مثال۔ خدا معلوم تمہارے کاشتکار کس قسم کے ہیں کہ در لگاتے ہیں اور مدت ادا نہیں کرتے۔

کاشتکار باستحقاق حقیت :۔ موروثی رعایا۔ مستقل اسامی۔ (نور اللغات)

تبادلۂ خیال۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاشتکاری :۔ کھیتی باڑی۔ زراعت۔ فارسی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔

محل مثال۔ کاشتکاری کو کبھی زمانے میں عیب سمجھا جاتا تھا آج بڑے بڑوں کی زندگی کا سہارا ہے۔

کاشت کرنا :۔ زمین جوتنا۔ زراعت کرنا۔ بونا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

محل مثال۔ قدیم زمانے کے زمیندار کاشت کرنے کو عیب سمجھتے تھے آج اسی کو ہنر سمجھ کے کر رہے ہیں۔

کاشت میں لانا :۔ کاشت کرنا۔ جوتنا بونا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

محل مثال۔ خدا کی شان ہے کہ وہ سرزمین بھی اگر کاشت میں لائی جاتی ہے تو کچھ دن میں اس قابل ہو جاتی ہے کہ اناج پیدا ہو سکے۔

کاشف :۔ (بکسر سوم) کھولنے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشق رخ کاشف اسرار نہاں ہوتا ہے
یہ ورق لوح طلسم دو جہاں ہوتا ہے — صبا

کاشمیر :۔ کشمیر۔ رائج۔

اس کو کہتے ہیں دل سب طالبان کاشمیر
کی بروئے تیغ جہاں میں رواں مانند تیر — سعدی

تبادلۂ خیال۔ عام بول چال میں کشمیر ہے۔

کاشو :۔ اردو۔ مؤنث۔ کشمیری۔ کشمیر کو رہنے والا

اردو۔ عوام کی زبان۔

محل مثال۔ اتفاق سے جتنے بھی کاشی ہیں سب نے تجارت کا پیشہ چھوڑ دیا۔ اب سب کا شوقیہ کوئی نہ کوئی تجارت میں لگے ہوئے ہیں۔

کاشی :۔ ہندوؤں کی ایک مشہور تیرتھ گاہ جو بنارس سے ملی ہوئی ہے۔ ہندی۔ مؤنث۔ رائج۔

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل — محسن کاکوروی

تبادلۂ خیال۔ ایک معنی منسوب بہ کاشان بھی ہیں یعنی کاشان کا رہنے والا۔ کاشان ایران کا ایک شہر ہے۔ مثلاً مخزن کا شی صاحب نے سیاہ مٹی کے روغن کے پھولے سفالی برتن اور ٹھیکرے کے معنی میں بھی لکھا ہے جو اب لکھنؤ میں بنتے۔

کاظم :۔ (بکسر سوم) غصے کو ضبط کرنے والا۔ غصہ پی جانے والا۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کاظم :۔ امام موسیٰ بن جعفر صادق علیہ السلام کا لقب جو شیعوں کے ساتویں امام ہیں۔ عربی۔ رائج۔

کاظمی :۔ (بکسر سوم) شیعوں کے ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے جن کا سلسلۂ نسب کسی بھی پشت سے ملتا ہو۔ اس کو کہتے ہیں۔ عربی۔ صفت۔ رائج۔

تبادلۂ خیال۔ کاظمی کو موسوی بھی کہتے ہیں

کاظمین :۔ (بکسر سوم و فتح چہارم) عراق کے ایک شہر کا نام۔ عربی۔ رائج۔

تو نے ایک عالم پہ احسان بہت سا کیا
جو جو چلنے والے ہیں پرواہ بھی کیا
بتلانے دیتا ہوں تجھے سخاوتوں کا پتا
بطلبہ کاظمین کہ شہر احسان و سامرا

تبادلۂ خیال۔ شہر کاظمین حکومت بنی عباس کے زمانے میں بغداد کا قبرستان تھا۔ لیکن حضرت امام موسیٰ کاظم کے دفن کے بعد رفتہ رفتہ آباد ہوا۔ اب ایک مستقل شہر ہے شہر بغداد سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ ریلوے لائن کی ترتیب سے بلحاظ سہولت کے گونا گوں بکثرت ہیں۔ دوام مشغول رہتی ہے۔ روضۂ مطہر حضرت موسیٰ بن جعفر و محمد تقی علیہم السلام نہایت شاندار و خوبصورت ہے جو ایک وسیع رقبے کی چہار دیواری میں واقع ہے ایوان حرم مذکور بہ نسبت دیگر ایوان ہائے عتبات و عالیات کے وسیع تر و پرشکوہ۔ علاوہ بریں ایوان شہر کاظمین میں حسب ذیل مقامات زیارات ہیں۔ قبر مطہر حضرت امام موسیٰ بن جعفر و حضرت امام محمد تقی علیہم السلام بیرونی روضہ سید ابراہیم و سید اسمٰعیل فرزندان حضرت موسیٰ بن جعفر کے قبور ایک قبہ کے اندر ہیں۔ مندرجہ ذیل حضرات فردوس مکانی و عمارت صحن میں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی دیگر قبریں ہیں۔ (۱) جناب ابن قولویہ آپ شیخ مفید علیہ الرحمہ کے استاد تھے۔ (۲) جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ والرضوان (۳) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ (۴) جناب علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ (۵) علامہ سید رضی علیہ الرحمہ جامع نہج البلاغہ۔

مسجد براثا :۔ جو جدید سڑک کاظمین سے بغداد کو گئی ہے اس پر ایک بہت بڑا قبرستان ہے جس پر یہ مسجد واقع ہے جس کے بے حد فضائل ہیں۔ جنگ نہروان سے واپسی کے وقت حضرت علی نے یہاں قیام کیا یہاں ایک پتھر تعویذ کی صورت نصب ہے جس پر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے بعد نماز پڑھی تھی۔ یہ غار مریمؑ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے معجزات یہاں کے مشہور ہیں اس کے متعلق حضرت یوشع اور جناب جمیل وارد ہوئے ہیں۔ (مصباح الزائرین)

کاظمین :۔ ایک قدیم محلے کا نام۔ موجودہ محلہ [illegible]

بھی بولتے ہیں۔

کاغذ پر چڑھانا:۔ درج رجسٹر کرنا۔ بہی میں لکھنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ جس چیز پر لکھتے ہیں اس کے نام کے ساتھ بولتے ہیں جیسے اگلا ہیوں کے حسابات بنئے [illegible] رجسٹر پر چڑھ جائے۔ اب بہی کھاتے پر چڑھا رہے ہو اس سے کیا فائدہ:

کاغذ لکھوانا:۔ کسی کی وقت دستاویز کسی دوسرے کے نام لکھانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل نظر۔ کسی دوسرے کے نام سے مکان خرید والد بعد میں اپنے نام کاغذ لکھوا لیا۔

کاغذ پیش کرنا:۔ حساب کی فرد یا حساب سمجھنے والے افسر کے حضور میں لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بصیغہ جمع۔ کاغذات پیش کرنا زیادہ بولتے ہیں۔

کاغذ پیش ہونا:۔ (لازم) حساب کی فرد یا کا حساب سمجھنے والے افسر کے سامنے لایا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کاغذات پیش ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

کاغذ دیکھنا:۔ حساب کتاب دیکھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

محل نظر۔ انہیں کھیل کود کی باتوں میں بیکار وقت ضائع کرتے ہیں اور نہ ریاست دیکھتے ہیں نہ کاغذ دیکھتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب کاغذ کی جگہ کاغذات بولتے ہیں۔

کاغذ زر:۔ تنک، بیانہ، نوٹ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاغذ سا:۔ (کنایۃً) نہایت چکلا اور پتلا نازک۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی کے ساتھ۔ کاغذ کا سا۔ کاغذ جیسا بولتے ہیں۔ جیسے "چودھری صاحب کے پاس ارک کے ٹکڑے بالکل کاغذ کے ایسے کافی مقدار میں دیکھے ہیں"

کاغذ سیاہ کرنا:۔ خوب لکھ کے کاغذ بھرنا۔ کاغذ پر بہت کچھ لکھنا۔ لکھتے لکھتے کاغذ سیاہ کر دینا۔ اردو صرف فصیح و رائج۔

مجھ سے کیا ڈر کہتے ہیں خطا کوئی پڑھتا کہیں
رات دن [illegible] کیا کرتا ہے تو کاغذ سیاہ — ناسخ

کاغذ سیاہ کرنا: غلط باتیں لکھ کے کاغذ خراب کرنا۔ اردو صرف فصیح و رائج۔

یہ رانامۂ اعمال ہے وہ سبزۂ خط
نوشتے کس لئے کاغذ سیاہ کرتے ہیں — بحر

کاغذ کا بنار:۔ کاغذ کی طولانی فرد۔ اردو [illegible] قریب بہ متروک۔

مضمون رہ گئے ہیں حد تو کرے یاد
کاغذ کا منداب کوئی باقی نہیں سفید — ناسخ

کاغذ کا پٹے باز:۔ وہ کنکوا جو کاغذ میں تیلیاں لگا کر اس طرح بناتے ہیں کہ جب اسے چلائیں تو وہ اس طرح چکر کھائے جیسے پٹہ باز پٹا کھیلتے وقت ہاتھوں کو حرکت دیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی [illegible] دبلا پتلا آدمی لکھے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ جب [illegible] اس کے معنی چالاک لکھ کر [illegible] میں نام لکھایا ٹھیک مارا ہے کیونکہ انہوں نے کبھی بولتے نہیں سنا اور یہ خبر نہیں کہ اصل میں یہ پھبتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں جس طرح نہایت گورے آدمی کو چونے کی پتلی کہتے ہیں۔ اسی طرح دبلے پتلے آدمی کو کاغذ کا پٹے باز۔

کاغذ کرنا: تمسک لکھ دینا۔ دستاویز لکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ کرنا: کوئی چیز کسی کے [illegible] لکھ دینا۔ کسی کے نام پر [illegible] لکھنا۔ [illegible]

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی کے نام پر یہ نہیں بولتے

کاغذ کرنا: [illegible] (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ کھو جانا:۔ موت نہ آنے کے محل پر۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل نظر۔ میرے اتنی گرانی برداشت نہیں ہوتی موت [illegible] ہوں مگر نہیں آتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاغذ ہی کھو گیا ہے۔

قول فیصل۔ کھو جانا کی جگہ گم ہو جانا بھی بولتے ہیں۔

کاغذ کھولنا:۔ عیب فاش کرنا۔ کسی پوشیدہ بات کو ظاہر کرنا۔ عیب کھول دینا۔ ([illegible])

قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ کھیوٹ:۔ وہ کاغذ جو پٹواری سالانہ تیار کرتا ہے۔ ([illegible] اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سے کھیوٹ کہتے ہیں۔

کاغذ کے گھوڑے:۔ خطوط، چٹھیاں، نامے، مکتوبات، خط و کتابت۔ اردو صرف غیر فصیح و رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف [illegible] تیز دوڑانا کے ساتھ زیادہ ہے

کاغذ کے گھوڑے دوڑانا:۔ [illegible] اردو محاورہ۔ عوام اور خواص کی زبان۔

[illegible]
گھوڑے کاغذ کے بھی دوڑائے گا — [illegible]

[illegible]
مجھ کو اب کاغذ کے گھوڑے یاں سے دوڑانا پڑے — [illegible]

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے، منصوبے بہت سے باندھنا کرنا دھرنا کچھ نہیں۔

گر نہ جائے گی سواری آپ کی پیروں کے گھر
گھوڑے کاغذ کے سہی ہے بیٹھئے دوڑائیے آپ — ظفر شاہ

دیکھئے کب ہو وہ آہو چشم صید
گھوڑے اب کاغذ کے دوڑاتا ہوں خستہ — آسیر

اسی کو کاغذی گھوڑے دوڑانا بھی کہتے ہیں۔

کاغذی گھوڑے ہیں دوڑاتا ہوں ہر دم اس لیے
ہر اک معشوق خانہ ساز ہیر مل میں ہے — رنگین لکھنوی

کاغذ کے گھوڑے دوڑانا:— جابجا خطوط بھیجنا۔ (اردو) محاورہ عوام اور طرز قدیم کی زبان۔

اس ترک کو ہے خط و کتابت جہاں سے
کاغذ کے گھوڑے دوڑ رہے ہیں کہاں کہاں — رشک

کاغذ کی ناؤ:— (کنایۃً) ناپائیدار چیز، غیر مستقل، بے اصل بات، وہ شے جو بھروسے کی نہ ہو۔ اردو صفت، فصیح، مروج۔

علم عقبیٰ اس کو تجھے علم جدید تجھ پر
تو طلبا اور شیخ ہے کاغذی ناؤ پر — تجر

لدیا بہار سے عرق انفعال کا
کاغذی ناؤ نا ملال ہو گیا — صبا

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور بہانا کے ساتھ ہے۔

جبل مت علم کتابی پر کہ آخر کب تک
ناؤ کاغذ کی بہے اے طفل کو دن آب ہیں — ذوق

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی:— بے اصل اور ناپائیدار چیز کا کچھ اعتبار نہیں۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

کاغذ کی ناؤ بہانا:— بے سود تدبیر کرنا، بے نتیجہ اور ناپائیدار کام کرنا۔ اردو صفت، فصیح، مروج۔

بھیجوں ہی تم پر نالۂ عالم اسباب ہیں
ناؤ کاغذ کی بہا کر جیسے اطفال آب میں — ناسخ

کاغذ کی ناؤ کب تک بہے گی:— کسی چیز کی ناپائیداری کے لیے مستعمل ہے۔ اردو مثل، فصیح، مروج۔

جبل مت علم کتابی کو کہ آخر کب تلک
ناؤ کاغذ کی بہے اے طفل کو دن آب میں — ذوق

قول فیصل۔ اسی محل پر "کاغذ کی ناؤ پانی پر نہیں چلتی (یا) بہتی" بھی بولتے ہیں۔ پانی کی جگہ دریا کو بھی بولتے ہیں۔

کسی پاس دولت یہ رہتی نہیں
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں — میر حسن

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں — (للّا اعظم)

کاغذ کی ناؤ میں کون پار اترا:— ناپائیدار شے کے سہارے کوئی مقصد کو نہیں پہنچا۔ ناپائیدار سہارے کا کیا بھروسہ۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

کاغذ گر:— کاغذ بنانے والا۔ صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ گیر:— روشندان جس پر کاغذ لگا دیا جائے تاکہ روشنی بدستور رہے۔ دھوپ اور سرد ہوا اس میں نہ آئے۔ فارسی مذکر، قریب بہ متروک۔

اے کبوتر تھام کر منقار میں
لے گئی ہوا مانند کاغذ گیر خط — امیر

کاغذ گیر مچھلی:— مچھلی کی صورت کا آلہ جس سے کاغذ کو اڑنے سے روکتے ہیں۔ اردو مؤنث متروک۔

ہر قلم موج چھپا رہے جب خط لکھنا چھا
میری کاغذ گیر مچھلی ماہی بے آب ہے — رشک

کاغذ لکھانا:— تمسک کرانا، دستاویز لکھانا، قبالہ بنوانا، مچلکا لکھوانا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب تنہا کاغذ لکھانا کا یہ مفہوم نہیں لیتے۔ بلکہ جو چیز لکھاتے ہیں اس کے نام کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے تمسک لکھوانا، دستاویز لکھوانا، قبالہ لکھوانا وغیرہ۔ لکھانا کی جگہ زیادہ تر لکھوانا ہو۔

کاغذ لکھنا:— ہبہ کر دینا، تمسک کر دینا، تحریر کر دینا، دوسرے کے نام کر دینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ جو کاغذ لکھا جاتا ہے اسی کے نام کے ساتھ بولتے ہیں جیسے تمسک لکھنا، دستاویز لکھنا وغیرہ۔

کاغذ لکھوا لینا:— تحریر سے اطمینان کرا لینا۔ تمسک کرا لینا، دستاویز لے لینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ جو چیز لکھواتے ہیں اسی کے نام کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے تمسک لکھوانا، دستاویز لکھوانا۔

کاغذ مشقی:— وصلی جس پر خوشنویس مشق کیا کرتے ہیں۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے وصلی ہی کہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اب زبانوں پر بہت کم آتا ہے۔

کاغذ ملانا:— حساب کا مقابلہ کرنا، حساب جانچنا، جائزہ لینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ حساب ملانا بولتے ہیں۔

کاغذ نام ہونا:— کسی ضمیر یا اسم کے ساتھ بمعنی نامہ ہونا۔ اردو، قریب بہ متروک۔

بک گیا ہے مرا دل روز ازل آپ کے ہاتھ
آپ کے نام ہوا ہے مرے گھر کا کاغذ — قدر

قول فیصل۔ اسی محل پر اب رجسٹری ہونا بمعنی نام ہونا، ہبہ نامہ ہونا وغیرہ بولتے ہیں۔

کاغذ نکاح:— نکاح نامہ، کابین نامہ، فارسی ترکیب، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام نکاح کا کاغذ اور خواص لکھنؤ نکاح نامہ بولتے ہیں۔

کاغذ نکلنا (کنایۃً) موت کا حکم جاری ہونا۔ قلیل الاستعمال۔

> ضعف سے ہو گئے لاغر کاغذ
> اب کی نکلیں گے مگر کاغذ — داغؔ

کاغذی ۱؎ کاغذ بنانے والا، کاغذ بیچنے والا فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

کاغذی ۲؎ کاغذ کا بنا ہوا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

> نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا
> کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا — غالبؔ

کاغذی ۳؎ پتلا، جیسے چھلکے کا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آج اس آباد میں اتنے بڑے بڑے کاغذی نیبو بکے کہ مجھے حیرت ہو گئی۔

کاغذی ۴؎ ایک قسم کا طائر جو چھوٹی مچھلیاں کھاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

کاغذی ۵؎ ایک قسم کا سفید کبوتر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاغذی ۶؎ دفتری۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذی ۷؎ سیاق والا، حساب داں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کاغذی ۸؎ مرد نیم بی کھانا کھینے والا۔ پنجابیوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کاغذی آبخورے، کاغذی ہانڈیاں مٹی کے بنے ہوئے سبک اور خوبصورت آبخورے اور ہانڈیاں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے کاغذی ہانڈیاں تو بولتے ہیں ہانڈیاں بہت پتلی اور ہلکی ہوتی ہیں۔

کاغذی بادام ۔ ایک قسم کا بادام جس کے اوپر کا چھلکا نہایت باریک کاغذ کے مانند ہوتا ہے اور گری بہت نرم ہوتی ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

> کھینچ کر تصویر چشم یار ریحانی نے کیا
> باغ عالم میں کچ ایسا کاغذی بادام — ناسخؔ

کاغذی پیرہن ۔ کاغذی پوشاک جو ایران میں قدیم زمانے میں فریادی رنگ پہن کر بادشاہ کے حضور جاتے تھے۔ جانثاری اور بیچارگی سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی الفاظ۔ قلیل الاستعمال۔

> نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا
> کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا — غالبؔ

کاغذی ثبوت :۔ تحریری ثبوت، اردو مذکر، قانون داں کی اصطلاح۔

محل استعمال۔ دیوانی کے مقدمے میں جب تک کاغذی ثبوت نہ ہو مقدمہ کا کامیاب ہونا مشکل ہے۔

کاغذی کارروائی :۔ زمینی کارروائی سے قطع [illegible] کام۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان، جدید حرف۔

محل استعمال۔ آج کل تو یہی ہے کہ جنگیں ہوتی ہیں۔ جیسے ہوتے ہیں، کاغذی کارروائی ہوتی ہے اور ہوتا ہوتا کچھ نہیں۔

کاغذی ہنڈیاں :۔ مٹی کی بنی ہوئی خوبصورت اور سبک ہانڈیاں۔ اردو مؤنث، جمع، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کاغذی ہنڈیوں میں سفید بالوں کی رات ساتھ گھوڑیاں سرخ صافی میں لپیٹ کر کوزے میں بسا کر رکھ دی گئی تھیں۔ (مراۃ العروس ۔ [illegible])

قول فیصل۔ اس جگہ ہانڈیاں فصیح ہے۔ (دیکھو کاغذی ہانڈیاں)

کاف :۔ ایک حرف تہجی کا نام جس کو کاف تازی بھی کہتے ہیں۔ عربی مذکر، رائج۔

> کاف تک ہم نے بہت کاف کو ڈھونڈھا ہے
> کر ہیں دیکھیں ہیں مگر ایسی کم حلقہ ہے — محسنؔ

کافر ۱؎ (بکسر سوم) منکر، خدا کو نہ ماننے والا، دین حق کو چھپانے والا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

> دین حق کا کیا تمھیں نے اپنا مذہب چھوڑ کر
> میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا — غالبؔ

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں چھپانے والا۔ فارسی والوں نے بضرورت قافیہ (فتح سوم بھی) استعمال کیا ہے۔ انھیں کی تقلید میں اردو والے بھی استعمال کرنے لگے۔ جیسے مخزن اور مخزن قافیوں کے ساتھ شاعر لکھتا ہے۔

> بیان کی ترے ہے غضب ہی بیان عہد
> اپنا ہی سا سمجھے بھی یہ کافر بتائیں تجھے — داغؔ

کافر ۲؎ شوخ ظالم، بے رحم۔ (مجازاً) محبوب۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

> میں دل کسی بات میں دیتا ہوں تو کافر
> کہتا ہے بری بات میں برا نہ کرو تم — مصحفیؔ

کافر ۳؎ (کنایۃً) معشوق، دلدادہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

> حسن وہ ہے حق ہے کچھ راغ باغ حسن کا
> چال سے تو کافر کی سادگی برستی ہے — یگانہ چنگیزی

کافر ۴؎ (فتح سوم) غضب کا، قہر کا، فتنہ انگیز۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

> تنگیٔ دل کا گلہ کیا یہ وہ کافر دل ہے
> کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشاں ہوتا — غالبؔ

ع جھمک دیکھ کا فر ادا یہ طرۂ طرار ہو — جرأتؔ

کافر :۔ (تعریف کے لیے) پیارا، پیاری، جیسے کافر آواز۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کافر :۔ (نفرت اور کراہت ظاہر کرنے کے لیے) جیسے کمبخت۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اے ذوق دیکھ دخترِ رز کو نہ منہ لگا
چھٹتی نہیں ہے منہ کو یہ کافر لگی ہوئی
— ذوق

کافر :۔ نواحِ کابل کی ایک قوم کا نام جس کی زبان کو کافری بولی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

کافر ادا :۔ (مجازاً) محبوب، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ان چاروں میں کوئی نہ کوئی کافر ادا سب سے حسن و جمال اور رعنائی و دلبری میں یکتا بڑھ چڑھ کر ضرور ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

کافر آواز :۔ بہت عمدہ اور پیاری آواز، اردو مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کافر جوانی :۔ اٹھتی جوانی، بھرپور شباب۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

برات دن کے پاؤں تک چھائی ہوئی
اے تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی
— داغ

گھٹا سبزہ ستارے پھول سب اپنی جگہ برحق
تری کافر جوانی پھر تری کافر جوانی ہے
— [illegible]

کافرِ حربی :۔ وہ کافر جس کے سبب سے امورِ دین میں خلل واقع ہو۔ اور اس سے ایسی صورت میں لڑنا واجب ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، اصطلاحِ فقہ۔

کافرِ حربی و موذی و منافق ظلمہ
ایک جدھ لگا ہے چاروں کا آج وہ قیال معدا

کافرِ ذمی :۔ وہ کافر جو سلطنتِ اسلام کا مطیع ہو اور اس سے جزیہ لیا جائے۔ فارسی، مذکر، اصطلاحِ فقہ۔

کافرستان :۔ کافروں کے رہنے کی جگہ۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

آ گئے زلفیں دل میں بستی تھیں اور اب آنکھیں تری
ملکِ دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا
— منعم

قولِ فیصل۔ زیادہ تر اسے کفرستان کہتے ہیں۔

کافرِ کتابی :۔ جو شخص اہلِ کتاب میں سے دینِ محمدی کا منکر ہو فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

دکھلائے جو وہ روئے کتابی اے ذوق
سب مدرسہ کافرِ کتابی ہو جائے
— ذوق

قولِ فیصل۔ کافرِ کتابی سے یہود و نصاریٰ مراد ہوتے ہیں۔ یہ لفظ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے فقہا کی زبان پر کبھی کبھی آجاتا ہے۔

کافر کُرتی :۔ انگریزی کوٹ، انگریزی وضع کی جاکٹ، مونث، (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کافر کی قبر کی تیرگی :۔ وہ جو بسبب تاریکی کی جو کافر کی قبر میں ہوتی ہے۔ (مجازاً) بہت اندھیرا۔

کافر کی قبر میں بھی نہ ہوگی یہ تیرگی
دم گھٹنے لگا ہے شب تار رہ گیا
— رند

قولِ فیصل۔ عام طور سے مشہور ہے کہ مومن کی قبر اس کی نیک اعمالی کی وجہ سے روشن ہوتی ہے اور کافر کی قبر بد اعمالی کی وجہ سے تاریک ہوتی ہے۔

کافر ماجرا :۔ وہ جس کا حال کافروں کا سا ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

کافر ماجرائی :۔ کافر ماجرا ہونا۔ بجا ظلم یا جور کرنا۔ فارسی ترکیب، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کافرِ نعمت :۔ نعمت کی ناشکری کرنے والا، بے وفا، محسن کش، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، دہلی کا ظرف

کھا کے زخمِ تیغ قاتل جو بجا لائے نہ شکر
کوئی بھی اس سے زیادہ کافرِ نعمت نہیں
— ذوق

قولِ فیصل۔ بسند نور اللغات، فارسی میں بغیر اضافت ہی مستعمل ہے۔

کافر نعمت :۔ نمک حرام، حرام خور، کور نمک، فارسی ترکیب دہلی کی زبان۔

محلِ صرف۔ بیہودے عرض کی کہ وقت تنگ ہے بات کی گنجائش نہیں۔ آپ ان کافر نعمتوں کو قہرِ الٰہی کے سپرد کر دیں اور جلد سوار ہوں۔ (دربارِ اکبری)

کافر نعمتی :۔ ناشکری، کفرانِ نعمت، فارسی مونث، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف۔ جب خان خاناں جیسے ایہنے ... تیز وں کی عرب بغاوت اور کافر نعمتی سے منہ کالا کیا تو اور وں سے کیا گلہ ... (دربارِ اکبری صفحہ ۶۳۲)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "کفرانِ نعمت" کہتے ہیں۔

کافری :۔ (بکسرِ سوم و سکونِ چہارم) کافرہ، کافر کی تانیث۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

یہ کافری ہوں پیاری سے دنیا کی آنکھوں میں — جانِ صاحب

کافر ہو :۔ قسم دینے کا ایک طریقہ ہے

سر رکھ دیا ہم نے در جاناں سمجھ کر
کافر ہو جو سجدہ کرے بت خانہ سمجھ کر
— مظفر خیر آبادی

کافر ہو اے صنم جو فریب دغا کرے
ہندی کے ہوں خون ملال ہو ان دنوں
— [illegible]

کافر ہونا :۔ منکرِ دین ہونا، دین سے پھرنا، دینِ اسلام میں نہ رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کافی کا رواج قریب قریب ہر ملک میں ہو گیا ہے لہٰذا نور اللغات کافی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قہوہ ملک کافہ واقع افریقہ کے جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے انگریز اسے کافی کہنے لگے۔

کافی (ف) کفایت کرنے والا، چیز کی وہ مقدار جس سے کام پورا ہو جائے اور اس سے زیادہ کی حاجت نہ ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

کافی (ف) زیادہ بہت، وافر مقدار میں۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

مثل مصنف۔ میاں فاقے کرتے تھے بنی جاتے ہیں قسمت پلٹ گئی کافی پیسہ پیدا کیا۔

کافی (ف) شیعوں کی ایک مشہور مذہبی کتاب کا نام جس کا تعلق علم حدیث سے ہے۔ عربی، رائج۔

کافی (ف) ایک قسم کی راگنی، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کافی (ف) قافیہ، تک بندی، جیسے بلھے شاہ کی کافیاں۔ پنجابیوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

تحقیق المؤلف۔ اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

کافی وافی :- بھرپور، بخوبی۔ [illegible]، صفت۔ (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ اہل لکھنؤ دال و عالمنہ کے ساتھ کافی وافی برتتے ہیں جو تعلیم یافتہ حضرات کی اصطلاح ہے۔

کافی ہونا :- کفایت کرنا، ضرورت سے بحر ہونا، کام نکل جانے کے قابل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کافی ہو گیا جز انہ تا دم [illegible] کر
لکھنؤ [illegible] شاد کر مجھے گورا عیش — تجر

کاک (ف) (۱) [illegible] میں ایک قصبہ کا نام (۲) ایک قسم کی روغنی ٹکیا جو سوکھے آٹے میں گھی ملا کر پکائی جاتی ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاک (ف) وہ ٹکیا جو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اردو (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کاگ (ف) (انگریزی کارک CARK سے بگڑا ہوا) بوتل کی ڈاٹ۔ کاگ، اردو، دہلی کی زبان۔

ساقیا کیا تیز تھی کھلتے ہی زند کھل گیا
ہوش سب کہتے ہیں جسے بوتل کا گویا کاگ تھا — راسخ عظیم آبادی

(قافیہ۔ پاک، تریاک وغیرہ)

تحقیق المؤلف۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ایک درخت کا نام جس سے اکثر بوتل وغیرہ کی ڈاٹ بناتے ہیں۔ یہ درخت پرتگال اور ہسپانیہ میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے پوست سے ڈاٹیں بناتے ہیں۔ لکھنؤ میں عام طور سے کاگ زبانوں پر ہے۔

کاکا (ف) بڑا بھائی، قدیم غلام جو گھر میں رہتے رہتے بڈھا ہو گیا ہو۔ فارسی مذکر، بیگمات کی زبان، رشک

ہم وحشیوں سے مدت مانوس جو رہے ہیں
مجنوں کو شوخ لڑکے کہنے لگے ہیں کاکا — میر

تحقیق المؤلف۔ اس خادم کو اکثر کہتے ہیں جس کی گود میں والدین نے پرورش پائی ہو۔

کاکا (ف) باپ کا بھائی، بڑا بھائی۔ ہندی اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ لکھنؤ کے اہل ہنود حضرات چاچا کہتے ہیں۔

کاکا (ف) سکھ راجہ یا سرداروں کا لڑکا پنجابیوں کی زبان۔ (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کاکا (ف) چھوٹا لڑکا۔ (پنجابیوں کی اصطلاح) (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ اردو میں رائج نہیں۔

کاکاتوا :- ایک قسم کا سفید اور بڑا طوطا جس کے سر پر سفید باندھ کلغی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

مثل مصنف۔ ان بازوں کے پاس [illegible] کی ٹنی ہے۔ کاکاتوا بڑے حرکت [illegible] پڑھا [illegible] ہے۔ (فسانۂ عبرت)

تحقیق المؤلف۔ بیاز کم عقل اور بے وقوف آدمی کو کہتے ہیں

ہر اک شاخ میں پاس پیدا ہے
مرا لال [illegible] کاکاتوا ہے — اکبر [illegible]

کاکاتوا کاکاتوا :- وہ بجرے کی لکڑی جس پر کرتا بجتا ہے۔ (نور اللغات)

تحقیق المؤلف۔ لغت میں ایسی چیزوں کی ضرورت نہیں۔

کاکاکوا :- کاکاتوا۔ اردو مذکر متروک۔

جو ہم پہ خفیہ راضی تو کیا بٹھو کو ڈھیل
یہ کاکاکوا سے گرد [illegible] یا مبادوں جیل — سودا

کاکرزی :- (جیسا کہ [illegible]) ایک سیاہی مائل زرد رنگ کا نام۔ اردو، مذکر، رائج۔

تحقیق المؤلف۔ یہ رنگ [illegible]، کتھہ، چونگ اور [illegible] یا ماسپال [illegible] بنایا جاتا ہے۔

کاکڑا سینگی :- ([illegible]) ایک قسم کی چھی کا نام جو ہرن کی کالی بولی ہوتی ہے اردو، مونث، رائج۔

تحقیق المؤلف۔ کاکڑا ہرن کی قسم کا ایک جانور ہے جس کے سینگ [illegible] کالے ہوتے ہیں۔

کاکل :- (بضم سوم) سر کے بڑے بڑے لٹکے ہوئے بال، لٹ، زلف، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کاکل جو اس کے شعلۂ رخ سے سرک گئی
کالی گھٹا میں رات یہ بجلی چمک گئی — ذوق

کچھ بل کی بات ہے نہیں سیدھی جو بات ہو
کاکل سی ہے دیکھی نہیں پیچیدار زلف — جان صاحب

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے تانیث کے ساتھ استعمال کرتے ہیں مگر رند لکھنوی نے خلاف جمہور مذکر نظم کیا ہے۔

آئے والاں رہیں نگہبان اپنے منہ بولے کا
دل ہوا ہی شانے پہ کاکل اس نے چھوڑا ہے — رند

رند نے تانیث کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

ہوش آتا ہے انہیں اب صبح باشی
کمر پر رہتی ہے کاکل سیاں کی — رند

دہلی میں عام طور سے مذکر ہے۔

سبزہ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا
یہ زمرد بھی حریف دم افعی نہ ہوا — غالب

خط ترا جا زلفیں رخ پر جس کا کل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے — ذوق

فارسی میں کاکل کے لغوی معنی ہیں مینڈھے کے اور بکرے کے بال۔ شعر جس بالا ذوق کے شعر میں یہ معنی لئے گئے ہیں۔

کاکلِ افشانی :- (بکسرِ چہارم) خوبصورتی ظاہر کرنے کے لیے زلف بکھرانا۔ فارسی ترکیب، مونث، کم استعمال۔

کاکلِ پیچاں :- بکسرِ لام و پیچ بال جو پیچیدہ ہوں۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے خمدار زلف کے معنی میں استعمال کرتے ہیں

پڑھتے ہیں کاکل پیچاں کے جا بجا منتر
... ملا کے ہیں — ناسخ

... پیچاں :- خمدار زلفیں ... فصیح، رائج۔

... کاکل پیچاں ... دل کو زار تھا

یہ بخت آگیا اپنے ہی بل میں مارا — سودا

کاکلِ شبگوں :- (بکسرِ چہارم، فتح بنجم و واؤ معروف) اندھیری رات کی طرح سیاہ زلف، بہت کالی زلف۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قامت جاناں ہے میل منزل اول مجھے
ہر کاکل شبگوں ہے جادہ وادئ آفات کا — بحر

کاکلِ شمع :- (بکسرِ چہارم) کنایۃً شمع کا دھواں۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کاکل رکھوانا :- لمبے بال اس طور پر دونوں جانب رکھوانا کہ سینہ پر آ داخل ہوں۔

تو نے رکھوائی جو کاکل اے بت بالا بلند
طرۂ شمشاد باغ حسن سنبل ہو گیا — آتش (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب رکھوانا کی جگہ رکھنا، کاکل رکھنا مستعمل ہے۔

کاکل گوندھنا :- زلفوں کو چوٹی کی شکل دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کہو گو نہ بنے کاکل آئیں تمہاری
بگڑو تو زلفیں بنائیں تمہاری — شاد لکھنوی

کاکلِ مشکیں :- بکسرِ چہارم۔ مشک کی طرح سیاہ اور خوشبودار زلف۔ زلف محبوب سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

کب تلک ان کی رسائی ہو کمر تک دیکھئے
کاکل مشکیں ترے شانے تک ہے تابدوش — رند

قول فیصل۔ شعر بالا میں رند نے مذکر کے ساتھ نظم کیا ہے جو خلاف جمہور ہے۔

کاکلود :- محبت فرط، العشق کا آغاز ... ہندی مونث، عورتوں کی زبان، متروک۔

ہر چند میں زناخی سے بیزار ہوں جیا
پر کاکلود اپنی سے ناچار ہوں جیا — رنگین

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مانتا، محبت، العشق کے معنی میں کاکلوتی اور کاکلودی بھی لکھا ہے۔

کاکلیں چھوڑنا :- زلفیں چھوڑنا، لٹکانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کاکن :- (بفتحِ سوم) ایک مشہور غلے کا نام جس کے دانے مہین ہوتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ دیہاتوں میں اس غلے کو کوٹ کے چاول نکالتے ہیں اور پکا کے کھاتے ہیں۔ یہ غلہ زیادہ تر بنیوں اور لالوں وغیرہ کو دیا جاتا ہے۔

کاکی :- لقب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار چشتی کا جو خواجہ معین الدین حسن سنجری کے جانشین اور دہلی کے قطب تھے چونکہ گرم گرم کاک اپنی بغل سے نکال کر سائلوں کو دیتے تھے، کاکی مشہور ہوئے۔ (نور اللغات)

کاکی :- کاک سے رغبت رکھنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاکی :- چچی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود حضرات "چچا جی" کہتے ہیں، کاکی دیہات کے رہنے والے ہندوؤں کی زبان ہے

کاگ :- شیشیوں اور بوتلوں کی ڈاٹ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جھڑ رخستوں کی لیتے ہیں کاگ بوتل کے
یہ آسمان بھی ... — ریاض

قول فیصل۔ کاگ انگریزی زبان کے لفظ کارک (بسکونِ سوم) سے بگڑ کے بنا ہے۔ کارک انگریزی میں اس درخت کا نام ہے جس کے پوست سے کاگ بناتے ہیں۔

صفت کی بنجر زمین۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالا ہے۔ سیاہ، سیاہ فام، کالے رنگ کا آدمی، اردو صفت۔ مذکر، فصیح، رائج۔

بیعت سے بحث سیاہی خوش ہوں کہ جیسے زلف و خال بھی ہو
خدا کے گھر کا غلام کالا سیاہ رنگ بلال بھی ہو
(امیر مینائی)

ع کس طرح سینے میں یہ داغ یہ کالا چھپا — نظیر اکبرآبادی

کالا ہے۔ چالاک، بہت بڑا ہوشیار، نہایت تجربہ کار موذی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اپنے عمل پر صرف کالا چور کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

کالا ہے۔ ہندوستانی سپاہی، وہ سپاہی جو غدر میں انگریزوں سے پھر گئے تھے۔ اردو، متروک

ظلم گوروں نے کیا اور نہ ستم کالوں نے
ہم کو برباد کیا اپنے ہی اعمالوں نے — واعظ

کالا ہے۔ کالا ہرن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کالا ہے۔ سیاہ سانپ، مذکر، فصیح، رائج۔

الف سے کھائے وہ بیچے جو بٹ گیا
بچے یہ ترک کاٹ کے کالا اُلٹ گیا — امیر

کالا ہے۔ یورپی، صاحب، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مل ہی گئے وہ سے کیا اہل خطا اہل ختن
شک سے جانے مرا کالا گیسو ہے کیس — رشک

کالا آدمی ہے۔ حقارت سے ہندوستانی آدمی، حبشی، قیدی، ادھیڑ کا آدمی۔ اردو، انگریزوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ حقارت کے ساتھ یورپین ہندوستان کے باشندوں کو اس نام سے پکارتے تھے اور یا ہم کہتے پڑھتے تھے۔

کالا بال ہے۔ موٹے زہر، جھانٹ کا بال، مذکر، ادنیٰ، حقیر، ناچیز۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ اس معنی میں ہمیشہ بصیغہ جمع کالے بال بولتے ہیں، واحد کا لیکن موجودہ دور میں کوئی نہیں بولتا۔

کالا بال ہے۔ (کنایۃً) بے حقیقت شے۔ اردو مذکر، متروک۔

جو رکب اس کا زمانے ہے
کالا بال اس کو دنیا جانے ہے — سودا

کالا بھٹ ہے۔ بہت سیاہ، بہت زیادہ کالا۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

محل نثر۔ کیا تم کو کالا بھٹ انگوٹھا کو کوئی بنا دینا اس کو مشکل تھا۔ (از رتبہ منصور)

کالا بھجنگ ہے۔ نہایت کالا، اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل نثر۔ رات کو ایک شادی میں گئے دولہا ایسا کالا بھجنگ تھا کہ روشنی سے رنگ میں چمک پیدا ہو رہی تھی۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کالا بھجنگا بھی بولتے ہیں۔

کالا بھجنگا بھی صدقے کو ہے۔ لکھنؤ کے خرچی ماروں کی صدا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ بستی میں بھجنگے اور کوے وغیرہ لے کے نکلتے ہیں اور یہ آواز لگاتے ہیں۔ کالا بھجنگا بھی صدقے کو۔ لوگ جن کو صدقہ اتارنا ہوتا ہے بھجنگا خریدتے ہیں اور صدقہ اتار کے چھوڑ دیتے ہیں اور قیمت ادا کر دیتے ہیں یہی خرچیاروں کی روزی کا ذریعہ ہے۔

کالا بھم ہے۔ نہایت کالا، بہت زیادہ کالا اردو صفت

اردو صرف، عوام کی زبان۔

کالا پانی ہے۔ ہندوستان کا جزیرہ انڈیمان جہاں عمر قید کے قیدی بھیجے جاتے ہیں۔ اردو، رائج

قول فیصل۔ اسی کو دریائے شور بھی کہتے ہیں۔ صاحب مخزن المحاورات لکھتے ہیں چونکہ دریائے شور جس کا پانی رنگت میں کچھ کالا ہے اور جس میں جزیرہ انڈمان واقع ہے جہاں ہندوستان کے قیدی بھیجے جاتے ہیں۔

کالا پانی ہے۔ عمر قید، حبس دوام، عبور دریائے شور۔ اردو، رائج۔

جب لخت جگر کھائے گی پیاس تیر
کالا پانی سفید پوشوں کو ملا — تیر

قول فیصل۔ کالے پانی کی سزا کی مدت انگریزوں نے بیس سال قرار دی تھی۔ اگر قیدی بیس سال سے پہلے ہی مر گیا تو مر گیا۔ ورنہ بیس سال کے بعد رہائی دے دی جاتی تھی۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد یہ سزا ختم ہو گئی۔

کالا پانی ہے۔ شراب، آب سیاہ، عربی قسم کی شراب۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان

اس دور کا سفید و سیہ سب زبانی ہے
بدلے شراب ناب کے اب کالا پانی ہے — ظہیر

کالا پانی ہونا ہے۔ کالے پانی کی سزا ہونا، ایک جزیرے کو بھیجا جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

ہم خوبصوں کی ہجر جو کاٹ کو ساتھ لئے
کالا پانی جو تجھے چوکھوں آئی کی رات — زاغ

کالا پن ہے۔ بفتح حرف ثانی، سیاہی، اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل نثر۔ تم اپنے ملازم کے کالے پن پر نہ جاؤ، یہ دیکھو کہ وہ وفاداری کی کس آخری منزل پر پہنچا ہوا ہے۔

کالا پہاڑ ہے۔ کوہ سیاہ، وہ پہاڑ جو سیاہ رنگ

کالا بچہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

جو لگی پڑنے کی جو چڑھ جائے دھیان میں
حسن شہر میں ہے کالا پہاڑ باندھ ہو — (انشا)

کالا پہاڑ :- (مجازاً) ہاتھی، انسان کا سر۔ مذکر۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کالا پہاڑ :- ایک قسم کے آم کا نام۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالا پہاڑ :- (کنایۃً) مصیبت، آفت، ناگوار شے، اردو، متروک۔

ہے شب ہجر بتاب فرقت بھی کوئی کالا پہاڑ
چاند صاحب ہے فلک پہ کٹے بن فرقت کی رات — ناسخ

کالا تل :- کنجد سیاہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ حج کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر زیادہ ہے جیسے "اگر کسی کو چیچک نکلا ہو تو کالے تل کے لڈو کھلانے سے شکایت دور ہو جاتی ہے۔

کالا تل :- (بکسر تا) خال سیاہ، سیاہ تل، اردو، مذکر۔

کالا جیل خانہ :- ایک قسم کا جیل خانہ جس میں قیدی ... رہتا تھا۔ اردو، مذکر۔

دل سودا زدہ میرا تجھے کا نہ چھوڑے گا
ہرگز چھٹتا ہے کالا جیل نہ زلف فتنوں کا — صبا

کالا چور :- کامل چور، نامی چور، شاطر چور، اردو، مذکر، عوام کی زبان

کالا چور کو خیال رخ یار ہے کہ سو پردوں میں دل جو توڑ دے تیرا

کالا چور :- فرضی شخص۔ اردو، صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

خدا لگتی کوئی کالا چور دل کو چرا لے پوچھے
کیوں نہ زیر کرتے رخسار کا زلف تل چرا ہے — ظفر شاہ

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں اس طرح بولتی ہیں کہ:

گھر سے گھر والا نام پوچھنے سے کیا فائدہ ہم سے کالے چور نے لیا یا اور تمہارا ہی نام لیا

کالا دانہ :- اسود، نیل کے بیج۔

نیل کے بیج جو دوسرے ملک میں گرم و خشک اور مسہلات میں نظر گزر کے دفع کرنے کے واسطے ان کا جلانا اور اتارنا مخصوص خیال کیا گیا ہے یہ بیج دانہ دار ہوتے ہیں۔ اردو فصیح، رائج

کالا دانہ ذرا اتر والو
رائی لون اس کچھ پر کر ڈالو — شوق

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں اور عوام نظر بد کے دفعیے اور دفع بلا کے لیے صدقے کے طور سے جلا دیتے ہیں

کالا دھتورا :- دھتورے کی ایک قسم جس کے درخت اور پھل اور بیج سیاہ ہوتے ہیں اور پتے سبز ہوتے ہیں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس قسم کا دھتورا زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور ... اس سے بہت شوق رکھتے ہیں۔

کالا دھن :- وہ روپیہ جو انکم ٹیکس سے بچنے کے لیے حکومت سے چھپا کے جمع کیا جائے۔ اردو، صرف عوام کی زبان

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال بمبئی اور اس کے اطراف میں کثرت سے ہے۔

کالا دیو :- (کنایۃً) نہایت کالا، قوی ہیکل آدمی، کریہہ منظر، اردو، عوام اور عورتوں کی زبان

محل ضرب۔ باجی وہ کمبخت یہ بولتے تھے تم ابھی دیکھ نہ سکیں جب اس نے سہرا الٹا تو میں نے دیکھا آدمی ہے کہ کالا دیو۔

کالا رنگ :- سیاہ رنگ۔ اردو، رائج۔

محل ضرب۔ تم بیکار کوشش کر رہی ہو کہ سفید ہو جائے کیا تم نے نہیں سنا کہ کالے رنگ پر کوئی رنگ نہیں چڑھتا۔

کالا زیرہ :- بکسر حرف پنجم و فتح ششم و بیائے مجہول، زیرہ سیاہ، ایک قسم کا عمدہ خوشبودار زیرہ۔ اردو، رائج۔

کالا سنڈا :- موٹا، بھدا، سیاہ فام آدمی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتیں اس محل پر کالا مسٹنڈا بولتی ہیں۔

کالا سوزہ :- ایک قسم کی گالی۔ اردو، قلیل الاستعمال

اب تو القاب عجب تم نے کئے ہیں از بر
قول کہتے ہو کبھی اور کبھی کالا سوزہ — [illegible]

کالا کافر :- سیاہ فام، منکر خدا و رسول، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ یہ بہت مشہور ہے انہوں نے علیؓ سے لیا تو ارتیاسے گھما ... زندگی کی دعا کرو مجھے ایمان نصیب ہو، ایمان لے لیا۔ آپ نے ایک تلوار مار دی ... ہے سال بھر میں زخم ہرا ہو جب وہ دن آتا ہے زخم پھٹ جاتا ہے۔

کالا کبوتر :- سیاہ رنگ کا کبوتر، سیاہ زاغ۔ اردو، رائج۔

گھر ہوا تاریک ایسا ہے کہ خط یار
جانا آیا سو کالا کبوتر ہو گیا — ناسخ

کالا کرنا :- سیاہ کرنا، کثرت سے لکھنا۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ خوشخطی سیکھنا ہے تو کسی خوشنویس سے اصلاح لیا کرو خالی صفحے کے صفحے کالے کرنے سے کیا فائدہ۔

کالا کرنا :- سیاہ کرنا، داغ لگانا، [illegible] کرنا، رسوا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ... بدکاری کرنے اور کہیں چلے جانے کو منہ کالا کرنا کہتے ہیں۔

کالا کلوٹا :- نہایت کالا، بہت کالا، اردو صفت، مذکر، عورتوں اور بچوں کی زبان۔

کالا منہ ہونا:۔ بدنام ہونا، رسوا ہونا، بے عزت ہونا
اردو مصرف، غیر فصیح، مروج۔

داغ رسوائی غذار یار سے کالا ہوا
اس دہن کے سامنے گلگی کا منہ کالا ہوا — تجر

کالانہ ہونا:۔ دور کیا جانا، نکالا جانا۔ اردو مصرف
عورتوں کی زبان۔

کالا ناگ:۔ ایک قسم کا بڑا سانپ جو سیاہ رنگ
کا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، مروج۔

جب تمہاری زلف کالا ناگ سی بل کھا گئی
کھنچی کا شبہ گویا نقرئی زنجیر پر — تجر

کالانعام:۔ چوپایوں کے مثل، عربی تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اردو میں تنہا نہیں بولتے "العوام کالانعام"
کی ترکیب سے عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

کالا ننگ:۔ ایک قسم کے نمک کا نام جو سیاہی
مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اردو، رائج۔

کالا ہرن مت مار سانڈ اکوترے ہو جائے گی رانڈ:۔ جس کی ذات سے فیض عام جاری ہو
اس کی جان کو نقصان نہ پہنچانا چاہیے۔ ہندی کہاوت قلیل الاستعمال

کالا ہونا:۔ سیاہ رنگ کا ہونا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

چہرہ پر سرخ ہوا جسم میں کالا ہو کر
رہ گیا آپ کی پرچھائیں سودا ہو کر — رند

کالائے بد بریش خاوند:۔ بری چیز مالک کے
منہ پر یعنی اچھی چیز کے سب خریدار ہوتے ہیں۔ بری چیز
جس کی ہوتی ہے اسی کے سر پر ماردی جاتی ہے۔ فارسی
عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کال آنا:۔ موت آنا، وقت آنا۔ داہل ہنود
کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کال آنا:۔ ٹرنک کال آنا کسی دور سے شہر یا
ملک سے ٹیلی فون آنا۔ اردو مصرف، انگریزی داں
طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ آپ یہ سب سے تھے جب کہ بمبئی سے کال آیا
تھا، میں نے آپ کو بہت جگایا کسی طرح نہ جاگے۔

کالبد:۔ فتح لام و ضم چہارم (جسم، پیکر، بدن، فارسی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عزیز در روح کے دم تک ہے کالبد گل کا
خراب حال رہے گر جب ہوا چھلکا — آتش

قول فیصل۔ اس کا مصرف بتانا اور نغمہ وغیرہ کے ساتھ
ہے۔

شگفتہ شکل گل ہر فصل گل میں داغ ہوتے ہیں
بنا ہے کیا ہمارا کالبد خاک گلستاں کا
جسم حیوانی و انسانی کے علاوہ شعرا و استعارے کے طور پر
دوسری چیزوں کے لیے بھی کہتے ہیں۔ جیسے بیاں
تک کہ کالبد ظلمت سے نور سحر ساطع ہوا۔ (نظم ہو یا نثر)

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں کالبد صورت دیوار میں آوے — غالب

کالبد:۔ (بسکون دوم و ضم چہارم) قالب، سانچہ
وہ سانچہ جس میں کوئی چیز ڈھالیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اردو میں نہیں بولتے۔

کالب:۔ وہ لکڑی جس کو جوتے میں اس غرض سے
پھنسا دیتے ہیں کہ وہ کچھ ابھر جائے۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالنجر:۔ بہت دنوں کی پڑی ہوئی بنجر زمین
ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالبوت:۔ ڈھلنے کا اوزار، جوتے کے اندر
پھنسا کر اسے ابھارنے والی لکڑی۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کال بتن:۔ کالا بیا، صفت، عوام کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کال پڑنا:۔ قحط ہونا، خشک سالی ہونا، اردو مصرف
غیر فصیح، رائج۔

ابر ہی تری تر کا نہ برسا جس سال
خاک کھیتوں میں اڑی قحط ہوا کال پڑا — اکبر

کال پڑنا:۔ قحط ہونا، کمی ہونا۔ کسی چیز کی نایابی
ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

تاش کا بھی زمانے میں اب کال پڑ گیا
پھرتا ہوں کب سے ہاتھ کو مرید و فقیر — نحو

قول فیصل۔ جس چیز کی نایابی یا کمیابی ہوتی ہے اس
کے نام کے ساتھ بولتے ہیں۔

بہت خوش ہو نہ گئے دوست کے جلنے سے
غم کا یہ کال پڑا ہے مرے غم کھانے سے — تمنا

کالج:۔ (ذکر، سوم (College) بڑا مدرسہ،
انٹرنس سے اوپر کی درس گاہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

برق تن سے بچوں کے وہ بنام نہ ہوتا
دشمن کو فرعون کو کالج کی نہ سوجھی — اکبر الٰہ آبادی

کال جواری:۔ بڑی جوار، ہندی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کال بیوڑی:۔ سانپ، ہندی، اسم مذکر۔
(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کالر:۔ (فتح اول و دوم) ایک چوڑی سی چرمی پٹی
جو گلے میں باندھتے ہیں کرتا یا جامہ سے اوپر کالر کا حصہ
جو خوبصورتی کے لیے یا گلا چھپانے کے لیے ساتھ ہی

معنی دیتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

کار :۔ (ہندی) کتّے یا دوسرے جانور کا بچّہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارا :۔ (بسکون سوم) بیضہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

کالعدم :۔ (بفتح اول و چہارم و پنجم۔ تلفظ کلعدم) نہ ہونے کے برابر، نیست و نابود، ناپید، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ریاست امیری کر نہ سکے دنیا سے
یزید بھی کر گیا کالعدم حسن وفات — لاجواب

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے
مجھ کو میرے دل کو بھی نفرت سی ہو گئی
نقش وفا جہان سے اب کالعدم ہوا — داغ

عربی میں کتِ کے معنی مثل و مانند کے ہیں۔

کالعدم جاننا :۔ بے حقیقت جاننا، ہیچ جاننا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہے بے ثبات جاننا یا ناپائدار جاننا۔

کالک :۔ (بفتح سوم) کاجل، ہندی، اہل ہنود و عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود انجن یا کاجل بولتے ہیں۔

کالک :۔ سیاہی، تاریکی۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

شب فراق کی کالک سے دم نکلتا ہے
الٰہی رات چلی یا کوئی بلا آئی — رند

قول فیصل۔ لگنا اور ملنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جو رائج ہے
جانی کالک نے تھی منہ کے تئیں
خاک اوپر لوٹتی تھی جا بجا — سودا

کالک :۔ (کنایتہً) کلنک کا ٹیکا، رسوائی۔

اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

کالکا :۔ اہل ہنود حضرات کے عقیدے کی رو سے ایک دیوی کا نام، ہندی، مونث، رائج۔

واہ کیا تم نے کیا ہے گو دو جہاں کو ہم
چہرہ قرآن، ابرو کعبہ، زلف شکنوں کالکا — اسیر

کال کاٹنا :۔ گرانی بسر کرنا، قحط کے دن گزارنا جیسے۔ کال کاٹنے یہاں چلے آتے ہیں۔ بعض عوام کال کٹنا بھی بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کال کا مارا :۔ قحط زدہ، بھوکا، کنگال۔ اردو، صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کوسے لاکر جو کچھ کیا منہ ہے اس کنگال کا
آج تک پیا نہیں مارا ہوا ہے کال کا — جان صاحب

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ساتھ ہی ساتھ، کال کا کوتا بھی لکھا ہے اور مندرجہ بالا معنی کے علاوہ حسب ذیل معنی درج کیے ہیں، شریر، نظر باز، اہل لکھنؤ کال کا کوتا ہرگز نہیں بولتے۔ شریر اور نظر باز کے معنی میں کال کا مارا بھی نہیں بولتے۔

کال کا مارا سب جگ ہارا :۔ بھوک کا مارا نہیں جیتا، موت کا مارا کوئی نہیں بچتا۔ اردو، مثل، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کال کر جانا :۔ مر جانا، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مخزن المحاورات یہ دہلی کی زبان ہے مؤلف مخزن المحاورات نے اس کی مثال یہ دی ہے۔ "فلانے کی بہو کال کر گئی ہے جی دنیائی برادری کے اس بکار کر یہ فقرہ کہتے ہیں" (مخزن المحاورات)

کالک کا ٹیکا :۔ بدنامی، رسوائی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کے بجائے کلنک کا ٹیکا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

کالک کا ٹیکا لگانا :۔ بدنام کرنا، رسوا کرنا، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالک کا ٹیکا لگنا :۔ بدنام ہونا، ذلت نصیب ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کال کرنا :۔ ترک کال کرنا، کسی دوسرے شہر یا ملک میں کسی کو نوکر کرنا۔ اردو، ترکی، انگریزی داں طبقوں کی زبان۔

کالک کے ہاتھ لگانا :۔ سیاہی کے بھرے ہوئے ہاتھ کسی کے منہ پر لگانا، مجازاً کسی کو بدنام کرنا، رسوا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالک لگانا :۔ سیاہی کا دھبا لگانا۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

سنتی ہوں مل کے چاند خاں سے رات
منہ میں کالک لگائی کلّو نے — جان صاحب

کالک لگانا :۔ (کنایتہً) رسوا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ پورا محاورہ منہ میں کالک لگانا ہے جو عورتیں بولتی ہیں۔

سنتی ہوں مل کے چاند خاں سے رات
منہ میں کالک لگائی کلّو نے — جان صاحب

بصیغۂ لازم بھی زبانوں پر ہے۔

عزیز دوستی کو دھبا لگے تو داغ ہو وہ
حسین منہ کو جو کالک لگے تو خال بنے — شوق قدوائی

کالک منہ کو ملنا :۔ منہ کالا کرنا، خجل ہونا، شرمندہ ہونا۔ اردو مصدر، فعل متعدی، قلیل الاستعمال۔

شمع بھی جلا کے نہ دے مزار پہ آسیر

کالے کوسوں جانا:- بہت دور جانا، دور دراز کی راہ جانا۔ اردو عرف، عورتوں کی زبان۔

کرچہ گیسو نہ ہاتھ آیا مجھے
کالے کوسوں سکڑ کر دس غزل گیا امیر مینائی

کالے کوسوں ہونا:- بہت دور ہونا، بہت فاصلہ پر ہونا۔ اردو عرف عورتوں کی زبان۔

دیکھئے کب وہ آتی ہے وہ زلف
کالے کوسوں پر وہ ظلمات ہے آسیر

کالے کوّے کھائے ہیں:- جب کسی آدمی کے بیرانہ سالی میں بھی بال سفید نہیں ہوتے تو اس کی نسبت کہتے ہیں۔

عوام کا اعتقاد ہے کہ کوّے کی عمر سو برس کی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ آخر وقت تک کالا ہی رہتا ہے پس جو کالے کوّے کا گوشت کھاتا ہے اس کی بھی عمر بڑی اور بال بھی سیاہ رہتے ہیں۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ عام طور سے بغیر محاورہ اس کا استعمال ہی جیسے فلاں نے کالا کوا کھایا ہے۔ اس فقرہ جمع کے ساتھ نہیں رہتے۔

کالے کوّے کی جورو:- جب کوئی بولتی ہے تو بچے آوازے سے یہ فقرہ کہتے ہیں۔ اردو، عوام الصبیان کی زبان۔

مثال نثر۔ ہمارے کالے کوّے کی جورو کہا اس نے جواب دیا۔ تری ہے۔ تو ہی ہے۔ (الفت بوشرانی)

قول فیصل۔ جب کوئی مست ہوکر کائیں کائیں کرتی ہے تو بچے اس کے جواب میں کہتے ہیں کالے کوّے کی جورو ہے تو وہ اس کے جواب میں کہتی ہے۔ تو ہی تو ہی۔

کالی کھانسی:- ایک قسم کی کھانسی جو بچوں کو آتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

مثال نثر۔ تمھارے بچے کو کالی کھانسی آتی ہے اور تم علاج نہیں کرتے دیکھو غریب کو کھانستے کھانستے کیسا بے حال ہوا جا رہا ہے۔

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا:- زبردست سے قابو نہیں چلتا۔ بڑے آدمی کے سامنے چھوٹے آدمی کی نہیں چلتی۔ اردو مثل، غیر فصیح، رائج۔

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ
چھپ گیا ہے رخ پہ تیرے زلف مشکوں دیکھ کر ذوق

داغ دل کیوں نہ مٹے جب وہ دکھائے گیسو
سامنے کالے کے جلتا نہیں زنہار چراغ آسیر

قول فیصل۔ "کالے کے آگے چراغ نہیں روشن رہتا" بھی کہا ہے جو شاعرانہ تصرف ہے۔

ہو یقیں گل ہو جو دیکھے گیسوے دلبر چراغ
آگے کالے کے بھلا روشن رہے کیونکر چراغ ملاحم

کالے کی سی لہر آنا:- کبھی کبھی جنون کا ابھر آنا۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

اس ظالم کے سر چڑھتا ہے ہر دم جھٹکا کھانے کو شوق
کالے کی سی لہر آتی ہے گیسو کے دیوانے کو ذوق

کالے کے کاٹے کی لہر آنا:- کالے سانپ کے کاٹنے سے ایک خاص کیفیت پیدا ہونا۔ اردو عرف، رائج۔

کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھا اس گیسوے مشکیں کا مجھ کو سم ہوا آتش

کالے کے منھ میں انگلی دینا:- ایسا کام جس میں جان کا خطرہ ہو۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ شعرائے متقدمین نے شاعرانہ تصرف کے ساتھ "منہ میں انگلی دینا" کی جگہ "دہن میں انگشت دینا" بھی کہا ہے۔

شانہ اس زلف میں ڈالے ہو تشکن میں انگشت
کون یوں دیتا ہے کالے کے دہن میں انگشت ذوق

انگلی دینا کی جگہ "ہاتھ دینا" بھی ہے۔ مگر یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ہاتھ منہ میں نہیں دیتا ہے کوئی کالے کے
جان کر زلف پہ دل ہوتا ہے مائل افسوس قدر

کالی گھٹا:- سیاہ بادل، کالے رنگ کا ابر۔ اردو عرف، مونث، فصیح، رائج۔

جھومتی آتی ہے متوالی گھٹا
ہے سیہ مست آج کی کالی گھٹا ناسخ

کالی مائی:- بچے نہایت بدصورت عورت کو کہتے ہیں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ بچے جب کسی کالی اور بدصورت عورت کو دیکھتے ہیں تو یہ جملہ استعمال کرتے ہیں کالی مائی دیا سلائی بھاگ جا کچھ آفت آئی یہ جملے کہتے جاتے ہیں اور اس بدصورت عورت کے پیچھے تالیاں بجاتے ہیں۔

کالی مٹی:- تالاب کی چکنی مٹی جو اکثر لیپنے پوتنے کے کام آتی ہے۔ مونث۔

کالی مرچ:- فلفل سیاہ، گول مرچ، سیاہ مرچ۔ اردو، مونث، رائج۔

مثال نثر۔ سودے کے ساتھ تم زیرہ اور کالی مرچ بھی لیتے آنا۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بصورت جمع کالی مرچیں زیادہ ہے۔

کالی مرچ:- (کنایۃً) کھٹی۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

کوئی پکارتا ہے کیوں خیر تو ہے بھائی
ایسے جو کھانستے ہو کیا کالی مرچ کھائی نظیر

کالے منہ اندھیرے:- نہایت سویرے علی الصباح۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے "اندھیرے منہ" یا

منہ اندھیرے بولتے ہیں۔

کالے منہ والا: - چور، دزد - اردو، عورتوں کی زبان قریب بمتروک۔

محل نثر - کالے منہ والا رات کو آیا تھا پاندان لے گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

کالی بینا پہاڑی ٹیلو: بچوں کا ایک کھیل - اردو، قلیل الاستعمال۔

کالی ہانڈی سر پر دھرنا: - بدنام یا رسوا ہونا، بدنامی لینا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل - لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کالی ہڑ: - چھوٹی ہڑ - اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر کے نزدیک کالی ہڑ لکھنؤ میں بولتے ہیں لکھنؤ میں اسے جو ہڑ کہتے ہیں دراصل لکھنؤ میں دونوں صورتوں سے مستعمل ہے۔

کام (۱) مراد، غرض، مقصود، مطلب - فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

زاہد نہ پوچھ رند سے آشام سے غرض
شیشے سے کام خم سے غرض جام سے غرض — راسخ

منے سے کام ایک ہو میخانہ و بہشت
نزدیک ہے کہ مجھے دور سے شراب — امیر لکھنوی

قول فیصل - ان معنی میں اگرچہ فارسی ہے مگر اردو والے فارسی ترکیب کے ساتھ نہیں استعمال کرتے۔

کام (۲) تالو - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مفلس مفلس کی منہ کی بجا ہو منعمی
مصلحت ہے کب کوئی خالی ہو کام النشہ — اسیر

کام (۳) مزدوری، محنت، مشقت (نور اللغات)

قول فیصل - محنت، مشقت کے معنی میں کسی حد تک زبانوں پر ہے مگر مزدوری کے معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

کام (۴) تالو، منہ کے اندر کا بالائی حصہ - فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طیش کی جا نوش ہو منہ آنہ بنو رہیں
کام میں الٹی کے ہر مہرہ بجا ہے آبلہ — ذوق

قول فیصل - تنہا اس کا استعمال بہت کم ہو کام و دہن یا کام و زبان کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں متقدمین اس کا استعمال کثرت سے کرتے تھے موجودہ دور میں پڑھے لکھے طبقے تک مخصوص ہے۔

کام (۵) دھندا، کاروبار، روزگار - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گرم بازار ہے دنیا کی ہے
غیر کا کام خوب چلتا ہے — ذوق

کام (۶) پیشہ، صنعت و حرفت - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نثر - میرا خیال ہے کہ تم اپنے لڑکے کو بڑھئی کے کام پر بٹھاؤ آج کل ۱۲ روپئے کی نفری ہے۔

کام (۷) بیوپار، لین دین۔

(فقرہ) اس کا کام چند ہی روز میں چمک گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے فقرۂ بالا میں بھی کام کے یہ معنی نہیں نکلتے بلکہ دھندا کاروبار معنی نکلتے ہیں۔

کام (۸) تعلق، واسطہ، سروکار - اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف - آپس کی لڑائی ہے کچھ نہیں اس قصے سے کیا کام تم دخل کیوں دو۔

کام (۹) (ضمیر کے ساتھ) کار مخصوص، حاجت - اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خفا جو ہوتے ہو صاحب تو خوش رہو صاحب
وہ کام مجھ سے نہیں بار بار ہوتا ہے — جانثار

کام (۱۰) نوکری، خدمت - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - میں آج کل نواب صاحب کا ملازم ہوں میرا کام صرف حقہ بھر کے پلانا ہے۔

کام (۱۱) زردوزی، گلکاری، کشیدہ کاری، نقاشی وغیرہ - دستکاری کی چند قسموں میں سے ہر قسم - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - پرانے زمانے میں رئیس عورتیں زردوزی کے بھاری کام کے پیجامے بہت پہنتی تھیں۔

گورے منہ کی زری یا وائی سنہری افشاں
لوح سیمیں پہ اگر کام طلا کا دیکھا — آتش

کام (۱۲) ہوشیاری، دانائی، عقلمندی، اہم بات - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - تمام ماتحت عدالتوں سے پھانسی کا حکم ہو چکا تھا۔ پنڈت جگت نرائن ہی کا کام تھا ملزم کو ہائی کورٹ سے صاف بری کرا دیا۔

کام (۱۳) فرض، ذمہ داری، ڈیوٹی - اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف - ہم آپ کے یہاں کے پرانے نمک خوار ہیں۔ آپ ریس کھیلنا چھوڑ دیجئے۔ ہمارا کام سمجھا دینا ہے۔ آپ مانیں نہ مانیں۔

کام (۱۴) کارگزاری - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - تم نے اضافہ لگان کے سلسلے میں جو کام کیا ہے وہ مجھے بہت پسند آیا ہم تمہیں انعام دیتے ہیں۔

کام (۱۵) وصل، موت کی جگہ - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جلاتے ہیں تجھے اے دل یہ شمع رو کیا کیا
ترا ہی کام ہے کرتا ہے ضبط تو کیا کیا — شرف

کام (۱۶) نمایاں کام، بڑا کام، کار اہم - اردو، مذکر، فصیح۔

اس کے دل میں کام کرنا کام ہے
یوں فلک پر کیوں نہ جاوے آہ تو — میر

کام (۱۷) پیشہ - اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ جو تیشہ فرہاد کا کام ہے تراشے سنگ جمے خیر کلاہ — مصحفی

کام بمعنی احتیاج، ضرورت، حاجت۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

کر تب ہو جائیں گے گر آنے کی تلوار سے یہ
کام آ پڑا کا ہمیں ایسے گنہگاروں میں — راسخ

کام بمعنی فائدہ، نفع۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ فضول کی باتوں سے کیا فائدہ کوئی کام کی بات کرو۔

کاما:۔ (Comma) انگریزی کے علامات اوقات میں سے ایک وقت کا نام جس کی علامت یہ ہے ، یعنی الٹے حاؤ کی شکل۔ انگریزی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بے کاما ہی کا ہو جو پڑھتے ہر کاما ہے
ضرورت نہیں اس میں فل اسٹاپ کی ہے — اکبر الہ آبادی

کام ابتر کرنا:۔ کام بگاڑنا، نظام درہم برہم کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کام اتارنا:۔ کام بنا کر تیار کرنا۔ اردو مصدر، دستکاری کی اصطلاح۔
محل استعمال۔ تین دن سے یہ ساری سختی ہوئی ہے۔ بہت جلدی کی ہے۔ اس کا کام جلد سے جلد اتارنا ہے ورنہ سارا دن لگے پڑ جائے گی۔

کام اٹکا رہنا:۔ کسی کام کا رکا رہنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان
محل استعمال۔ صاحبزادے بڑے مطلبی ہیں ان کا جب تک کام اٹکا رہتا ہے دکھائی دیتے ہیں۔ جب کام نکل جاتا ہے تو ہفتوں صورت نہیں دکھلاتے۔

کام اٹکانا:۔ کام کو کھٹارے میں ڈالے رکھنا، کام معطل رکھنا۔ کام کے انجام دینے میں لیت و لعل سے کام لینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
محل استعمال۔ کسی کا کام اٹکائے رکھنے سے کیا فائدہ جب ایک کام کرنا ہی ہے تو جلدی سے نبٹا دو۔
قول فیصل۔ بجیمقتضائے لازم کام اٹکانا ہی عوام کی زبان پر ہے۔

کام اٹھانا:۔ کام کی ابتدا کرنا۔ کام کو شروع کرنا۔ کام اختیار کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ایسی حالت میں کہ جب قائم نہ ہو کوئی نظام
بے محل ہے چھیڑنا اک وقت میں چار کام
کام اٹھاؤ ایک اور اس کو نہ چھوڑو نا تمام — شفق

کام اٹھا رکھنا:۔ کام باقی رکھنا۔ کام کو آئندہ پر ملتوی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ تم ہمیشہ تساہل سے کام لیتے ہو آج کا کام کل پر اٹھا رکھنا اچھا نہیں۔

کام اٹھا لینا:۔ کام انجام دینا۔ (خفقان) اکیلی جان نے سارے گھر کا کام اٹھا لیا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ صورت زبانوں پر نہیں ہے۔

کام ادا ہو جانا:۔ کام تمام ہو جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

ہو گیا کام ادا ایسی بھلا کیا ہے ادا
قتل کرتے ہو یہ کچھ ناز کے انداز نہیں — ناسخ

کام ادھورا رکھنا:۔ کام کو ناتمام رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر کسی کا کام رکھتا ہے ادھورا آسمان
گر ہم ہو گئے سر شوریدہ تو پتھر نہیں — ناسخ

کام آ پڑنا:۔ غرض اٹکنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کام اس سے آ پڑا ہے کہ جس سے جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستم گر کہے بغیر — غالب

ہم کبھی آ پڑا ہے دوستوں سے کام کچھ یعنی
ہمارے دوستوں کے بے وفا ہونے کا وقت آیا — (رشید لکھنوی)

کام آ جانا:۔ کار آمد ثابت ہو جانا۔ مطلب برآری کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی
وگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے — قتیل شفائی

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے کوئی کام سیکھ جانا

کام آخر کرنا:۔ مار ڈالنا، مرنے کے قریب کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آخر غم ہجراں نے کیا کام ہمارا
ہو دیکھیاں تمہیں ہیں جو دشنام ہمارا — عشق

قول فیصل۔ کام آخر کر دینا اور کام آخر کر جانا اس کی تکمیلی صورتیں بھی رائج ہیں۔

پیرزن نے کوہکن کا کام آخر کر دیا
زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہے ہرگز زور سے — ناسخ

قتل کا مژدہ بھی میرا کام آخر کر گیا
یہ خبر سنتے ہی میں مارے خوشی کے مر گیا — امیر

کام آخر ہونا:۔ مر جانا، جان سے جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پردے میں کام یاں ہوا آخر
واں سدا چہرے پر نقاب رہا — میر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت کام آخر ہو جانا بھی رائج ہے۔

یا رب گزرا دل شب سے ہی شدت رہی
کام میرا آخر اے درد جگر ہو جائے گا — درد

تیرے آتے ہی آتے کام آخر ہو گیا میرا
رہی حسرت کہ دم میرا نہ تیرے روبرو نکلا — ذوق

کام آسان ہونا:۔ مشکل حل ہونا، دشوار کام کا سہل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا داغ کو اس نے تجھ آہی وعدہ
ترا کام آسان ہوا جاتا ہے — داغ

کام آنا (ف ل) مفید ہونا، کارآمد ہونا، فائدہ مند ثابت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ یہ کتاب اب تم اپنے پاس رکھو تمہارے کام آئے گی میری نظر بہت کمزور ہو چکی ہے اس لیے میرے واسطے بیکار ہے۔

کام آئی کچھ نہ پردہ نشینی حضور کی
دیکھ آئی جاکے بادِ صبا سب جگہ [illegible] — امیر

کام آنا (ف ل) آڑے آنا، مدد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام آئیں گے حشر میں امیر اشک غم شاہ
قیمت میں یہ قطرے دُرِ شہوار سے بڑھیں گے — امیر
وہی کام آتے ہیں محسن کے جو ہوتے ہیں نجیب — انیس

کام آنا (ف ل) لڑائی میں مارا جانا۔

(مثال) یورپ کی لڑائی میں کئی لاکھ سپاہی کام آئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا "کام آنا" کے معنی یہی ہوں گے۔ جنگ وغیرہ کا ذکر ضروری ہے۔ جیسا کہ خود مؤلف نور اللغات نے اپنے پیش کردہ فقرے میں [illegible] یعنی لڑائی میں سپاہی کام آئے۔

اس کا ایک مفہوم ہے کسی کام میں کوشش کرتے کرتے مرجانا بھی لیا گیا ہے جو موجودہ دور میں شاید کوئی نہیں بولتا ہو۔

پیٹ سے پاؤں نکالے تو چلیے عشق کی راہ
کام اول ہی میں ہم منزل اول آئے — جگر

اس کا ایک مفہوم بیٹھ رہنا بھی ہے۔

آ رہے گا دشت میں لیلیٰ ترے ناقے کے کام
ہو گیا مجنوں جو کانٹا سوکھ کر اچھا ہوا — ذوق

ایک مفہوم ہے استعمال میں آنا۔ جیسے "سنگترے بلکنا تو دو درجن ملیں گے آنا شب قدر میں کام آئے گی۔"

کام باقی ہونا (ف ل) کام کا نامکمل ہونا۔ کام کا ادھورا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ ایسے کام تھے باقی کہ ساتھ جا نہ سکے
سحاب کعبہ کو اہل قدم ہم آ نہ سکے — [illegible]

کام بتانا (ف م) کسی ہنر کی تعلیم دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ لڑکا تین سال سے برابر جوتے کے کام پر جاتا ہے مگر استاد کام نہیں بتاتے۔ بس دوڑ دھوپ کے لیے دوڑایا کرتے ہیں۔

کام بتانا (ف م) کوئی شغل بتانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنی زباں سے کہہ دے کہ پیارا سوال ہے
اے شیخ یار کا کام بتا ملے ثواب کا — داغ

کام تپانا (ف م) کاروبار تپانا۔ جیسے کمانے کے لیے مفید مشورہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ [illegible] ابھی بے تجربہ کار ہیں۔ ہم کو بھی کوئی دیا کام تپایئے نہ لفظوں سے ٹال جائیں۔

کام بنالینا (دیا)، کام بنانا (ف م) کام میں شریک ہو جانا۔ مددگار ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر ہاتھ بٹانا بولتے ہیں۔

کام بر آنا (ف ل) مراد پوری ہونا۔ مقصد بر آنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کسی سے بر آوے نہ کچھ کام جاں
جو وہ مہرباں ہے تو کل مہرباں — میر حسن

ہو گئے ختم ہی ہم وصل کا پیغام تمام
کام دل کچھ نہ بر آیا کہ ہوا کام تمام — جرأت

کام بڑھانا (ف م) (متعدی) کام بند کرنا، کام ختم کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل ضرب۔ آج تم نے بہت کام کیا ہے تھک گئے ہو بس اب کام بڑھا دو۔

کام بڑھانا (ف م) (متعدی) محنت زیادہ کرنا۔ کام کو طول دینا۔ کام کو اتنا طول دینا کہ مقررہ وقت میں نہ ہو سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ میاں امام الدین اب ایک بوری محنت کافی نہیں ہوگی۔ تم نے پورے حصے کا پلاسٹر کھود کے بے وجہ کام بڑھا دیا۔

کام بڑھانا (ف م) (لازم) محنت زیادہ کرنا۔ [illegible] (نور اللغات)

قول فیصل۔ کام خوب رائج نہیں۔

کام بڑھنا کام بند ہونا، کام ختم ہونا۔ اردو صرف، [illegible]

محل ضرب۔ کارخانہ دار کے بیمار ہو جانے سے آج کام جلدی بڑھ گیا۔

کام بڑھنا کام کا مقررہ مقدار سے زیادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ چھت کی ساخت دیکھ کر اندازہ کرو [illegible] اگر چھت گر گئی تو کام بہت بڑھ جائے گا۔

کام بڑھی [illegible] ہیں کہ جیسے کام بنانا بولتے ہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کام بگاڑنا (متعدی) کام خراب کرنا، کام میں خلل انداز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ میں نے خوشامد سے سب معاملات طے کر لیے تھے تم نے رشوت کا ذکر کر کے کام بگاڑ دیا۔

کام بگاڑنا (ف م) ساکھ کھو دینا۔ بے عزتی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام بگڑنا (ف ل) (لازم) کام خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب پیا اس بوج نے شمشیر کا اک وار کیا
کام اس شوخ نے ڈوبے ہوئے کا پار کیا — جرأت

کام پر بیٹھنا:- کاریگر کا اپنی مقررہ جگہ پر کام جاری کرنے کے لیے بیٹھنا۔ اردو، عرف، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محلِ استعمال:- ہم تو کب کے کام پر بیٹھے ہیں آپ ابھی دیکھیں دوکان پر آجائیے گا۔ ہم آپ کے روپے دے دیں گے۔

قولِ فیصل:- کسی لڑکے کا کام سیکھنے کے لیے کسی کاریگر کے پاس بیٹھنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

کام پر جانا:- کسی پیشہ ور کا حسبِ معمول روزی کمانے کے لیے جانا۔ اردو، عرف، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محلِ استعمال:- تم جیسے کاہل ہو اگر روزانہ کام پر جایا کرو تو فاقوں کی نوبت کیوں آئے۔

کام پر دیدہ لگنا:- کام میں جی لگنا۔ صرف منفی ہی کے ساتھ مستعمل ہے۔

کچھ نہیں نرگس کو مرزا تن جان کا اپنے ہوش
کام پر دیدہ لگے کیا دل لگا ہے یار سے — جان صاحب
(نور اللغات)

قولِ فیصل:- یہ عرف عورتوں کی زبان ہے۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے "صرف منفی ہی کے ساتھ مستعمل ہے" جس کا مطلب یہ ہوا کہ کبھی کبھی اثباتی صورت میں بھی بول دیتے ہیں۔ درانحالیکہ یہ محاورہ صرف منفی صورت یا استفہام انکاری کے محل ہی پر بولتے ہیں۔

کام پر لگانا:- (متعدی) کسی خدمت پر مامور کرنا، کام سیکھنے میں مصروف کرنا، دھندے سے لگانا۔ اردو، عرف، عوام کی زبان۔

محلِ استعمال:- دعائیں دو نواب صاحب کو انھیں نے سفارش کر کے تمھیں کام پر لگا دیا ورنہ ٹھوکریں کھاتے پھرتے۔

قولِ فیصل:- اس کا لازم کام پر لگنا بھی بولتے ہیں۔

کام پڑا رہنا:- کام کا ناتمام رہنا، کام ادھورا رہنا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال:- تم بلا وجہ دہلی چلے گئے یہاں سب کام پڑا رہ گیا۔ ہمارا نقصان ہو گیا۔

کام پڑنا:- کسی نئے کام کو کرنے کا اتفاق ہونا۔ اردو، عرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ استعمال:- میں آپ کے یہاں ٹھیک وقت سے پہنچ جاتا مگر کیا کروں راستے میں ایک ایسا کام پڑ گیا کہ مجھے دیر ہو گئی۔

قولِ فیصل:- ذیل کے شعر میں شاعر نے جس محل پر کہا ہے اس محل پر اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

عاشقی سخت مصیبت ہے
ہم کو یہ کام عمر بھر میں پڑا — داغ دہلوی

کام پڑنا:- (کسی کے ساتھ) غرض ہونا، سروکار ہونا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

ہے رقص جیسے عاشقِ بسمل کا تڑپنا
اس قاتلِ عالم سے مجھے کام پڑا ہے — کیف لکھنوی

کام پورا کرنا:- مقصد پورا کرنا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال:- میر صاحب نے حسین آباد میں ماہِ صیام کے کھانے کی چیزوں کی جو درخواست دی تھی آپ نے ان کا کام پورا کر دیا وہ دعائیں دے رہے ہیں۔

کام پورا ہونا:- اصل مقصد حاصل ہونا۔ غرض حاصل ہونا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

قصد تنہا نہ کیا ہے جو خدا پہنچا دے
جو کیا کام ہوا خیر سے اکثر پورا — داغ

کام پہنچنا:- (تک کے ساتھ) نوبت پہنچنا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

دے وہ شراب ساقی کہ تا روزِ رستخیز
جس کے نشے کا کام نہ پہونچے خمار تک — درد

کام پیارا ہے چام (چمڑا) پیارا نہیں:- انسان کی قدر کام سے ہے اس کی نسبت بولتے ہیں جو کچھ کام نہ کر سکے اور بیٹھا روٹیاں توڑا کرے۔ مثل (زنانہ)

قولِ فیصل:- اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر یوں بولتے ہیں۔ آدمی پیارا نہیں ہوتا اس کا کام پیارا ہوتا ہے۔

کام تقدیر پر چھوڑ دینا:- معاملے کو تقدیر پر چھوڑ دینا۔ تن بہ تقدیر ہو جانا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

کام اپنا چھوڑ دے تقدیر پر
عقل آتی ہی نہ اے ناداں تجھے — صبا

کام تمام کرنا:- (متعدی) کام کو انجام دینا، کام کو پورا کر کے چھوڑنا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال:- بار بار اٹھنے سے کیا فائدہ کام تمام کر کے اٹھو تاکہ نواب صاحب خفا نہ ہوں۔

کام تمام کرنا:- ہلاک کرنا، مار ڈالنا، موت کے گھاٹ اتارنا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

آپ کی جنبشِ لب نے تو کیا کام تمام
ابھی اعجاز یہ کہتے تھے مسیحا ہوں میں — [illegible]

کام تمام ہونا:- (لازم) کام پورا ہونا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل:- ان معنی میں اہلِ لکھنؤ کام ختم ہونا بولتے ہیں۔ جو رائج ہے۔

کام تمام ہونا:- مرنا، جان سے جانا، ہلاک ہونا۔ اردو، عرف، فصیح، رائج۔

تیرے جو تصور میں ہو کام تمام اپنا
دے موت کی تلخی بھی اک ذائقہ شربت کا — کیف لکھنوی

قولِ فیصل:- کام تمام ہو جانا اور کام تمام ہو چکنا اسی کی تکمیلی صورتیں ہیں۔

نتیجہ کشمکشِ یاس [illegible] نکلا
تمام ہو ہی گیا جذب [illegible] — [illegible]

اب دعا کو دوڑیں ہے بے ہنگام
اس کا تو ہو چکا ہو کام تمام — شوق

محل کے اعتبار سے "کام تمام ہے" ابھی برابر بولتے ہیں جس کا مفہوم ہے رہنے میں دیر نہیں۔

تیغ ابرو کے اشارے جب ہے کام اپنا تمام
تیز کرتا ہے چھرا میری پئے قاتل عبث — رشک

یوں بھی بولتے ہیں۔ "بس کام تمام ہے"۔

دم آجائے تو ہے روگ نہ تھام
ہاں یک کروٹ میں ہے بس کام تمام — حالی

کام ٹھپ ہونا:۔ کام کا چلتے چلتے رک جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل نظم۔ برسات کی وجہ سے محکمہ بھی بند ہوجاتا ہے۔ آج کل تمام کارخانے بند ہیں۔ کام ٹھپ ہو۔

کام جاری رہنا:۔ کام کا لگاتار ہونا، کام بند نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کام اندوہ کے جاری رہیں ناکام رہیں ہم
اب آپ کی سرکار میں کیا کام ہمارا — ناسخ

کام جاری ہونا:۔ لازم، کام چلنا، کام کا سلسلہ نہ ٹوٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہو کسی کا کام جاری ہے ہر صورت یہاں
باؤ چلتا ہے تو کشتی کا پاؤں ہے مقدور کا — جگر

کام جاں:۔ بکسر سوم، دو تمنا۔ فارسی ترکیب دہلی کی زبان۔

کسی سے بر آئے نہ کچھ کام جاں
جو دو دستہ بار ہے تو کل مہربان — میر حسن

کام چالو ہونا:۔ کاروبار کے قیام کی امید ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ مفہوم درست نہیں۔ عموماً کام کا سلسلہ جاری ہونے کے معنی میں بولتے ہیں۔

کام چڑھانا:۔ کام کو تیار کرنے کے لیے کسی اڈے یا کل یا مشین وغیرہ پر لگانا۔ اردو مصدر، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

کام چلانا:۔ کاروائی کرنا، بندوبست کرنا، انتظام کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام چلانا:۔ کسی نہ کسی صورت سے کوئی کام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ سردست دس روپیہ دے رہا ہوں اسی سے اپنا کام چلاؤ۔ پرسوں تمہارا حساب بیباق کر دوں گا۔

کام چلانا:۔ مطلب بر آری کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام چلاؤ:۔ کوئی ایسی ناقص چیز جس سے وقتی طور پر کام کیا جا سکے۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نظم۔ یہ لوہے کی کنگھیر جو تم لائے ہو کام چلاؤ ہے بہت جلدی ٹوٹ جائے گی۔

کام چلنا:۔ مطلب نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ایک وہ جس کا نہ کاٹے ہے نام
جس سے چلتا ہے مورخ کا کام — مرزا رسوا

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق
اور سیاہی سر سالل ہے پیہ کا رولا — ذوق

اس طرح چلتے نہیں دنیا کے کام
زر خالص ہیم سادہ چاہیئے — نظم طباطبائی

کام جاننا:۔ کسی ہنر سے واقف ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ چوتھے درجے سے مدرسہ چھوڑا اور اب منشی ہوئے، کام خاک نہیں جانتے ہیں۔ وظائف آزاد ہے

کام چلنا:۔ کام کا ترقی پر ہونا، کاروبار زوروں پر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ کارخانہ میں دن بھر ریڈیو بجائے رہتے ہیں جاڑے کا سیزن ہے آجکل خوب کام چل رہا ہے۔

کام چلنا:۔ گزر بسر ہونا۔ زندگی کے دن کٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ترے بیمار کا کام اب بڑی مشکل سے چلتا ہے
کہ وہ اٹھ کر بدلتا ہے تب کروٹ بدلتا ہو — امیر

قول فیصل۔ سلبی معنی میں بکثرت بولتے ہیں۔

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے — ذوق

کام چوپٹ ہونا:۔ کام خراب ہونا، کام بگڑنا، کام میں انتشار رہنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل نثر۔ اگر مردوں کے ساتھ زندے بھی دفن ہو جاتے تو دنیا کے سب کام چوپٹ ہو جاتے۔

کام چور:۔ کام سے جان چرانے والا۔ کام میں حیلے حوالے کرنے والا۔ کام سے بھاگنے والا۔ سست۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب — ذوق

کام چور نوالے حاضر:۔ وہ شخص جو کام کے وقت ٹل جائے یا کسی بہانے سے کھانے پینے میں سب سے آگے ہو۔ وہ خود غرض آدمی جو کام نہ کرے مگر فائدہ حاصل کرنے میں پیش پیش ہو۔ اردو مثل، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل نثر۔ یہ نیا لڑکا جو تم نے نوکر رکھا ہے دن بھر گھوما کرتا ہے۔ کھانے کا وقت آیا اور یہ موجود کمبخت بڑا کام چور نوالے حاضر ہے۔

کام چھیڑنا:۔ کوئی کام جاری کرنا، کام کی

ابتدا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ایسی حالت میں کہ جب تک ختم نہ ہو کوئی نظام
بے محل ہے چھیڑنا اک وقت میں دو چار کام — صفی

کام ختم ہونا :- کام پورا ہونا، کام مکمل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ایک ہیبے مسلسل محنت کر کے خدا نے چاہا تو کل کام ختم ہو جائے گا۔

کام خراب کرنا :- کام میں خرابی ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ دونوں کے خیالات کا اختلاف بیچ بیچ میں خاک ڈال کر کام خراب کر دیتا تھا۔ (دربار اکبری)

کاماید :- (کمون محو) کارکن، منتظم، گماشتہ۔ اردو، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کامدار :- وہ امیر یا رئیس کا ملازم جس کے سپرد خرید و فروخت کی خدمت ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کامدار :- وہ کپڑا یا جوتا جس پر زردوزی کا کام بنا ہوا ہو۔ فارسی ترکیب، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قدیم زمانے میں امیروں کی عورتیں کامدار ٹوپیاں اور سلیپر بہت پہنتی تھیں اب یہ رواج ختم ہو گیا ہے۔

کامدار :- وہ شخص جس کو امیر یا بادشاہ کوئی عہدہ اور خدمت دے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کامدانی :- (بسکون سوم) وہ کام جو کسی کپڑے پر چاندی یا سونے کے تاروں سے بنایا جاتا ہے۔ سادے کا کام۔ اردو مؤنث، رائج۔

محل استعمال۔ کل میں نے ایک ساری بازار میں دیکھی جس پر بہترین کامدانی کا ایسا عمدہ کام بنا ہوا تھا کہ بیساختہ خریدنے کو دل چاہتا تھا۔

کامدانی :- (بسکون سوم) وہ کپڑا جس پر سونے چاندی کے تاروں سے بیل بوٹے بنے ہوتے ہیں۔ اردو مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جس کپڑے پر کامدانی بنی ہوتی ہے وہ کپڑا اس لفظ سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً کامدانی کا فلعت، کامدانی کی ٹوپی، کامدانی کا کرتہ، کامدانی کا دوپٹہ وغیرہ۔

مل کے رنگ سحر جسم پر ذرے چمکتے ہیں
ظاہر کار وحشت ہے یہ خلعت کامدانی کا — لطافت

دکھاتا ہے جو کندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
مرے جال کے کرتے میں ہے عالم کامدانی کا — ناسخ

نظر آتی ہے جب سقف فلک پر کثرت انجم
کسی کا یاد آتا ہے دوپٹہ کامدانی کا — لکھنوی

کامدانی والا :- کامدانی بنانے کا پیشہ کرنے والا، بادلے والا۔ اردو، رائج۔

کام دل :- (بکسر سوم) دل کا نظام۔ فارسی ترکیب، دلی کی زبان۔

زلفیں کھولیں تو تک آیا نظر
اے بتو یاں کام دل برہم دلا — میر

قول فیصل۔ اس کا درست رہنا اور ہونا کے ساتھ ہو۔

کیونکے دل برہم سے کچھے میر
ہوا ہے کام دل برہم ہمارا — میر

کام دولہا دولھن سے پڑتا ہے۔ :- جس کا معاملہ آپس ہی میں طے ہوتا ہو۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ مثل نہیں بولتے۔

کام دھندا :- کاروبار۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ ان نوکروں کا مطلب یہ تھا کہ حسن آرا

کسی طرح سے گھر کے کام دھندے سے بچیں۔ (بنات النعش)

کام دیکھنا :- (متعدی) کام کی کارگزاری کا معائنہ کرنا، کام کی نگرانی کرنا، کام کی جانچ کرنا، پرکھ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میاں صاحبزادے! کیا ہاتو، اپنے گھر جاؤ اپنا کام دیکھو، اس پھیر میں نہ پڑو۔ (فسانۂ آزاد)

کام دینا :- مدد دینا، ساتھ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تسبیوں کا چاند اور بیاں ضعیفی کا عالم نظر کام نہیں دیتی کیا کروں۔ دیا یہ کہ نہیں دے رہا ہوں۔ حفاظت سے رکھ لینا کسی وقت کام دے جائے گا۔

کام دینا :- پیشہ ور کو اس کے کرنے کا کوئی کام تیار کرنے کے لیے دینا۔ اردو مصدر، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محل استعمال۔ استاد جس کام آپ نے دوسرے کاریگر کو دیا اور مشکل کام ہمیں دیا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔

کام دینا :- منصب دینا، خدمت سپرد کرنا، کسی عہدے پر فائز کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ مجھے نقل نویسی کا کام نکال کر سررشتہ داری کا کام دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عہدہ دینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

کام دیو :- خواہش نفسانی کا دیوتا، کنایۃً خواہش جماع۔ قوت باہ۔ پیار کرنے کا دیوتا۔ شیو جی۔ شیطان۔ (نور اللغات، مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

کام ڈالنا :- پالا ڈالنا۔ واسطہ پڑنا ... سے کام نہ ڈالے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کامراں: (بسکون سوم) جس کا مقصد پورا ہو گیا ہو۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ دنیا میں محنت و ریاضت بڑی چیز ہے وہی کامراں ہو سکتا ہے جو دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھے۔

کامرانی: (بسکون سوم)

حسبِ دلخواہ مقصد بر آمدی
[illegible]

وادیوں سے اپنی راہ کامیاب
دکھا رہی ہے کامرانی شباب — تسلیم (صبحِ خنداں)

کامرس: (انگریزی Commerce) علم روزمرہ میں سے ایک علم کا نام جس کا تعلق حساب و کتاب، تجارت اور بینک وغیرہ سے ہے۔ انگریزی۔ مونث۔ رائج۔

کام رک جانا: کام ہوتے ہوتے یکبارگی بند ہو جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رک گیا روانہ ہوا — غالب

کام رکھنا: مطلب رکھنا، غرض رکھنا، واسطہ رکھنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

نہ رات سے [illegible] غرض کچھ واسطہ
رکھتا ہوں کام شعر سے جو نذر کیے میں — ناسخ

سدا کا پیوست کام رکھے
جو مجھے کام کوئی کام نہ رکھے — مثنوی شامِ خوباں

کامرَوا: (بسکون سوم) جس کا مقصود حاصل ہو چکا ہو۔ اسم صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کام روا ہونا: کامیاب ہونا۔

ع کام گر رک گیا روانہ ہوا — غالب (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ کام روا ہونا کا مفہوم درست نہیں۔ غالب نے منفی معنی میں مناسب نہ ہونا، بہتر نہ ہونا کے معنی میں کہا ہے۔ شعر کا مصرعِ اول یہ ہے۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما

اہلِ لکھنؤ ان معنی میں کم بولتے ہیں۔

کام روائی: (بسکون سوم و فتح چہارم) مقصد حاصل ہونا۔ فارسی۔ مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان

رونے سے میرے کام روائی ہوئی محال
تر ہو کے سخت ہو گئے عقدے سوال کے — منیر

کام رہ جانا: کام ناتمام رہ جانا، کام مکمل نہ ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ میں نے بڑی محنت سے نعمت خانہ تیار کیا۔ اب تھوڑا سا کام رہ گیا ہے اس کو کل پورا کر دوں گا۔

کام رہنا: (سے کے ساتھ) سروکار رہنا، سابقہ رہنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

زیست بھر مجھ کو رہا خونریز محبوبوں سے کام
روزِ محشر لال کوئی تھی کیا جلاد سے — ناسخ

کام سپرد کرنا: کام حوالے کرنا۔ کام سونپنا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ تم عجب انسان ہو جو کام تمھیں سپرد کیا جاتا ہے تم اسے ادھورا چھوڑ دیتے ہو۔

کام سکھانا: (متعدی) دستکاری یا ہنر یا فن وغیرہ کا کام بتانا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ میں روز کارخانے [illegible] بیٹھا جا کر دوں گا اب کام سکھانا آپ کا کام ہے۔

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "کام سیکھنا" بھی زبان پر ہے۔ جیسے تم پڑھنے کے بجائے سیر و تفریح کیا کرتے ہو، پڑھنے میں دل لگاؤ، محنت کرو، دوسرا کام سیکھو [illegible] ہو گا۔

کام سمٹنا: کام قابو میں آنا، کام اکٹھا اور ایک جا ہونا۔

داماں و جیب ٹکڑے ہوئے دونوں ایک جا
اب کی یہ کام ہاتھ سے میرے سمٹ گیا — میر (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب نوراللغات کا لکھا ہوا یہ مفہوم درست نہیں۔ کام سمٹنے کا مفہوم ہے، کام پورے طور سے انجام پا جانا۔ شعر سے بھی یہی مفہوم نکلتا ہے۔

کام سنوارنا: (متعدی) کام درست کرنا، کام بنانا، بگڑے کام کو سلیقے کے ساتھ درست کرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

اے برہم تجلّی زلفِ پریشاں کی طرح
کام بگڑے ہیں ہر چند سنوارے ہم نے — داغ

کام سنورنا: (لازم) کام کا درست ہونا، بگڑے ہوئے کام کا بننا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

کام بگڑے ہوئے تھے سب اپنے
بارے اب کچھ سنورتے جاتے ہیں — داغ

قولِ فیصل۔ سلبی معنی میں بھی بولتے ہیں۔

صبا چھوڑ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر
کوئی کام تجھ سے سنورتا نہیں ہے — صبا

کام سونپنا: کام حوالے کرنا، کام سپرد کرنا۔ اردو مصدر۔ غیر فصیح۔ رائج۔

شرار و برق کیسی ہے نہ تھی یاں فرصت ہستی
فلک نے ہم کو سونپا کام جو کچھ تھا شتابی کا — ذوق

کام سے جانا: (شخص کے لیے) بیکار ہو جانا، کام کا نہ رہنا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان

دل کا آنا ہے کام سے جانا
[illegible] کام ہے تو [illegible] گا — داغ

قولِ فیصل۔ اسی معنی پر "کام سے جاتا رہنا" بھی بولتے ہیں۔

تم کو فرصت نہ ہوئی سونے سے یاں غفلت کی

کام مٹی ہونا :- کام خراب ہونا۔ اردو عورت عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سب یہ مٹی کا کام مٹی ہو
اینٹ کا گھر تمام مٹی ہو — قدر

کام ملنا :- جیدہ ملنا، خدمت سپرد ہونا۔ اردو عورت، غیر فصیح، رائج۔

دنیا کے پیٹ میں سب کی سمائی ہوتی جاتی ہو
ملا ہے کام تجھ کو بندوم باندھ دینے کا — راسخ

کام ملنا :- کسی قسم کا کام حاصل ہونا۔ اردو دفتر پیشہ وروں کی اصطلاح۔

عمل مثل۔ آج دو مہینے کے بعد کارخانے سے دو تین روز کا کام مل گیا ہے آئندہ خدا مالک ہے۔

کام میں :- استعمال میں، صرف میں۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

عمل مثل۔ چیتل کا ہاون دستہ تم لیے جاؤ اپنے کام میں رکھو جب فرصت ہوگی ہم منگوالیں گے۔

کام میں آنا :- (لازم) استعمال میں آنا، صرف ہونا، خرچ ہونا۔ (نور اللغات)

نور الفصیل۔ اہل لکھنؤ بغیر میں کے (کام آنا) بولتے ہیں۔

کام میں دھام دہی میں موسل :- کسی کام میں بے موقع دخل دینا۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول الفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام میں فتور آنا :- خلل واقع ہونا، خرابی پیدا ہونا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

پیا میرے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے
بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا — ناسخ

تو رالفصیل۔ آنا کی جگہ پڑنا (کام میں فتور پڑنا) بھی زبانوں پر ہے۔

کام میں کام نکالنا :- ایک کام کے ساتھ دوسرا کام نکالنا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

عمل مثل۔ میں دو گھنٹے سے معجون تیار کر رہا تھا کہ تم نے کہا عرق کھینچ بلا وجہ کام میں کام نکالا نہ یہ ہو سکے گا نہ وہ ہو سکے گا۔

کام میں گتھی پڑنا :- کام میں الجھاؤ پڑنا۔ اردو عورت، قلیل الاستعمال۔

گر یہ خواہش ہو نہ تیرے کام میں گتھی پڑے
ہے یہ لازم مل نہ پڑنے پائے تیوری پر ذرا — نظم طباطبائی

کام میں لانا :- استعمال میں لانا، صرف کرنا۔ خرچ کرنا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

عمل مثل۔ اب استقلال کو کام میں لاؤ واسطے خدا کے اس قدر نہ گھبراؤ۔ (فسانۂ آزاد)

کام میں لگانا :- کسی کام میں مصروف کرنا، کوئی کام سپرد کرنا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

کام دن رات ہے عاشق کا ترے نالہ کشی
کر دیا تو نے لگا اس کو اسی کام میں خاص — ذوق

تو الفصیل۔ اس کا لازم (کام میں لگنا) یا کام میں لگا ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

کام میں ہاتھ ڈالنا :- کسی معاملے میں دخل دینا، کوئی کام شروع کرنا۔ اردو عورت، غیر فصیح، رائج۔

عمل مثل۔ ہمارا تو قاعدہ ہے کہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسے پورا کر کے چھوڑتے ہیں۔ ورنہ کام ہی نہیں کرتے۔

کام میں ہونا :- استعمال میں ہونا۔ اردو عورت، قلیل الاستعمال۔

کام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا — غالب

کام میں ہونا :- مصروف ہونا، کسی کام میں لگا ہونا۔ اردو عورت، غیر فصیح، رائج۔

عمل مثل۔ آپ بیکار راستہ دیکھ رہے ہیں نواب صاحب کام میں ہیں شام تک بھی باہر نہ نکل سکیں گے۔

کام نکالنا :- مطلب پورا کرنا، مقصد حاصل کرنا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو — غالب

کام نکالنا :- حاجت برآری کرنا، مقصد پورا کرنا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

کام لے چرخ ہزاروں کے نکالے تو نے
ایک حسرت دل عاشق کی نکالی نہ گئی — فائز

کام نکالنا :- کسی کے واسطے کوئی کام تجویز کرنا۔ اردو عورت، غیر فصیح، رائج۔

عمل مثل۔ آپ نے وعدہ کیا تھا اگر میرے لیے کوئی کام نکالا ہو تو بتا دیجیے روزی سے تنگ جاؤں۔

کام نکالنا :- عہدے یا خدمت کا موقوف کر دینا۔ اس معنی میں کام نکال لینا ہی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول الفصیل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں عام طور سے نہیں بولتے ہیں۔

کام نکلنا :- مقصد حاصل ہونا، کاربرآری ہونا۔ اردو عورت، فصیح، رائج۔

کیوں کام طلب ہو ترے آزار سے گردوں
ناکام سے نکلا ہے کبھی کام نکلتا — ریاض

قول الفصیل۔ مومن نے کام نکلتا کہا ہے۔ یہ صورت لکھنؤ میں رائج نہیں۔ ایسے محل پر کام نکلتے بولتے ہیں۔ اثباتی اور منفی دونوں صورتوں سے رائج ہو۔

ملا حسرت زدہ کو مائدہ لذت درد
کام یاروں کا بقدر لب و دنداں نکلا — غالب

ہو رکیسا گگالی دیئے شعَد بھی ان کو مخجل ہے — اکبر الہ آبادی

ان بتوں سے کام اپنا کچھ نکلتا ہی نہیں

(بعض معنی میں کام ہاتھوں نکلنا بھی فصیح ہو

نکلا میرے ہاتھوں نہ کبھی کام کسی کا

پہونچا یا نہ تا نوبت بھی وہ کام کسی کا — تجر

کام نکلنا :- عہدے یا خدمت کا لے لیا جانا۔ دغا نا کے ساتھ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

کام نکلنا :- کام درپیش ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال محاورہ۔ تمہیں کہہ چکا تھا کہ جتنے کام ہیں وہ تمہارے سپرد کر رہا ہوں جیسے آج آپ سے اور کام نکلا۔ حال چھوڑنا مشکل ہے۔

قول فیصل۔ نکلنا، کی جگہ، نکل آنا، نسبتہً زیادہ بولتے ہیں۔

کام نکلنا :- کسی کام کی ضرورت پیش آنا۔ (مستعمل) آج کل وہاں مشینوں سے کام بہت نکل رہے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر عام طور سے "نکل نکلنا" بولتے ہیں۔

کام نہ بن پڑنا :- کام سلیقے سے نہ ہو سکنا، کام پورا نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آہ دروزہ میں نہ کوئی کام بن پڑا

رو رو کے رمضان نے ڈھایا غضب کیا — صبا

کام نہ رکھنا :- واسطہ نہ رکھنا، مطلب نہ رکھنا، غرض نہ رکھنا۔ تعلق نہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شریک بزم جہاں ہیں مثال بیگانہ

یہ کام غیر سے رکھیں نہ آشنا سے غرض — ذوق

کام نہ کرنا :- اثر نہ کرنا، کارگر نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ابتی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا — میر

کام نہیں :- غرض نہیں، تعلق نہیں، پروا نہیں، واسطہ نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم تو اگر ہیں کسی سے کام نہیں

پر کوئی آشنا کو کلام نہیں — داغ

کامنی :- نہایت خوبصورت عورت۔ نازک۔ اردو میں عورت، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

کامنی :- ایک خوشبودار پھول اور اسکے درخت کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کامنی اور اس کے پھول کو کامنی کا پھول کہتے ہیں۔ تنہا کامنی کے پھول کے معنی میں نہیں بولتے۔

کامود :- (واؤ مجہول) مالکوس راگ کی ایک قسم، ہندی، مذکر، موسیقاروں کی اصطلاح۔

کاموتی، کموتی :- (کمون زیرہ) ایک قسم کی معجون یا چٹنی جس میں زیرہ ملایا جاتا ہو۔ یونانی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں کاموتی کوئی نہیں بولتا، البتہ کموتی بولتے ہیں۔

کام ہاتھ سے سمٹنا :- کام انجام پانا، اردو صرف عام اور عورتوں کی زبان۔

دامان و جیب دونوں ہوئے ٹکڑے ایک جا

اک جا یہ کام ہاتھ سے میرے سمٹ گیا — میر

کام ہاتھ میں رہنا :- کسی ہنر سے واقف ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

لازم ہے آدمی کے لیے اک نہ اک ہنر

کیا عیب ہو رہے جو کوئی کام ہاتھ میں — ذوق

قول فیصل۔ زیادہ تر ہنر کا ہاتھ میں رہنا، زبان زد ہے۔

کام ہاتھ میں ہونا :- پیشہ یا ہنر حاصل ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر ہاتھ میں ہونا بولتے ہیں۔

کام ہو جانا :- مقصد حاصل ہو جانا، مراد بر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کب ہیں حریص ہجر تو کل کے آشنا

موتی کا ایک قطرے ہی میں کام ہو گیا — وزیر

کام ہو جانا :- ہلاک ہو جانا، برا حال ہو جانا، مر جانا، کام تمام ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

سنتا ہوں غیر کا بت خود کام ہو گیا

یہ بات سچ ہوئی تو مرا کام ہو گیا — داغ

آخر کیا اس آپ کی تاخیر نے ہمیں

کس کام میں رہے کہ یہاں کام ہو گیا — جلال

کام ہو جانا :- کوئی ضرورت پیش آ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب تم کہیں رہے تمہیں کچھ کام ہو گیا

لو ہاتھ لاؤ کیوں ہمیں الہام ہو گیا — راسخ

کام ہو جانا :- کوئی خدمت مل جانا، عہدہ یا منصب مل جانا، برسر روزگار ہو جانا۔ روزگار لگ جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (مخزن المحاورات)

کام ہونا :- ضرورت پڑنا۔

کبھی جو جذب محبت سے کام ہوتا ہے

نقاب اٹھا ہو دید ار عام ہوتا ہے — آتش (نور اللغات)

قول فیصل۔ آتش کے شعر میں کام ہونا کا مفہوم ہے کام لیا جانا۔ ضرورت پڑنا کے معنی میں نہیں ہے۔

کام ہونا :- مطلب حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو خاب وقت پر ہوتا نہیں
کام وہ پھر عمر بھر ہوتا نہیں نظم طباطبائی

کام ہونا :- کام تمام ہونا۔ جان سے جانا۔ اردو مصدر، متروک

تیغ نا کام ہوں پر نہ ہر دم کھینچ
اک کرشمہ میں کام ہوتا ہے میر

کام ہونا :- مقصد ملنا۔ اردو مصدر، متروک

کوہکن کو تو میں کاٹ رہا ہوں شب ہجر
بھاری بھاری ہوئے ہیں عشق کی سرکار سے کام امیر

کامی :- بہت کام کرنے والا۔ کام آنے والا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

کامیاب :- بامراد، جس کا مطلب پورا ہو گیا ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دنیا سے کامیاب ہزاروں گزر گئے
آئی مراد وقت جب دم گزر گئے ادب

کامیاب ہونا :- اپنی مراد کو پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خضر کے پاؤں سے کانٹے نکالنے والے
یہ ہوش ہے تو جنوں کامیاب کیا ہوگا راز یزدانی
ہوئی جو چشم ہوس کامیاب لطف ادا
کرم ہے یہ بھی مرے ذوق خود نمائی کا وحشت

کامیاب ہونا :- امتحان میں پاس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال جملہ۔ اگر تم امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گئے تو تمھیں ایک گھڑی انعام میں دوں گا۔

کامیابی :- مطلب پورا ہونا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ناکامیابی یا کامیابی
دونوں کا حاصل خانہ خرابی حفیظ جالندھری

قول فیصل۔ فتح مندی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

کان :- وہ جگہ جہاں سے کھود کر دھات یا جواہرات وغیرہ نکالتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا چمکتے ہیں پری رو تیرے گوہر کان میں
بے یقیں ایسا نہ ہوگا کوئی جوہر کان میں ناسخ

قول فیصل۔ شعرا استعارے کے طور پر ہر ایک خوبی کی صفت کی کان کہتے ہیں جیسے کان ملاحت کان ملاحت وغیرہ

بیاں کس سے ہو تعریف شکل و صورت کی
وہ جان حسن کی ہے کان تو ملاحت کی شرر

کان :- منبع، چشمہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان :- سننے کا عضو، گوش۔ مذکر، فصیح، رائج۔

کان میں موتی جو تم پہنو تو ہے یہ آبرو
بحر سے قطرے کہیں اور ہوں تو ادا ہے امیر
شیوہ نہیں اپنا زجت ہر زہ بہ کہنا
کچھ بات کہیں گے جو کوئی کان دھرے گا درد

کان :- باندوں کے اینٹھ جانے کی وجہ سے پلنگ یا چارپائی کے ایک پایہ کا زمین پر نہ ٹکنا۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان

کیا باتیں کیجے شب وصل ان سے راز کی
ڈر ہے یہی کہ کان نہ نکلے پلنگ کا عارف

کان :- کلپ کی وجہ سے کپڑے کے ایک کونے کا بڑا اور ایک چھوٹا ہو جانا۔ اردو، مذکر، رائج۔

گان :- (دلانا) توجہ، دھیان۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال بصیغہ جمع ہی ہو سکتا ہے جیسے ان کو کان نہ ہوتے یا تمھیں کان نہیں ہوتے۔

کان :- عورتوں کے کانوں کے ایک زیور کا نام جسے دہلی میں کرن پھول کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی سب کرن پھول ہی کہتے ہیں دہلی کی کوئی خصوصیت نہیں یہ کان کوئی بھی نہیں پہنتا۔

کان :- ستار اور طنبور وغیرہ کی کھونٹی۔ اردو، مذکر، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

(رباعی)
پا آہ جو کچھ خیال کوئی
ہو جاتی ہو بند شرم سے اس کی زبان
آگے سے بھی آواز ہوئی اس کی زیادہ
طنبور کی طرح کیا اینٹھے گئے کان انشاء

کان :- قوت سامعہ، سننے کی قوت کی صلاحیت۔ اردو، فصیح، رائج۔

پاس ضبط راز الفت چاہیئے
در کو بھی دیوار کو بھی کان ہیں رشک

قول فیصل۔ جس صورت سے شعر میں استعمال کیا گیا ہے اب یوں نہیں بولتے۔ اب کہتے ہیں "دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں"۔

کانا :- ایک آنکھ کا، واحد العین، یک چشم۔ اردو صفت، مذکر، عوام کی زبان۔

کانا دیکھے نہ ٹینٹ اپنا واہ
بیلے اوروں کی دیکھتا پھرے راہ رشک
چشم پوشوں سے رہوں شاد میں کیا آئینہ وار
منہ پر کانا نہیں کہتا ہے کوئی کانے کو شاد

قول فیصل۔ بصیغہ لازم کانا ہو جانا بھی رائج ہے
شہزادے۔ جائز کا ح جائز ہیں یا ناجائز
پیر صاحب۔ اب شرعاً تو جائز ہیں اگر جب چاروں کو ایک نظر سے دیکھے۔
شہزادے۔ یعنی کانا ہو جائے ایک آنکھ بھرائی کی [illegible]

کر دیے۔ (فسانۂ آزاد)

تیر نگاہ ناز چلے آئیں بائیں شائیں
اندھا ہوا کوئی تو کوئی کانا ہو گیا — ظریف لکھنوی

کانا بینگن:- وہ پھل جو کرم خوردہ ہو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ زعفرانی بیر لانا تم تو جانے کون سے بیر اٹھا لائے جن میں آدھے سے زیادہ کانے نکل گئے۔ "ترئی اور بیگن وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں۔ تانیث کے لئے کانی بولتے ہیں۔ جیسے کانی ترئی۔"

کانا ٹیڑھا:- ترچھا (فقرہ) ہم نے بے ڈھنگا کتر کر کپڑا کانا کر دیا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کپڑے میں کان کر دیا بولیں گے۔

کانا:- پانسہ کا ایک نقطہ۔ اردو، مذکر، چوسر بازوں کی اصطلاح۔

کانا:- کرشن جی کی طرف اشارہ جو اکثر گیتوں میں آتا ہے اور کنہیا کا مفہوم ہوتا ہے جیسے "کانا نے بنسری بجائی موری سدھ بسرائی۔" (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانا باتی:- لفظی معنی کان میں باتیں کرنا، کسی بچے کو جب خوش کرنا یا ہنسانا منظور ہوتا ہے تو اس کے کان سے منہ لگا کر کانا باتی کُر، کہتی اور کُر پر زیادہ زور دیتی ہیں جس سے لڑکا ہنس پڑتا ہے۔ عورتوں کی زبان۔

کھیل میں غافل نہ رکھیں گے ترے سب شان میں
کانا باتی کرو کہا کرتا تھا میرے کان میں — نکہت (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کانا بندوقچی کھتا تیر انداز:- دونوں نشانہ خوب لگاتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کانا پردہ:- ناقص پردہ، گہرے پردے کی ضد۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

اک آنکھ سے منہ چھپا کے دیکھا تو کھلا
کرتا ہے وہ شوخ چشم کانا پردہ — شاد لکھنوی

کانا پھوسی:- چپکے چپکے کان میں باتیں کرنا، خفیہ مشورہ۔ اردو، مؤنث، عورتوں اور عوام کی زبان۔

بزم میں تیرے انہیں لوگوں کا ہوتا ہے گزر
جن کو آتی چاپلوسی اور کانا پھوسی ہے — ظفر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

کانا پھوسی لگی ہم ہونے
ایک کے آگے دوسری رونے (بہشت گلزار)

کانا ٹٹو بدھو نفر:- نہایت مفلس جس کے پاس کوئی سامان درست نہ ہو۔ اردو، مثل۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانا اپنا ٹینٹ نہ دیکھے اوروں کی پھلی نہارے:- اپنا عیب ہر شخص کو نظر نہیں آتا دوسرے پر نکتہ چینی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل۔ اسی موقع پر لوگ یہ مثل بھی کہتے ہیں "اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں نظر آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے۔"

کان اڑانا:- شور و غل سے پریشان کر دینا۔

نالوں سے عرش گل نہ اڑا آ کے بار بار
بلبل سے کہہ چکا ہوں چمن میں ہزار بار — رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ مثال درست نہیں شاعر نے گوش اڑانا کہا ہے۔ کان اڑانا کی مثال یہ کیونکر ہو سکتی ہے۔

کان اڑنا:- شور و غل کی وجہ سے کانوں کو تکلیف پہنچنا۔ اردو، مصرف، عورتوں کی زبان۔

کہاں تک سنوں کان تو اڑ گئے
تری سنتے سنتے حکایات روز — رنگین

کان اڑے جاتے ہیں:- ایسا شور و غل ہو جو سماعت پر بار ہوتا ہو۔ اردو، مصرف، عورتوں کی زبان۔

کوکتے ہیں مور شن پڑتا نہیں
کان اڑے جاتے ہیں کیوں کے گھر — قدر

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے انہیں معنی میں "کان پھٹے جاتے ہیں" اور "کان پھوٹے جاتے ہیں" بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے ایسے محل پر "کان اڑے جاتے ہیں" یا "کانوں کے پردے پھٹے جاتے ہیں۔"

کان اکھاڑنا، کان امیٹھنا، کان کھینچنا، کان مروڑنا:- متعدی، (کنایۃً) گوشمالی کرنا، دھمکانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ گوشمالی کے معنی میں بولتے ہیں۔ مگر دھمکانا کے معنی میں زبانوں پر نہیں۔

کانا کھترا:- ایک آنکھ کا چیچک منہ داغ آدمی۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ تانیث کے لئے "کانی کھتری" کہتے ہیں۔

کانا کھدرا:- ناقص چیز یا ایسے پھل کے واسطے مستعمل ہے جس میں سوراخ ہو گئے ہوں۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ پڑھتی کے لئے تمہیں اچھے بے داغ سیب لانا چاہیے تھے تم کانے کھدرے اٹھا لائے۔

کانا گوشی:- گوشمالی۔ مؤنث، عوام کی زبان۔
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ کان گوشی بولتے ہیں۔

کانا مجھے بھائے نہیں کانے بن بھائے نہیں:۔ نفرت بھی محبت بھی، اس کے بغیر چین بھی نہیں اور ہر وقت کی لے دے بھی۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

کان امیٹھنا (متعدی) گوشمالی کرنا، دھمکانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کے معنی صرف گوشمالی کرنا ہیں، دھمکانا نہیں۔ یہ کہہ کے کہ کان امیٹھوں گا دھمکاتے ہیں۔

کان امیٹھنا (لازم) باز آنا، کسی کام کے نہ کرنے کا عہد کرنا، توبہ کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صحیح۔ شہر میں سمدھیانا کرکے وہ آفتیں اٹھائیں کہ میں نے آگے کو توبہ کی اور کان امیٹھا۔ (بنات النعش)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں جمع کے ساتھ کان امیٹھے بولتی ہیں۔

ع۔ بی بی امیٹھے کان کبھی اب آؤں گی ظریف

عورتیں جب کان امیٹھے کہتی ہیں تو زیادہ تر کانوں کو امیٹھ بھی دیتی ہیں۔

کان امیٹھنا (متعدی) ستار، طنبورہ وغیرہ کی کھونٹی مروڑنا۔ اردو صرف، سازنوازوں کی اصطلاح۔

پاتا ہے جو گوشمالی کوئی انساں
ہو جاتی ہے بند شرم سے اس کی زباں
آگے سے بھی آواز ہوئی اور زیادہ
طنبورے کی طرح گر امیٹھے گئے کان
رباعی دبیر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں جمع کے ساتھ بولتے ہیں۔

کان اونچے کرنا:۔ کان کھڑے کرنا، چوکنا ہونا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

جو کچھ تو نے کلام اے بدزباں اونچے کیے
ہم نے سنو سے کیا کہ جب سے کان اونچے کیے خورشید

کان اینٹھنا:۔ گوشمالی کرنا۔ دہلی کی زبان

کان آشنا ہونا:۔ کسی بات کا سنا ہوا ہونا، وہ بات جو پہلے کان میں پڑی ہوئی ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنی نہیں کبھی گالی کہ آشنا ہوں کان
ذرا پکارے پھر کہیے مہرباں کیا کیا سحر

کان بال:۔ ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بچے کے بال منڈوانے اور کان چھدواتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود مونڈن بولتے ہیں جو اردو بھی ہے۔

کان بجنا:۔ کان میں آواز آنا اور آنا لیکہ کسی نے کوئی بات نہ کہی ہو اور نہ کسی نے آواز دی ہو۔ خواہ مخواہ کسی بات کا سنائی دینا جس کی کوئی اصلیت نہ ہو۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان

کہاں ہوں ناقہ ترے کان بجتے ہیں مجنوں
قسم ہے تجھ کو صدائے درا کے آنے کی قرین

وصل کی شب کچھ ابھی ہے یا سحر کا وقت ہے
کان بجتے ہیں الٰہی یا گجر کا وقت ہے امیر

قول فیصل۔ جب کوئی شخص بغیر پکارے یا بلائے بول اٹھے تو کہتے ہیں کیا تمہارے کان بجے ہیں۔ بے تکلفانہ انداز میں یوں بھی کہتے ہیں۔ تمہارے کان تو نہیں بجے۔

دشمنوں کے کان تو بجتے نہیں
آتی ہے آواز گھنگھرو کی ہے نظم طباطبائی

ذیل کے شعروں میں صرف رعایت لفظی ہے اصل محل وہی ہے جو اوپر درج ہیں۔

کھنک جاتے ہیں جب باغ تو پھر دل کان بجتے ہیں
ارے توبہ بڑی توبہ شکن آواز ہوتی ہے ریاض

خیال صبح کے ہونے کا ہے بہت شب وصل
ہمارے کان نہ بجنے لگیں گجر کی طرح داغ

بولتا مرغ سحر ہے نہ موذن شب ہجر
کان بجتے ہیں نہ نوبت نہ گجر کچھ بھی نہیں شاد لکھنوی

کان بچیانا:۔ گھوڑے کا اپنے کانوں کو حرکت دینا، شرارت کرنے کے لیے (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا بدل کان گچیانا لکھا ہے لیکن لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ ایسے محل پر کان کھڑے کرنا، کنوتیاں بدلنا زبانوں پر ہے۔

کان بدمزہ ہونا:۔ سننا ناگوار ہونا کی جگہ۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صحیح۔ نواب صاحب نے چپکے سے کہا، کان بدمزہ ہوگئے کوئی شعر اپنا سناتے جاؤ۔ (آزاد)

کان بند کرنا:۔ کان میں روئی رکھ لینا یا انگلی دے لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دہان غریب فاک کرے عرض ارباب
کانوں کو بند کرتے ہیں میری خبر سے آپ آتش

کان بندھنا:۔ کان چھدنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کان چھدنا کہتے ہیں۔

کان بند ہونا:۔ کان کا سوراخ بند ہونا، سماعت میں فرق آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کان بندھوانا:۔ کان چھدوانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ کان چھدوانا کہتے ہیں۔

کان برا کرنا، گونگا کرنا:۔ ایک بے رنج

بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایک کان بہرا کرنا ایک گونگا کرنا بولتے ہیں۔ کان بہرا کرنا دیا) گونگا کرنا مہمل فقرہ ہے۔

کان بھر جانا:۔ کانوں کا آواز یا باتوں سے پُر ہو جانا، باتیں سنتے سنتے جی اکتا جانا۔ اردو صرف، رائج۔

وعظ سنتے سنتے واعظ کان اپنے بھر گئے
کی عبادت کو ہمیں ہی سب فرشتے مر گئے — داغ

کل جو آتی ہو بلا آج ہی آئے واعظ
بھر گئے کان سنیں شور قیامت کب تک — امیر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کان بھر دینا:۔ کسی کی طرف سے کسی کے کانوں میں برائی ڈال دینا۔ اردو صرف، رائج۔

کیا کان بھر دیے ہیں خدا جانے غیر نے
غصہ میں جو بھرے گا وہ کافر بھرا ہوا — ظفر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب صرف عورتیں ہی بولتی ہیں۔

بھر دیے کان اس سراپا ناز کے
خاک منہ میں تفرقہ انداز کے — مومن

ذیل کے شعر میں رعایت لفظی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

سوئے یوسف سنوں کیا کان دھر کے واعظ
کان اس نے بھر دیے ہیں لذت تقریر سے — داغ

کان بھر لینا:۔ کانوں میں بسا لینا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

ڈر ہے تاثیر نہ کر جائے کسی کی فریاد
کان بھر لیجیے بیچارے افسانے سے — داغ

کان بھرنا: ہ ل (نانیث) جڑ کی کرنا، لگائی بجھائی کرنا، چغلی کر کے کسی کے دل میں کسی کی طرف سے برائی ڈالنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نظر۔ مخدوم الملک ملا عبد اللہ سلطان پوری نے کان بھرنا شروع کیے کہ یہ شخص صاحب عزم ہو اگر بغاوت کر بیٹھا تو تدارک مشکل ہو گا (دربار اکبری)

کان بہرے ہونا: ہ ل سننے کی قوت جاتی رہنا۔

مسل کے کان بہرے ہو گئے تکبیر کے غل سے
جو دیکھا نور نیل دیدۂ عزّی کی بیچارگی — ظفر علی خاں

کان بہرے ہونا: ہ ل غل شور یا یک بیک ناگوار ہونا کی جگہ۔

(فقرہ) سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان بہنا:۔ کان میں سے رقیق مادہ نکلنا، کان سے پیپ جاری ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

کان بیندھنا:۔ کان چھیدنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کان چھیدنا بولتے ہیں۔

کانپ: ا۔ (مونث) پتنگ یا کنکوے کی تیلی، چاقو کے سنگھ کی ہوئی کھپچی جو کمان کی صورت کی لگائی جاتی ہے۔ ہندی اردو مونث رائج۔

کیوں نہ رہ جائے مرا دل کانپ کانپ
حسن ہوا اس ہاتھ سے کنکوے کی کانپ — نظیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ شاعر لچکدار کمر کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں مگر اہل لکھنؤ کمر کو کانپ سے تشبیہ نہیں دیتے۔

کانپے:۔ سور کا اگلا دانت، ہاتھی کا اگلا دانت۔ گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے گنوار یا دیہاتی نہیں بولتے۔

کانپ: ہ ل چونے کو بجھا کے خاص طریقے سے عمارت کے کام کے لیے بناتے ہیں۔ اردو، مذکر (فصل اللغات)

کانپ اٹھنا:۔ لرز جانا، خوف سے تھرا جانا، بدن کپکپا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آیا تو وہ منتظر تھی خونخوار
اندیشے سے کانپ اٹھا گنہگار — (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ زور دینے کے محل پر یعنی تکرار کے ساتھ (کانپ کانپ اٹھنا) بھی رائج و فصیح ہے۔

مرے بیان کو سن سن کے کانپ کانپ گئے
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیاد — ذوق

کانپ جانا:۔ لرز جانا، تھرا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنے فوج کے پہنچا جو علی کا ضرغام
دیکھ کے ہیبت رخ کانپ گیا لشکر شام — ادیب

کان پر جوں نہیں پھرتی: غافل اور بے پروا ہونے کی جگہ۔ اردو دشل، متروک۔

آنکھ کچھ بھی کیوں نہیں پھرتی
کان پر تیرے جوں نہیں پھرتی — شوق قدوائی

کان پر جوں نہیں چلتی: غافل اور بے پروا ہونے کی جگہ۔ اردو دشل، دہلی کی زبان۔

دور کر بالوں کو سیوں سے کہے ہے لیلیٰ
پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی — ذوق

کان پر جوں نہیں رینگتی: غافل اور بے پروا کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو دشل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

فریاد قیس کہتی ہو ہے سار بان ضعیف
جوں رینگتی نہیں کبھی لیلیٰ کے کان پر — امیر

قول فیصل۔ محل کے اعتبار سے کان پر جوں نہ رینگی بھی مستعمل ہو جیسے برعکس یہ سانحہ ہو کہ آقا کے

ننگ و ناموس کو یہ ذلت ہوئی کسی خانہ زاد کے
کان پر جوں نہ رینگی۔ (فسانۂ جرت)

خود بخود محشر میں جو نکلے خفقان نار کشی
کان پر جوں بھی نہ رینگی سن کے نالہ صور کا (بحر)

نہ رینگی کی جگہ نہیں رینگی بھی ہے۔ جیسے "ارے ظالم تیرے کان پر جوں نہیں رینگی کیا جاگتی جرت کا خدا وند ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے کان پر جوں سلنا بھی لکھا ہے جو دہلی تک محدود ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس کے قبل کوئی اسم یا ضمیر لا کے بولتے ہیں مثلاً ان کے، تیرے، مجنوں کے وغیرہ وغیرہ۔

کان پر سے گولی نکل جانا:۔ کسی صدمے یا آفت سے بال بال بچ جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل ۔ 'کان پر سے' کی جگہ 'کان کے پاس سے' بھی زبانوں پر ہے۔

کان پر ہاتھ رکھنا: (سلکنایۃً) صاف صاف مکر جانا۔ لاعلمی ظاہر کرنا۔ بیشتر جمع کے ساتھ مستعمل ہے۔

صدف آنکھوں کی قسم کھا گئی رکھ کان پہ ہاتھ
دشک سے گوہر شہوار نہ دیکھا نہ سنا (ذوق) (مرحوم)

قول فیصل - اس جگہ کانوں پر ہاتھ دھرنا بھی بولتے ہیں۔

گھر کیا تھا دل میں اَلْفَتْ کے جنوں نے واہ واہ
دھر گئے وہ آج دونوں ہاتھ اپنے کان پر (الفت)

اب کانوں پر ہاتھ رکھنا بھی بولتے ہیں۔

کان پڑنا:۔ سننے میں آنا، سنائی دینا، سن لینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جب یہ نوشیرواں کے کان پڑی
جان میں اس کے تازہ جان پڑی (قدر)

کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی:۔ غل کی وجہ سے کچھ نہیں سنائی دیتا، اتنا ہنگامہ اور شور ہو کہ کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان

گاہ تھی خلق اس در پر یہ حیران پڑی آواز نہ تھی
گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی
(ذوق دہلوی)

قول فیصل - 'نہیں سنائی دیتی' کی جگہ 'نہ سنائی پڑتی' بھی بولتے تھے جو اب مستعمل نہیں — جیسے بیروں کے غل سے کان پڑے آواز نہیں پڑتی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

مؤلف نور اللغات نے 'کان پڑی بات نہیں سنائی دیتی' بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کان پڑی بات:۔ سنی ہوئی بات۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - انگریزوں کے کان پڑی ہوئی بات پھر اپنے قابو کی نہیں رہتی (مضمونات)

کانپ کانپ اٹھنا:۔ سہم اٹھنا لرز جانا، خوف زدہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج

رہ چکے ہیں جو کبھی فصل بہاری میں اسیر
کانپ کانپ اٹھتے ہیں جب دیکھتے ہیں دام کو ہم (اکبر)

قول فیصل - انسان کے علاوہ دوسری چیزوں کے لئے بھی کہتے ہیں۔

مہندی مل کے پاؤں میں اس کے اٹھ کے پھر از تعا
کانپ کانپ اٹھے شہیدوں کے مزار اب کی رہ سا
(صبا)

کان پکڑ کے اٹھا دینا: نکلن پکڑ کے نکال دینا، کسی کو زبردستی اٹھا دینا یا نکال دینا ذلت کے ساتھ جبراً نکال دینا۔ اردو محاورہ عوام کی زبان۔

قول فیصل - اٹھا دینا کی جگہ نکال دینا بھی ہے۔

ترے پلنگ پہ رکھتے قدم جو غیر اے گل
پکڑ کے کان ابھی ہم نکال دیتے ہیں (شعور)

کان پکڑ کے اٹھانا بٹھانا: ہیئۃً مکتب کے شاگردوں کی ایک سزا ہے جس میں وہ کان پکڑ کے اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں اسے عام طور سے اٹھا بیٹھی کہتے ہیں۔

کان پکڑ کے اٹھانا بٹھانا:۔ (کنایۃً) نہایت مطیع و فرماں بردار بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا

کان پکڑ کے اٹھنا بیٹھنا:۔ شاگردوں کی طرح مطیع و فرماں بردار ہونا۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

ہوں وہ عاشق زندہ گر ہوتے پکڑ کر اپنے کان
میرے آگے وامق و فرہاد اٹھتے بیٹھتے
(میر دوست علی خلیل)

قول فیصل - اس جگہ زیادہ تر اٹھا بیٹھی کرنا بولتے ہیں۔

کان پکڑنا: ہیئۃً تنبیہ کرنا، کان مروڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جاتا اپنی نزاکت تمہیں ہے گلشن میں
تم اس خطا پہ ذرا گل کے کان تو پکڑو (ظفر شاد)

کان پکڑنا: ہیئۃً کسی کے کمال یا حسن و جمال کا قائل ہونا، بڑا ماننا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بچے گئے زمے پکڑ نہ بیچ رہے تو کر کہیں اگر حرف تو رنگ

قول فیصل۔ "اے حضور یہ گلباز ہو دور دور کے چور اس کا نام سنیں تو کان پکڑیں۔" (فسانۂ آزاد)

جو قاتل اظلم ہیں آگے مرے قاتل کے
سب کان پکڑتے ہیں جلاد اسے کہتے ہیں — شاد لکھنوی

کان پکڑنا: ہے (کنایۃً) ... کسی کی اطاعت کرنا، قائل ہونا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

ہر اک سخن پہ نہ میری زبان تو پکڑو
رقیبو آگے مرے آکے کان تو پکڑو — ظفر شاہ

کان پکڑنا: ہے توبہ کرنا، باز رہنا، ترک کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کان پکڑے گا زمانہ ترے نخچیروں سے
دے گی خفت تجھے یہ تیری جفا میرے بعد — ہجر

لائے ہیں صاحب تاثیر بیان الفت میں
کان پکڑے گا مرے سامنے آکر واعظ — اسیر

کان پکڑانا: ہے سزا، جس میں شاگرد اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں ٹانگوں کے پیچھے سے نکال کر گردن جھکا کے کانوں کو پکڑے رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مندرجہ معنوں میں کان پکڑانا نہیں ہے بلکہ اس صورت کی سزا کو مرغا بنانا کہتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ اس سزا میں کان پکڑنا بھی شامل ہے۔

کان پکڑی باندی: مطیع و فرمانبردار لونڈی، نہایت مطیع و فرمانبردار کنیز، زرخرید باندی جیسے ایسی کیا ہیں تمھاری کان پکڑی باندی ہوں (گھر کی سہیلی) مونث، بیگمات قلعہ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کانپنا: لرزنا، تھرتھرانا، خوف کے مارے تھرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں یہ شیشے میں موج شراب کانپے ہے
پری بھی تجھ سے تو خانہ خراب کانپے ہے — تعیر

کانپنا: ہلا (کنایۃً) خوف کھانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

نہیں یہ شیشے میں موج شراب کانپے ہے
پری بھی تجھ سے تو خانہ خراب کانپے ہے — تعیر

کان پھاڑنا: آنا چیخ کر بولنا کہ ناگوار ہو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کان پھٹ جانا: غل شور کا کانوں کو ناگوار ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

وہ تاشوں کی پیٹ پیٹ کہ پھٹ جائیں کان
وہ جھانجھوں کی جھن جھن کہ جھنائیں کان — صبا

قول فیصل۔ زیادہ تر کان کے پردے پھٹ جانا زبانوں پر ہے۔

کان پھڑپھڑانا: کتے کا دونوں کانوں کو ہلانا اس کو ہندو سفر کے حق میں شگون بد سمجھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کان پھٹپھٹانا کہتے ہیں۔

کان پھڑپھڑانا: ہے (کنایۃً) مستعد ہونا، چیتنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کان پھوٹ جانا، کان پھوٹے جانا: شور و غل کے باعث کانوں کا پریشان ہو جانا۔ شور و غل کی کثرت سے کچھ نہ سنائی دینا، بہرا ہو جانا۔

اس شور سے اے دل نہ تو فریاد کیا کر
نالوں سے ترے پھوٹ گئے کان ہمارے — مصحفی
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کان پھوٹ جانا بہرا ہو جانا یا بہرا بننا ہے۔ (فرہنگ اثر)

کان پھوٹنا: بہرا ہو جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

پھوٹیں یہ کان گر تم عیسیٰ کی ہو ہوس
مرتے ہیں جب ہم وہ مسیحا ہی اور ہو — داغ

کان پھوڑنا: کانوں کو غل سے پریشان کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان پھونکنا: کان بھرنا، اکسانا، ابھارنا، منتر دینا، سکھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کان میں پھونکنا کہتے ہیں۔

کان پیارے تو بالیاں، جورو پیاری تو سالیاں: ایک چیز کے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے اس کے متعلقات کے ساتھ محبت ہونے کے موقع پر بولتی ہیں۔ مثل، عورتوں کی زبان۔

کان تڑوانا: پہلوان کا جان کے اپنے کانوں پر گھسے دلوانا تاکہ پھول کے پہلوان ہونے کی علامت بن جائیں۔ اردو مصدر، کشتی گیروں کی اصطلاح۔

کان تک آنا: سننے میں آنا، سنا جانا، خبر معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کان تک پہنچنا: سننے میں آنا، سنا جانا، آواز کا سنا جانا، خبر کا سنا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کان تک ان کے جو پہنچے ہیں مرے شعر جلیل
سب کے سب گوہر شہوار ہوکے جاتے ہیں — جلیل

کان تک جانا: سننے میں آنا، خبر معلوم ہونا

کانڈل: (ہندی بفتح نون) ایک قسم کا راگ۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

کانڈلی: خرفہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے عام طور سے خرفہ ہی کہتے ہیں جو فصیح ہے۔

کانراکہ خبر شد خبرش باز نیامد: جب کوئی خبر دار ہوا اس کی خبر پھر نہ آئی یعنی جس کو خدا کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے وہ خود گم ہوجاتا ہے۔ یعنی اسے دنیا سے کوئی مطلب نہیں رہ جاتا۔ (فرہنگ رمضانی)

قول فیصل۔ یہ مصرع تعلیم یافتہ طبقے کی زبانوں پر آتا ہے۔

کان رکھ کے سننا: توجہ سے سننا، کان لگا کر سننا۔ اردو۔ مصدر۔ متروک۔

کیوں نہ ذوق سے بحر میں ہم دل سے باتیں سچ کہا
کان رکھ کے کوئی سنتا ہے وہ افسانہ تھا — داغ

جس دن سے تجھے ہم ہیں یا سنتے رہیں
کان رکھ کر حضور کی باتیں — امیر لکھنوی

قول فیصل۔ اب یہ متروک ہے۔

[illegible]
[illegible] — فقیر

تیرے کان رکھ رکھ کے سننا بھی عذاب ہے۔

[illegible]
[illegible] — تیر

کان رکھنا: متوجہ رہنا، سننے کے لیے متوجہ رہنا، کان لگانا۔ اردو۔ مصدر۔ قریب بہ متروک۔

ہرگز نہ ادھر کو کان رکھیں
سننے میں نہ دھیان رکھیں — سوز

کان رکھنا: دھیان رکھنا، خبر رکھنا، خیال رکھنا۔ اردو۔ مصدر۔ قریب بہ متروک۔

ناک میں دم ہے کل اندا سوں کی بیداری سے
کان رکھتے نہیں عشاقوں کی فریادوں پر — امانت

غیروں کی بات پر نہ کبھوں کان مت رکھو
لیکن کبھی تو میری بھی فریاد کی طرف — سودا

کان رکھنا: سننے کی صلاحیت و استعداد رکھنا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

مادرِ دل ہو نہ کوئی اے شاد
در و دیوار کان رکھتے ہیں — شاد لکھنوی

کانڑا: (ہندی بفتح نون) کانا۔ ہندی صفت۔ مذکر۔ دلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کانا ہی کہتے ہیں۔

کانڑا: (بفتح نون) ایک راگنی کا نام۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ گانے والوں کی اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

کانڑا: (بفتح نون) ایک قسم کا پتنگ۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانڑا اٹھو بد تھو تھو: نہایت مفلس جس کے پاس کوئی دانا بھی درست نہ ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ ہم لکھنؤ کی بھی یہ زبان نہیں ہے۔

کانڑا بچہ ہائے نہیں کانڑے بن سہائے نہیں: ایک شخص سے نفرت بھی کرنا اور پھر بغیر اس کے صبر بھی نہ کرنا یا جس کا شکوہ اور شکایت ہو اس کے بغیر آرام و چین بھی نہ ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام اس محل پر [illegible] بولتے ہیں۔

کانڑی: (ہندی بفتح نون) کانی۔ ہندی صفت۔ مؤنث۔ دلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کانی ہی کہتے ہیں۔

کانڑی اپنا ٹینٹ نہ نہارے اور وں کی پھلی دیکھ دکھانے: اپنا عیب کیسا ہی بڑا ہو عیب نہیں معلوم ہوتا دوسرے کا چھوٹا سا عیب بھی بڑا معلوم ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانڑی کوڑی: پھوٹی کوڑی، جھنجھی کوڑی۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کانی کوڑی بولتے ہیں۔

کانڑی کو کون سراہے کانڑی کا باوا: اپنے کو اپنی بری چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور غیر کو دوسرے کی اچھی چیز میں بھی کلام ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے: کانے میں شرارت زیادہ ہوتی ہے۔ مثل۔ دلی کی زبان۔ (نوراللغات)

کانڑے کے بیاہ کے سو سو جوکھوں: عیب دار شخص کے لیے ہر جگہ دشواریاں پیش آتی ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانس: (بفتح سوم) دیوار کی گرد دیوار کا وہ حصہ جو دھنیوں کے نیچے کردن وغیرہ میں نکال دیتے ہیں [illegible] مؤنث۔ رائج۔

[illegible]
[illegible]

قول فیصل۔ صورت میں کانس [illegible] اور کانس [illegible] جیسے جن مکانوں [illegible]

کان میں تیل ڈال کے بیٹھنا۔ جیسے۔ پہلے تو کچھ دن کان میں تیل ہی ڈال کے بیٹھے تھے۔ یعنی ٹال کے سفر کا سوچ بند کر لیا تھا۔ مگر اب کی گری میں ٹھان لی کہ چاہے جو ہو ضرور ہی نینی تال جاؤں گا۔ (مسیر کہسار)

کان میں تیل ڈال لینا :- اپنے آپ کو بے خبر کر لینا۔ کچھ نہ سننا۔

بلبل کا ایک نالۂ سوزاں نہیں سنا
کیا ان گلوں نے ڈال لیا تیل کان میں (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کان میں تیل ڈال کے بیٹھ رہنا بولتی ہیں۔

کان (کانوں) میں تیل ڈال کے بیٹھے ہیں :- بالکل بے خبر اور غافل آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔

فریاد پہ بھی تم نے تغافل نہ کم کیا
کانوں میں تیل ڈال کے تم نے ستم کیا (شوق قدوائی) (نوراللغات)

قول فیصل۔ شعر میں ہے کانوں میں تیل ڈالنا۔ مگر اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ کان یا کانوں میں تیل ڈال کے بیٹھنا بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔

کان میں ٹھیٹھیاں ہونا :- کان میں بہت میل جمع ہونا کہ سماعت میں فرق آ جائے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کان میں جانا :- سنائی دینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صحیح۔ استاد کا وہ عالم اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ خاموش اپنے شغل میں مصروف ہیں۔ کوئی بات اُن کی بھی کان میں جاتی تو مسکرا دیتے ہیں۔ کبھی خوش ہوئے تو ایک دو گالیاں بھی دے دیا کرتے تھے۔

(دیوان ذوق مرتبۂ آزاد)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ کان میں پہنچنا کہتے ہیں۔

کان میں جھنجھی کوڑی ڈالنا :- غلام ہونے کی نشانی کان میں ڈالنا۔ غلام بنانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

کان میں ڈالنا :- سنا دینا، آگاہ کر دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بتائیں لفظ تسے لگے تم کو کیا معنی
تمہارے کان میں اک حرف ہم نے ڈال دیا (داغ)

کان میں ڈھول بجانا :- (کنایۃً) شور و غل کرنا، کان کے پاس چلانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح۔ ہا ہا کیا تمہارے کان میں جا کر ڈھول بجاتی۔ (رویائے صادقہ)

کان میں رچ جانا :- کان کو پسند آ جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

رچ رہی ہو کان میں یاں لے وہی
اور مغنی نے کئی بدلے ہیں ٹھاٹ (حالی)

کان میں رکھنا :- یاد رکھنا۔ خیال رکھنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اک بات میں کہتا ہوں اسے کان میں رکھنا
وہ بات یہ ہے مجھ کو ذرا دھیان میں رکھنا (مروت)

کان میں روئی دے کے یا تیل ڈال کے ہو بیٹھنا :- (دیکھو کان میں تیل دے کے ہو بیٹھنا)

(چونکہ کانوں میں تیل ڈال لینے سے سننے میں فرق آ جاتا ہے اسی سبب سے)

(۱) کسی کی بات نہ سننا۔ بہرا بن جانا۔ (۲) بے فکر ہو جانا۔

بلبل کا ایک نالۂ سوزاں نہیں سنا
کیا ان گلوں نے ڈال دیا تیل کان میں (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان میں روئی دینا :- (کنایۃً) کسی کی بات نہ سننا۔ بے فکر ہو جانا۔ غافل ہو جانا۔ اردو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان میں روئی رکھنا :- کان میں اس طرح روئی رکھنا کہ کچھ نہ سنائی دے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میرے نالے سن کے آیا تھا کبھی دل میں جو رحم
روئی وہ رکھنے لگا ہے اب ستم گر کان میں (مرزا رحیم)

قول فیصل۔ عطر کی روئی بھی کان کی لَو میں رکھ لیتے ہیں تاکہ معطر رہے۔

کان میں صدا آنا :- کان میں آواز آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پوچھا جو میں نے کان میں آتی ہے کیا صدا
بولا اجل اجل کی جہاں میں پکار ہے (نظم طباطبائی)

کان میں قلم رکھنا :- کان کے اوپر بالوں کے نیچے کنپٹی سے ملا ہوا قلم کو رکھنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نوراللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں یہ کان پر قلم رکھنا ہے نہ کہ کان میں قلم رکھنا۔ (فرہنگ اثر)

مگر لکھوائے کوئی اُن کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے (غالب)

دراصل بلکہ اہل لکھنؤ کان میں قلم رکھنا ہی بولتے ہیں میں کی جگہ پر دہلی کی زبان ہے اسی محل پر اہل لکھنؤ کان میں قلم لگانا بھی بولتے ہیں۔

کان میں قوٗ کرنا: کھیل کے طور لڑکے ایک دوسرے کے کان میں قوٗ کرتے ہیں۔

برسوں بچی کو نہیں پیار کبھو کرتے ہیں
پیار بھی کرتے ہیں تو کان میں قو کرتے ہیں جلال

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں ــ "عام فقرہ کانا باتی کو ہے نکو (قاف سے) جلال صاحب کے دیوان میں کو کرو اپڑھا اور محاورے سے الگ ایک دوسرا محاورہ پیدا اور لطف یہ کہ دوسری جگہ خود بھی کانا باتی کر لکھا ہے۔ بچوں کو ہنسانے کے لئے ان کے کان میں کہتے ہیں خیر کانا باتی کو ہو یا کانا باتی کر، قو کبھی نہیں بولتے (فرہنگ اثر) درانحالیکہ اہلِ لکھنؤ 'کو' بھی کہتے ہیں اور 'قو' بھی۔

کان میں کچھ کہہ دینا: ــ کوئی اشتعال کی بات خفیہ طور پر کہہ دینا۔

ہے غضب چڑھتی جوانی کا ابھار
یہ نہ کچھ کہہ دے تمھارے کان میں داغ

کان میں کوڑی پہننا: ــ (کنایۃً) حلقہ بگوش ہونا، مطیع ہونا۔

حباب اس کو سرگرداب مت سمجھو کہ پہنے ہے
مرے گریہ سے قائل ہوکے کوڑی گوش میں دریا ظفر

کان میں کوڑی ڈالنا: ــ کنایہ ہے اطاعت و فرمانبرداری سے۔

بالیوں کے واسطے موتی نہ لو
غیر کی کوڑی نہ ڈالو کان میں ناسخ

کان میں کھٹکنا: ــ کانوں کو ناگوار معلوم ہونا۔

کان میں کہنا: ــ چپکے سے کہنا۔

اس سے پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہہ دے گی تمھارے کان میں داغ

قولِ فیصل۔ کان میں کہہ دینا یا کہہ جانا اس کی تکمیلی صورتیں ہیں۔

ہیا ملا ہزار جا سے گریبان صبر تیر
کیا کہہ گئی نسیم سحر گل کے کان میں تیر

کان نا آشنا ہونا: ــ کسی بات کا کانوں کو کبھی نہ سننا۔

کان نمک: ــ وہ جگہ جہاں سے کھود کے نمک نکالتے ہیں۔ فارسی ترکیب مونث، فصیح، (کذا)

ہوتے جاتے ہیں زخم کان نمک
منہ بھرائی زیادہ ہوتی ہے ملا تخیل عظیم آبادی

کان نہ پھڑ پھڑانا: ــ ذرا چون و چرا نہ کرنا، کان نہ ہلانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

کان نہ دھرنا یا کھنا: ــ متوجہ ہوکر نہ سننا، دھیان نہ دینا، غور نہ کرنا۔ اردو صرف متروک۔

آغشتہ خون دل سے سخن تھے زبان پر
رکھے نہ تم نے کان ٹک اس داستان پر میر

درد دل کس کو سناؤں یارب
کان ادھر کو نہیں دھرتا کوئی معروف

کان نہ کھڑکھڑانا: ــ چپ ہو جانا، چون نہ کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان نہ ہلانا: ــ کچھ عذر نہ کرنا، چوں نہ کرنا، خاموش ہو جانا، چپ رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مجھ سے مانگے اگر وہ جاناں جان
بندہ اس میں نہیں ہلائے کان لاجم

کان نہ ہلانا: ــ چوپایہ کا نہایت غریب اچھا جانور کا مانوس ہو جانا، ہل جانا، رام ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کانوارتھی: ــ گنگا جی سے بھرے ہوئے تیرتھ بنگیوں میں رکھ کے سفر کرنے والا۔ ہندی۔ اہلِ ہنود کی زبان۔

ہتوں کے دیدۂ پرنم کو کیا کہوں یا دل
کہ شیشیوں میں ہو کانوارتھی کی لنگا جل محمد ی شاد

کانور [illegible] (نون غنہ و واؤ مفتوح) ایک قسم کا مرض جو جگر کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض میں آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں اور پیشاب بھی زرد آتا ہے۔ یرقانا ــ اردو، مذکر، داغ

دیکھ کر زردی دوپٹہ کی ترے
ہو گیا عاشق کو کانور کا مرض داغ

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے باعتبار لکھنؤ یہ غلط لکھا کہ "اس معنی میں فعل جمع میں آتا ہے" اہلِ لکھنؤ فعل واحد میں بولتے ہیں جیسے ـ ان کو کانور ہو گیا ہے۔

کانور: ــ ایک کڑی میں دونوں طرف ٹوکریاں لٹکا کر ان میں گنگا جل کے تیرتھ رکھتے ہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اس صنم کے نہیں ابرو کے تلے مردم چشم
کانوریں دوش پہ رکھتے ہیں یہ کانور والے محمد ی شاد

قولِ فیصل۔ اہلِ ہنود زیادہ بولتے ہیں۔

کانورا کر دینا: ــ تنگ کرنا، ناک میں دم کرنا، ستانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کونرا یا کورا بناتے ہیں (نون غنہ) یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کانورسمند: ــ گھوڑے کا ایک رنگ۔ [illegible]

کانورو: ــ (بفتح نون غنہ) بنگال کے ایک مقام [illegible] کا سحر مشہور ہے۔ [illegible] داغ

نہیں، بالکل نقل ہے، متواتر ہو۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

کانے کو منہ پر کانا نہیں کہتے: عیب والے کا عیب منہ پر نہیں کہتے۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

چشم پوشی سے رہوں شاد میں کیا آئینہ دار
منہ پہ کانا نہیں کہتا ہے کوئی کانے کو شاد

کانے کے ایک رگ سوا ہوتی ہے: کانا عجیب ہوتا ہے۔ (فرہنگ آ۔ ق)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کاوا: گھوڑے کو اس طرح چکر دینے کا فعل جس سے اس کے قدموں کے نشانوں سے زمین پر ایک ٹیڑھا دائرہ پیدا ہوتا ہے۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔

عجب سمند ہو تیغ یہ جو پھیرے کاوا
عجب سمند ہو نقطہ یہ جو بنے پرکار قدر
نے جب نظر آئی نہ کاوا نظر آیا
پھرتا ہوا لشکر میں چھلاوا نظر آیا میر انیس

کاوا: (کنایۃً) چکر۔

(فقرہ) وہ کاوا مارا پھرتا ہے مجھے پیچھے ماں کا وا کر رہی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاوا دینا: حلقے کی شکل میں گھوڑے کو چکر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس شہسوار کو ہے کیا خوف روز محشر
توسن کو کاوا دے کر جس نے حد کھینچا نظیر

کاواک: ٹیڑھا۔ بے ڈول۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

لکھے ہیں نام ان قبروں پہ کو کاواک حرفوں میں
نگر بھوے ہوتے کو شک رستے پہ لگاتے ہیں بابا نظم

تمہارے قد سے کچھ کم سرو ٹھہرا
صنوبر تو بہت کاواک نکلا صبا

کاواک: آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے اردو قلیل الاستعمال

دیوار کہنہ ہو یہ مت بیٹھ اس کے سایے
اٹھ چل کہ آسماں تو کاواک ہوگیا ہے میر

کاوا کھانا: ایک مرغ سے دوسرے لڑائی کے مرغ کو ضرب شدید پہنچنا۔ اردو مصدر، مرغبازوں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال

کاوے کھائے پہ گر اٹھا لیوے
حد سے پانی کے اور لگا دیوے انشا

کاوا لگانا: گرد پھرنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال

کاوے لگایا کرتا ہے وہ نے سوار دوز
بنتا ہے گرد باد ہمارا غبار روز صبا

کاوِش: (بکسر سوم) کھوج لگانا، گہری تلاش (کرنا کے ساتھ) فارسی، مونث فصیح، رائج

کاوش کا دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا غالب

ادھر بھی آ کوئی تیشے کی اے ستمگر چوٹ
ہمیں بھی کاوش فرہاد کی ہے اے سر چوٹ لگنے کی شاد

کاوِش: خلش، کھٹک۔ اردو مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی کم کاوش جگر ہوگی
یا بسر یوں ہی عمر بھر ہوگی تسلیم

کاوِش: دشمنی، رنج، کد۔ اردو مونث عورتوں اور عوام کی زبان

کاوش مژگان جاناں دیکھیے تسلیم
رکھ یاد میں کلیجا چھان کر دم مذاق

کاوش کرنا: دشمنی کرنا، عداوت نکالنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نگہ وابرو و مژگاں نے تری کاوش کی
تیر نے، برچھی نے، تلوار نے ہونے نہ دیا گویا

کاوش کرنا: بہت تلاش کرنا، بڑی کوشش اور دوڑ دھوپ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کاوش مژہ نے کی رخ دلبر کی یاد میں
پائے نگاہ سے بھی خلش خار نے کیا آتش

کاوے پہ لگانا: گھوڑے کو حلقے کی شکل میں چکر دینا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

دیکھ توسن کو نہ صحرا میں لگا کاوے پر
کھاوے نخچیر نہ حلقۂ فتراک میں چرخ ظفر

کاہ: سوکھی ہوئی گھاس۔ فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ کوہ ہوں میں پر کاہ ہے گراں جس کو
وہ کاہ ہوں کہ کوہ پہ جو بار ہوئی آتش

کاہ رُبا: (بسکون سوم و ضم چہارم) ایک قسم کا زرد گوند جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اسے چمڑے یا کپڑے پر رگڑ کے گھاس کے تنکے کے مقابل کریں تو مقناطیس کی طرح اس کو اٹھا لیتا ہے۔ فارسی، مذکر قلیل الاستعمال۔

میں دکھاتا ہوں جہاں جذبۂ عشق غریب
کاہ سے دوڑ کے خود کاہ ربا ملتا ہے ناظر

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں سوکھی گھاس کو کھینچنے والا۔

کاہ رُبائی: کاہ ربا سے منسوب، کشش فارسی ترکیب، مونث قلیل الاستعمال

جو آئینہ دل ہے وہ عاشق کی بغل میں
گویا کہ ہے مینائے سے کاہ ربائی ذوق

کاہش :- (بکسر سوم) زوال، کمی، تنزل، گھٹنا، کاہیدن کا حاصل مصدر - فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر کو اس بزم میں تو تیر پھر پیدا ہوئی
دل کو میرے کاہش اے تقدیر پھر پیدا ہوگی (داغ)

کاہش اٹھانا :- تکلیف برداشت کرنا - اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

محل پیش - اگرچہ بڑی بڑی کاہشیں اٹھانی پڑیں لیکن ان کی غزل بنانے میں ہم آپ بن گئے۔
(آب حیات)

کاہش جاں :- وہ صدمہ جو جان پر ہو - فارسی مونث، فصیح، رائج۔

تم کو یہ رنج یہ اندوہ ہے یہ کاہش جاں
اس کو کچھ دھیان نہیں جس کو ہر روز دل میر

کاہکشاں :- (بسکون سوم و فتح چہارم) وہ لمبی راہ جو آسمان پر رات کو نظر آتی ہے چونکہ وہ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ گویا کوئی راہ سے گھاس گھسیٹتا ہوا چلا گیا ہو اور نشان پڑ گئے ہیں اس واسطے یہ نام ہوا حقیقت میں وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جو بہت دوری کے سبب اس طرح نظر آتے ہیں۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

شیشوں میں روح کاہکشاں ناچتی ہوئی
سینوں میں برق رطل گراں ناچتی ہوئی (جوش)

کاہل :- (بکسر سوم) سست، مجہول، آرام طلب - عربی، صفت، فصیح، رائج۔

اٹھا سکتے ہیں وہ رنج و مصیبت کب محبت میں
جو کاہل ہیں دم اپنا راحت و آرام پر دیتے (ظفر)

کاہلا :- سست، تھکا ہوا - ہندی، صفت (ذوق) ہرن دھوپ سے کالے ہو جاتے ہیں
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاہل وجود :- سست آدمی، مجہول آدمی - اسم مذکر۔

جو کہ کاہل وجود ہو ایسا
نوکری اس سے ہو سکے گی کیا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ کاہل الوجود بولتا ہے۔

کاہلی :- سستی، مجہول پن، آرام طلبی - فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل پیش - میرے ہاں آتا ہے ایک تھپڑ مارتا طبیعت ذرا کاہلی کو چھوڑتی - (دربار اکبری)

ملتا تھا میرے پاس سے اے کاہلی مجھے
کم بخت تو تو آ کے یہیں ڈھیر ہو گئی [illegible]

کاہن :- (بکسر سوم) فال کھولنے والا، جادو، شگون لینے والا، جانوروں کی آواز سے غیب کی باتیں بتانے والا - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کاہو :- ایک دوا کا نام - فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل - اس کی تانیث کا شبہ ہو۔

کاہی :- اتنا گہرا سبز رنگ جس میں کچھ سیاہی جھلکتی ہے - اردو، مذکر، رائج۔

تھا ماہ کفن پوش، زرہ پوش تھی ماہی
سبزے کا اڑا رنگ ہوا ہو گئی کاہی (تعشق)

قول فیصل - یہ رنگ نیل، ہلدی اور پھٹکری سے تیار ہوتا ہے۔

کاہے :- استفہام کا کلمہ - کیوں، کس لیے ہندی - عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - عوام "کاہے کو" بولتے ہیں تنہا کاہے، دیہاتی زبان ہو۔

غضب ہو دل کا حال شوق ان سے بے محل کہنا
اگر کاہے کو مانے گا یہ پابند اجل کہنا
(حسرت موہانی)

کاہیدگی :- (بے ہردو یائے معروف) دبلا ہونا، کاہیدن کا حاصل مصدر - لاغری - فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا کنویں مجھ کو جھنکائے گی مری کاہیدگی
رہے کے وہ چلتے ہوئے ہیں ہاتھ [illegible] (تعشق)

کاہیدہ :- (یائے معروف) گھٹا ہوا، دبلا - فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مرنے کی ہو رہی ہے تیاری جسم کاہیدہ ہو گیا [illegible]
(مرزا حاتم علی مہر شاگرد ناسخ)

تو نہ چلے آئے کلائی پہ اتر کر
بازو ہوئے یکدم یہ کاہیدہ لاغر (تعشق)

کاہیدہ :- (کنایۃً) عاشق - فارسی قلیل الاستعمال۔

ع تیرے کاہیدوں کو بیٹھا ہے بچا ہر پہلو رشک

کاہے سے :- کس وجہ سے، کس چیز سے - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع گر کچھ نہ تھا تو کاہے سے سا جاں بنا نسیم

قول فیصل - فصحا "کس سے" اور "کس چیز سے" بولتے ہیں۔

کاہی قند :- ایک قسم کا کپڑا (نور اللغات)

قول فیصل - اب اس قسم کا کپڑا بنتا ہی نہیں - شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کاہے کا :- کس چیز کا - اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

بہار ہے یہ تین دن سے ماہ فلک (قلق)

کاہے کاہے یہ غرور دھر بھر کا زردار — میر تقی

کاہے کو :- کلمۂ استفہام ۔ کیوں ۔ کس لیے

اردو عوام اور عورتوں کی زبان ۔

اگر نہ کرتی وہ زلف دراز کوتاہی
جنون عشق کا کاہے کو سلسلہ جاتا — ذوق

کیوں پیچ ان کی زلف سیہ کا اٹھائیے
کاہے کو صدمہ شب سودا اٹھائیے — صبا

کاہے کو :- نہیں یا کبھی نہیں ، ہرگز ۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قائل سیر یہ گلستاں ہے
بلا کاہے کو یہ پریشاں ہے — عالم

کاہے کی :- کس چیز کی ، کس واسطے ۔ اردو ، مونث ۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محل مثال ۔ ایسی یہ کاہے کی لمبی چوڑی تعظیم ہو رہی ہے ۔ (راہ وقت)

کاہے کے واسطے :- کس لیے ، کس واسطے

اردو ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔ قلیل الاستعمال

کیوں فائدہ بھی کس لیے کاہے کے واسطے
موجب سبب حصول بھی کچھ مدعا غرض — نصاب

کاپھل :- ایک دوا کا نام ، ایک خاردار پودا جس کے پھل اور پتے خوشبودار ہوتے ہیں

اردو ، مذکر ، رائج ۔

قول فیصل ۔ فصحاء "کائفل" بولتے ہیں ۔

کاثر :- (بزعل) ، عربی ، مذکر ، متروک ۔

تدبیر معاش اس جلب ثمر فاخورسندی
مشہور گئے ہم سے مصحفی کا ثر کو — مصحفی

کائنات :- دنیا ، عالم ، خلق اللہ

عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

رعنا اگر یہی ہے تو مرنا ناں آئے گا ۔

انگلوں میں کائنات تو چرسا گی بھی ہی — زکی

قول فیصل ۔ قرآن مجید میں خداوند عالم نے فرمایا

اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔

یعنی میری وہ ذات ہے کہ جب وقت میں نے ارادہ کیا اور کائنات سے کہا کہ ہو جا ، ہو گئی کن صیغہ امر ہے اس اسم کا فاعل کائن ہو جس کے معنی ہیں ہونے والی شے ۔ اس کائن کی جمع کائنات ہے یعنی کل مخلوقات چونکہ یہ جمع ہو ۔ اس لیے اصولاً اس کو جمع استعمال ہونا چاہیے ۔ لیکن چونکہ فارسی والوں نے اس کی جمع کو بصورت مفرد استعمال کیا ہے ۔ جیسے تبرکات احوال وغیرہ اس لیے اردو میں بھی واحد مستعمل ہے

کائنات :- سرمایہ ، پونجی ، اصل حقیقت بساط ۔ اردو ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں — ناسخ

آل کا رہے دو گز زمیں کفن ویس اگر
بڑی بساط نہیں کائنات اتنی ہو — زبیر

کائنات عالم :- عالم کی مخلوقات ، عالم

فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

کاوکاو :- سخت محنت اور تکلیف ، کاوش زخم کو ناخن سے چھیلنا ۔ اور کھجانا ، خلش ۔ فارسی ، مونث ، متروک ۔

سب کھا گئی جگر تری پلکوں کی کاوکاو
ہم سینہ خستہ لوگوں سے بس آنکھوں مت ملاؤ — میر

کاوس :- ایک بادشاہ کا نام ۔ فارسی ۔

سجدہ اس کا در کا ہے مائل صد کبر
خاک میں ہو گا دبتا ہوا تاج ہیں کاوس کا — نظم طباطبائی

کاؤں کاؤں :- (بروزن واؤ بھول)

کوے کی متواتر آواز ۔ اردو ، مونث ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے ۔

کاؤں کاؤں (مجازاً کنایۃً) آدمیوں کا شور و غل ۔ اردو عورتوں کی زبان

قول فیصل ۔ عورتیں اس کو پر کائیں کائیں "بھی" بول دیتی ہیں

کائی :- وہ سبزی جو رکے ہوئے پانی پر آ جاتی ہے یا ان جگہوں پر جہاں پانی رک رک کر بہتا ہے

اردو مونث ، فصیح ، رائج ۔

گزر گاہ جہاں دیکھو یہ رنگ آسماں دیکھو
مجھے یاد نہیں آتا کہ ہو سیلاب پر کائی — نظم طباطبائی

کائیاں :- دغاباز ، چالاک ، وہ تجربہ کار جو فریبی ہو ۔ خرانٹ ۔ اردو صفت ، عوام کی زبان ۔

شیخ کے کرتا ہے وہ جنت رہے حرام
شیخ بھی ہے زمانے کا اک کائیاں — جعفری

کائیاں :- مارواڑی قوم کا نام جو بیوپار بڑی ہوشیاری اور کفایت شعاری و بخیلی میں کمیائے روزگار ہے ۔

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کائیاں پن :- چالاکی ، دغابازی ، ہوشیاری

اردو مذکر عوام کی زبان ۔

عشق عادت ہے تو وہ آپ ہی لگے ہم سے
کائیاں پن کریں اغیار تو کیا ہوتا ہے — صفدر

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے ۔

کائیاں پن :- بخیلی ، کنجوسی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے ۔

کائی جمنا :- کائی لگنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

جم گئی اس تمرد کائی کہ سب پتھر ہرے ہوں گے
پہاڑوں پر چڑھے گا جوش اب جوش پانی میں — قلق

سنہ پہ سبزی اور سیاہی جم گئی
جس طرح پانی پہ کائی جم گئی — سودا

کائی کی طرح پھٹ جانا :- مجمع کا منتشر ہونا - دفعتہً تتر بتر ہو جانا - اردو مصدر - فصیح رائج -

مثل مصنف - لیڈر چاہ رہے تھے کہ ہم جلوس نکال لے جائیں - لیکن پولیس نے چاروں طرف سے گھیر لیا مجمع کائی کی طرح پھٹ گیا اور ایک آدمی بھی سڑک پر نہ رہ سکا -

قول فیصل - کائی سا پھٹ جانا بھی بولتے ہیں - تانیث کے لیے اس کی جگہ سی ہے -

نکلا جو وہ تو خوف سے مخلوق ہٹ گئی
اور بھی جتنی بھیڑ وہ کائی سی پھٹ گئی — شوق قدوائی

کائی لگنا :- رکے ہوئے پانی یا اور کسی چیز پر سبزی جم جانا - اردو مصدر - فصیح - رائج -

برد ہے بزم خط دشمن کا عکس حیرت ہے
پنچ ہے حوض آئینہ میں کائی جاہ بابل کی — [illegible]

پیسے وغیرہ کے لیے بھی بولتے ہیں -

سوم کے پیسے میں لگ جائے نہ کیوں آ کر کائی
پال کے آم میں پکتے نہیں پڑ جاتے ہیں — جان صاحب

کائیں کائیں :- کوے کی آواز - اردو - رائج -

قول فیصل - شور و غل کے معنی میں بھی ہے - کرنا اور مچانا کے ساتھ صرف ہے -

کائی ہو جانا :- کائی جم جانا - اردو مصدر - فصیح - رائج -

پھیلتے جاتے ہیں کوچے میں تیرے پاؤں دل ہو کر
کہ سیل دیدہ گریاں میں کائی ہوتی جاتی ہے — راسخ

کایا :- جسم، صورت، روپ، شکل، ماہیت، اصلیت، ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - اردو میں تنہا مستعمل نہیں کایا پلٹنا یا کایا پلٹ کی ترکیب سے بولتے ہیں -

کایا بڑی کہ مایا :- جان سے بہتر مال نہیں ہے - بخیل کی نسبت بھی بولتے ہیں - جو جسم سے زیادہ دولت کو قیمتی جانے - اردو مثل عوام کی زبان

کایا پلٹ :- (۱) قلب ماہیت، ایک حالت سے دوسری حالت میں ہو جانا - اردو مونث - غیر فصیح - رائج -

باغباں ایک ہی گیا استاد
ہم کو کایا پلٹ کا تھا سے یاد — وحشت کلکتوی

قول فیصل - اس دوا کو بھی کہتے ہیں جس کے استعمال سے بڑھا آدمی جوان ہو جائے -

کایا پلٹ :- (۲) انقلاب عظیم، اطوار و کردار میں مکمل تغیر، مزاج، ہیئت یا طبیعت کا بالکل بدل جانا - اردو - مونث - غیر فصیح - رائج -

جو تھا دوست اپنا عدو ہو گیا
غضب کی یہ کایا پلٹ ہو گئی — تسلیم لکھنوی

قول فیصل - بعض شعرا نے مذکر کہا ہے -

وہ جو الہام ہوتے ہی ہم سے ہو گئے ناآشنا
دو ہی دن میں ہائے یہ کایا پلٹ کیا ہو گیا — صفدر

کایا پلٹ :- (۳) تناسخ، بھیس بدلنے والا قالب بدلنے والا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کایا پلٹ جانا :- شکل بدل جانا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آ جانا - کچھ کا کچھ ہو جانا - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے نہیں بولتے -

کایا پلٹ ہو جانا :- (۱) تناسخ قبول کرنا - ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا (۲) روپ بدل جانا - کچھ سے کچھ ہو جانا - (مخزن المحاورات)

قول فیصل - لکھنؤ میں رائج نہیں

کایا پلٹنا :- (۱) ہیئت بدلنا، ماہیت بدلنا - اردو مصدر - فصیح، رائج -

جب سحر پہ قرنوں سے تھا جس کا چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا — حالی

آیا نہ تھا کبھی یاں گویا قدم خزاں کا
دو دن میں یوں پلٹ دی کم بخت نے چمن کی کایا — حالی

کایا پلٹنا :- (۲) بیمار کی نسبت جسم کا رنگ بگڑنا - رنگ روپ نکلنا - جوبن پر آنا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کایا پلٹنا :- (۳) ہیئت بدلنا، ماہیت بدلنا - اردو

کایا پلٹ ہونا :- طبیعت مزاج اور ہیئت کا بدل جانا - اردو مصدر - فصیح - رائج -

مثل مصنف - میرے کہا شکر ہے کایا پلٹ تو ہوئی - یا تو بولتی ہی نہیں تھیں - ... اب بات بات پر قہقہے لگاتی ہیں — [illegible]

کایستھ :- ہندوؤں کی ایک ذات کا نام - اردو - رائج -

قول فیصل - یہ بہت غضب قوم ہے - اردو فارسی کے بڑے بڑے عالم اس قوم میں پیدا ہوئے -

اب تک اس قوم میں پرانی تہذیب کے نقوش
ہے ہیں ان کو ربط ضبط مسلمانوں سے بہت تھا
ان کی طرز زندگی بڑی حد تک مسلمانوں سے
ملی ہوئی ہوتی تھی ان میں بڑے بڑے ادیب
اور شاعر بھی گذرے ہیں۔ مولف نور اللغات
نے کالیتھ بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالستیھ کی کھوپڑی: (کنایۃ) دغا
باز چالاک آدمی، آدمی جو مرنے پر بھی نہ چوکے
اصل میں ایک مشہور قصہ کی طرف تلمیح ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

کُب: (بالضم) انسان کی پیٹھ کی کجی اصلی
ہو یا بڑھاپے سے ہو کوبڑ۔ اردو مذکر، غیر فصیح
رائج۔
محل صرف۔ دیکھو جب سورج خط آپر تھا
تو اس کی کرن کا خط کٹ حق پر بالکل نہ
پہنچ سکا تھا زمین کے کب یعنی ابھار کے
تو س کی وجہ سے گر زمین توڑ کے جیسا کہ مثال
میں دکھایا گیا کب کی پہچان کے لئے۔
(نورتن ترجمہ کی دعا)

کَب: پشت یا سانڈ وغیرہ کے اوپر کا
ابھرا ہوا مقام۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کُب: (یار کا) پھول کا ٹیڑھا ہو جانا۔
(گل آ کر کھلنے کے ساتھ) (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام اردو سے لڑانوں پر نہیں ہے۔

کَب: (بالفتح) ظرف زماں محل استفہام
کے محل پر کس وقت، کس زمانے میں۔ اردو
مذکر، فصیح، رائج۔
عاشق تو تھا ہر حسن کبھو دیوانہ کب تھا
وا لٹو گیا حجاب تیرا ہی غضب ہوا   مومن

کب: (۲) کیونکر، کس طرح۔ اردو، فصیح، رائج
ہرگز آتی نہیں مری سانس کو آنچ
پیش جائے گی یہ برائی کب   رنگین دہلوی

کب: (۳) (نفی یا استفہام انکاری کے لئے)
کہاں، بھلا کیوں۔ اردو، فصیح، رائج۔
زاہد کب تیرے کہنے سے کروں گا ترک میں
چھوڑ کر جنت کیا ہے کوچۂ دلبر پسند   ناسخ

کب: (۴) کہاں کی جگہ۔ اردو، غیر فصیح، رائج
محل صرف۔

قول فیصل۔ اس مقام پر زیادہ تر کہاں،
بولتے ہیں۔

کب: (۵) زمانے کا بعد ظاہر کرنے کے لئے۔
یہ لفظ مکرر بولا جاتا ہے۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔
محل صرف۔ تم ڈاکٹر صاحب کو لے آئے اور نسخہ
بھی لکھوا لیا یہ بتاؤ کہ دوا لینے کب جاؤ گے
اور واپسی کب ہوگی۔

کب: (۶) (رے کے ساتھ) بڑی دیر کی جگہ
اردو، فصیح، رائج۔
اب تو باہر آ کہ ہم کب سے کھڑے ہیں منتظر
پیکر اپنا تیرے دروازے کا بازو ہو گیا   ناسخ

کَبَاب: (بالفتح) وہ قیمہ جس کو مسالے
اور گلاوٹ کے ساتھ آگ پر سیخ میں لگا کے
یا ہی توے پر سینکتے ہیں۔ فارسی، مذکر،
فصیح، رائج۔
اک طرف نانبائی بیٹھے تھے
شیرمال اور کباب بیچتے تھے   (گلشن عشق)

قول فیصل۔ کباب مختلف قسم کے ہوتے ہیں
ٹکیا کے کباب جن میں مسالہ اندر بھرا جاتا ہے
ان کو شکم پر کباب کہتے ہیں اور چنے کی دال
اور قیمے کے ٹکیا کے کباب کو شامی کباب کہتے
ہیں چھوٹے گولے کی شکل میں تیل کے تورے
کے مسالے میں جو کباب پکائے جاتے ہیں ان
کو پتیلی کے کباب یا گولے کے کباب کہتے ہیں
گول ٹکیا کی شکل میں بنے ہوئے کباب کو ٹکیا
کے کباب کہتے ہیں عوام، کباب کو کواب
بولتے ہیں فصحا بھی سہولت کی غرض سے
کواب بول جاتے ہیں۔ عربی میں گوشت کے
لمبے ٹکڑے جو بھوننے کی غرض سے کاٹے جاتے
ہیں ان کو کباب کہتے ہیں۔ فارسیوں نے
بھنے گوشت کے معنی میں استعمال کیا ہے

کباب: (۲) (کنایۃ) سوختہ، جلا ہوا،
بریاں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔
کچھ نہ پوچھو کہ آتش غم سے
جگر و دل کباب ہیں دونوں   میر

کباب بھوننا: کباب تیار کرنا، سیخ
پر کباب لگانا۔ اردو مصدر، متروک۔
قول فیصل۔ اس کا لازم کباب بھننا
بھی اب متروک ہے۔
آتش غم سے متصل یارو
دل نہیں یہ کباب بھنتا ہے   مصحفی

کباب تلنا: کباب کو روغن میں بریاں
کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کباب چینی: ایک دوا کا نام سنبل چینی
حب العروس۔ اردو، مونث، رائج۔
قول فیصل۔ یہ ایک قسم کے گول گول بیج ہیں۔

جو بیاہ مرچ سے بہت مشابہ ہیں۔ تیسرے درجہ میں حار و یابس ابن بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں نافع سلسل بول و محلل ریاح و مقوی معدہ ہے۔

کبابِ حسینی: ۔ ایک قسم کے کباب کا نام فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کبابِ دارائی: ۔ ایک قسم کے کباب کا نام فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کبابِ سیخ: ۔ وہ کباب جو سیخ پر لگا کے آگ پر سینکے جاتے ہیں۔ فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جل اٹھتا ہے جو یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں — آتش

کبابِ شامی: ۔ ایک قسم کے کباب کا نام (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے اسے شامی کباب کہتے ہیں۔

کباب کا آنسو: ۔ مذکر۔ وہ پانی جو سیخ کے کباب میں سے سینکتے وقت ٹپکتا ہے۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

دیکھا پگھلتا دل کا رخ آتشیں پہ آہ
آنسو بن کے بہہ گیا ہمیں آنسو کباب کا — صبا

قولِ فیصل ۔ اسی کو اشک کباب بھی کہتے ہیں۔

کباب کرنا: فعل متعدی۔ کباب تیار کرنا، کباب بنانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

دکھائے رند ان کو تیری آنکھ شراب گھٹا
بنے گوشت تو رہے وہ دل کو کباب گھٹا — صبا

کباب کرنا: فعل متعدی۔ جلانا، تکلیف دینا، رنج دینا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

شراب پینے کا تھا ابر میں مزہ اے چرخ
کباب کرنے کو کیوں آفتاب نکلا ہے — امانت

کباب کرنا: فعل متعدی۔ دکھ دینا، رشک سے دل جلانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

غیر کے ہاتھوں سے پی تو نے شراب اچھا کیا
رشک سے میرے کیا دل کو کباب اچھا کیا — ظفر

کباب لگانا: ۔ سیخ کے کباب تیار کرنا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

عمل درآمد ۔ مغلوں نے کباب لگا کر مچھلیوں کے حاضر کئے ہیں۔ یہ ضرور کباب کھا رہی ہے (طلسم خیال سکندری)

قولِ فیصل ۔ اس کا لازم کباب لگنا، بھی رائج ہے۔

کباب لگانا: فعل متعدی۔ آتش رشک و حسد میں جلانا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

مرے نصیب میں جلنا ہے آپ کے لئے عیش
یہ کباب لگائیں پئیں حضور شراب — رشک

کبابن: ۔ کباب بیچنے والی عورت، مؤنث (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کبابہ: ۔ ایک دوا کا نام، فارسی مذکر، رائج۔

قولِ فیصل ۔ اسی کو کبابہ خنداں بھی کہتے ہیں۔

کباب ہونا: فعل لازم۔ سوختہ ہونا، بریاں ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

گرے ہے شاخوں سے بلبل کباب ہو ہو کر
لگی یہ پھول کھلے باغ کی چمن میں آگ — مظفر

عمل درآمد ۔ اکثر آشیانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی کباب ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

کباب ہونا: فعل لازم۔ دل کے ساتھ دکھ پانا، رنج اٹھانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

پھر پی گیا یوں شراب کہ دل
ہو جاتا ہے کباب اے خدا چھو — ناسخ

کباب ہونا: فعل لازم۔ حسد یا رشک سے جلنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

غیروں سے مل کے پیتے ہو تم مست شراب ہو کر
غیرت سے جل گئے ہیں ہم تو کباب ہو کر — میر

اے ترک مست بہر خدا صید گاہ میں
آہو کباب ہوتے ہیں شوق شکار میں — آتش

کباب ہونا: فعل لازم۔ نہایت برا لگنا، ناگوار گزرنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

مجھ کو مست شراب ہونا تھا
محتسب کو کباب ہونا تھا — سالک مرحوم

کباب ہونا: فعل لازم۔ غصہ میں لال ہو جانا، آگ بگولا ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

دیا جس کے لکھنے والے کو جواب
ترک کب ہوتی ہے دل میں کباب — (لذت عشق)

کبابی: اسم مذکر۔ کباب بنا کر بیچنے والا۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

تری دعوت کے لئے کرتا ہے بلبل کو کباب
باغباں رکھتے ہیں سب کو کبابی ہو کر — میر

قولِ فیصل ۔ فرہنگ نور اللغات میں لکھا ہے۔ لکھنؤ میں اس کو کبابیا کہتے ہیں۔ اس پر اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ الحمد للہ لکھنؤ کی زبان سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ لکھنؤ میں دونوں لفظ مستعمل ہیں۔ پھیری لگا کر بیچنے والا کبابیا ہے اور کبابی نان بائی کو کہتے ہیں۔ نہ کہ کبابیا نان بائی۔ کبابی کی دکان سے کباب لے آؤ نہ کہ کبابیے کی دکان سے کباب لے آؤ۔ (فرہنگ اثر)

مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک

کبابی اور کبابیا دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بہت شائستہ اور تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر کوابی اور کوابیا ہے۔ صاحب فرہنگ اثری نے تفرقہ صحیح نہیں کہ پھیری لگا کے بیچنے والے کو کبابیا کہتے ہیں۔ عام طور سے پھیری لگا کے بیچنے والے گروہ کباب والا کہتے ہیں۔ کبائی یا کبابی اب کوئی نہیں بولتا۔

کبابی: بڑے کباب کرنے کے لائق مرغ۔ اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

کبابیا: کبابی۔ اردو، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ کوابیا زیادہ بولتے ہیں۔

کبادہ: (بفتح اول و دوم و چہارم) نرم کمان، مشق کرنے کی کمان۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

دکھا کر آپ سیدھی کمیں کا تیر لیا دے گی
بہت ترکش میں ناوک خنجر دل پر باندھ رکھوں عاجز [illegible] تسلیم

قول فیصل۔ کمزور کمان کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

یہاں ناتوانی زیادہ ہوئی
کمان کھینچے کھینچے کبادہ ہوئی (رشاد ... اختر)

عربی میں کباد جگر اول بمعنی رنج سہنا ہے۔ فارسیوں نے کبادہ بفتح اول معنی نرم کمان استعمال کیا ہے

کبادہ: بڑے نیزم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ [illegible] بولتے ہیں۔

کبار: (بالکسر) کبیر کی جمع۔ بڑے آدمی، بزرگ آدمی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کباڑ (بفتح اول) مختلف قسم کا [illegible] اسباب۔ اردو مذکر، عوام کی زبان

قول فیصل۔ زیادہ کاٹھ کباڑ ایک ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔

کباڑخانہ: وہ جگہ جہاں ٹوٹا پھوٹا بے مصرف اسباب ڈھیر ہو۔ کنایتہً وہ گھر جس میں چیزیں بے ترتیبی سے پڑی ہوں۔ اردو مذکر، عوام کی زبان

محل صحیح۔ تم نے کمرے کو بالکل کباڑخانہ بنا رکھا ہے کوئی چیز قاعدے سے نہیں رکھی ہے۔

کباڑی: پرانا اسباب اور مستعمل چیزیں بیچنے والا۔ نیلام کا لایا ہوا مال فروخت کرنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کباڑیا بولتے ہیں۔

کبائر: کبیرہ کی جمع، بڑے گناہ۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبت: (بفتح اول و کسر سوم) ہندی کا شعر، ہندی مذکر، اہل ہنود کی زبان

کب تک: کس وقت تک، کہاں تک، تاکے، انتہائے زمانہ کے استفہام کے واسطے۔ اردو، فصیح، رائج

ہائے کب تک نہ میں گھبراؤں گا اے دست جنوں
اب تو دامن بھی نہیں ہے کہ جل جاؤں گا۔ تسلیم

قول فیصل۔ اس جگہ کب تلک بھی بولتے تھے جو اب متروک ہے۔

خون دل کب تلک پیے کوئی
بے حیا بن کے کیا جیے کوئی (زہر عشق)

کب تھوکتے ہیں: کبھی متوجہ نہیں ہوتے بالکل خیال نہیں کرتے ہیں۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

جواں مردوں کو رغبت زن و دنیا سے نہیں مطلق
کب اس پر تھوکتے ہیں وہ کہ یہ قحبہ ضعیفہ ہے۔ سروش

کبد: (بفتحتین) کلیجا، جگر، مذکر، اطبا کی اصطلاح

قول فیصل۔ اس کی جمع اکباد ہے۔

کبڈا: بے ڈول، بے ہنگم، اردو مذکر، عوام و عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صحیح۔ ہاتھی کا نقشہ نکالا ہے اور [illegible] کو پسند نہیں کان ناک اور کبڈا جانور ہے (فسانۂ آزاد)

کبڈی: (بفتح اول و دوم و سوم مشدد مکسور) لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جس میں دو گروہ بناتے ہیں بیچ میں ایک حد فاصل مقرر کر کے مٹی کا ڈھیر رکھتے ہیں جس کو پالا کہتے ہیں۔ ایک لڑکا ایک گروہ کی طرف سے دوسرے گروہ کی حد میں "کبڈی کبڈی" کہتا ہوا جاتا ہے وہ اگر مخالف کے کسی آدمی کو چھو کر بغیر دم ٹوٹے پالے تک آ جائے تو یہ اسے مار آیا۔ وہ گروہ میں سے نکل کے علیحدہ جا بیٹھتا ہے اور اگر طرف ثانی کے کسی شخص نے اس کو پکڑ لیا اور پالے تک پلٹتے ہوئے نہ آنے دیا تو یہ مر گیا۔ اسی طرح کھیلتے کھیلتے کسی گروہ کے سب آدمی مر جاتے ہیں تو وہ گروہ ہار جاتا ہے۔ اردو مؤنث عوام کی زبان۔

سر مژگاں پہ آ کر دوڑتے ہیں طفل اشک ایسے
کبڈی کھیلتے ہیں جس طرح پیراک ساحل پر۔ اسیر

قول فیصل۔ اس کا صرف کھیلنا کے ساتھ ہے

کبڈی: بڑے کپا، وہ لکڑی جس میں لاسا لگا کر جانور پکڑتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے چھڑ یا کمپا کہتے ہیں۔

کبر: (بالکسر) تکبر، غرور، گھمنڈ، اپنے کو بڑا جاننا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کبر کس کس کے لئے باعث تذلیل ہوا۔ ناظم
مورد لعن تکبر سے عزازیل ہوا۔ رامپوری

قول فیصل۔ اس کا استعمال مختلف صورتوں سے ہے مثلاً (کبر خاک میں مل جانا)

کبر سب خاک میں مل جائے گا مغروروں کا

اک ذرا اگر، عمر جہاں میں گزر ہے۔ شود امیر

(کبر سے خالی رکھنا)

(اس مطلب ہے کہ سر کبر سے رکھنا خالی

نہ ہوں سرتاب وہ سودے جہاں بھر دیتا (ذوق)

کبر و نخوت ملا کے زیادہ بولتے ہیں۔ اسی طرح کبر و غرور بھی ملا کے استعمال کرتے ہیں۔

کبرا:۔ (بالفتح) ابلق، کالے اور سفید رنگ کا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عوام اس شخص کو بھی کبرا کہتے ہیں جسے برص یعنی سفیدی کا عارضہ ہو تانیث کے لئے کبری مستعمل ہے۔

کبر سن:۔ کہن سال بوڑھا، پیر عمر رسیدہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ کبیر السن بولتے ہیں۔

کبر سنی:۔ بڑھاپا، عمر کی بڑائی۔ فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بسکون با (کبر سنی) ہے۔

کبریٰ:۔ (بالضم۔ تلفظ: کُبرا) بہت بڑی بہت بزرگ، اکبر کی تانیث۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ماں، باپ، استاد اور بزرگ کی خدمت انسان کے لئے سعادت کبریٰ ہے۔

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں عربی فارسی ترکیب کے ساتھ ہی زبانوں پر ہے جیسے خدیجۃ الکبریٰ، مریم کبری، زینب کبریٰ، قیامت کبریٰ وغیرہ

کبریٰ:۔ منطق کی شکل کا دوسرا قضیہ عربی اصطلاح منطق

محل صرف۔ یہ استدلال تو ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ نماز جماعت سے نہیں پڑھتے اور جو نماز جماعت سے نہ پڑھے وہ جنتی ہے تو تم بھی جنتی ہوا اور ظاہر ہے کہ اس شخص کا کبری مسلّم نہیں (دربار اکبری)

قول فیصل۔ منطق میں صغریٰ اور کبریٰ دو قضیوں سے نتیجے نکالتے ہیں پہلے قضیے کو صغریٰ اور دوسرے کو کبریٰ کہتے ہیں۔

اگر پیالہ ہو صغریٰ تو ہو سبو کبریٰ

نتیجہ یہ ہے کہ سرمست ہیں صغیر و کبیر (ذوق)

کبریٰ:۔ امام حسینؑ کی بڑی صاحبزادی جن کا پورا نام فاطمہ کبریٰ تھا۔ امام حسینؑ کے ساتھ زینبؑ و ام کلثومؑ کی طرح آپ بھی واقعات کربلا میں شریک رہیں۔ بعد شہادت امام اپنے بھائی امام زین العابدینؑ اور اپنی پھوپھیوں اور ماں بہنوں کے ساتھ قید شام کی سختیاں بھی اٹھائیں۔

کبریا:۔ (بکسر اول و سوم) خدا کا نام۔ فارسی مذکر، رائج۔

بے حد کہ جس کا نہ حد سے ٹھہرائے گا

تو کبریا کو وہم حد دے ٹھہرائے گا (جوش ملیح آبادی)

قول فیصل۔ یہ عربی لفظ ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں بزرگی، بڑائی۔ فارسی والوں نے خدا کے نام کی جگہ استعمال کیا۔

کبریائی:۔ اونچا درجہ عظمت و بزرگی۔ برتری خدائی صفت۔ فارسی صفت، مونث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر سارے آدمی شبانہ روز عبادت کریں تو اس کی عظمت و کبریائی میں ذرا بھی نہ افزونی ہوگی (توبۃ النصوح)

کبریت:۔ بکسر اول و سوم و یائے معروف۔ گندھک عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کیوں کر اس سے ملائے ہم کو کوئی

سرخ کبریت مل نہیں سکتی (فغان دہلوی)

قول فیصل۔ فارسی میں دیاسلائی کو بھی کہتے ہیں۔

کبریت احمر:۔ لال گندھک جو نہایت کمیاب اور اکسیر کا جزو اعظم ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

کبریت احمر شمردن:۔ معدوم، کمیاب، عنقا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں بہت کم زبانوں پر ہے۔

کبڑا:۔ (بالضم) جس کی پیٹھ پر کوب نکلا ہو جس کی پیٹھ جھک گئی ہو۔ اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مونث کو کبڑی کہتے ہیں۔

کبڑاپن:۔ پیٹھ کا خم، کبڑا ہونا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

کبڑن:۔ (بالفتح اول و سوم) ترکاری بیچنے والی مسلمان عورت، کبڑیا کی تانیث۔ اردو مونث، رائج۔

اوچھی کہاں کبڑن کیا سبز رنگ بیٹھی

سودا جو پاس ہوتا جو چاہتی سو لیتی (لا علم)

کبڑی:۔ ٹیڑھی چھڑی۔ اردو مونث قلیل الاستعمال

کبڑیا:۔ (بالفتح اول و سوم) ترکاری بیچنے والا مسلمان سبزی فروش۔ اردو، مذکر، رائج۔

کبڑی تولا کھ چلے جب کب چلنے بھی دے:۔ چاہو جتنے کچھ کر مجبوریاں لاحق۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

کبڑیے کی اگاڑی قسائی کی پچھاڑی:۔ (کبڑیے یعنی) جب سبزی خریدے تو ہوشیاری یہی ہو کہ پہلے خریدے اس لئے کہ کبڑیا پہلے عمدہ سبزی بیچتا ہے اور آخر میں خراب مال فروخت کرتا ہے اور قسائی کے یہاں جب گوشت خریدے تو آخر میں اس لئے کہ قسائی ابتدا میں خراب مال بیچتا ہے۔ آخر میں اچھا مال فروخت کرتا ہے۔ اردو مقولہ، رائج۔

کب سے:۔ (بے الکسر) وقت۔ سے، کتنے زمانے سے کتنی مدت سے۔ اردو ظرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ زمین تمہارے قبضے میں کب سے ہے تمہیں اس کا ثبوت دینا ہوگا۔

کب سے:۔ دیر سے، عرصے سے، مدت سے۔

ہیں لی گئے قدیم زمانے میں کبوتروں کے ذریعہ خط بھی بھیجے جاتے تھے ایسے کبوتر یا کسی پرند کے پروں کو جمع کر کے اڑاتے ہیں اور ان کو بھی کبوتر کہتے ہیں۔

کبوتر اٹھانا: مص (متعدی) ٹکڑی کے کبوتروں کو اڑانا۔ اردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ شہزادے ایسے کبوتر بازوں کی ٹکڑی تقریباً ڈیڑھ سو کبوتروں کی تھی جب چھت سے [illegible] اٹھائے جاتے تھے اور [illegible] کرتے تھے تو [illegible] ہوتا تھا۔

قول فیصل۔ اس کا لازم کبوتر اٹھنا بھی زبانوں پر ہے۔

کبوتر اڑانا: مص (متعدی) ٹکڑی کے کبوتروں کو پرواز دینا تاکہ وہ دوسرے کبوتروں سے لڑیں۔ اردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل نظم۔ کبوتروں کا شوق وہ شوق ہے کہ کبوتر اڑانے کا شوق جسے بھی ہو۔ اس نے زندگی بھر کبوتر بازی نہیں چھوڑی۔

قول فیصل۔ بچے کبوتر اور کسی پرند کے دسو کے پر اڑاتے ہیں اور انہیں بھی کبوتر اڑانا کہتے ہیں یہ ایک قسم کا کھیل ہے۔

مرغ دل جب سے ترپ کا ہے صید
جب کبوتر اڑاتے تھے پر کا ناسخ

ٹکڑی کی شکل میں اڑائے جانے والے کبوتروں کو اڑان کے کبوتر کہتے ہیں

کبوتر اٹھنا: مص (لازم) کبوتر کو فضا میں پرواز ہونا۔ اردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل نثر۔ کبوتر بازوں نے شہری کبوتر کی یہ عادت لی ہے کہ وہ جس چھت سے اٹھتا ہے اسی چھت پہ آکے بیٹھتا ہے۔

قول فیصل۔ بچے کبوتر اور کسی پرند کے پروں سے کھیلتے ہیں ان کے اڑنے کو کبوتر اڑنا کہتے ہیں

وہ گئے بال و پر طبیعت کے اطفال میں
کوئی کہتا تھا کہ اڑتے ہیں کبوتر باغ میں تجر

کبوتر باز: ٹکڑی کے کبوتروں کو چھت سے اٹھا کے دوسری ٹکڑیوں سے لڑانے والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

یوں سراسیمہ ہے صحبت میں امیروں کی غریب
حال تیرا ہے جیسے تا بوتے کبوتر باز میں امیر

کبوتر باز کی چھتری: مص وہ چھتری جو ایک بڑے بانس کی چھتری پر باندھ کر کبوتر باز اپنے گھر پر نصب کرتے ہیں اور اس پر کبوتر بیٹھتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کبوتر باز جو صرف گرہ باز کبوتر پالتے اور اڑاتے ہیں اسی چھتری سے کام لیتے ہیں۔

کبوتر بازی: کبوتر اڑانے کا شغل۔ فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ قدیم زمانے میں دلی اور لکھنؤ میں کبوتر بازی کا بڑا زور تھا۔ اب گرانی کی وجہ سے کمی ہو گئی ہے

کبوتر با کبوتر باز با باز
کند ہم جنس باہم جنس پرواز

ہر شے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے
فارسی مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ فارسی کا شعر ہے جو بطور ضرب المثل زبانوں پر ہے۔ مولف نور اللغات نے لغت کا جز بنانے کے لیے پہلے مصرع کو دوسرا اور دوسرے کو پہلا کر دیا ہے۔ شعر در اصل اس طرح ہے:

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کبوتر بند کرنا: مص کبوتروں کو ڈربوں میں بند کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ڈربے جب مرغیاں بند کی جاتی ہیں۔ کبوتروں کو ڈھابلی یا کسی کوٹھڑی وغیرہ میں بند کرتے ہیں۔

کبوتر بلند ہونا: مص گرہ باز کبوتر کا اتنا بلند ہو کے اڑنا جو حد نظر سے بھی آگے ہو۔ اردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ شیخ جمال رکاب گنج والے کے کبوتروں میں یہ صفت تھی کہ صبح کو چھتری سے اڑ کے بلند ہو جاتے تھے اور مغرب سے کچھ پہلے اترتے تھے۔

کبوتر پرپا: ایک قسم کا کبوتر ہے جس کے پاؤں پر بھی پر ہوتے ہیں وہ اڑنے میں بہت کمزور ہوتا ہے۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو پاموز کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو پاموز کہتے ہیں یا شیرازی۔ (فرہنگ اثر)

مگر یہ ضروری نہیں کہ جو کبوتر شیرازی ہو وہ پاموزی ہو۔ کیوں کہ اڑان کے شیرازی عام طور سے پاموز نہیں ہوتے۔

کبوتر حرم: حرم کے کبوتر کا شکار کرنا منع ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات کو کبوتر حرم کے معنی یہ لکھنا چاہیے تھے کہ وہ کبوتر جو [illegible]

رہتے ہیں۔ احترام کعبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کا شکار شرعاً ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

کبوتر خانہ :۔ (۱) وہ جگہ جہاں کبوتر بند کئے جاتے ہیں۔ فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

کبوتر خانہ :۔ (۲) وہ جگہ جہاں آمد و رفت لگی رہے۔ مسافر خانہ۔ سرائے وہ جگہ جہاں پر ایک آوے اور ایک جاوے۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کبوتر کا تباہ ہونا :۔ کبوتر کا گھر سے اڑ کے راستہ بھول جانا اور چاروں طرف اڑتا پھرنا۔ اردو مصدر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

مثل مرغ۔ کل سے مجھے بڑا صدمہ ہے میرے جاد بچے جو باک جی ہو گئے تھے۔ تباہ ہو گئے۔

کبوتر کے ٹکڑی کا :۔ وہ کبوتر جو ایک ساتھ چھت پر اڑائے جاتے ہیں تاکہ دوسرے کی ٹکڑی سے لڑیں۔ اردو صفت۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

بے پر بالی میں شیخ و برہمن سے ہیں جدا
ان کی ٹکڑی کے کبوتر ہیں نہ ان کی غول کے — شاد

کبوتر کا چرنا :۔ کبوتر کا اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر دانہ کھانے کا عادی ہونا۔ اردو مصدر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کیا ہوئے خط کو لے کے مرے راہ میں تباہ
گو چگے میں یار کے ہیں کبوتر چرے ہوئے — آتش

قول فیصل۔ ایسے کبوتر جو گھر میں دانہ کھانے کے بجائے کھیتوں وغیرہ میں جا کے اپنا پیٹ بھر کے چلے آتے ہیں۔ ان کو چرنیا کے کبوتر کہتے ہیں۔

کبوتر کا گونجنا :۔ کبوتر کا مست ہو کے غرغوں کی آواز نکالنا۔ اردو مصدر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

نامہ کیا یار کو پہنچا یا کہ معراج ہوئی
عرش پر بیٹھ کے گونجے گا کبوتر اپنا — بحر

کبوتر کھولنا :۔ کبوتروں کو وقت معینہ پر ڈھابلی وغیرہ سے باہر نکالنا۔ اردو مصدر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کبوتر کی طرح لوٹنا :۔ نہایت تڑپنا، لوٹن کبوتر کے مانند زمین پر لوٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں لوٹن کبوتر ہو جانا۔ ہر کبوتر زمین پر نہیں لوٹتا۔

کبوتر لڑانا :۔ کبوتروں کی ٹکڑی کو اڑا کے دوسرے کی ٹکڑی سے لڑانا۔ اردو مصدر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

نہ اڑائیں گے کبوتر نہ اڑائیں گے تنگ
کو ٹھے پر ان کے ہے منظور لڑانا آنکھیں — رشک

کبوتر مارنا :۔ (۱) صیدی کے کبوتر کو پکڑنا۔ اردو مصدر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

الحذر اے عاشقو! دیکھئے ہوتا ہے کیا
جان پر کھیلے ہیں ہم اس کا کبوتر مار کے — مصحفی

کبوتر مارنا :۔ (۲) کبوتر کا شکار کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

طائر نامہ بر اپنا تو نہ ہوا اے تقدیر
آج سنتا ہوں کوئی اس نے کبوتر مار ا — صبا

کبوتری :۔ (۱) (بسکون چہارم) کبوتر کی مادہ، اردو مؤنث۔ فصیح، رائج۔

مثل مشہور۔ افسوس ہمارے شیرازی کا جوڑ بیکار ہو گیا۔ کبوتری گو بلی لے گئی۔

کبوتری :۔ (۲) (کنایۃً) ناچنے والی۔ دہقان عورت۔ اردو مؤنث۔ متروک۔

یہ لونڈا جان نسلاً بازیاں جو کھاتا ہے
کبوتری کا جنا ہے وہ یا کسی رنڈی کا — جان صاحب

کبوتری :۔ (۳) (کنایۃً) خوبصورت عورت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

کبود :۔ (۱) (بفتح اول و ضم دوم و واؤ معروف) نیلا، نیلگوں، آسمانی۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبود رنگ ہے مستی کو بیرے ہونٹوں میں لال
ملیں جو دونوں تو پیدا نہ کیوں ادا صحت ہو — ناسخ

کبود :۔ (۲) آسمان کی صفت میں مستعمل ہو۔ فارسی قلیل الاستعمال۔

چرخ کبود جس کو کہتے ہیں اہل خاک
نالے کئے ہیں ہم نے ہوا سے دھواں طلب — امیر

کبود چشم :۔ (بسکون چہارم) وہ شخص جس کی آنکھ میں سبزی یا نیلاہٹ جھلکتی ہو۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کبود ہونا :۔ نیلا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

واں ہوئے مستی سے لب ان کے کبود
پیٹ کر منہ ہم نے یاں نیلا کیا — رند

کبودی :۔ (واؤ معروف) نیلاہٹ، سیاہی۔ فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

داغ دل کی کبودی، دہن یار کا چھالا — انیس

کبودی چشم :۔ (باضافت) آنکھ کا نیلا پن جو علم قیافہ میں بے وفائی کی علامت ہے۔ فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھو :۔ (واؤ معروف) کبھی، کسی وقت، اردو، متروک۔

دل سے عشق رخ نکو نہ گیا
جھانکنا تاکنا کبھو نہ گیا — میر

کپٹ ہونا: ۔ کدورت ہونا، رنجش ہونا، دل میں کھوٹ ہونا۔ اردو، عرف، عورتوں اور عوام کی زبان

مری طرف سے کپٹ جس کو ہو الٰہی کرے
جو سچ پوچھو تو ہو اس کے حق میں یہ دعا — رنگین

قول فیصل: دل میں کپٹ ہونا بھی بولتے ہیں۔

ہم مرشدوں کی قبریں پامال کر چکے
دل میں کپٹ رہی ہی ابھی تک وہی گھمنڈ — شاہ لکھنوی

ملا ہیں ترے کپٹ ہو نہیں جی میں میرے کھوٹ
جس طرح چاہے مجھ کو زمانی تو جان دیکھ — رنگین دہلوی

کپٹی: (بالفتح) کپٹ رکھنے والا، کینہ ور، کینہ پرور، منافق، حاسد، بیری۔ کدورت رکھنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپٹی کی ریت مرن کی ریت: ۔ کینے آدمی کی دوستی میں ہمیشہ خطرہ ہوتا ہے۔ (کنایۂ اقوال و امثال)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑ: ۔ (مرکبات میں) کپڑا کا مخفف۔ اردو، رائج۔

فقط خادمن کا کپڑ پھاڑ تھا
کہ ہونا بھی وال جھاڑ جھنکاڑ تھا — میر

قول فیصل: لکھنؤ میں صرف (کپڑ چھان) کی ترکیب سے رائج ہے۔ کپڑ پھاڑ جیسا کہ میر نے کہا ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑا: ۔ (بالفتح) سوت، ریشم اور اون وغیرہ کے تانے بانے سے بنی ہوئی مشہور چیز جو اوڑھنے بچھانے اور پہننے وغیرہ کے کام آتی ہے۔ اردو مذکر، فصیح رائج۔

سرو ہے باغ جہاں میں اداں جسم نام حسد
ہے بجا اس کو نہ دے جو کپڑا اجال کا — ناسخ

قول فیصل: یہ سنسکرت کے لفظ (کرپٹ) کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اس کی جمع کپڑے اور اپنے محل پر کپڑوں بولتے ہیں۔

کپڑا: ۔ لباس، پوشاک یعنی قمیص، پجامہ، شیروانی وغیرہ۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صحیح: آپ اپنے جسم کا پہنا ہوا کوئی کپڑا ہمیں دے دیجئے۔

کپڑا اتارنا: ۔ کپڑا بدن سے جدا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے بصیغۂ جمع (کپڑے اتارنا) بولتے ہیں۔

کپڑا اوڑھنا: ۔ کپڑے سے اپنے تئیں ڈھانکنا، کپڑا اوپر لینا، دوپٹہ سر پر ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں کپڑا ڈالنا کہتے ہیں۔ جیسے کھلے تن رہی ہو تو سر پر کپڑا ڈال لو ورنہ بیمار زیادہ ہو جاؤ گی۔ اوڑھنا کا استعمال دوپٹہ اور چادر وغیرہ پر ہوتا ہے۔

کپڑا بننا: ۔ (بُننا بالضم) تانا بانا کرکے کپڑے کا تیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: بُننا (بالضم) کے بجائے اہل لکھنؤ بِننا (بالکسر) بولتے ہیں۔

کپڑا پہننا: ۔ لباس پہننا۔ اردو عرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے بصیغۂ جمع (کپڑے پہننا) بولتے ہیں۔

کپڑا پہنئے جگ بھاتا، کھانا کھائے من بھاتا: ۔ لباس عام پسند اور خوراک اپنی پسند کے موافق کھانے سے آدمی اچھا رہتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

کپڑا اچھل جانا: ۔ کپڑے کا مسک جانا، کپڑے کا پھٹ جانا۔ اردو عرف، دہلی کی زبان

کہا وحشت نے یہ کہ جائے بیری میرا
دیکھ کپڑا اچھل پڑتا ابھی چل جاؤں گا — ذوق

قول فیصل: اہل لکھنؤ کپڑا مسک جانا یا نکل جانا بولتے ہیں۔

کپڑا اٹنا: ۔ کپڑا۔ اردو، عورتوں کی زبان

محل صحیح: جیسے کہ جتنا کپڑا اٹنا تھا وہ بوا صاحب اپنے میکے میں رکھ آئیں۔

کپڑا لتا: ۔ کپڑا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل: بصیغۂ جمع (کپڑے لتے) زبانوں پر زیادہ ہے۔

کپڑا لینا: ۔ حیض والی عورت کا لتہ (حیض کی گدی) استعمال کرنا۔ اردو عرف، عورتوں کی زبان۔

کپڑا نکل جانا: ۔ کپڑا پھٹ جانا، کپڑے کا مسک جانا۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح: عجب کپڑا ہے سیون کے پاس سے کئی جگہ سے نکل گیا ہے۔

کپڑا نہ لتہ مسی ملے العبتہ: ۔ غلطی جہاں زیب و زینت کی ہوس وہ بھی غیر مناسب۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان

کپڑا نیا کرنا: ۔ نیا لباس اچھا دن دیکھ کے پہلے پہل پہننا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح: درزی کپڑے دے گیا ہے۔ آج جمعے کا دن بھی ہے نہا دھو کے نیا کر لو۔

کپڑاہن: ۔ کپڑ گند۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑپھول (یا) کپڑا ڈھول: ۔ ایک قسم کا

کتابی چور :- تصنیف چرانا، پرائی تصنیف میں تصرف کرکے اپنی تصنیف قرار دے لینے والا جس طرح پرانی لغات کے بہت سے چور ہمارے ہی زمانہ میں دلی اور رام پور وغیرہ میں ہوئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتابی چہرہ :- کسی قدر لمبا چہرہ - [illegible]

کتابی چہرے کے ملا کو حسن معنی میں
کتاب لغت سوا ہے شعور دیکھا ہو ...

قول فیصل - کتابی رخ اور کتابی رو بھی نظم ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کہیں لگے ہم تو نہ مصحف رخ کتابی کو
کتابی رخ یہ ہی شان ہے کہ ایماں ہو تو سب کچھ ہو — داغ

وہ کتابی رو نہ کر دوے رنگا زلف دراز
... مختصر ہوے ... (رشک)

اسی معنی پر صاحب فرہنگ الاودات نے کتاب رو چہرہ بھی لکھا ہے جو بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

کتابی کافر :- وہ شخص جو اہل کتاب میں سے منکر اسلام ہو۔ مذکر۔

عاشق چہرہ ہوا چندہ گیسو نہ ہوا
دل تو کافر بھی کتابی ہوا سجدہ نہ ہوا — داغ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتا پائے تو سوا من کھائے نہیں تو چاٹ کر رہ جائے :- جب کتے کا یہ حال ہے تو تعجب ہے اگر انسان اپنی روزی پر قناعت نہ کرے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل - اب یہ مثل بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتا دیکھے گا نہ بھونکے گا :- جس ... کو کسی کی خبر ہوگی نہ نقصان پہنچے گا یعنی دیکھنے سے انسان کی ہوس بڑھتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ یہ مثل نہیں بولتے۔

کتارا :- ایک قسم کا نیلا گنا - اکھ، اوکھ جس کے رس سے گڑ کھانڈ وغیرہ بناتے ہیں ... مذکر۔

ختم ہے شیریں ادائی اس ستم ایجاد پر
... میں نیزہ تھا جس دم کتارا ہو گیا — اسیر

(دیکھو) ... اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس کی لمبی لمبی پوریاں کتر کر کولھو میں رس نکلنے کے واسطے ... دیتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں اب نہیں بولتے بلکہ ... اب خصوصیت سے زبانوں پر ہے۔

کتارا :- کٹار، خنجر - اردو، مذکر۔ محل صرف - قسم خدا کی کتارا (بالفتح) ادوں گا او گیدی - (فسانہ آزاد)

قول فیصل - اب اس محل پر کٹار یا کٹاری بولتے ہیں۔

کتا راج بٹھایا وہ چکی چاٹنے آیا :- کمینہ آدمی عزت و مرتبہ پاکر بھی اپنی خلقی عادتیں نہیں چھوڑتا ہے۔ (گنجینہ اقوال و امثال)

کتا گھاس :- ایک قسم کی گھاس جو اکثر آدمی کے جسم سے کپڑوں سے چمٹ جاتی ہے اس کی بال میں خار دار ہوتے ہیں - اردو، مونث۔

سنگ دنیا ہیں ... بھی دامنگیر دنیا ہے
کہ اس کتے کی مٹی سے بھی کتا گھاس پیدا ہو — ذوق (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے حالانکہ ... اس گھاس کی ... کو کہتے ہیں جسے شاعر نے کتا گھاس کہا ہے۔ کتا گھاس دہلی کی زبان ہو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتا موتا :- ککر مُتا - مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں کتا موتا کوئی نہیں بولتا، سب کُکُر مُتّا (بالضم اول و فتح سوم) بولتے ہیں۔ مولف نور اللغات نے معنوں میں ککرمتا کو بضمتین (کُکُرمُتا) لکھا ہے جو دیہاتیوں کی زبان ہو۔

کتاں :- (بالفتح اول و نون غنہ) السی، ایک قسم کا تخم جس کے بھگونے سے لعاب پیدا ہوتا ہے۔ فارسی، مونث، اطبا کی اصطلاح

رو برو سے ... جب ٹھہرا کتاں
زخم دل پر پھر کیا رہتی کتاں — منیر

قول فیصل - اطبا تخم کتاں کی ترکیب سے نسخوں میں لکھتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے بہ تشدید حرف تا بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

کتاں :- ایک قسم کا مہین کپڑا ... نسبت شعرا کا خیال ہے کہ چاند کے سامنے ... سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

چاک ہیں عشاق کے سینوں میں دل مثل کتاں
چاند سا مکھڑا اترا اے ماہ تاباں دیکھ کر — ...

دل صاف ہیں نہ عالم اسباب میں گیا
ہوائی چاندنی جو میسر کتاں ہوا — آتش

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ایک قسم کا باریک کپڑا جو علف یعنی گھاس سے تیار کیا جاتا ہے اس کی طبیعت سرد و خشک ہے اس کا پہننا بدن کے

رکھی ہیں بہت سی کتلیں کام کی بھی تھیں۔

کتل :- مٹی کے برتن کا سوراخ دار یا ایک ٹکڑا جس کو لڑکے ہوا میں اچھالتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے بچے اور عوام اسے "ٹھیکل" کہتے ہیں۔

کتل :- مٹکا یا کھپری وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اردو معماروں کی اصطلاح۔

محل نثر۔ تم سے کہا تھا کہ کتلیں اٹھا لو پلاستر ہونے والا ہے مگر تم نے ابھی تک نہیں اٹھائیں سب صفا کھردرا ہو جائے گا۔

کتلا :- پھانک، ٹکڑا۔ ہندی، مذکر، عوام کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ خواص قتلا کہتے ہیں لیکن اہل لکھنؤ عام طور سے قتلا ہی کہتے ہیں خواص کی کوئی خصوصیت نہیں۔

کتل کا بگھار :- کوکو کے گلے میں پتھر کے ٹکڑے ڈال کر اس سے دال بگھارتے ہیں تاکہ سوندھی ہو جائے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتم :- (بالفتح) پردہ، حجاب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جوشِ وحشت میں ہے یہ جامہ دروں کی یہ دلیل
پردۂ کتم عدم سے ہر اک انساں نکلا حباب

کتمان :- بالکسر، پنہاں رکھنا۔ چھپانا، پوشیدگی عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عالم ہستی کو تھا مدنظر کتمانِ راز
ایک شے کو دو سمجھنے کا سبب کر ڈالا — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ زیادہ تر کتمانِ راز ہی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

کتنا :- کس قدر، کس تعداد میں، کس انداز سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ کیا تم نے یہ مثل نہیں سنی کہ سیر جی ہے حاکم گدھی پوچھے کتنا پانی۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں اسی محل پر کتّا (بکسر اول و تشدید) بولتی ہیں۔

کتنا :- کثرت کے لئے بہت زیادہ۔ اردو فصیح، رائج۔

دل پر آبلہ کو آہ میں کس کس کو دوں
ایک یہ خوشۂ انگور ہے یہاں کتنے — نصیر

کتنا :- کہاں تک، کس حد تک۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ میں تمہارے لڑکے سے عاجز ہو گیا ہوں کتنا سمجھایا مگر اس کا دل پڑھنے کی طرف نہیں اٹھتا۔

کتنا :- چاہے جس قدر، جتنا بھی، جس حد تک ممکن ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

گرم تم کتنا کرو اپنے سمندِ ناز کو
کب پہنچ سکتے ہمارے ہوش کی پرواز کو — ناسخ

قول فیصل۔ اب زیادہ تر "ہی" کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہو جو فصیح ہے۔

کتنا :- (بفتح اول) کاتا جانا۔ اردو، مذکر، رائج

کتنا :- (بضم اول) اندازہ کیا جانا، تشخیص ہونا، تخمینہ ہونا۔ ہندی۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- "لکھنؤ کے قرب و جوار میں کوتنا کہتے ہیں (واؤ معروف) عموماً غلے کے تخمینے کے لئے مستعمل ہے۔" فصحا اس کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔

کتنا ایک :- کس قدر، کہاں تک، بہت سا، کثیر تعداد ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ تم بہت خوش ہو کہ کتنا ایک حصہ تو تم کو دیا لیکن پھر اور مانگے جا رہے ہو۔

کتنا بعد کو پہنچتے ہیں :- جس جگہ علانیہ بیوقوف احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ بھی کتنا بعد کو پہنچتے ہیں یا تم بھی کتنا بعد کو پہنچتے ہو کہہ کر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ یہ محاورہ نہیں کنایات کو پہنچتے ہیں محاورہ وہ ہو انشا کی دریائے لطافت میں اسی طرح درج ہے، مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہوں لیکن اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتنا منہ ہے :- محاورہ۔ نہایت بے آب اور بے رونق ہے، بالکل چمک جاتی رہی ہے۔ عورتوں کی زبان۔ ہندی۔

بنایا ہو کمبخت نے ماند کتنا ہو نہ ایسا کوئی خریدار ہوتا
لکھے نسخے بے ربط ہیں جلتی ہو جلائی ہے اس جوتی والے کے سر ادھوتا
(رنگین) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کتنا ہی :- ہر چند، کس قدر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تمہیں اس سے کیا سروکار کتنا ہی بوسیدہ مکان سہی لیکن مجھے پسند ہے۔

کتنوں کا :- بہت سے لوگوں کا، کتنے لوگوں کا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

نہیں خبر نہیں پر بعض لوگ کہتے ہیں
کہ خون کتنوں کا اس پان اس مسی پر ہو — مصحفی

کتنی :- وہ ظرف جس میں کاتنے کا سامان رکھا جائے۔ ہندی، مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتنی :۔ کس قدر، مقدار اور تعداد ظاہر کرنے کے لئے، کس درجہ، بہت۔ اردو، فصیح و رائج۔

اس کی دختر نے کتنی اداؤں ہو لیں قرض
لاکھ برباد سہی آپ کا دیوانہ تو ہے — آل احمد سرور

کتنے :۔ بہت سے، بہتیرے، کس قدر، کس درجہ کثرت ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو، فصیح و رائج۔

جس کے دل پر چل گئے کاوش مژگاں کتنے
قتل کرتے ہو اسے تم بھی ہو نادان کتنے — عاقل زود شکنی

عشق میں آئی نہ دم بھی نہ وہ چادر کی دوست
کتنے اس کھیت میں مارے گئے تلوار کی مرت — مصحفی

کتنے ایک کی :۔ کس قدر، کتنی۔ اردو، دلی کی زبان۔

محل نظم۔ کیوں حضرت وجہ معیشت یہی کرایہ وغیرہ سے ہوگی۔ آخر کتنے ایک کی آمدنی ہے روزیا ماہوار۔

کتنے بزرگ ہیں :۔ کتنے بھلے آدمی ہیں، جس جگہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ بھی بڑے بزرگ ہیں، آپ بھی کتنے بھلے آدمی ہیں کہہ کر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لفظ بزرگ کی کوئی خصوصیت نہیں مختلف طریقوں سے اس کا استعمال کسی کے ساتھ کرتے ہیں جیسے آپ بھی کتنے سیدھے ہیں، آپ بھی کتنے بھولے ہیں وغیرہ۔

کتنے بھونڈے ہو :۔ (بواو مجہول و نون غنہ) بد ذوق ہو۔ عوام کی زبان (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کتنے پانی ہیں :۔ کس قدر حوصلہ ہے، کس قدر قوت ہے، کتنا ظرف ہے، کہاں تک دسترس ہے، کہاں تک تہہ ہے، کس قدر واقفیت ہے۔

شکرباری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو
کتنے پانی میں ہیں فوارے ذرا دیکھیں تو — ذوق

کتنے پانی میں ہیں ذرا دیکھو
وہ نہ آئیں گے تم بلا دیکھو — داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ کتنے کتنے پانی میں ہو۔ اس طرح بھی بولتے ہیں، لیکن اب اس صورت سے زبانوں پر نہیں ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

کتنی دور ہے :۔ دور نہیں ہے۔ نزدیک ہے۔ بالکل قریب ہے۔ اردو صرف، فصیح و رائج۔

عرش کتنی دور ہے آ گیا وہ آ گیا
اور بڑھ آہ رسا صد آفریں صد مرحبا — راسخ

کتنے گرم ہو :۔ بے تکلفی اور خوش اختلاطی میں دوست سے کہتے ہیں۔ دور بے تکلف (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کتنے کا مال ہے :۔ کیا دام ہیں، کیا تخمینہ ہے

پوچھوں اسی بہانے سے دکھلا کے جنس دل
کتنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ میں — قلق

قول فیصل۔ مال کی قید نہیں مختلف طریقوں سے اس کا استعمال ہے جیسے کتنے کا مکان ہے، کتنے کی چیز ہے، کتنے کی جائداد ہے وغیرہ۔

کتنے ہیں :۔ (وہ۔ آپ کے ساتھ) کتنا ظرف یا حوصلہ یا حیثیت ہے۔

سر جھکائے ہیں کھنچے سو دار
ہم بھی دیکھیں کہ آپ کتنے ہیں — شاد (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کُتوال :۔ (بضم اول و سکون دوم) مخفف کوتوال اردو، مذکر، متروک

کتنا تھا کوئی مجھ سے ہوا تجھ سے کیا گناہ
کتوال نے گدھے پہ مجھے کیوں کیا سوار — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کتوال کو کوتوال چبوترہ بھی لکھا ہے، اب یہ بھی متروک ہے۔

کتوانا :۔ (کاتنا کا متعدی المتعدی) کسی سے سوت کاتنے کا کام لینا۔ اردو، رائج۔

کُتوانا :۔ (بضم اول و سکون دوم) کسی سے اندازہ کرانا۔ ہندی، متعدی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتوں سے منہ چٹانا :۔ بعض لوگ کتوں سے اپنا منہ چٹواتے ہیں۔

یا جھوٹے ہاتھ کتے کو مارا نہ تھا کبھی
یا کتوں سے چٹاتے ہیں اب اپنے منہ کو بھی — امیر مینائی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مصنف نے ایسے شخص سے مراد لی ہے جو حد درجہ خسیس کنجوس مکھی چوس ہے۔ حضرت مؤلف نہ معلوم کیا فرماتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ لیکن اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کتوں کے پاس جانا :۔ برا فعل کرانا، برے سے برے اور کمینے سے کمینے آدمی سے منہ کالا کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل نظم۔ میں آپ سے کہتی ہوں کہ جب مجھ سے اس سے بنا پا ہوا اور اس کو میں نے اپنے گھر بلایا جب تو میرے آدمی نے اسے دیکھا۔ اس کو یہ لازم تھا کہ میرا ہی گھر اجاڑنے یہ کتوں کے پاس جاتی مگر اس سے بات نہ کرتی۔ اس نے کہا کتوں کے پاس تو آپ جاتی تیرے ہوتے سوتے جاتے (رسم ہوش ربا)

کتوں گھیری :۔ (بیائے مجہول) فاحشہ عورت (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اسی محل پر عورتیں روڈن گھیری یا رنڈی

گھیری بولتی ہیں۔

کتھا :۔ ایک پودے کا ست جو پان کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کتھے کا درخت کہتے ہیں پودے کو صرف کتھا نہیں کہتے۔

کتھا :۔ (بفتحتین) ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کے حالات جو برہمن بیان کرتے ہیں۔ سنسکرت، مونث

یخ داؤں اک بات سے پنڈت کی کتھا میں کھنڈت (ذوق)

کتھا :۔ قصہ کہانی، طولانی بیان، لمبی حکایت یا افسانہ، طویل قصہ ۔ اردو، مونث، رائج ۔

سن کر وہ مرا افسانہ بولے
ہم نے یہ کتھا بہت سنی ہے (اختر شاہ اودھ)

قول فیصل ۔ اب عورتوں کی زبانوں پر زیادہ ہے۔

کتھا بانچنا :۔ (متعدی) مقدس کتاب کا وعظ کہنا ۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

کتھا بٹھانا : ہندو شاستر کا بیان سننے کے واسطے کسی پنڈت کا مقرر کرنا ۔ ہندی اہل ہنود کی زبان ۔ (نور اللغات)

کتھا بکھاننا :۔ وعظ بیان کرنا ۔ ہندی (نور اللغات)

کتھا بکھاننا :۔ کسی کا طول طویل ذکر چھیڑنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ بہت کمی کے ساتھ عام عورتیں بول دیتی ہیں۔

کتھا سمپورن کرنا :۔ شاستر پڑھ کر یا سنا کر ختم کرنا، مذہبی مقدس کتاب کا خاتمہ کرنا ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتھا سمپورن ہونا :۔ لازم ۔ شاستروں کا بیان پورا ہونا ۔ شاستر ختم ہونا ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کتھائے بیٹھنا :۔ اگلا دینے والے طول سے اپنی سرگذشت بیان کرنا ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

کتھرا :۔ (بفتح اول و سکون دوم و سوم و چہارم) کسی کا مترادف، غریبوں کا اٹھنا بچھونا ۔ اردو، مونث عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل ۔ کسی کے ساتھ ملا کے بولی کتھری زبانوں پر ہے۔ تنہا کوئی نہیں بولتا۔

کتھک :۔ سنسکرت میں کتھک بروزن فلک ہے اردو میں بکسر دوم مستعمل ہے گویوں کے اور ناچنے والوں کا ایک ہندو فرقہ ۔ ناچنے گانے والوں کا لڑکا ۔ ذکر یعنی تعریف کرنے والا، مدح خواں ۔ مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ فرقہ اور قوم کے معنوں میں تو زبانوں پر ہے اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کتھک کا لونڈا :۔ خوبصورت نوجوان جو عورتوں اور زنانوں کی سی باتیں کرے اردو، بازاری زبان

عمل مثنا ۔ آج شرک پر پڑتی اداؤں کے ساتھ کتھک کا لونڈا جا رہا تھا افسوس کہ تم نہیں تھے دیکھتے تو بہت ہنستے ۔

کتھنا :۔ (۱) بیان کرنا، کہنا (۲) برائی کے ساتھ چرچا کرنا، برا کہنا، لعنت ملامت کرنا، شعر کہنا، نظم بنانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے ۔

کتھئی :۔ (بفتح اول و تشدید دوم مفتوح) ایک رنگ کا نام جو کتھے کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے ۔ اردو، رائج ۔

اک گوشہ کتھئی ہے تو اک گوشہ پستئی
مغرب جو اڑا ہے تو مشرق سے چھپی ہے (جوش ملیح آبادی)

کتی :۔ سناروں کے ایک اوزار کا نام جس سے سونے چاندی کے پتروں کو کاٹتے ہیں ۔ اردو، مونث، سناروں کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصل میں یہ لفظ کتی تھا جس کا مادہ کاٹنا ہے ۔

کتی :۔ (۲) ایک قسم کی تلوار، تیغہ جس کی نوک کسی قدر مڑی ہوئی ہوتی ہے ۔ اردو، مونث ۔

غلاف سے جو کھنچی میرے جسم میں تیری
تو کہاں رہی تری کتی میان سے باہر (رشک)

کتی جلکیا ۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل دکن بھی اسی معنی میں بولتے ہیں ۔

کتی :۔ (۳) کتنی، کس قدر، کس مقدار میں، اردو، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

کتے :۔ کتا کی جمع ۔ بہت سے کتے، کتا کی مغیرہ صورت ۔ اردو، رائج ۔

کتیا :۔ مادۂ سگ، کتے کی مادہ ۔ اردو، مونث، رائج ۔

کتیا اک گھر میں دودھ والی تھی
میں بڑی منتوں سے پالی تھی (اختر گلاؤٹھی)

کتیا :۔ (۲) (تحقیر سے) کم تر و ذلیل چیز یا ذلیل فاحشہ عورت ۔

نہیں اب تک اصلاح پر ہم کو یقیں
کہ ہے کون مردار کتیا [illegible]
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے حضرت حالی نے نظم فرمایا ہے عورتیں عام طور سے
جب کسی لڑکی پر غصہ کرتی ہیں تو جہاں کم بخت
مردار کتیا کہتی ہیں وہاں کتیا بھی کہہ دیتی ہیں ۔

کُتیا کا پلاّ : (۱) کتیا کا بچہ ۔ اردو مذکر، رائج

کُتیا کا پلاّ : (۲) ادنی آدمی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ادنی آدمی کو کتیا کا پلاّ نہیں کہتے بلکہ جب کوئی بڑا چھوٹے پر غصہ کرتا ہے تو بطور تذلیل
کہہ دیتا ہے ۔

کُتیا کا پلاّ : (۳) حرامی ۔ حرام کا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

کُتیا کا پلاّ : (۴) کتا بیٹا حرامزادہ ۔ عوام کی زبان

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ۔
" لکھنؤ کے عوام کتے کا پلا کہتے ہیں " مولف
تائید کرتا ہے ۔

کُتیا کے چھنانے میں پکڑا جانا : بدمعاشی کے جرم میں گرفتار ہونا ۔ مفت میں بدنام ہونا ۔
رسوا ہونا ۔ عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر و خزینۃ الامثال
لکھتے ہیں ۔
" مثل میں پکڑا جانا کے بجائے چھنتا ہے ۔ "
مولف تائید کرتا ہے ۔

کُتے تیرا منہ نہیں تیرے سائیں کا منہ ہے : اس محل پر بولتی ہیں جب کسی
کمینے کے کمینہ پن سے کسی شریف کی خاطر درگزر
کرتی ہیں ۔ مثل عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کُتے چھڑوانا : شکار پر کتوں کو دوڑانا
تاکہ وہ اس کو بھنبھوڑیں ۔ اردو، رائج ۔

اس ترک سے چوکی ہیں صحرا میں چاپا نکلیں ۔
جھنجھلا کے کیا ہی کتے دوڑائے ہیں ہرن پر (انتخاب)

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں ایک قسم کی سزا تھی کہ مجرم کے نصف جسم کو زمین میں گاڑ کے اس پر
شکاری کتے چھوڑ دیتے تھے وہ اس کو نوچ کے
ختم کر دیتے تھے ۔

کُتے خصّی : (بظاہر کتے کسی کا بگاڑا
ہوا ہے جو ذلیل لوگوں کا کام ہو) ذلیل کام
بے عزتی کا کام یا جھگڑے کا کام ۔
(۱) ذلیل، فرومایگی، پاجی پن، مونث ۔
(۲) پاجی گری، ادنی درجہ کی ملازمت، مصیبت
کی نوکری، بے عزتی کی نوکری، ذلیل نوکری ۔
(۳) (پنجاب) ہرزہ گردی، آوارہ گردی،
کار بے فائدہ بعض لوگ تو اسے کتے کی خدمت
کا بگاڑ بیان کرتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں
خصی بمعنی آختہ سے لیا ہے ۔ بعض لوگ کہتے
ہیں کہ لفظ کتا کسّی یعنی کنجڑ پن سے بگاڑ لیا ہے
ہماری رائے میں ظن غالب ہے کہ یہ لفظ یا تو ترکی
خس بمعنی خاشاک کوڑا کرکٹ وغیرہ سے یا ترکی
خس بمعنی فرومایہ و زبون وغیرہ سے بنایا گیا ہے
جس کے ترکیبی معنی کتے کی سی خواری و زبونی
ہوتے ہیں واللہ اعلم (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی رئیس کی خوشامد میں لگے
رہنے اور اس کے ہر کام خوشامد کے ماتحت انجام دینے کے
محل پر بولتے ہیں ۔ کرنا کے ساتھ صرف ہو ۔

کتیرا : ایک قسم کا گوند ۔ فارسی، مذکر، اطبا کی
اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ۔ مزاجاً
بعض کے نزدیک گرم و تر ہے اور بعض کے نزدیک سرد و خشک
مغلظ خون و نافع خشونت حلق و سینہ ہے ۔ عام طور سے
خیال یہ ہے کہ یہ انتہائی سرد ہے اور کمزوری باہ کا سبب
ہوتا ہے ۔

کُتے کا بھونکنا : کتے کا بھوں بھوں کرنا ۔ کتے
کا چیخنا ۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج ۔

کُتے کا بھیجا کھایا ہے (یا) کتے کا مغز کھایا ہے (یا) کتے کا بھیجا ہے :
بہت بکواس کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ اس
نے کتے کا بھیجا کھایا ہے ذرا خاموش نہیں رہتا ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ابتدائی دو صورتیں تو زبانوں
پر نہیں، صرف کتے کا بھیجا ہے ۔ عورتوں کی زبانوں
پر کمی کے ساتھ ہے ۔

کُتے کا رونا : کتے کا ایک خاص انداز
سے مسلسل بولنا ۔ اردو مصدر، رائج ۔

قول فیصل ۔ عورتیں اور عوام اس کے رونے کو
منحوس خیال کرتی ہیں ۔

کُتے کا کُتا بیری : ابنائے جنس ہی دشمنی
کیا کرتے ہیں ۔ مثل (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کُتے کا کفن : (حقارتاً) نہایت سستا
اور خراب کپڑا (مخزن المحاورات) نہایت بھر بھرا
سڑا ہوا گھٹیا کپڑا، سستا اور ردی کپڑا ۔ عورتوں
کی زبان ۔
(مصرعہ) دیکھو تو شبنم کے تھان بھیجے ہیں یا کتے
کا کفن تار تار ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں بہت کمی کے
ساتھ بولتی ہیں ۔

کتے کو گھی نہیں پچتا دیا، کتے کو کھیر نہیں پچتی :- ناقص کو اچھی صحبت پسند نہیں۔ کم ظرف کو حوصلہ نہیں ہوتا۔ مثل (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کتے کو گھی ہضم نہیں ہوتا، بولتے ہیں۔ اور کتے کو کھیر نہیں پچتی بالکل نہیں بولتے۔

کتے کو دس کو گھن آئے :- جس سے نجس کو گھن معلوم ہو۔ نجاست سے جس انسان کو بھی برا معلوم ہو۔ اردو، متولہ، عورتوں کی زبان۔

گھن آئے کتے کو وہ جن گالیوں سے بھی
وہ ہیں لگے سنائیں سوت وہ بن کر ہمارے پاس جیسے

کتے کی چال جانا، بلی کی چال آنا :- بہت تیزی سے کام انجام دینے کے محل پر بولتی ہیں۔ اردو، متولہ، عورتوں کی زبان۔

میری۔ اس سرا میں جا کر دیکھ وہ بوڑھے آدمی چپ کر چلے گئے۔
شبراتی۔ اچھا
میری۔ کتے کی چال جانا، بلی کی چال آنا
شبراتی۔ ابھی ابھی پہنچا داخل ہوں (فسانۂ آزاد)

کتے کی دم :- (کنایۃً) کج طبع، کج فہم، جو بہت سمجھائے جانے پر بھی راہ راست پر نہ آئے۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

ہیں کئی یہ مردم کج طبع بھی کتے کی دم
راست ان کو کیجئے سو بار پھر سو بار کج (ناسخ)

قول فیصل۔ کتے کی دم بول کے اس مثل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ کتے کی دم کو بارہ برس گاڑو تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی نکلے گی۔

کتے کی دم کو بارہ برس نلکی میں رکھا پھر ٹیڑھی کی ٹیڑھی :- طبیعت کی کجی سختی اور تربیت سے درست نہیں ہوتی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اس معنی میں کتے کی دم ہے پر بھی ٹیڑھی۔ بھی مستعمل ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ اس صورت سے بھی نہیں بولتے۔ عام طور سے زبانوں پر اس طرح ہے۔ کتے کی دم بارہ برس زمین میں گاڑی پھر ٹیڑھی کی ٹیڑھی نکلی۔ صاحب فسانۂ آزاد نے اس طرح استعمال کیا ہے۔ کتے کی دم بارہ برس بعد بھی ٹیڑھی ہی نکلی جیسے ضعیفۃ الدماغ بھلا کسی کا منہ دیکھنے سے کیا ہوتا ہے آپ بھی نرے چوچ ہی رہے۔ اتنی دیر تک سمجھایا سر سبزی کی مگر واہ رے کتے کی دم بارہ برس بعد بھی ٹیڑھی نکلی۔ مگر اب اس طرح بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتے کی سی پسلی پھڑکی :- جب کوئی شخص کھانے کے وقت اتفاقیہ آجائے اس وقت کہتے ہیں۔ اردو، عورتوں اور عوام کی زبان۔

کتے کی سی جھپکی لینا :- کھٹکے کی نیند خفیف سے کھٹکے سے جاگ پڑنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتے کی سی بھڑک اٹھنا :- (کنایۃً) کسی امر کا دفعتہً شوق چرانا۔ کسی بات کا دفعتہً خیال آجانا، شوق ابھرنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتے کی موت آتی ہے تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے :- جو شخص از خود جان جوکھوں اور خطرناک کام میں پڑتا ہے اس کی نسبت بولتے ہیں۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بلکہ اس محل پر لکھنؤ کے عوام اور عورتیں۔ جب گیدڑ کی شامت (موت) آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ بولتی ہیں۔

کتے کی موت مارا جانا :- بری موت مارا جانا، ذلیل موت مارا جانا۔ اردو، مثل، قلیل الاستعمال، محل نظم۔ بڑے بڑے جادوگر میاں فراسیاب کے میاں سے آئے، پشم کندہ نہ ہوئی کتے کی موت مارے گئے۔ (طلسم ہوشربا)

کتے کی موت مارنا :- (متعدی) بری طرح سے مارا جانا، ذلت و خواری سے قتل کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتے کی موت مرنا :- ذلیل حالت میں مرنا، ایڑیاں رگڑ رگڑ کے مرنا۔ ایسی موت مرنا جس سے عبرت ہو۔ اردو، مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کتے کی نیند :- (کنایۃً) کھٹکے کی نیند، خفیف سے کھٹکے میں جاگ پڑنے والے کے لئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوشیار نیند ہے۔ ذرا دیر سونے کے بعد جاگ اٹھنا کھٹکا ہو کہ نہ ہو۔ اب یہ مثل بہت کمی کے ساتھ عوام اور عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کتے کی ہڑک :- (لفظاً) کے ساتھ کتے کی کاٹنے کی ہڑک جو بہتا پانی اور جلتی ہوئی آگ دیکھ کر پیدا ہوتی ہے اور اس میں آدمی کتے کی طرح بھونکتا بلکہ لوگوں کو کاٹنے لگتا ہے (لفظاً کے ساتھ) کبھی کبھی امر کے شوق ابھرنے کو بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتے گھسیٹنا :- کنایۃً ذلیل کام کرنا، مرے ہوئے کتوں کو گھسیٹ کر لے جانے کا کام کرنا، کمینہ پن کرنا، کمین پن کرنا، حقیر و ذلیل کام کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتے گھسیٹنا :ف۔ رنڈی رکھنا، رنڈی کو ستانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کتے لوٹتے ہیں :ف۔ خاک اڑتی ہے۔ آباد جگہ کے ویران ہونے پر کہتے ہیں۔ اردو، مقولہ، رائج۔

محل صرف۔ جہاں ہے اب یہاں رہ کیا گیا، گلی کوچوں میں کتے لوٹتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس محل پر "کتے لوٹ رہے ہیں" بھی زبانوں پر ہے جیسے اور اب یہاں خاک اڑتی ہے کتے لوٹ رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

کتے لوٹتے ہیں :ف۔ صفائی نہیں ہو جب سامان بے ترتیب اور بری حالت میں ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔ اردو، مقولہ، رائج۔

محل صرف۔ وہ عجیب بدسلیقہ انسان ہیں۔ آج میں ان کے گھر میں گیا اس طرح بے ترتیبی سے سامان پڑا تھا کہ جدھر نظر اٹھائی معلوم ہوتا تھا کہ کتے لوٹتے ہیں۔

کتے مار :امذ۔ کتے مارنے والا، کنجر۔ خاکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹّھا :امذ۔ کتھ کا کاغذ۔ ہندی مونث۔ (فقط)، یہ ٹوپی کٹ کی ہے (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھ :امذ۔ ایک دوا کا نام جو اصل میں کسی درخت کی جڑ ہوتی ہے اور عربی قسط کہتے ہیں۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک، اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں حار و یابس۔ دافع امراض بلغمی۔ محلل ریاح۔ دافع امراض دماغیہ اور محافظ بارجہ

پشمینہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کُٹ :امث۔ (بضم اول) کسی سخت چیز کو دانتوں سے کاٹنے کی آواز، دانت سے کھٹکنے کی آواز۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اہل لکھنؤ اس محل پر کھٹ بولتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے اہل لکھنؤ بھی کٹ ہی بولتے ہیں۔

کُٹ :امث۔ انگوٹھے کے ناخن کو اوپر کے دانت سے رکھ کر بجانے کی آواز جو بچوں کے یہاں دوستی قطع کرنے کی علامت ہے۔ (کرنائے ساقی)

لی چٹکی سے جب کہ میں سنا کے چٹکی
بولا کہ پڑے جان پہ تیرے پھٹکی
پھر دانت سے کھٹک کے ناخن یہ کہا
بس چل جی اب آشنائی تجھ سے کٹ کی (انشا)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کھٹ، بولتے ہیں اور اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے اسی محل پر کٹھی بھی بولتے ہیں۔ جیسے ہم سے تم سے کٹھی، اسکول میں چھٹی۔

کٹ :بمعنے (جب ہوئے بعد آئے) کٹا ہوا کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسے پر کٹ یعنی پر کٹا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بفتح کاف پر کٹا بولتے ہیں اور زیادہ تر کبوتر کے لئے مستعمل ہے۔ بضم کاف، کٹ کوئی نہیں بولتا۔

کٹ :امث۔ (بفتح اول) سیاہ رنگ جو ٹین کے ٹکڑوں، ہڑ بہیڑا آملہ سرکہ وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اس سے سیاہ چیز رنگتے ہیں چونکہ یہ رنگ ان چیزوں سے کٹ کر نکلتا ہے شاید اسی سبب سے یہ نام رکھا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کَٹ :امذ۔ (بفتح اول) کٹنا کا حاصل مصدر۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے مرکبات میں اس کا استعمال ہے۔ جیسے کٹ مرنا۔ کٹ رہنا۔

کٹ :ف۔ کٹنے کا امر۔ اردو، رائج۔

کٹ :امذ۔ کاٹ کا مخفف۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے مرکبات میں مستعمل ہے جیسے کٹ کھنا۔ یعنی کاٹ کھانے والا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اظہار کثرت کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے کٹ مستا، کٹ مستی، مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹّا :امذ۔ (بضم اول و تشدید دوم) اگرہ باز کبوتر جس کی آدھی دم اور پر کاٹ کے کبوتر باز ٹکڑی کے کبوتر جب لڑاتے ہیں تو کٹّے کو پھرکا کے دکھاتے ہیں اور اچھال بھی دیتے ہیں تاکہ کبوتر چھوٹ کے واپس آ جائیں۔

پرزے خط کے نہیں کرتا وہ ستمگر کس دن
کٹّے بنتے ہیں نامے کے کبوتر کس دن (آتش)

قول فیصل۔ کبوتر نر ہو یا مادہ اسے کٹا ہی کہیں گے۔

کٹّا :ص۔ نہایت مضبوط، پکا، سخت، متعصب، پورا دیندار، دھرمی۔ جیسے کٹّا مسلمان، ہندی، صفت۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر اکثر (بتحتین مع تشدید طا) بولتے ہیں۔

کٹّا :امذ۔ (چٹا کے ساتھ) موٹا تازہ، تندرست، تنومند۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہن! ایک سرخی بہت موٹا کٹا آج میرے

گھر میں گھس آیا قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے جب چیخی تو وہ بھاگ گیا۔

کُتکی :- بہت سی اور بڑی جوں۔ اردو۔ مذکر عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آج سکونہ کے بال سلجھانے پر دس بارہ کتکے گرے۔ کمبخت نہاتی نہیں۔

کُتلا :- جنین کا بچہ (پنجاب) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کتّا :- کسی بڑے بوجھ کا ایک حصہ، چھوٹا بنڈل۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ حجاب نہیں یہ پوری بوری جب نہیں اٹھا پاؤں گا۔ بس ایک کتا میرے سر پر رکھ دیجئے۔

کٹ :- (بغیر تشدید) کٹا ہوا، کاٹا ہوا۔ اردو۔ قلیل الاستعمال۔

محل میں سوار رنڈیاں گوری کو
ہوا ہے کٹا اپنا سیتوت خواجہ رنگین جی

قول فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر کیبات میں ہے جیسے وہم کٹا۔

کٹا :- قتل عام، کشت و خون، خون ریزی، مار دھاڑ کرنا۔ سنسکرت۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کٹا جانا :- انتہائی خفت کے محل پر۔ شرمندہ ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ابرو دل کا ہے جو سودا تو کٹا جاتا ہوں
دیکھئے کہ نہیں دیتا کوئی تلوار مجھے سحر

کٹا چھنی :- بالفتحتین و بفتح چیم و کسر نون رودی کمرانی، مار پیٹ، کشت و خون، لڑائی جھگڑا، جنگ و جدل۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ دشمنی و عداوت کے معنوں میں بولتے ہیں۔

کٹا چھنی ہونا :- دشمنی و عداوت ہونا۔ از حد دشمنی ہونا۔

محل صرف۔ آج کل دونوں بھائیوں میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ایسی کٹا چھنی ہوئی ہے جو دونوں کو نقصان پہنچائے گی۔

کٹا دینا :- کٹے کو پھڑکانا تاکہ کبوتر پلٹ کے آجائیں۔ اردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ میر صاحب! کبوتر اڑ گئے جلدی کٹا دیجئے ورنہ آپ کے کبوتر بہت زیادہ دوسری ٹکڑی کے ساتھ چلے جائیں گے۔

کٹار :- (بروزن بہار) خنجر کی طرح کا ہتھیار تیز دھار والا خنجر نما ہتھیار جو چوڑا ہوتا ہے اور پھل ہوتے ہیں۔ اردو۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

بچتا نہیں ہے الفت مژگاں میں آدمی
پڑتی ہے ایک دل پہ ہزاروں کٹار روز صبا

قول فیصل۔ اہل دلی اور اہل لکھنؤ نے مذکر بھی استعمال کیا ہے۔ یہ لفظ مختلف فیہ رہا اب موجودہ دور میں تانیث کو ترجیح ہے اور یہی فصیح ہے۔

خوں بہا اس کا مانگئے تو کہے
کوڑی رکھتا نہیں کٹار اپنا (بدر) گویا دہلوی

جب دکھائی جو دانتوں کی بار نے جنس گراں
تو ہم یہ سمجھے کہ مارا کٹار باتوں میں لکھنوی

کٹار :- ایک جانور جو بٹیرے سے مشابہ ہوتا ہے۔ مذکر ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹار کھینچنا :- کٹار نیام سے نکالنا، خنجر نما ہتھیار کھینچنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

خیال نوک مژہ نے وہ اشتیاق دیا
شب فراق میں کھینچے رہا کٹار چراغ صبا

کٹاری :- کٹار، چھوٹے خنجر کی طرح کا ہتھیار۔ اردو۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

گلبدن کے ساتھ اب گر آپ جا کر سوئیے
پیٹ میں اپنے میں اس کی کٹاری مات کو جلال

کٹاری :- وہ نیرا ہے نشان جو ریشمی گلبدن مشروع پالستگی پر ہوتے ہیں۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع گلبدن کی قمیص زیبا ہے کٹاری دار رکھتا رشک

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں آڑی دھاریاں ہوتی ہیں، کے معنوں میں کٹاری دار لکھا ہے ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے اور آڑی دھاریوں کا، کے معنوں میں کٹاری دار لکھا ہو اور یہ بھی مستعمل نہیں۔

کٹاری کی کوڑی :- وہ موٹی نوک جو کٹاری کے سرے پر ہوتی ہے۔

جو خوں ریزی کی عادت رکھتے ہیں بے فیض ہوتے ہیں
کہاں ملتی ہے سائل کو کبھی کوڑی کٹاری سے ناسخ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب قریب متروک ہے۔

کٹ کرنا :- قتل عام کرنا۔

تلوار وہ کٹا نہ کرے پر کٹ کرے
منہ وہی دو دغا نہ کرے پر دغا کرے قدر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کٹانا :- کٹوانا، قطع کرانا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہیں گلا
نقش جب اے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا عشق

...ی ہے جو سیدھی نکل کالج جاتی ہے۔

کٹ جانا: ہندی (نام کے ساتھ) خارج ہو جانا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال: تمہارے لڑکے کا نام مسلسل پندرہ غیر حاضریاں ہونے سے مدرسہ ناظمیہ سے کٹ گیا ہے اب پھر سے لکھواؤ۔

کٹ جانا: ہندی خفیف ہو جانا، اردو، عوام کی زبان۔

محل استعمال: صاحبزادے آج آپ بہت دوڑے دوڑے پھر رہے ہیں کل آپ کی کٹ جائے گی تو آپ کو خدا یاد آئے گا۔

کٹ جانا: ہندی نفری ہو جانا، ملزم ہو جانا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال: ہم نے تمہاری غزل رات کو دیکھ لی ہے سب شعر ٹھیک ہیں دو شعر کٹ گئے ہیں۔

کٹ حجت: خواہ مخواہ حجت کرنے والا غلط بات پر اڑ جانے والا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔ عوام کی زبان۔

محل استعمال: کوئی کٹ حجت آدمی ہیں! [illegible] خدا کی شان میں [illegible] اجتہاد۔

قول فیصل: [illegible] فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کج بحث ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے جو عوام بولتے [illegible] نور اللغات [illegible] مؤنث [illegible] کٹ حجت بھی لکھا ہے۔ [illegible] کج حجت بولتے ہیں اور کتابت میں [illegible] غلط طریقے سے بحث، اپنی بات پر اڑے رہنے کے معنوں میں کٹ حجتی [illegible] زبانوں پر ہے۔

کٹھنا: آری یا ڈوری وصل وغیرہ کے کٹے خانے اور کٹی ہوئی حد ہے۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ وہ شے جس میں کٹہنے بنے ہوں اس کو کٹہنے دار کہتے ہیں۔

کٹر: ہندی مذہبی باتوں میں سختی برتنے والا، اپنے مذہب کے اصول کا سختی سے پابند اور طرفدار۔ روادار کی ضد، اردو، عوام کی زبان۔

محل استعمال: میں آج تم کو بتائے دیتا ہوں کہ کٹر شیعہ یا کٹر سنی وہ ہوگا جو اپنے معتقدات کے خلاف سننا بھی پسند نہ کرے۔

کٹر: ہندی سنگدل، بے درد، بے رحم، شقی القلب، اردو، مصرف، عورتوں کی زبان۔

کتنا کٹر ہے دل تمہارا آہ
کتنے بے رحم ہو خدا کی پناہ — شوق

کٹر: ہندی کاٹ کھانے والا، (گھوڑے کے لیے) (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی، لکھنؤ میں عورتیں کٹنا اور کٹنہا بھی بولتی ہیں۔

کٹر کٹر: کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز، صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "کہ لکھنؤ میں اسے کرکر چبانا کہتے ہیں (بالفتح رائے مہملہ) اگر خستہ چیز ہو تو کرکرا یا کرم کرم چبانا کہیں گے (بالضم رائے مہملہ)"۔

مؤلف: صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹر نکلنا: بے رحم ثابت ہونا، سنگدل ہونا، اردو، صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا خون اس نے کن کن حسرتوں کا وصل میں آکر
بڑی کٹر بڑی ظالم تری چتون جبیں نکلی — امیر مینائی

کٹرہ: (بفتح اول و سوم) زمین کا چھوٹا آباد قطعہ، چھوٹا سا محلہ۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس کا تلفظ ہائے ہند سے ہے۔ اصولاً الف سے چاہیے تھا۔ عام طور سے کسی خاص ہستی کے نام سے منسوب ہوتا ہے جیسے کٹرہ ابوتراب خاں، کٹرہ خدایار خاں، کٹرہ بزن بیگ وغیرہ۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی منڈی اور چھوٹا سا بازار بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹ رہنا: راہ میں جدا ہو جانا، ساتھ چھوڑ دینا، بچھڑ جانا۔ ساتھ ساتھ چلنے والے ساتھ والوں کو چھوڑ کے کسی دوسرے راستے پر چلے جانا، اردو، مصرف، قریب بہ ترک۔

آئے تھے ساتھ سب دیکھو تو کیا ہوئے
ایسا نہ ہو کہ پیچھے رستے میں کٹ رہے ہوں — انشا

کٹر ہونا: سخت ہونا، سنگدل ہونا، بے رحم ہونا، اردو، مصرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نگہ اس کی مژہ سے بھی ہے کٹر
چھری خنجر سے بھی منہ کی کڑی ہے — امیر مینائی

قول فیصل۔ اپنے مذہب کے اصول کا سختی سے پابند ہونا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے ان سے بحث و مباحثہ نہ کیا کرو وہ بڑے کٹر مذہبی ہیں۔

کٹڑی: دریا کے کنارے کی زمین، ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "معنی صحیح نہیں لکھے گئے کٹڑی وہ زمین ہے جو دریا چھوڑ جائے دیہات تک ایسی زمین کو "دریا برآر" بھی کہتے ہیں۔

دیہاتیوں کی ایک اور لفظ اسی ضمن میں بولتے ہیں

تھا اگر جو زمین دریا سے برآمد ہو خشک نہ ہو بلکہ
اس میں پانی بھرا رہے تو اسے چھڑان کہتے ہیں مگر
کسی ڈکشنری میں اس کا اندراج نہیں ملا۔"
عام طور سے کھیوٹ اور جمع بندی میں لفظ برار
ملتا ہے۔ برار اس زمین کو کہتے ہیں جو دریا کے بڑھ آنے
سے پانی میں چلی جائے برار اس زمین کو کہتے ہیں
جو دریا خشک ہونے یا ہٹ جانے سے نکل آئے
تنہا برار بول کے زمین مراد نہیں لیتے بلکہ زمین کے
ساتھ ہی اس کا صرف ہے۔ کٹری، دریا برآمد
اور چھڑان وغیرہ کوئی نہیں بولتا۔

کٹڑی ہ ۔ بھینس کا مادہ بچہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹڑا ہ ۔ بھینس کا نر بچہ۔ س۔ کاٹا کا کرنڈا
ہندی مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "نہ
جانے کس دھن میں صاحب نور اللغات نے
کٹڑا اور کھٹڑا کو مذکر کر دیا۔ کاٹا کا کونڈا
کھٹڑوا ہے۔ کٹڑا بھینس کا نر بچہ (ملاحظہ ہو
پلیٹس)
بھینس کا نر بچہ کے معنی میں اہل لکھنؤ نہ کٹڑا
بولتے ہیں نہ کھٹڑا۔ بلکہ لکڑی کے کنڈے کے
معنوں میں کھٹڑا بولتے ہیں۔

کٹڑا ہ ۔ چھوٹا سا کوچہ۔ زمین کا چھوٹا
آباد قطعہ۔ محلہ۔ قطعہ بازار۔ چکلہ۔ باکھل۔ احاطہ
منڈی۔ چوک۔ چھوٹا سا بازار۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی پر بھی نہیں
بولتے۔

کٹک ہ ۔ لشکر، عسکر، فوج، سپاہ۔ نام
ایک شہر کا جو صوبہ اڑیسہ کا دار السلطنت
ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب صرف شہر کے معنی میں بولتے
ہیں۔

کٹکٹانا ہ ۔ (بکسر اول و سوم) دانتوں
کو آپس میں رگڑنا۔ دانتوں کو پیستے ہوئے کسی پر
غصہ کرنا۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان۔
[illegible]: تم یہ سمجھتی ہو کہ میں نے تمھاری شکایت
کی آدھ گھنٹے سے تم مجھ پر دانت کٹکٹا کٹکٹا کے
غصہ کر رہی ہو۔ یہ اچھا نہیں۔
قول فیصل۔ زیادہ تر دانت ہی کے ساتھ اس کا
استعمال ہے۔

کٹ کٹ جانا ہ ۔ نہایت شرمندہ ہو جانا
شرم سے گڑ جانا۔ بہت ندامت ہونا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

سخت جانوں سے جو ظالم کو خجالت ہو وہ ہے
خنجر خونریز بھی کٹ کٹ گیا جلاد کا
آلؔ شاہجہاں پوری

کٹ کٹ کے لڑنا ہ ۔ جان پر کھیل کر
لڑنا۔ خوب جان توڑ کر لڑنا۔ اردو صرف دہلی
کی زبان۔

تہِ خنجر یہ کہتا تھا ستمگر سے گلا اپنا
جو اب کٹ کٹ کے لڑتے ہیں وہ کب گھٹ گھٹ کے رہتے ہیں
داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کٹ
کٹ کے مرنا یعنی باہم لڑ کر مرنا بھی لکھا ہے
یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

کٹ کرنا ہ ۔ دانتوں سے ڈور کاٹنا
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں کھٹی لگانا
بولتے ہیں۔

کٹ کرنا ہ ۔ قطع دوستی کرنا، میل ملاپ ختم
کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

تجھ کو ہے میری قسم ان سے ذرا
کہو جا کر یہ زبانی میری
تم نے کٹ کی ہو جو الفت تو بس
پھیر دیجئے وہ نشانی میری
قطعہ — رنگین

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
یاری کٹ کرنا زیادہ بولتے ہیں۔ دوستی آشنائی
اور الفت صرف شعراء کا اختراع ہے۔ اصل
میں کٹ کرنا سے ڈور کاٹنا۔ ناخن سے دانت
بجانا کو کہتے ہیں۔ کیونکہ بچے قطع دوستی کے
وقت یہ فعل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ معنی پیدا ہو گئے
کٹی کرنا بھی یہی ہے۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کھٹی
کرنا ہی بولتے ہیں۔

کٹ کرنا ہ ۔ ناخن سے دانت بجانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹ کن ہ ۔ کھانے والا، چوٹ کرنے
والا، منہ مارنے والا، جیسے اردو صفت۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنی
میں کٹ کھنا بھی لکھا ہے۔ جیسے کٹ کھنا کتا
اور مونث کے لیے کٹ کھنی لکھا ہے۔

[illegible] رہتے رہتے نقطہ اک
کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی
[illegible]

دونوں طرح دہلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ کی عوام
اور عورتیں کٹنا اور کٹنی (بفتحین) بولتے ہیں۔

کٹکنہ ہ ۔ اجارہ۔ ہندی۔ مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹنا: ل۱۱ ریل گاڑی کا ٹرین سے جدا کیا جانا ٹرین سے نکالا جانا۔ ٹرین سے علیحدہ کیا جانا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ریل گاڑی کا ٹرین سے جدا کیا جانا خوب معنی لکھے ہیں۔ دراصل ڈبہ یا ڈبے گاڑی سے الگ کئے جاتے ہیں۔ اس کو کٹنا کہتے ہیں۔ جیسے پنجاب میل میں جو لکھنؤ کا ڈبہ لگا تھا وہ لکھنؤ میں کٹ گیا۔

کٹنا: ل۱۲ گہرے رنگ کا ہلکا یا پھیکا ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

وہ زرش ابر وہوا جو اس کی شوخی پر ظفر
رنگ لالہ باغ میں کٹ کر گلابی ہو گیا — ظفر

کٹنا: ل۱۳ بیجا صرف ہونا۔ ناحق روپیہ گرہ سے نکلنا مفت زیر بار ہونا روپیہ ضائع ہونا۔ روپیہ خرچ ہونا، عوام کی زبان۔

(مثال) اس تقریب میں ان کا بہت روپیہ کٹ رہا ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹنا: ل۱۴ وضع ہونا، منہا ہونا، مجرا ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مثل صحیح۔ زیادہ غیر حاضریوں کی وجہ سے اس ماہ میں ہماری آدھی تنخواہ کٹ گئی اس لیے ہم پریشان ہیں۔

کٹنا: ل۱۵ فصل کٹنا، اناج تیار ہونے کے بعد کھیت سے علیحدہ کیا جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ فصل یا کھیت کے ساتھ ملا ہی کے بولتے ہیں۔ اسی محل پر کٹائی ہونا، بھی بولتے ہیں۔ جیسے فصل تیار ہے ابھی کٹائی نہیں ہوئی ہے۔

کٹنا: ل۱۶ کسی راستے کے ادھر ادھر کوئی دوسرا راستہ ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثل صحیح۔ آپ کاکوری جا رہے ہیں قریب قریب ڈیڑھ کوس پر ایک راستہ کٹھنؤ کی طرف کٹا ہے آپ اس طرف چلے جایئے گا۔

قول فیصل۔ فصحا ایسے محل پر راستہ گیا ہے۔ بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی دو رستہ پھٹنا بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

کٹنا: ل۱۷ (برف کے لیے) شدت سے پڑنا (مثال) غضب کی سردی ہے برف کٹ رہی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کٹنا: ل۱۸ راستے سے الگ ہو کے دوسرا راستہ اختیار کرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ تنہا نہیں بلکہ جانکے ساتھ یعنی کٹ جانا۔ جیسے وعدہ کیا تھا کہ ساتھ چلیں گے۔ معلوم کیا سمجھ میں آیا کہ راستے سے کٹ گئے کسی کے نظر بچا کے نکل جانے کے محل پر بھی بولتے ہیں۔"

کٹنا: ل۱۹ حسد کرنا۔ رشک کرنا۔ جلنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سن کے کٹتے ہیں سخن کو مرے حاسد اے زکی
اس لیے لوگ مجھے سیف زباں کہتے ہیں — زکی

قول فیصل۔ زیادہ تر رشک وحسد ہی کے ساتھ بولتے ہیں۔

کٹنا: ل۲۰ پیچ لڑنے میں ایک کنکوے کا دوسرے کی ڈور سے رگڑ کھا کر کٹنا، یعنی ڈور کا پیچ سے جدا ہو جانا۔ اردو، صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

مثل صحیح۔ رام لعل نے بشیر کے کنکوے سے پیچ دوسرے تو مارا کہ کنکوا کٹا اور ہاتھوں اچھل گیا۔

کٹنا: ل۲۱ قلم زد ہونا۔ خارج ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثل صحیح۔ ابھی برسوں سے تمہارے لڑکے کا نام کٹا ہے فیس جمع کر دو تو پھر سے نام لکھ جائے گا۔

قول فیصل۔ نام کٹ جانا ہی زیادہ مستعمل ہے

کٹنا: ل۲۲ نکلنا، شاخیں پھوٹنا دوسرے راستے پیدا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مثل صحیح۔ دریائے گنگا کی عام فیاضی یہ ہے کہ اس سے سیکڑوں نہریں کٹی ہیں۔ ہزاروں لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں۔

کٹنا: ل۲۳ (ناک کے ساتھ) ذلت ہونا، رسوائی ہونا اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

دیکھ کر تجھ کو تو پروانہ جلا مرتا ہے
شرم سے شمع ترے آگے میاں کٹتی ہے — (فرہنگ آصفیہ)

کٹنا پا: — (زر ساتی۔ بھڑ مالی، دلوتی۔ عورت کا مرد سے مرد کا عورت سے ملوانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مثل صحیح۔ کٹنی دکھیاں سے ہوئی۔ کس کا کٹنا پا کیا۔ (کاسنی از شرر)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں ادھر کی بات ادھر لگانے کے معنوں میں کٹنا پا بولتی ہیں۔ جیسے وہ مردی اپنے کٹناپے سے باز نہ آئے گی۔ اس کی عادت ہے کہ ادھر ادھر کی لگایا کرتی ہے۔ اس کا صرف زیادہ تر کرنا کے ساتھ ہے جیسے تیراں یوں ہی جلتے ہیں اور آتے ہیں کٹنا پا کر رہے ہیں۔ ہے فرض کام اپنا کام خود حل کے کر دے۔
(طلسم خیال سکندری)

کٹنا مرنا :- انتہائی غصے میں بغیر انجام کو سوچے ہوئے لڑ پڑنا۔ ایسی لڑائی لڑنا کہ جس میں جان کا بھی خطرہ ہو۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ یہ قصبہ قائم گنج ضلع فرخ آباد میں کو بھال ہے کہ وہاں کا بچہ ہو کہ بوڑھا کہ جوان کٹنے مرنے کو باعث فخر سمجھتا ہے۔

کٹنب :- دودمان، مذکر۔ (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹنی :- (بضم اول) قرمساق عورت، عورتوں کو بہکا لے جانے والی غیر مردوں سے عورتوں کو ناجائز کام کے لیے ملانے والی۔ یا غیر عورتوں کو مردوں سے ملانے والی۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان

ورے ان ماؤں میں نہیں ہوں میں
کٹنی اولاد کی جو نیتی ہیں — قلق

کٹنی :- چالاک، عیار، تیز ادھر کی ادھر لگا کے لڑوانے والی۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مہتاب اور زہرہ ہیں وہ دونوں کٹنیاں
ٹھگنی لگائیں جھید کو میں آسمان میں — جان صاحب

کٹوال :- سود جو بحساب ماہواری کم یا زیادہ کر کے لیتے ہیں۔ مذہبی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹوال :- کاٹ ہوا پانی جو نالی کے ذریعہ سے سینچا یا جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹوانا :- کاٹنا کا متعدی المتعدی۔ کسی سے کسی چیز کے کاٹنے کا کام لینا، ترشوانا۔ اردو، فصیح رائج۔

محل استعمال۔ میں منع کرتا رہا مگر خاں صاحب کے لڑکے نے دسہری کا سارا باغ کٹوا کے کھیتی کر لی اور نقصان اٹھایا۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ (۱) منہا کرانا۔ وضع کرانا، مجرا کرانا، دور کرانا، کھیتی میں درانتی لگوانا، درو کرانا اور کھیتی میں درانتی لگوانا کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

(۲) جماع کرانا، بھوگ بلاس کرانا، ان معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

(۳) خرچ کرانا، اڑوانا، ان معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

(۵) اڑوانا۔ قلم کرانا، جدا کرانا۔ جیسے سر کٹوانا

(۶) خارج کرانا، رجسٹر سے نکلوانا، قلم پھروانا۔ جیسے نام کٹوانا

(۸) شرمندہ کرانا۔ ذلیل کرانا۔ رسوا کرانا۔ ان معنی میں اصطلاح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

(۹) دریا سے نہر نکلوانا۔

کٹوانا :- (بضم اول) کسی سے کسی چیز کے کاٹنے کا کام لینا۔ اردو، رائج۔

محل استعمال۔ کل سے دواخانہ کھلا ہے کسی سے پیسے دے کے کٹوا لو۔

کٹوائی :- کسی چیز کے کاٹنے کی اجرت۔ اردو، مؤنث، رائج۔

محل استعمال۔ اب حجام بال کٹوائی ایک روپیہ لینے لگے ہیں۔

کٹوتی :- کمی، منہائی، کل میں سے کسی چیز کا کم کر دینا۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

محل استعمال۔ کل کے اخبار میں تھا کہ گورنمنٹ نے گیہوں اور شکر کے راشن اس ماہ سے ایک کلو کی کٹوتی کر دی ہے۔

کٹوتی :- کٹائی، تراشش، سناروں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹورا :- (بفتح اول و ضم دوم واؤ مجہول) تانبے پیتل یا کسی اور دھات کا پیالہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

لبریز اس کے ہاتھوں میں ساغر شراب کا
مہتاب عکس رخ سے کٹورا گلاب کا — آتش

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ کھلے ہوئے پھول اور آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مگر یہ قلیل الاستعمال ہے۔

کٹورا :- آباد، خوب بسا ہوا۔ اہل دہلی کی زبان (نعت ۹) یہ شہر تو آج کل کٹورا بن رہا ہے۔ (نور اللغات)

کٹورا :- وہ کٹورا جو قدیم زمانے میں گھڑی کا کام دیتا تھا جسے پانی بھرے ناند میں ڈال دیتے تھے اور کٹورے میں ایک ایسا سوراخ ہوتا تھا جو پورے ایک گھنٹے میں بھر کے ڈوب جاتا تھا۔ گھڑی بجانے والا گھنٹہ بجا دیتا تھا۔ اردو، مذکر۔

ذکر تا ضبط میں گریہ تو اسے ذوق اک گھڑی میں بیا
کٹورے کی طرح گھر یال غرق آسماں ہوتا — ذوق

کٹورا بجانا :- سقے جہاں مجمع زیادہ اور چہل پہل ہوتی ہے پانی پلانے کے واسطے کٹورا بجاتے پھرتے ہیں۔

بڑھا ہر طرف جوش رحمت کا آب
کٹورا بجانے لگا ہر حباب — محسن کاکوروی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب قریب متروک ہے۔

کٹورا بجنا :- لازم (کنایۃً) بہت مجمع ہونا۔ چہل پہل ہونا، گرم بازاری ہونا۔ اردو

حرف، قلیل الاستعمال۔

ہر دم کا کٹورا بجتا ہے
عاشق واں جھگڑا پر سیلا ہے — تعلق (طلسم الفت)

قول فیصل۔ اسی محل پر صاحب نور اللغات نے کٹورا کھنکنا بھی لکھا ہے۔ لیکن کٹورا بجنا نسبتہً زیادہ ہے۔

کٹورا پھرانا، کٹورا دوڑانا :- چور کو معلوم کرنے کے لیے کٹورے میں ناموں کی چٹھیاں رکھ کر منتر پڑھتے ہیں۔ جس نام پر کٹورا پھرنے لگتا ہے اس کو چور قرار دیتے ہیں۔

چراغ جادو جناب شب نکش سے جیحوں پر
کٹورا صبح دوڑانے لگا خورشید گردوں پر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں یہ طریقہ رائج نہیں ہے کوئی برتتا ہے۔

کٹورا پھرنا :- کٹورے کا گھوم جانا۔ کسی نام پر کٹورے کا چکی سی گردش کرنا۔ اردو حرف قلیل الاستعمال۔

وہ ساحر کا لیا جس دم شگون
نام پر میرے کٹورا پھر گیا — شاد

کٹورا ٹھہرنا :- بہتے ہوئے کٹورے کا ٹھہر جانا

دفتر ورق لیا، میرے شگون پر وصال
دھرا کر نام پر میرے وہ کٹورا ٹھہرا — شاد (دفتر خیال)

اب یہ حرف قلیل الاستعمال ہے۔

کٹورا چلانا :- کٹورے کو منتر کے زور سے جگہ سے گردش کر کر دریافت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹورہ چھلکنا :- کٹورے کا کسی رقیق چیز سے اس طرح لبریز ہونا کہ وہ چیز گرنے لگے

اردو حرف، فصیح، رائج۔

اے گلرخوں نہ چھیڑنا دامن سحاب کا
دیکھو چھلک رہا ہے کٹورا گلاب کا — بحر

کٹوراسی آنکھیں :- بڑی اور خوش نما آنکھیں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

دیکھا کرے ہے مست نرگس کی کٹوراسی وہ آنکھ
نرگس بادے چھلکنے کرے ہے جام کو کنار — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی لکھے ہیں "بڑی بڑی گول آنکھیں" صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صرف بڑی بڑی آنکھیں لکھنا چاہیے تھا۔ گول گول آنکھیں تو بجائے حسن کے عیب ہوا۔ بڑی بڑی گول گول آنکھیں تو بیل کے دیدے ہوئے حسن میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔ مرتب صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹورا کھنکنا :- بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے پیاسوں کے خیال سے بہشتی بھری مشک کے اور کٹوروں کو آپس میں ٹکراتے ہوئے چاروں طرف پھرتے تھے تاکہ پیاسے پانی مانگ کر پئیں۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

مثل نثر۔ جادوگر جادوگرنیاں، نہاتے وقت چین جشن کے نام پر کرتے۔ کٹورا بہت کھنکتا۔ (طلسم ہوش ربا)

(ایضاً) بازار لشکر میں کھلا تھا۔ کٹورا کھنکتا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اب یہ طریقہ قریب ختم ہے۔

کٹورنا :- (فعل متعدی) گھورنا، خشکی باندھنا، تاکنا، خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ ہندی

کٹوردان :- (بفتح اول و ضم دوم و ثالث مجہول و سکون چہارم) تانبے پیتل وغیرہ کا ڈھکنے

وار لفظ سے، اردو عوام کی زبان۔

کٹورنا :- گھورنا، خشکی باندھنا، تاکنا، خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹوروں کی جھنکار :- کٹوروں کے بجنے کی آواز۔ دلی میں سقے کٹورے بجاتے ہوئے پانی پلاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ دلی پر موقوف نہیں لکھنؤ میں بھی کٹورا بجتا بلکہ کھنکتا تھا۔ اب دونوں جگہ پانپ لگ گئے ہیں اور جا بجا شربت والوں اور برف والوں کی دوکانیں ہیں۔ جنگل میں کی نوعیت بدل گئی ہے۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹورے :- کٹورا کی جمع۔ دو یا دو سے زیادہ کٹورے۔ اردو، فصیح، رائج۔

آ گیا عرق میں ڈوب کے کیسی مہک گئی
دونوں کٹوریاں ہیں کٹورے گلاب کے — امیر

کٹوری :- کٹورا کی تانیث۔ چھوٹا کٹورا۔ اردو، فصیح، رائج۔

مثل نثر۔ اشارے سے حضرت نے پانی مانگا کٹوری میں دیا گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عوام اور دیہاتی اسکی تصغیر کٹوریا (بفتح اول و ضم دوم) بولتے ہیں اس کی جمع کٹوریاں اور کٹوریوں ہے۔

دونوں کٹوریاں ہیں کٹورے گلاب کے — امیر

کٹوری :- چولی کے درمیان کی گول گول، گولائی دار ابھری ابھری تھیلیاں جو اکثر آرائش کی نظروں یا گوٹے یا سہاگ پڑے وغیرہ پر لگی ہوتی ہیں۔ جیسے لالی کا غذ کا ٹوٹا اس پر

سنہری کٹوریاں لگی ہوئی عجب جگمگ کر رہی تھیں
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ چنبل کے دن کی قسمیں سنہری اور روپہلی بیچ کی بھی کٹوریاں بنتی ہیں۔

کٹوری ا۔ مث انگیا کا وہ حصہ جس میں عورت کے پستان رہتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چاق چوبند سینہ زوری میں
پھول رکھے ہوئے کٹوری میں
شوق

قول فیصل۔ زیادہ تر انگیا کی کٹوری بولتے ہیں
اس کی انگیا کی کٹوری کو ہوا دیکھے مست
ساقیا اب نہ دکھا ساغر صہبا مجھ کو
ناسخ

قول فیصل۔ چونکہ اس کا رواج کم ہو گیا ہے اسی لیے اس لفظ کا استعمال بھی زبانوں پر کم ہونے لگا ہے۔

کٹوری ا۔ مث (کنایۃً) گول آنکھ کو بھی تشبیہ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں بہت کمی کے ساتھ کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

کٹوری ا۔ مث کھلا ہوا پھول جو چھوٹا ہو، اردو، قلیل الاستعمال۔

ٹھنڈی ہوا ہے آج چلو باغ میں یہیں
بھر کر گلاب سے کٹوری گلاب کی
جگر

کٹوری ا۔ مث تلوار کی موٹھ کا وہ حصہ یا گول پھول جو قبضے کے سرے پر ہوتا ہے۔

آب شمشیر لا دو سلے احمر کے عوض
بھر دو قبضے کی کٹوری کبھی ساغر کے عوض
ذوق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے

کٹوری ا۔ مث تھنڈے کے اوپر کی کلغی یا ترش طلائی
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹوری ا۔ مث وہ ظرف جس میں حجام خط تراشی کے لیے پانی رکھتے ہیں۔ اردو، حجاموں کی اصطلاح۔

کٹول ا۔ مذ درخت کا نام، اردو، مذکر، متروک

صاحب بہجتش کر تبلا یا کٹول
واسطے بیٹھنے کے لگا اسپغول
سودا

کٹول ا۔ مذ چنڈال، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹھا ا۔ مذ (تلفظ کٹ ۱) کاٹ کھانے والا۔ ہندی، صفت، مذکر، مونث کے لیے کٹھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں "کٹنا" کہتے ہیں۔ حالانکہ اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ کٹھا، اور کٹھی بھی بول دیتے ہیں۔

کٹھا ا۔ مذ پانچ سیر غلے کا پیمانہ۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ممکن ہے کہ دیہاتی بولتے ہوں۔ اہل لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کٹھا ا۔ مذ ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھا ا۔ مذ زمین کا ایک پیمانہ جو بیگھے کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں تین گز کا پیمانہ کٹھا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا صرف دیہاتیوں اور بنواروں تک محدود ہے۔

کٹھار ا۔ مث (بعض کٹھیار)۔ ذخیرہ۔ غلے کا گودام ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیہاتیوں کو کٹھار بولتے سنا گیا ہے

کٹھاری قدم میں ا۔ مذ جو کٹھاری راہ میں پڑی ہو کہاروں کی خاص اصطلاح۔
(محاورات و مصطلحات میر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹھالی ا۔ مث چاندی سونا گلانے کی پیالی۔ اردو، مونث، سناروں کی خاص اصطلاح۔ قریب بہ متروک۔

زر گل ہے گداز اے شعلۂ رو یہ تیرے پرتو سے
کہ جو گل ہے چمن میں ایک سونے کی کٹھالی ہے
ناسخ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں عام طور پر اس ظرف کو گھریا کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کٹھالی ا۔ مث وہ پتھر کا گھڑا جس میں دھان کوٹتے ہیں۔ اردو۔ دیہاتیوں کی اصطلاح۔

نے کٹھالی میں دل کے ڈال دیا
ساعتوں کے محک پر سادھ لیا
(زہشت گلزار)

کٹھالی کرنا ا۔ مذ سونے چاندی کو کٹھالی میں گلا کر اکٹھا کر لینا۔ سونا چاندی گلانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھالی کرنا ا۔ مذ مردے کو جلانا۔ مردے کو آگ دینا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹھالی کرنا ا۔ مذ کھو کھلا کرنا۔ گڑھا ڈال دینا۔ عوام کی زبان (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

کٹھالی کرنا ا۔ مذ پیٹنا، زد و کوب کرنا، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹھ پتلی ہندی۔ کی۔ ۔ کا ایک کھلونا۔ اردو مؤنث رائج۔

کٹھ پتلی ہندی (کنایۃً) دبلی پتلی عورت، نازک لڑکی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھ پتلی ہندی (کنایۃً) دوسرے کی عقل اور رائے اور اشاروں پر چلنے والا۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

عمل مثال۔ وہ ہمیشہ اپنی عقل سے کام نہیں لیتا دوسروں کے کہے پر چلتا ہے آدمی کیا ہے کٹھ پتلی ہے

قول فیصل۔ مرد و عورت دونوں کے لیے کٹھ پتلی بولتے ہیں۔

کٹھ پتلی کا ناچ ہ۔ پتلیوں کا تماشہ جو تاگوں کے ذریعے ہاتھوں کے اشارے سے کیا جاتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ کھیل ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے زبانوں پر بھی کمی کے ساتھ ہے۔

کٹھ پھوڑا ہ۔ ہُدہُد ایک پرند کا نام جو اکثر درختوں پر اپنی چونچ سے چھید کر کے گھر بناتا ہے۔ مرغ سلیمان۔ کٹھ بڑھئی، پنجاب میں چکی راہ کہلاتا ہے۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے، ہدہد دوسرا پرند ہے اور کھٹ بڑھئی دوسرا ہے۔ اور اب اہل لکھنؤ کھٹ بڑھئی کو صرف بڑھئی کہتے ہیں۔

کٹہرا ہندی (بفتح اول و دوم) لوہے یا لکڑی کا جنگلا جو حفاظت کے واسطے مکان کے چاروں طرف یا چھت پر یا زمین گھیر کر اور حد باندھنے کی غرض سے لگا دیتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

کٹہرے بھی چوبی تھے رونق فزا خیمہ رہے تاکہ محفوظ اس میں حنا (شاہ اودھ) ہے اک طرف کو اس میں کٹہرا لگا ہوا اک سمت کو ہے ٹاٹ کا پردہ پڑا ہوا (ظریف)

کٹہرا ہندی درندوں کے رہنے کا لکڑی یا لوہے کا پنجرہ۔ کٹھ گھرا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ پنجرے کو کٹہرا نہیں کہتے

کٹھڑا ہندی (بر وزن لنگڑا) لکڑی کی ناند، لکڑی کا بڑا اور چوڑا ظرف، کونڈا، ہندی، مؤنث، (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے کٹھرا (بغیر ڑ کے ہندی) بولتے ہیں۔

کٹھڑا ہندی بھینس کا نر بچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھڑا ہندی منڈی، چھوٹا بازار۔ محلہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ منڈی اور چھوٹے بازار کے معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عام طور سے محلے کے لئے کٹرہ زبانوں پر ہے جو کسی نام سے منسوب ہو۔ جیسے کٹرہ ابوتراب خاں، کٹرہ بزن بیگ، کٹرہ خدایار خاں وغیرہ۔

کٹھ گلاب ہ۔ ایک قسم کا گلاب، ہندی مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس لفظ سے واقف نہیں۔

کٹھل ہ۔ (ہندی میں بر وزن لنگل، اردو میں زبانوں پر بر وزن مقتل بھی ہے) ایک پھل کا نام اس کے درخت کو بھی کٹھل کہتے ہیں۔ (ایک پھل کا نام جس کے اوپر خار خار ہوتے ہیں مزے میں شیریں مگر لسیدار اور نہایت بھبکدار ہوتا ہے۔ منہ کو تیل لگا کر کھاتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس کا بڑے سے بڑا پھل پندرہ بیس سیر کا ہوتا ہے۔ چھوٹا کم و بیش ڈھائی سیر کا ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا بہت دبیز ہوتا ہے اور اس کے اندر لسیدار کوئے ہوتے ہیں جس میں گٹھلی ہوتی ہے۔ کھانے اور پکانے دونوں کے کام آتا ہے۔ عوام اور دیہاتی (بفتح اول و دوم) بولتے ہیں۔ خواص لکھنؤ بالفتحین بولتے ہیں۔

کٹھلا ہندی (بالضم) کوٹھی کی تصغیر، کٹھی، اناج کا گودام، ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹھلا ہندی چونا پکانے کی بھٹی، چونے کا بھٹا، چونے کا آدا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھلا ہندی کان کی ہڈی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھلا چڑھانا ہ۔ چونا بھٹی میں رکھ کر آگ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھ ملا ہ۔ کم پڑھا لکھا مولوی جو ملاؤں کی سی باتیں کرتا ہو۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان

کٹھن ہ۔ (بفتح اول و دوم) بہت دشوار سخت مشکل، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

خالی طبیعت سے نہیں انساں کو مستی دعارم
ہیں تنزلیں دونوں کٹھن اک اس طرف اک اس طرف (اسیر)

بیاہ کی ہے رات یوں مجھ پر کٹھن
چاند کو لگتا ہے جیسے کہ گہن (سودا و جوی)

قول فیصل۔ اب یہ عورتوں کی زبان ہے۔ صاحب نور اللغات نے تیسرا قسم بھی لکھا ہے جو دیہاتیوں کی

کٹی (ت) پرکٹا ہوا کبوتر، وہ کبوتر جسکی دم اور پر سلامت کر کبوتر باز اڑتے ہوئے کبوتروں کو دکھاتے ہیں۔ (نور اللغات)

طائر رنگ حنا دام میں تجھکو لائے
بال و پر باندھ کے کٹی کی طرح پھڑکائے — امیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ فاضل مؤلف شعر میں کٹے (یائے مجہول) کو کٹی (یائے معروف) پڑھ گئے۔ اور زبان میں ایک نئے الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ حالانکہ ایسے کبوتر کو جاتین جس کٹا کہتے ہیں۔ نر ہو کہ مادہ۔ نر اور مادہ دونوں کو کٹا مرد کہتے ہیں۔ اگر کبوتری ہو تو کٹی بھی بولتے ہیں۔

کٹی (ث) ایک کلمہ ہے جو لڑکے دوستی القطع کرتے وقت دانتوں سے ناخن کو کھٹک کر کہتے ہیں کہ کٹی ہمیں تمہیں چھٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کٹی کہتے ہیں۔

کٹیا (مؤ) ایک خاردار بوٹی کا نام جسے جھڑ کٹیا بھی کہتے ہیں جو اکثر غیر مزروعہ زمین میں ہو جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھڑ کٹیا ہی بولتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی قصاب، بوچڑ، قصائی بھی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں۔

کٹیا (مؤ) مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ اردو (ش) رائج

کٹیا (مؤ) جھونپڑا سا ایک۔

معنی (۲) میں کا کانٹا کی تصغیر ہے۔ لکھنؤ میں نون غنہ کے ساتھ بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ غلط لکھنؤ میں بھی بغیر نون غنہ بولتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے یہ کانٹا کی تصغیر تو ضرور ہے لیکن کٹیا بغیر نون غنہ ہی زبانوں پر ہے۔

کٹیا (ث) دو دھ رکھنے کا مٹی کا برتن۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹیا (مؤ) جوان بھینس۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹیا (ث) درویشوں کی جھونپڑی (سادہ)۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹا سنگھاڑا (مذ) سخت چھلکے کا سنگھاڑا جس کی گردی بھی سخت ہو۔ اردو، رائج۔

کٹیا کٹیا کا مہینہ (مذ) بقرعید کا مہینہ ماہ ذی الحجہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل جنت۔ تم لاکھ زور ڈالو۔ میں کٹیا کٹیا کے مہینے میں لڑکی کی شادی نہیں کر سکتی۔ اب محرم بعد ہو سکتی ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس مہینے کو شادی بیاہ کے لیے منحوس سمجھتی ہیں۔

کٹے پر نمک چھڑکنا (مذ) (کنایتہً) تکلیف میں تکلیف پہنچانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بانجھ میں نہیں چاہتی تھی کہ لڑکا اتنا خراب ہے کچھ کہوں کے لڑکی کی شادی کی تھی تم جو مجھ سے گھڑی گھڑی کہہ رہی ہو تو کٹے پر نمک چھڑک رہی ہو

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں کٹے پر نون مرچ لگانا بھی لکھا ہے۔ مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹے جانا (مذ) (فعل لازم) شرم کے مارے گڑ جانا۔ نہایت شرمندہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

دگرگوں رنگ گھبرائے جمن ہے روئے گلگوں سے
کٹے جاتے ہیں سرو بوستانی قد موزوں سے — رند

قول فیصل۔ اب شرم یا غیرت کے ساتھ ہی بولتے ہیں تنہا نہیں بولتے۔

کٹی چھٹی (مذ) لڑک، جوک جو عورت سے ہو۔ بیر، عداوت۔ ہندی۔ مؤنث

بے طرح ہے لگاوٹ دل کی کٹی چھٹی
بے ڈھب ہو گرم سرگرم کار زار آج — داغ

مزہ کچھ کو بھی ان کو بھی ایسی باتوں کا
جلی کٹی نہیں باہم کٹی چھٹی ہو گی — داغ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں لڑک جھونک یا جلی کٹی کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کٹی کرنا (مذ) یاری کٹ کرنا دوستی القطع کرنا۔ سررشتہ اخلاص کو توڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹی کرنا (مذ) سیاسی کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا خوب مارنا پیٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹی کٹی ہونا (مذ) کپڑے کا جھینگر کے چاٹ جانے یا کیڑا لگ جانے سے جوتی جوتی یا جھبر جھبر ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان ہے۔

کٹیلا (مذ) (بفتح و کسر دوم و یائے معروف) وہ درخت جس میں کانٹے ہوں۔ اردو (صفت)، مذکر، رائج۔

کٹیلا (مذ) ایک قسم کی خاردار گھاس اردو مذکر، رائج۔

کٹیلا (مذ) (کنایتہً) دل میں کھٹکنے والا، کٹیلا، اس معنی میں اس کا مؤنث آنکھ کے ساتھ

شکل ہے۔ دل میں بیٹھنے والا۔ دلربا، من موہن، موہت کرنے والا، قاتل، مفتون کرنے والا، جیسے کٹیلی آنکھیں، مورے سیاں کی آنکھ کٹیلی کرتی ہے جادو گر پوری۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

کٹیلا ہندی صفت مذکر۔ جری، ہوشیار اور دو ٹوک بات کرنے والا۔

باتیں کے ترچھے اور کٹیلے ہیں
دل کے لینے کو سب بٹیلے ہیں — نظیر اکبرآبادی

کٹیلا ہندی صفت۔ زہریلا، قاتل، سم قاتل، کاٹ کرنے والا، پُر اثر، تیز، آب دار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹے لگنا:۔ خفگی اور قہر سے صرف ہو جانے، غزب ہو جانا، کام آ جانے کی جگہ بولتی ہیں خلاف مرضی دوسرے کے صرف میں آنا، عورتوں کی زبان۔

(نقرہ) تم نے بہت دنوں سے میرے زیور پر دانت لگا رکھا تھا اب وہ بھی تمہارے کٹے لگ گیا۔

(نقرہ) ایک مکان رہ گیا تھا وہ بھی آنکھوں میں کھٹک رہا تھا سو آج بک کر کٹے لگ گیا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کٹیلی آنکھ:۔ شوخی بھری ہوئی آنکھ، کٹیلی آنکھ، چشم قاتل، چشم سفاک، دل کو گھائل کرنے والی نظر، دل میں بیٹھنے والی چتون۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

کٹے مرتے ہیں ہندی۔ ٹوٹے پڑتے ہیں، جان دیئے دیتے ہیں۔ خود بخود کرتے ہیں۔ اردو، عوام کی زبان

آئے گھر سے کٹے مرتے ہیں عاشق جال کے
آپ بھی تو ادھر چلئے کا تماشا دیکھئے — رنگ

قول فیصل۔ اصل محاورہ کٹ مرنا ہے۔

کٹے مرتے ہیں ہندی۔ جھگڑا کرنا ہے

تیر قاتل نے نکالا کہ نکلا نہ چھوڑا
دل جگر دونوں کٹے مرتے ہیں کس کے کھینچے — جلیل

قول فیصل۔ اصل محاورہ کٹ مرنا ہے۔

کٹے مرنا:۔ فعل لازم، باہم کشت و خون کر کے جان دینے پر مستعد ہونا، ٹوٹے مرنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

غنچے ہے یک دگر کٹے مرتے ہیں یہ کہ موج
گرداب ڈھال رو کے ہوا ہے ہوئی کٹار — سودا

قول فیصل۔ اصل محاورہ کٹ مرنا ہے۔

کثافت:۔ (لطافت کی ضد) میلاپن، گندگی، عربی مصدر، مونث، فصیح، رائج۔

ہے گرد کدورت سے بری جوہر ذاتی
ہیرے میں کسی طرح کثافت نہیں ہوتی — عاشق

کثافت دور ہونا:۔ میلاپن دور ہونا، گندگی دور ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا خاک پاک ہے کہ جہاں رکھتے ہیں قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن کی دور — امیر مینائی

کثرت عربی (بفتح اول بروزن) زیادتی، بہتات افزونی، عربی مصدر، مونث، فصیح، رائج۔

توڑ اگر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دنیا میں گراں باری اولاد غضب ہو — ذوق

کثرت عربی (مجازاً) خلاف زیادتی، عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کچھ نہ وحدت ہے نہ کثرت نہ حقیقت نہ مجاز
یہ ترا عالم مستی وہ ترا عالم ہوش — فانی بدایونی

کثرت عربی۔ مذکر۔ اس معنی میں صحیح اول مسین سے ہے یعنی کسرت (نور اللغات)

قول فیصل۔ بے محل لکھنا ہی نہ چاہئے تھا۔

کثرت عربی۔ ہجوم، بھیڑ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا ہجوم اور بھیڑ کے معنوں میں نہیں بلکہ مجمع، لوگ، آدمیوں وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسے مجمع کی کثرت، لوگوں کی کثرت، آدمیوں کی کثرت۔

کثرت آرا:۔ (باضافت) بہت سے آدمیوں کی رائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل نقرہ۔ سنا ہو کہ گرانی کی وجہ سے راشننگ کے کنٹرول کا ریزولیشن اسمبلی میں کثرت آرا سے پاس ہو گیا ہے۔

قول فیصل۔ اس محل پر کثرت رائے بھی زبانوں پر ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کثرت آرائی:۔ وحدت کی ضد کو سنوارنا، ماسوی اللہ کو نوازنا، فارسی ترکیب، اصطلاح تصوف۔

کثرت سے:۔ زیادتی سے، افراط سے، زیادتی کے ساتھ، اردو، فصیح، رائج۔

محل نقرہ۔ اس سال اس کثرت سے بور آیا ہو کہ اگر لسی نہ لگی تو آم کھائے نہ کھایا جائے گا۔

کثیر:۔ قلیل کی ضد، بہت زیادہ، زیادتی رکھنے والا، عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل نقرہ۔ آج عدالت میں کثیر تعداد میں وہ قیدی دکھائی دیے جو صرف سائیکلوں ہی کی چوری کرتے ہیں۔

کثیر الاضلاع:۔ بہت سے ضلعوں کی شکل والا۔ عربی، صفت۔ (قطب دیں و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کثیر الاولاد :- وہ شخص جس کے بہت سے بچے ہوں۔ وہ شخص جس کے لڑکے لڑکیاں کافی تعداد میں ہوں۔ عربی، الفاظ، عربی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ خدا اگر کثیر الاولاد کرے تو اتنا بھی دے کہ انسان سب کی صحیح پرورش کر سکے۔

کثیر العلائق :- کثرت سے تعلقات رکھنے والا۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کثیر العیال :- وہ شخص جس کے بال بچے زیادہ ہوں، وہ شخص جس کے بہت سے بچے ہوں۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ بھائی صاحب عجیب زمانہ ہے، آپ بڑھتی ہوئی گرانی کو غور فرما رہے ہیں۔ کثیر العیال کی اس زمانے میں موت ہے۔

کثیر المعنی :- وہ لفظ جس کے بہت سے معنی ہوں۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ کثیر المعنی الفاظ میں پڑھا لکھا انسان محل اور موقع کے اعتبار سے معنی سمجھ لیتا ہے۔

کثیر الوقوع :- عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کثیف :- (بفتح اول و کسر سوم و یائے معروف) پاک صاف کی ضد، میلا کچیلا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شیخ جی آئے تھے رندوں میں تو کیسے تھے کثیف
کیا ہوا دھو کے نکل آتے ہیں میخانے سے — امیر مینائی

کثیف :- لطیف کی ضد۔ عربی، صفت، (اصطلاح) غلیظ۔

عاقل ضرر ہے یہی جسم لطیف
یہ ہوا جس کے مقابل ہے کثیف — مرزا رسوا

کثیف الطبع :- میلا آدمی، غلیظ آدمی، وہ شخص جو پاک صاف نہ ہو۔ گندا، اگھوری، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کج :- راست کی ضد، ٹیڑھا، خم، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کجا :- (بضم اول) کہاں، فارسی، فصیح، رائج۔

بس دیے سن کے مری موت کجا دلسوزی
پھول تربت پہ چڑھے شمع جلائی نہ گئی — جلیل

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "کجا، کدام جا کا مخفف ہے اور معنی میں کہاں اور کس جگہ۔"

موقع اور نسبت پر حیرت ظاہر کرنے کے لیے بھی ہے جیسے کجا راجہ بھوج کجا گنگو تیلی۔

کجا :- تماشبین، گرہ قصابوں کی خاص اصطلاح۔ (محاورات و مصطلحات منیر)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کجات :- نیچ قوم کا۔ کمینہ، ہندی، اہل ہنود کی زبان (منقسع) بہت نہ دیکھے جات کجات۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کج اخلاق :- بدخلق، اکھڑ، بد مزاج۔ صفت، عربی، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر کج خلق، بولتے ہیں۔

کج ادا :- بداخلاق، بے وفا، بے مروت، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کبھی سیدھی طرح سے بات نہ کی
تم بھی کتنے ہو کج ادا صاحب — صابر

کج ادائی :- بے مروتی۔ بے وفائی، بد خلقی، فارسی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

کج ادائی گئی کب ہم سے تیرے ابرو کی
شاخ آہو سے بڑ خم کس نے نکلتے دیکھا — ذوق

قول فیصل۔ اس کی جمع کج ادائیاں بھی اور کج ادائیوں بھی رائج اور فصیح ہے۔

کچھ حد سے بڑھ گئی ہیں تری کج ادائیاں
اس درجہ اعتبار تمنا نہ چاہیے — ملک زادہ منظور

(کج ادائیوں) اکثر باندھی ہی ایک ایسی طرح گزری ہے کہ باوجود اس کے ناز اور کج ادائیوں کے چاہنے والا جان دیتے رہتے تھے۔ — مرزا رسوا

ظفر نے کج ادائیاں کرنا بھی لکھا ہے۔ یہ بھی رائج ہے۔

کرتا ہے جس کے ساتھ فلک کج ادائیاں
دیتا ہے اس کو عشق کسی کج کلاہ سے — ظفر

کج ادائی :- آسمان کی صفت جیسے مستقل ہو۔

چرخ کی بھی کج ادائی ہم ہی پر جاتی ہے — چیش
ناز کو اس سے تو اک دم بھی جدا کرتا نہیں — تیر

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔ کج رفتاری اور کج رفتار زبانوں پر زیادہ ہے۔

کج ادائی کرنا :- بے وفائی کرنا، بے مروتی کرنا۔ بے رخی کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بہ رنگ شانہ نہ کیوں کر ہو دل کشا کش میں
کرے جو زلف تری ہم سے کج ادائی آج — ظفر

کج ادائی کرنا :- دشمنی کرنا، برائی کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فلک ہر روز کرتا کج ادائی ہے خدا جانے
کہ کس سے آج کی تھی کج ادائی کس سے کل کی تھی — ظفر

کجا راجہ بھوج کجا گنگو اتیلی :- جہاں

ایک گروہ بہت سے نسبت نہ ہو اور نسبت دی جائے باہم کوئی نسبت نہ ہونا، اردو، مثل مرعوام اور [illegible] کی زبان۔

عمل مثال۔ خوجی نے کہا یار ایسی بےتکی کہی، بے اختیار شادی کرنے کا شوق چرّاتا ہے۔ مگر تمہے کہاں ممکن ہے کہ ہماری سفارش کرو۔ ہم نے کہا حضور تم بادشاہ کہ راجہ بھوج، کہا گنگو تیلی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے یوں لکھا ہے۔ کہاں راجہ بھوج کہاں گنگو تیلی:

کجاوَہ :- (بفتح اول و چہارم) اونٹ کی کاٹھی جس پر دو شخص ایک دوسرے کے مقابل بیٹھتے ہیں۔ فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

ڈیوڑھی سے بیر کی وہ زینت جو جنہیں ملا
خود اہتمام کرنے لگے شاہ۔ گر بلا۔ دبیر

کج باز :- بدمعاملہ، مفسد، آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔ فارسی، صفت۔

راستی قد وطرار کا دیوانہ ہو
مجھ سے کج باز ہے چرخ ستم ایجاد عبث — رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے صرف قلیل الاستعمال ہو۔

کج بازی :- آسمان کی صفت میں مستعمل ہو، فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کرے گا چرخ مری گردش سے بھی کج بازی
کوئی زمین نہیں آسمان سے باہر — رشک

کج بحث :- (بفتح اول سوم) نامعقول بحث کرنے والا، قائل نہ ہوتے ہوئے بحث کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کھلاوے جور دل کو نا فاتحہ وہ کیا
بال کو جو شگفتہ نہ کرے بات وہ کیا
کج بحث اگر حسین نہ باہر آرام (؟)

کٹ جائے جو رنج ہی میں وہ اوقات ہی کیا۔ (نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ اس کی اردو شکل ہ و ن کے ساتھ کج بحثوں بھی رائج، فصیح ہے۔

تسلیم میں حق کی ہے جو لذت اسے کاش
کج بحثوں نے وہ مزے اٹھائے ہوتے — عظیم آبادی (آزاد)

کج بحثی :- نامعقول گفتگو، بلاوجہ کی بحث۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عمل مثال۔ فاضل کج بحثی میں اوقات صرف کرتے ہیں۔ بدعمل کی تحقیق پر تحریر کم صرف کرتے ہیں۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ ہو، جیسے نخیالک بیجا ہو اور ولادے کا کج بحثی کر رہا ہو (علم ہوش ربا)
اردو جمع "وں" اور "ان" کے ساتھ کج بحثیاں اور کج بحثوں ہے جو کسی کے ساتھ رائج ہے۔

سر رہ فہم کو جو پائے ہوتے
کج بحثوں پر کبھی نہ آئے ہوتے — عظیم آبادی (آزاد)

کج بصیرت :- جس کی بصیرت درست نہ ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کج پڑنا :- ترچھا، ٹیڑھا پڑنا، ترچھا پڑنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ترچھی نظر سے طائر دل ہو چکا شکار
جب تیر کج پڑے گا اڑے گا نشانہ کیا — آتش

کج خلق :- بدخو، بدمزاج، بداخلاق، بےمروّت، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

عمل مثال۔ آپ کی کوششیں بیکار گئیں۔ آپ کا مرزا تعلیم یافتہ ضرور ہے لیکن نہایت کج خلق۔

کج خلقی :- بدخوئی، بداخلاقی، بےمروّتی، بدمزاجی، فارسی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

عمل مثال۔ وہ لوگ جو دنیا میں کج خلقی سے کام لیتے ہیں میرے نزدیک صحیح معنی میں انسان کہے جانے کے مستحق نہیں۔

کج دار و مریز :- ٹیڑھا رکھ اور بہنے نہ دے۔ ایک پیالے میں لبالب پانی بھر کر کہا جائے کہ اس کو ٹیڑھا کرو مگر پانی نہ گرنے پائے، ان احکام کی نسبت بولتے ہیں جن کا بجا لانا دشوار ہو۔ فارسی مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ شاید ہی کبھی بولتا ہو۔

کجرا :- کاجل، کجلا، سندی دکنیوں میں آتا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کجرار کی آنکھ یا کجرارے نین بھی کبھی کبھی بولتے سنا گیا ہو۔ جس کا اردو سے کوئی لگاؤ نہیں۔

کج رائے :- جس کی رائے اکثر بیشتر ٹیڑھی اور غلط ہو۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کج رفتار :- ٹیڑھی چال چلنے والا، سیدھی راہ نہ چلنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فلک کج رفتار اور چرخ کج رفتار کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔ جیسے قسمت کی خرابی کی وجہ سے چند سال سے فلک کج رفتار کی کج رفتاری کا شکار رہوں۔

کج رو :- ٹیڑھی چال چلنے والا (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کج روی :- (بفتح اول و سوم و کسر چہارم) غلط راہ چلنا، ٹیڑھی چال چلنا، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عمل مثال۔ عجب زمانہ ہے کہ جس کو دیکھو وہ فلک کج رفتار

عمل متن۔ ہتھنیاں سیکڑوں، تجول نقری ہودج طلائی عماریاں ان پر الماس و یاقوت و زمرد کی گل کاریاں یا تھیوں پر جوبن تھا۔ شہر گویا کجلی بن تھا۔ (فسانۂ عبرت)

کجلی بند ہونا:۔ نہایت سیاہ گھٹا کا چاروں طرف سے گھر کے آنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

عمل متن۔ باجی خدا خیر کرے ایسی گھٹا گھر کے آئی ہے کہ کجلی بند ہو رہا ہے۔ اگر برس گئی تو غضب ہو جائے گا۔

قول فیصل۔ چونکہ کاجل بھی سیاہ ہوتا ہے غالباً اسی مناسبت سے یہ صرف لکھنؤ کی عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کج مج:۔ (بفتح اول وسوم) وہ شخص جو اچھی طرح بات نہ کر سکے وہ شخص جو اپنے مطلب دلی کو اچھی طرح واضح نہ کر سکے۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کج مج بیان:۔ وہ شخص جس کا کلام فصیح نہ ہو وہ شخص جس کے کلام میں بے ربطی ہو۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمل متن۔ مجھے دعوائے شاعری نہیں اگر مجھ کج مج بیان کے کلام میں کوئی لغزش ہو تو آپ معاف فرمائیں۔

کج مج زباں:۔ وہ شخص جو صاف نہ بول سکے وہ شخص جس کی زبان گفتگو کرنے میں اچھی طرح نہ چلے فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال شل شاد ہے یہ سب شادؔ ہم کج مج زبانوں کی ہے زبان غیرت نمک گیری، زبان ٹیڑھی ملک بانکا (شاد)

کج مدار:۔ وہ جو ٹیڑھی چال چلے۔ وہ جو ہمیشہ سے ٹیڑھا ہو۔ (چرخ یا فلک وغیرہ کی صفت) فارسی صفت، فصیح، رائج۔

چلے عدم کو نہایت ہی تنگ ہو کر ہم
نہ گنبد فلک کج مدار میں گزرے (صبا)

کج مرز:۔ انکار در پردہ اقرار کی جگہ مستعمل ہے فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جہاں تک میرا مطالعہ ہے کج مرز کوئی فقرہ نہیں کجدار و مریز کے بجائے بتانا ایسا حکم دینا جس کا بجا لانا دشوار ہو۔

کجدار و مریز کب تک یوں
مس جام میں بھر شراب گلگوں

بہرحال کسی طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کجنال:۔ کمان کی شکل کی۔ اردو مذکر۔

شعر۔ کجنال مثل رعد کے کڑکے تھی وہم (مصحفی)

کج نظر:۔ ٹیڑھی نظر والا فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کج نظری:۔ ترچھی نظر سے دیکھنا، ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ فارسی مؤنث قلیل الاستعمال۔

جو تعب ہے ہم نے بناہ لی تو غضب سے تیغ نگاہ لی
کبھی راستی کی نہ راہ لی وہی ان کی کج نظری رہی
(امیر مینائی)

کج نگاہی:۔ ترچھی نظر سے دیکھنا فارسی مؤنث فصیح، رائج۔

شعر کس کی آنکھ تھی یہ تیغ کج نگاہی اب میں (قابل)

کج نہاد:۔ کج سرشت۔ بدخو، بدطینت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عام طور سے بدنہاد زبانوں پر ہے۔

کج و داکج:۔ ٹیڑھا بگڑا وارستہ، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

عمل متن۔ شعر اگر کج و داکج زاوی کی طرف دوشی

دکھائے تو آگیا جیتال کا چراغ ہے۔ (ظریف جبلپوری)

کجی:۔ (بفتح اول و کسر دوم) ٹیڑھا پن، ٹیڑھاپن، فارسی مؤنث، فصیح رائج۔

طبیعت کی کجی ہرگز مٹائے سے نہیں مٹتی
کبھی سیدھے تمہارے گیسوئے پر خم بھی ہوتے ہیں (داغ)

کجی:۔ ٹھیکرا کوزہ۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

کجی دینا:۔ روغن قاز ملنا، خوشامد کرنا۔

عمل متن۔ بعض لوگوں کی طبیعتوں کو ہمارے کہنے کی بد کیفیتی سے جلوہیں، اور پھر جانے کی کجی دی داد دیں
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کجی دینا نہ تو محاورہ ہے نہ اس کا مفہوم روغن قاز ملنا ہے کجی بمعنی ٹھیکرا سفالی ظرف جس میں شراب پی جاتی ہے۔ اور دھ پنچ میں صفر بر بنائے رعایت لفظی استعمال ہوا ہے کجی دینا مرقومہ عبارت سے الگ روغن قاز ملنا کا نیچ دلاتا۔ باتوں میں ملانا کے معنی ہرگز نہ دے گا۔ اس کے برخلاف بے گھڑے کی اور جلو میں، دو مستعمل محاورے ہیں۔ جو مرقومہ عبارت سے الگ بھی بامعنی رہیں گے۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کچ:۔ نو خیز اور نو عمر لڑکی کی وہ ابھرتی چھاتی جو پستان کہے جانے کے قابل نہ ہوئی ہو۔ اردو مؤنث عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے کچ کے ساتھ کچیں یا کچوں زبانوں پر ہے۔

آڑی ہیکل گلے میں ڈالے ہوئے
پیارا پیارا کچیں نکالے ہوئے
ہر ایک مرد کی سینہ پہ آنکھ پڑنے لگی (زیب النساء)

بیٹی کچوں کی جو کچھ کچھ ابھار کی صورت جانتا ہے
صاحب نور اللغات نے پستان زن بھٹنی معنی لکھے
ہیں۔ پستان عورت کی مکمل چھاتی کو کہتے ہیں۔
بھٹنی اس حصے کو کہتے ہیں جو بچہ منہ میں لے کے
چوستا ہے۔
جوبن تھے بھٹیوں میں غضب کے بھرے ہوئے
تھے نالے انار دل کے اوپر دھرے ہوئے لا علم
صاحب فرہنگ اثر نے "چوچی، چھاتی، پستان
اور تھن معنی لکھے ہیں۔ اہل لکھنؤ چوچی کو کچ نہیں
کہتے چوچی بھٹنی سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے۔ چھاتی
عام طور سے مکمل پستان کو کہتے ہیں۔ تھن اہل لکھنؤ
مویشیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کچا کچ، کچا
تھن۔

کچ :- کچا کا مخفف۔ خام۔ اردو۔ رائج۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے عام طور سے مرکبات
میں استعمال ہو جیسے کچ پندیا، کچ لنوا۔

کچا (صفت) خام جو پختہ نہ ہو۔ اردو صفت
فصیح، رائج۔
محل پیش۔ تمھیں بڑی سخت کھانسی ہے اور تم کچے
امرود کھا رہے ہو تجربہ اچھا نہیں ہے۔

کچا (صفت) ادھ کچا۔ جو بالکل کھلا نہ ہو، ناپختہ
اردو صفت، فصیح، رائج۔
محل پیش۔ تمھیں کچھ کام نہیں آتا جیلی زار دی۔
حالانکہ ابھی چاول بالکل کچے ہیں۔

کچا (صفت) مٹی کا بنا ہوا مکان، وہ مکان
جو چونے یا پکی اینٹوں کا بنا ہوا نہ ہو۔ اردو صفت
فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولیں گے کسی لفظ کے
ساتھ ملا ہی کے بولیں گے۔ جیسے کچا مکان
کچی دیوار۔

کچا (صفت) بودا۔ ناپائدار۔ کمزور۔ اردو مذکر
فصیح، رائج۔
محل پیش۔ تم سے کہا تھا کہ عمر کی سے سی دو۔ مگر تم
نے کچے تاگے سے پجامہ سی دیا۔ دو دن بھی کام
نہ دے گا۔

کچا (صفت) نرم ملائم۔ دیالو۔
(مثلاً) اس کا دل کچا ہے۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
یہ فقرہ ہی مہمل ہو وہ دل کا کچا کہیں گے نا
کہ اس کا دل کچا ہے۔ علاوہ بریں جو شخص دل
کا کچا ہوگا وہ بزدل ہوگا نا کہ نرم یا ملائم۔ مولف
صاحب فرہنگ اثر کی "تائید کرتا ہے۔

کچا (صفت) وہ بچہ جو وقت سے پہلے پیدا ہو
جائے۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان
محل پیش۔ وہ کیا بدنصیب لڑکی ہے۔ یہ تیسرا
لڑکا ہوا تو وہ بھی کچا ہی ہوا۔
قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے کچا بچہ کی ہی
ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

کچا (صفت) ناتجربہ کار، ناپختہ کار۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عوام کی زبان ہے۔

کچا (صفت) وہ رنگ جس میں پختگی ہو۔ غالب
والا رنگ، دھونے سے جلد چھٹ جانے والا، اڑ جانے والا
والا رنگ، اردو، فصیح
محل پیش۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ سبز رنگ
کی فرد نہ خرید و یہ رنگ کچا ہوتا ہے۔ وہی ہوا
کہ اڑ گیا۔

کچا (صفت) عورہ خالص، کھری، جیسے کچی چاندی
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا (صفت) وہ بیانہ جو حال کے رواج سے
کم ہو۔ اردو عوام کی زبان۔
محل پیش۔ تمھیں سودا خریدنا ہی نہیں آتا تم سے کہا
تھا کہ پکی تول سے خریدنا۔ تم کچی تول سے لائے
سب سامان کم ہے۔
قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر اس کا استعمال نہیں ہو
کچی تول، کچا سیر، کچا من وغیرہ کی ترکیب ہی سے
بولتے ہیں۔

کچا (صفت) غیر سرکاری کاغذ جیسے کچا کاغذ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا (صفت) غیب، بے بنیاد، ناقابل اعتبار،
جیسے کچی بات، مشکوک، مبہم، بے رویا، بے
ٹھکانے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کچی بات گالی کے معنی میں
بولتے ہیں یعنی جو خلاف تہذیب اور فحش ہو۔

کچا (صفت) سودہ جو مکمل نہ ہو جیسے کچا تخمینہ۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا (صفت) نامرد، بزدل، ڈرپوک۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا (صفت) وہ پھوڑا جس میں مادہ نہ پڑا ہو۔ اردو عوام
اور عورتوں کی زبان۔
محل پیش۔ بڑا ناتجربہ کار ڈاکٹر ہے اس نے تمھارے
کچے پھوڑے پر آپریشن کر دیا اور دم نکال لیا۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ کچا دانہ، کچا پھوڑا وغیرہ
کی ترکیبوں ہی سے زبانوں پر ہے۔

کچا پن :- وہ خط جو ابتدائی حالت میں ہو اور جس میں پختگی نہ ہو۔ نوشتی کا خط۔ وہ خط جو کچی کا دہ کے موافق خوبصورت اور درست نہ ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل بیت۔ تم کہتے ہو کہ خوشخط ہو گئے مگر ابھی بالکل کچا خط ہے جو عورتوں سے مل رہا ہے۔

کچا بیگھہ :- پکے بیگھے کا دو تہائی حصہ۔ تیرہ گز دو لچ زمین کا ٹکڑا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کچا پکا بطلاً کچا کچھ پکا۔ اردو صفت، رائج۔

محل استعمال۔ میں بھوک کے مارے مر رہا تھا کیا کرتا جو کچھ کچے پکے چاول میسر آئے وہ کھا لیے

کچا پکا :- مذبذب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا پکا :- وہ تعمیر جس میں کہیں چونے اور کہیں اینٹ گارے کی چنائی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص عرف نہیں ہے۔

کچا پکا کرنا :- تھوڑا جوش لینا، ادھ کچا کرنا۔ (مصنف) سوئیاں کچی پکی کر لو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کچا پکا کرنا :- کسی بات پر کچھ آمادہ نیم راضی کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچا پکا ہونا :- مذبذب ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو

کچا پن :- خامی، خام ہونا۔ اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

محل بیت۔ اس کے کچے پن کی دلیل یہ ہے کہ وہ جھوٹ سے نہ بچے اور کاٹے سے نہ کٹے۔

قول فیصل۔ اس محل پر کچا پنا بھی مستعمل ہو۔ جیسے اس کے کچے پنے پر نہ جائیے بہر حال یہ سیٹھا ضرور ہے۔

کچا پیسا :- ہندوستانی قدیم سکے کا پیسا یعنی پیسا، دھواڑوں کا پیسہ، ڈبل پیسے کا نقیض۔ مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کچا تاگا :- وہ تاگا جس کو بل نہ دیا گیا ہو وہ تاگا جس کو مانجھا نہ گیا ہو۔ اردو، رائج۔

بیاہی گئیں اس وقت تم جب بیاہ سے واقف تھیں جو عمر بھر کا بندھن ہے وہ کچے تاگے سے بندھا

حسامی (جیب کی دال)

کچا تاگا :- (پنجاب) موم کی ناک، نازک چیز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا تخمینہ :- ناقص تخمینہ، قیاسی تخمینہ وہ اندازہ جو پورا پورا نہ کیا گیا ہو۔ انکل بچو حساب، تخمینہ خام۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا جانا :- استقاط حمل ہونا۔ ادھورا بچہ پیدا ہونا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

کچا جن :- کسی بات کے پیچھے پڑنے اور لپٹ جانے والا آدمی، مطلق جاہل اور ضدی آدمی جو کسی طرح سمجھائے نہ سمجھے۔ ہٹیلا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں بھی بولتے ہیں۔

لاکھ بھوتوں کا ایک بھوت ہے یہ
کچے جن سے بھی بس سوا ہے عشق — جان صاحب

قدیم زمانے میں بولتے تھے۔ اب متروک ہے۔

کچا چٹھا :- صحیح صحیح حال، کل کیفیت پورا حال۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

ہر شخص آیا ہے تو اب اس کی ندامت کو دیکھ
نشہ میں کہہ گئے ساقی سے جو کچا چٹھا — مصحفی

قول فیصل۔ اس کا صرف سنانا کے ساتھ ہے جیسے۔ گھر بھر کا کچا چٹھا کہہ سنایا اور میاں جی دل میں کٹ کٹ کے رہ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

بیان کرنے کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے میں نے سارا کچا چٹھا ان سے بیان کیا وہ بت بنے بیٹھے سنتے رہے۔ کوئی جواب نہیں دیا۔

کچا حال :- صحیح صحیح حال۔

(مصنف) انھوں نے ٹرے بھیا کو بلا کر کچا حال کہہ دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچا خط :- وہ خط جس میں پختگی نہ ہو۔ وہ خط جس میں صفائی نہ آئی ہو عورتوں کے خط سے ملتا ہوا خط۔ اردو صفت، رائج۔

مضمون عہد نامہ تو لکھتے ہو کر تحریر
یہ کیا ڈر ہے خط ہے تیرا اگر یہ نگار کچا — مروت

کچا دل :- نرم دل، لڑکیوں کا سا دل، بوڑھوں کا سا دل، جلد بھر آنے والا دل۔ صفت مذکر۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نرم دل کے معنوں میں کچا دل نہیں بولتے۔ بلکہ بولتے ہیں کہ ہمت اور ڈر پوک کے معنوں میں۔ دل کا کچا کہتے ہیں اور مونث کے لیے دل کی کچی۔

جو لوٹی تھی تب آگئی ہے بوا
بہت دل کی کچی ہو تم اے بوا — شوق قدوائی

کچا دودھ :- وہ دودھ جو جوش نہ دیا گیا

ہو۔ وہ دودھ جس کو ابالا نہ گیا ہو۔ اردو، رائج۔

محل نظم۔ سخت گرمی کا زمانہ ہے تم نے رات کو یونہی کچا دودھ رکھ دیا ابال کے نہیں رکھا۔ اسی لیے پھٹ گیا۔

کچا دودھ پینا:۔ (کنایۃً) طبیعت میں خامی ہونا۔ کسی کی سرشت میں بدی ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل نثر۔ شیخ بدیع الدین مدار کا مزار مکن پور علاقہ قنوج میں ہے مجھے زیارت کا شوق ہوا۔ آدمی نے آخر کچا دودھ پیا ہے۔ غفلت اور ظلم و جہل سے اس کی سرشت ہے۔ بجا عبارت کر سمجھتا ہے اور خسارت اور ندامت اٹھاتا ہے ......۔

(دربار اکبری صفحہ ۲۲۳)

کچا دودھ سب نے پیا ہے:۔ یہ مقولہ بھی بولتے ہیں۔ جہاں یہ کہنا ہو کہ انسان سے بھول چوک ہوا ہی کرتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صحیح مقولہ اس طرح ہے آدمی نے کچا دودھ پیا ہے لیکن یہ بھی بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچا ساتھ:۔ کثیر العیال۔ جس کے چھوٹے بڑے بہت سے بچے ہوں۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محل نثر۔ چند روز ادھر ادھر بھرتا ہے۔ آخر پنجاب کو آتا ہے۔ کچا ساتھ اپنے حال کو سنبھالے کہ عیال و اطفال کو۔ (دربار اکبری صفحہ ۵۹۶)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ کچا کنبہ بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا ٹری:۔ بے وقوف، باؤلا۔

تمیں ملتا نہیں ہم چاک گریباں ہو ں میں
تنگ ہے کچا ٹری ہے ترے دیوانوں میں صبا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کچا جن اور کچا ٹری ہم معنی ہیں، جنوں کی ناپختگی منتسب ہے اب کوئی نہیں بولتا۔

کچا سوت:۔ کچا تاگا، دھاگا۔ اردو، رائج۔

تاب گیر اب اپنا کچا سوت کچھ الجھا ہے تیر
کم ہے سر رشتہ ہمارے خواب اور آرام کا تیر

کچا سودا:۔ ناقص ضبط۔ عورتوں کی زبان۔ (مصرعہ) اس کا دماغ خر دماغ ہے کچا سودا نہیں بلکہ پکا جنون ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچا سونا:۔ بغیر صاف کیا ہوا سونا۔

رنگت سنہری ایسی کسی کی نہیں سنی
بہتر ہے کچے سونے سے جتنا تلا ہوا
(نسیم کرت)

قول فیصل۔ پکا سونا تو زبانوں پر ہے۔ لیکن کچا سونا عام طور سے نہیں بولتے۔

کچا سیر:۔ اسی (۸۰) روپے سے کم وزن کا سیر۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کچا شیر پینا:۔ کچا دودھ پینا، کچے شیر سے مراد انسان کا دودھ ہوتا ہے۔

بکی باتوں میں ابھی خامی کا اثر ہے بال بال
آدمی خاطی ہے پر دوہ ہے کچے شیر کا
سحر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کچا دودھ تو بول دیتے ہیں۔ لیکن کچا شیر عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا کاغذ:۔ وہ رتا دریا کا غذ جس پر انشا ب نہ لگا ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام کی زبانوں پر ہے۔

کچا کام کرنا:۔ ناقص کام کرنا، نامکمل کام کرنا۔ ادھورا کام کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل نثر۔ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ آتنے تجربہ کار ہو کے بغیر رسید کے روپیہ دے آئے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ تم نے بڑا کچا کام کیا

قول فیصل۔ بصورت نفی "کچا کام نہ کرنا" بھی بولتے ہیں۔

کچا کرنا:۔ پہلے نادم کرنا، شرمندہ کرنا، شرم دلانا، ذلیل کرنا، کسی کو کھسیانا کرنا، جھینپ کر ز لکھا کرنا، لجیانا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کچا کرنا:۔ دوسرے بودا کرنا، کسی ارادے سے باز رکھنا، بے دل کرنا، افسردہ کرنا، پست ہمت کرنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں

کچا کرنا:۔ تیسرے کچی سلائی کرنا۔ بخیہ کرنے سے پہلے شلنگے بھرنا۔ اردو صرف، رائج۔

محل نثر۔ بے قاعدہ کام نہ کرو۔ بخیہ کرنے سے پہلے یا شلنگا ر کچا کر لو ورنہ جابجا جھول رہ جائے گا۔

کچا کوڑ:۔ دریا کا ڈھلوان کنارہ دریا بر آمد زمین۔ (خزینۃ اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ہے

کچا کوڑھ:۔ کھجلی۔ آتشک، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

مسلمانوں کی زبانوں پر کوڑھ مونث

کی آں کچ کچ یا بچوں کی کچ کچ (ہونا کے ساتھ)
ہندی، مؤنث۔

بچوں کی ہوئی ہے کچ کچ کچ
ہکا کا مذ بھی کرنے اب تو کچ کچ (اختر اسٹھ خاں)

قول فیصل۔ آدمیوں کی کثرت اور بچوں کی کثرت کے لیے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ کسی نے ساتھ جہاں بچوں کی کثرت ہو بول دیتے ہیں۔ آدمیوں کی کثرت کے لیے کوئی بولتا ہی نہیں ہے چھپاک

کچھن کچ ؛۔ (بفتح اول و سوم) کیچڑ یا دلدل میں چلنے کی آواز، ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچ پچ ؛۔ (کنایۃً) کیچڑ، دلدل۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچ پرا ؛۔ (بفتح اول و سوم) وہ کبوتر کہ جس کے گلے سے بار بال یا آنے دو ایک مرتبہ نوچنے سے سفید نکل آئیں اردو۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کچ پینڈیا ؛۔ (بفتح اول و کسر سوم) بلکے پھول (نون غنہ)، بودا، ڈرپوک، بزدل اردو صفت بازاری زبان۔

کچ دلا ؛۔ بودا، ڈرپوک، بزدل، ذرا سی بات میں ڈر جانے والا وہ شخص جو درد و رنج یا مشکل کام میں ہمت ہار جائے اردو صفت، مذکر عوام کی زبان۔
محل نظم۔ کل ہمارا لڑکا میرے ساتھ راستے میں جا رہا تھا۔ ایک جگہ لاٹھی چل گئی۔ میرا ساتھ چھوڑ کر ایک مکان میں گھس گیا۔ بڑا کچ دلا ہے۔

قول فیصل۔ مؤنث کے لیے کچدلی مستعمل ہے جیسے یہ وہی ایسی کچدلی تھی کہ جو ذرا سے میں تمہارے کھلانے لگیں۔ (طلسم ہوشربا)

کچدلی ؛۔ بزدل، (نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

کچرا ؛۔ کچا خربوزہ خواہ کسی سے پہلے پھل کو بھی کچرا کہتے ہیں۔ ہندی مذکر۔ (اہل ہنود کی زبان) (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچرا ؛۔ کپاس کا دوڈا (از فرہنگ)، بچے کا پیٹ۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچرا ؛۔ کوڑا کرکٹ، اردو عام اور دیہاتیوں کی زبان۔
محل نظم۔ جتنا اناج ہے سب کو چھان لو اور پھٹک لو جو کچرا نکلے اس کو پھینک دو۔

کچرا ؛۔ (بضم اول) کھجور کے سوکھے پتوں کی بنی ہوئی ایک قسم کی جھاڑو۔ اردو رائج۔
محل نظم۔ بازار جا رہے ہو جب آنا تو دو آنے کا ایک عمدہ سا گٹھا ہوا کچرا لیتے آنا۔

کچر پچر ؛۔ آل اولاد کی کثرت کے لیے مستعمل ہے۔ ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عوام عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں صاحب نور اللغات نے اس محل پر کچر پچر بھی لکھا ہے جو بالکل نہیں بولتے۔

کچر پچر ہونا ؛۔ دلدل یا کیچڑ میں چلنے کی آواز ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کچر پچر ہونا ؛۔ کثرت ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس معنی میں بھی مستعمل نہیں۔

کچر پچر ہونا ؛۔ کیچڑ ہونا، دلدل ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچر کچر ؛۔ (بکسر اول و دوم و چہارم و پنجم) کچے پھل کے چبانے کی آواز، اردو کچرا گوشت کھانے کی آواز (ہونا کے ساتھ) ہندی مؤنث۔
(نقرہ) کیا گوشت گلایا ہے کہ منہ میں کچر کچر بولتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

کچر کچر ؛۔ بک بک۔
(نقرہ) تم چپ نہیں رہتے کیا کچر کچر لگا رکھی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام بفتح اول و دوم و چہارم و پنجم بولتے ہیں۔

کچری ؛۔ ایک خوبصورت پھل کا نام جو صورت میں خنظل سے مشابہ اور نہایت سوندھا ہوتا ہے۔ مزے میں کھٹ مٹھا اور ملائم۔ اکثر گوشت کے گلانے اور سوکھ کر پانی میں بھگو کر کھانے کے کام آتا ہے۔ تازی کچریاں یونہی کھائی جاتی ہیں اس کے چھلکوں میں باریک باریک خار ہوتے ہیں جن کے سبب اکثر زبان پر رگڑ کر خون نکلتے اور آپس میں ایک دوسرے کو اچھی جوانمردی دکھا کر خوش ہوتے ہیں۔ عربی میں اس کو شمام، فارسی میں دستنبویہ کہتے ہیں۔ ہندی میں ترئی اور چھوٹی کچری کو سینجھی اور سوندھی بھی کہتے ہیں۔ بڑی کچری کو کچرا۔ جمع کچریاں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے تیس و جوار میں یہ پھل زیادہ پایا جاتا ہے۔

قائل ہے۔ عربی میں فاتق الکلب، حب الغراب اور ہندی میں کُچلا کہتے ہیں۔ فارسی میں کچلہ آیا ہے۔ نزد اطبا تیسرے درجے کے آخر میں گرم و خشک اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں حارہ یابس نافع امراض عصبانی مفید فالج و لقوہ وغیرہ۔ چونکہ کوا اسے کھاتا ہے۔ اس وجہ سے ہندی میں اس کو کاگ پھل اور عربی میں حب الغراب نام رکھا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کُچلا (بالضم اول) ہے۔

کچلا بنانا: — کافی زد و کوب کرنا۔ شدت سے مارنا۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

محل نظم۔ کمبخت نہ پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے صبح سے گلی اڑا رہا ہے آج تو دیکھو میں کیسا کچلا بناتی ہوں۔

کچلا جانا: (لازم) مسل دیا جانا۔ روندا جانا۔ اردو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچلا جانا: ۲۔ مارا جانا۔ پیٹا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچلا کر دینا: — بھس ڈالنا۔ تہیہ کر دینا۔ اردو۔ دلی کی زبان۔

محل نظم۔ خدا جانے کہ وہ محرمان کے سر پر آ کر ایسا مارنا ہوا تو نہیں ابھی کچلا کئے دیتا ہوں۔ (نور حسن العرفان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کچل دینا بولتے ہیں۔

کچلا نکالنا: — ایسا مارنا پیٹنا کہ صورت شکل بگڑ جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عام طور سے کچلا بنا دینا ہے۔

کچ لپیٹ: — وہ عورت جو ہر وقت عصمت فروشی پر آمادہ رہے۔ کچ لپٹ۔ اوار ہند کی ڈھیلی۔ (طلسم ہوشربا، فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کچل جانا: (لازم) کسی وزنی چیز سے دب کے صدمہ پہنچ جانا۔ ضرب آنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ آج ایکے سے دو لڑکے کچل گئے دونوں کو فوراً اسپتال بھیج دیا گیا ابھی تک تو زندہ ہیں۔

قول فیصل۔ بالکل ختم ہو جانے اور مر جانے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

سایہ میں بیٹھنے کی نہ آخوب دی فلک
دیوار قصر یار گری ہم کچل گئے — جلال

کچل جانا: ۲۔ زیر بار ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچل دینا: — کسی وزنی چیز سے ضرب صدمہ پہنچانا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ریزہ ریزہ کر دینا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔ (فرہنگ آصفیہ)

محل نثر۔ آج بہت بڑا کالا سانپ نکلا۔ لیکن میں نے ایسی لکڑی ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس کے بعد میں نے اس کا سر کچل دیا۔

کچل ڈالنا: — مسل ڈالنا۔ بھس ڈالنا۔ پامال کر دینا۔ روند ڈالنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ دشمن نے ایسا گھرا حملہ کیا کہ ڈر کے ہاتھی پلٹ پڑے اور اپنی ہی فوج کو کچل ڈالا۔

کچلنا: ۱۔ مسلنا۔ ملنا دلنا۔ روند ڈالنا۔ پامال کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

بس اب خرام ناز کو موقوف کیجے
دل عاشقوں کے زیر کف پا کچل چکے — تیر

کچلنا: ۲۔ کسی چیز سے رگڑ کے یا دبا کے صدمہ پہنچانا۔ ضرب پہونچانا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل نثر۔ تم نے اپنے جوتے سے میرا انگوٹھا ایسا کچلا کہ میں تین دن تک راستہ نہ چل سکا۔

کچلنا: ۳۔ کسی چیز کو کوٹنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کیس کے موٹا موٹا کوٹنا۔ اہل لکھنؤ کچلنا بمعنی کرنا کے معنوں میں بولتے ہیں جیسے بلیغی کو تنکا کچلنا کچل کے دودھ کے ساتھ پیا گیا۔

محل نثر۔ میرے کچلیں رہی جو شام کو گھر آیا تو جھ کو کچلے گی۔

کچلنا: ۴۔ عرس نکالنا۔ کچومر نکالنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

کچلوانا: ۔ روندوانا۔ پامال کرانا۔ مروا ڈالنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

محل نثر۔ انگریزوں نے فوج کی بغاوت پر ٹینکوں سے اپنی پوری فوج کو کچلوا دیا۔

کچلوندا: — کچے آٹے کا پیڑا۔ کچی کچی روٹیاں روٹی کے کچے کچے ٹکڑے۔ ہندی۔ مذکر۔ (فقرہ) ماما نے کچلوندے بنا کر رکھ دیے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کیا کچے آٹے کا بھی پیڑا ہوتا ہے۔ پتلے آٹے کا پیڑا لکھنا چاہئے تھا۔

لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر زیادہ تر کچلوندے (بفتح اول و سوم و واؤ مشدد و معکوس) بولتی ہیں۔

کچ لوھیا: — (بواؤ معدولہ) وہ شے جو کچے لوہے کی بنی ہوئی ہو۔ اردو صفت مذکر۔

رنگ آہو قول کچھ ملی ٹلے
ہم کو کچلوھیا ہی تیغ کوئی — (عروج اللغت)

(نقش) زید کچھ کھا کر مر گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس معنی میں اس طرح قلیل الاستعمال ہے۔

کچھ ۴ کوئی کی جگہ۔ اردو فصیح، رائج۔

مقام وصل رد و بدل مجھ سے بے جنبش
نکلے گا کچھ نہ کام نہیں اور ہاں کو آج (امانت)

کچھ ۵ (حسن کلام کے لیے زائد) اردو فصیح رائج۔

سنو تم بھی نہ کر تو ہے خط کے بارے
کچھ ٹوٹ جائے گی نہ تیری نامہ بر کمر (صبا)

کچھار :۔ دریا کے قریب کا نشیبی حصہ۔ ترائی سے قریب شیر کے رہنے کی جگہ۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ شیروں نے کچھار چھوڑنے۔ طائر آشیانوں سے اڑے۔ (طلسم ہوش ربا)

کچھ اپنی خبر ہے :۔ اپنی حالت کی بھی کچھ اطلاع ہے۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

مجھے تو آپ ہیں اس وقت تم نہیں ملتے
کہاں ہو شوق کچھ اپنی تمہیں خبر بھی ہے (شوق قدوائی)

کچھ اتنا فرق نہیں :۔ بہت تھوڑا فرق، بہت فرق نہیں۔ کچھ زیادہ فرق نہیں۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ بیکار بگڑتے ہو۔ ہماری لالٹین جاپان کی ہے۔ اور تمہاری جرمن کی دونوں میں کچھ اتنا فرق نہیں۔

قول فیصل۔ اسی محل پر "کچھ ایسا فرق نہیں" بھی بولتے ہیں۔

کچھارنا :۔ (بفتح اول و سکون ثانی) خیر کا فرانا۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کچھار یعنی ترائی درست مگر اس سے کچھارنا مصدر بنانا اور اس کے معنی خیر کا فرانا قرار دے کر لکھنؤ سے منسوب کرنا بڑی زیادتی ہے۔ انیس کے مصرع کو کیا کوئی ذی ہوش :۔ "نکلا کچھارتا ہوا ضیغم کچھار سے" پڑھے گا؟ کیا کوئی ایک مثال بھی پیش کی جا سکتی ہے جس میں لکھنؤ والوں نے کچھارنا بمعنی خیر کا ڈکارنا استعمال کیا ہے۔ اور یوں تو جیبوں چار، گھاروں پانچ کا علاج نہیں پلیٹس میں کچھارنا درج ہے۔ مگر اس کے معنی ہیں دھونا، صاف کرنا۔

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی مکمل تائید کرتا اور پلیٹس میں لکھے ہوئے معنوں کا لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں۔ لغات اردو کے مؤلف خواجہ عشرت لکھنوی نے نور اللغات کی تائید کی ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ ان معنوں میں بالکل نہیں بولتے۔

کچھ اصل ہے :۔ بے اصل ہے۔ بے حقیقت ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ زکواۃ کی بھی کچھ اصل ہے۔ سیکڑے پیچھے برسویں دن چالیسواں حصہ ڈھائی روپیہ دیتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ (مرأة العروس)

کچھ اوپر :۔ (کسی عدد سے پہلے آتا ہے) تھوڑا زیادہ، کچھ زیادہ اردو فقرہ عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ خدا رکھے کچھ اوپر چھ برس کا لڑکا ہو گیا ہے۔ اور ابھی تک اس کی بسم اللہ بھی نہیں ہوئی ہے۔

کچھ اور ۱ :۔ اور بھی، تھوڑا زیادہ، اردو فقرہ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ جہاں تم نے اتنا دیا ہے کچھ اور دیدو تو خوش ہو جائے گا غریب آدمی ہو۔

کچھ اور ۲ :۔ دوسری بات، دوسرا امر کوئی اور بات اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم کچھ اور نہ سمجھنا میں بھیجا ایک امر ضروری ہونے کی بنا پر شادی سے بغیر کھانا کھائے چلا آیا تھا۔

کچھ اور ۳ :۔ تازہ، نئی طرفہ۔

(نقش) کچھ اور سنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر عورتیں "کچھ اور بھی سنا" کہتی ہیں جیسے تم بیکار خوشی مناتی رہتی ہو تم نے کچھ اور بھی سنا خالہ اماں کا لڑکا ضمانت کے بعد پھر گرفتار ہو گیا۔

کچھ اور آنکھ سے دیکھنا :۔ برے تیور سے دیکھنا۔ غیظ کی نظر سے دیکھنا۔ غصہ کی نظر سے دیکھنا اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

تیر جب مارے ہیں ہوئے پریشان بخت
اس نے دیکھا تھا کچھ اور آنکھ سے جینے کا طرف (تعشق)

کچھ اور عالم ہو جانا :۔ حالت اور کیفیت بدل جانا۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

کیا رواں حلق خوشی پر خنجر غم ہو گیا
سارے عالم کا جنون کچھ اور عالم ہو گیا (ناسخ)

کچھ اور ہوا لگنا :۔ دوسرا خیال ہونا۔ دوسری دھن ہونا۔

دے راہ تنہا راہ لے تو اور طرف کی
کچھ اور ہوا اس ہرے منزل کو لگی ہے (داغ)

کچھ ادوا نے دیا کچھ لودوا نے دیا ہمارا کام چل ہی گیا :۔ (کہاوت) یعنی ادھر ادھر کام چل ہی گیا۔ سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ۔ اسی کے مطابق ہے۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

نو صد کیا شیر نیستاں کو بے آہو گیر گا ناسخ
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ
محاورہ انگریزی (NEVERMIND) (نیور مائنڈ)
سے ترجمہ ہوا ہے اصل میں اردو کا نہیں ہے۔
ترجمہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو بہر حال یہ اردو کا صرف ہے۔

کچھ پڑا پایا ہے:۔ جب کسی آدمی کو بغیر کسی
ظاہری سبب کے خوش دیکھتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے
ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ کیا غیب سے کوئی نعمت
ہاتھ آگئی۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے:۔ کسی بات کا
عجیب خیال ہوا اور کسی بات کا بھید یعنی دل کی
دل میں دونوں سمجھ گئے۔ راز کی باتیں۔ اردو مشغل
عوام کی زبان۔

تو دیکھ کے رنگ عاشق کو مت رو دیدۂ نم سمجھے
تشریح بیاں بے فائدہ ہو کہ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے حفیظ

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے اس کے ذیل
میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک پیادہ مسافر ہزار
روپے لیے جاتا تھا۔ رستے میں ایک سوار ملا۔ منزل
کی بات چیت ہوئی۔ پیادہ نے سوار سے کہا یہ
میرے روپے دوسری منزل تک رکھ لو سوار
نے بوجھ باندھنے سے انکار کیا اور آگے بڑھ
گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سوار کو افسوس ہوا کہ
ہزار روپے مفت میں کھوئے اور پیادہ مسافر
اس بات سے خوش ہوا کہ بھلا ہوا جو سوار نے
انکار کر دیا ورنہ روپیہ ہاتھ سے نکل ہی
جاتا۔ اور پھر ہاتھ نہ آتا۔ اتفاق سے
پھر دونوں ملے سوار نے کہا لاؤ میاں مسافر تمہارا
روپیہ رکھ لیں اس وقت اس نے جواب میں
یہ فقرہ کہا کہ "کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے" اور جب
سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔

کچھ تم نے خواب دیکھا ہے:۔ جب کوئی
شخص ایسی بات کہتا جو ناممکن ہوتی ہے تو یہ مقولہ
کہا کرتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
بلکہ اس جگہ "کیا خواب دیکھ رہے ہو" عام بول
دیتے ہیں۔

کچھ تم نے سنا:۔ تعجب اور حیرت کے
قابل بات بیان کرنے سے قبل یہ فقرہ کہتے ہیں
اردو فقرہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچھ تم نے سنا ہے تنگی بولنے صاحب
کہتا تم سے بھی جی نکل ہے تصور تمہاری راسخ

کچھ تمہیں خبر ہے:۔ حیرت اور تعجب کے
محل پر جب نہ خواص اور ہوش میں ہو۔ اردو
صرف متروک۔

زہر لگتی ہیں شب وصل میں شر کی باتیں
کچھ تمہیں خبر ہے لو اور بکھیڑا لائے صبا

کچھ تو:۔ کسی قدر تھوڑا سا، ذرا سی سا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

گل پھینکے ہیں غیروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی سودا

قول فیصل۔ کوئی نہ کوئی شے کسی قسم کی کوئی چیز کے
معنوں میں بھی مستعمل ہے

کچھ تو دے اے فلک ناانصاف
آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی غالب

کچھ تو خربوزہ میٹھا اور کچھ اوپر سے لا قند:۔ جب کسی میں کوئی صفت پہلے
سے ہو اور دوسری اور شامل ہو کر دوبالا ہو
جائے تو اس موقع پر بولتے ہیں۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کو بولتے ہوئے نہیں
سنا گیا۔

کچھ تو دیکھا ہے:۔ کوئی خاص بات ضرور
دیکھی ہے۔ ضرور دیکھی ہے۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

رقیب سے جن کا خدا کو بھی یہ وہم یا زاہد
کچھ تو دیکھا ہے جو میں ترک بتاں کرتا نہیں

کچھ تو سمجھا:۔ ضرور کچھ غرض متعلق ہے۔

حرف تلخ اس لب شیریں سے ہر اک بات پر آہ
اٹھا لیتے ہیں ہم کچھ تو ہے سمجھا ہم کو (نوازش)

(نوراللغات)
قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔

کچھ تو ہے:۔ کوئی خاص راز ہے کوئی زائد
بات ہے کوئی اہم بات ہے۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

کسی ارمان بھرے دل کو کیا ہے پامال
کچھ تو ہے بات وہ اکثر جو ملا کرتے ہیں جلال

کچھ ٹھکانا ہے:۔ کثرت اور عظمت کے
موقع پر بولتے ہیں
(مشغلہ) اس جھوٹ کا کچھ ٹھکانا ہے۔
(نوراللغات)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

کچھ چرایا ہے، کچھ پیٹ:۔ سر پیٹ وہ جملہ
کا مشتبہ ہے۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ چلی:۔ کچھ زور دکھلایا۔ اردو صرف،
عورتوں کی زبان۔

چل بسے احباب دنیا سے کسی کی کچھ چلی
یا الٰہی ایسا ہو جائے دل کہ بس آئی اجل　　نثر تک

تعویلات۔ یہ فقرہ نفی کے ساتھ مستعمل ہے۔

کچھ حاصل نہیں:۔ کوئی نتیجہ نہیں، کوئی فائدہ نہیں۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

حاصل ہوا گلشن دنیا سے کچھ نہیں
جز خاک دھول خاک نہیں ہو گیا پاس　　تجر

کچھ حقیقت نہیں:۔ بے حقیقت ہے۔ بے وقعت ہے۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ سات روپے کی کچھ حقیقت نہیں۔
(توبۃ النصوح)

کچھ خبر ہے:۔ کچھ حال معلوم ہے۔ کوئی اطلاع ہے۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

کیوں پریشاں دل سے کرتا ہے داغ
کچھ خبر قاصد کی بھی اے داغ ہے　　ناسخ

کچھ خرچ نہیں ہوتا:۔ کچھ نقصان نہیں ہوتا پیسہ کوڑی کا صرف نہیں ہوتا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

(مثنوی) آئے نہ اسے میں ہے جبر سے میں جب
خرچ کچھ ہوتا ہے بال صرت سے فرمائے تو بڑے　　شعورت

کچھ حیرت ہے:۔ حیرت اور تعجب کی جگہ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کچھ خبر ہے اپنا سر تو بچاؤ
کیا خوب ذرا ادھر میں آؤ　　اختر شاہ اودھ

کچھ دال میں کالا ہے:۔ کوئی سبب ضرور ہے۔ کچھ عیب ضرور ہے۔ کوئی خاص اور اہم بات ضرور ہے۔

ساحل پہ بہت مائل وہ گیسوؤں والا ہے
میں ایک نہ مانوں گا کچھ دال میں کالا ہے　　شوق قدوائی

قول فیصل۔ جرأت نے کچھ دال میں کالا کالا ہے، بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

بال ہیں کچھ سے بند ہیں تو سے، رونا کان کا بالا ہو گا
پہلے تو باں تاڑ لیا۔ کچھ دال میں کالا کالا ہو گا　　جرأت

کچھ دنوں:۔ کچھ روز، کچھ عرصے تک۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حباب کے اغیار اپنی آنکھوں میں کھٹکا کرتے
آبلوں میں کچھ دنوں خار مغیلاں ہیں کبھی　　ناسخ

کچھ دور نہیں:۔ کیا عجب ایسا ہی ہو۔ عجب نہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اردو صرف فصیح رائج۔

ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں
غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں　　غالب

کچھ دیا لیا آڑے آ گیا:۔ کسی مصیبت ناگہانی سے بچ جانے کے موقع پر یہ مقولہ کہتے ہیں۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

کچھ دیا ہی آگے آ گیا:۔ خیر خیرات کام آئی۔ ناگہانی مصیبت سے بچ جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ دیا لیا کام آتا ہے زبانوں پر ہے۔

کچھ دیکھ کر:۔ کچھ ایسا دیکھ کر۔ کچھ ایسا منظر دیکھ کر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چپ ہو گیا سنیں جو تری لن ترانیاں
کچھ دیکھ کر ہی دید کا سائل نہ ہو سکا　　نثر تک

کچھ دے کے سلا دینا:۔ زہر دے کے مار ڈالنا، ختم کر دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اک دن گلۂ غفلت سننے کو ترسے گا
اک دن الم فرقت کچھ دے کے سلا دے گا　　آرزو انصاری

کچھ ڈر نہیں:۔ خوف و خطر یا اندیشہ کا مقام نہیں ہے۔ ذرا خوف نہ کھاؤ، وحشت دکھاؤ اندیشہ کرو رہے کیا سفاہت ہے۔ کیا پڑا ہے۔ کچھ نہیں گے بولے کے تھوڑیں گے محاورہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کچھ راہ پر آنا:۔ نیم راضی ہونا، کسی حد تک راضی ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ان روز دوں تمام رکھتے ہیں تری ہیں ترے بالوں
اے شوخ تری زلفیں کچھ راہ پہ آئی ہیں　　مصحفی

کچہری:۔ (بفتحتین) اجلاس، عدالت، وہ جگہ جہاں مقدمات دیوانی و فوجداری کا فیصلہ ہوتا ہو۔ اردو مونث، رائج۔

نہ جانے کون سی کھڑکی پہ برخوردار بیٹھے ہیں
کچہری بند دفتر میں میاں اتوار بیٹھے ہیں
ظریف لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ زبانوں پر بکسر دوم ہے۔ مگر اہل لکھنؤ بفتحتین ہی بولتے ہیں۔

کچہری برخاست کرنا:۔ اجلاس بند کرنا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچہری برخاست ہونا:۔ (لازم) دربار اٹھنا، عدالت بند ہونا، دفتر بند ہونا، چھٹی ہونا، تعطیل ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

کچہری چڑھنا:۔ عدالت میں مقدمہ لیجانا۔ نالشی ہونا۔ دربار میں مدعی اور مدعا علیہ کا حاضر ہونا۔ عرض کر جانا جو عورتوں کے لیے ایک معیوب امر خیال کیا گیا ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

تعول فیصل۔ اسی محل پر کچھ کھا لینا بھی بولتے ہیں جیسے اگر تم یونہی مجھ کو عاجز کرتے رہے تو ایک دن ہم کچھ کھا لیں گے۔

کچھ کہہ بیٹھنا :۔ ناگوار بات بے اختیار کچھ کہنا برا بھلا کہہ بیٹھنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل قصہ۔ میں تمھاری بڑی مروت کرتا ہوں تم روز مجھ کو چھیڑتے ہو کسی دن کچھ کہہ بیٹھوں گا۔ تو برا مان جاؤ گے۔

کچھ کہنا (ا) راز کہنا۔ پتہ دینا اردو صرف۔ قلیل الاستعمال

چاہو تم جتنا چھپاؤ ماجرائے ہجر عشق
کچھ نہ کچھ دیتا ہے سینہ راز کا کہنا ہوا — شوق قدوائی

تعول فیصل۔ کچھ کہنا ایسے محل پر بھی بولتے ہیں جہاں کوئی خاص بات یا کوئی مختصر سی بات کسی سے کہنا ہو جیسے میں۔ کئی مرتبہ حاضر ہو چکا ہوں آج اتفاق سے ملاقات ہو گئی ہے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ غور سے ملاحظہ فرما لیں۔

کچھ کہنا (۲) ملامت آمیز بات کہنا۔ گالی دینا گالی سنانا۔ برا کہنا۔ بدکلامی کرنا کوئی ناگوار بات زبان پر لانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

تعول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کچھ کھو کے سیکھتے ہیں :۔ نقصان برداشت کر کے تجربہ حاصل ہوتا ہے ۔ مثل۔ (نور اللغات)

تعول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ اس مثل کو یوں بولتے ہیں۔ آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہے۔ مولف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کچھ کھو کے سیکھنا :۔ نقصان اٹھا کر تجربہ حاصل ہونا۔ ٹھوکریں کھا کے سنبھلنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

دل بہت جا ڈوبے کے سیکھا ہے
خوب کچھ ہم نے کھو کے سیکھا ہے — شوق

کچھ کھیل نہیں ہے :۔ آسان کام نہیں معمولی بات نہیں۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

وصف صاحب سے کوئی غلط تو چاہوں
کچھ نہیں جان کا کھونا رہے دل کو — آتش

کچھ گرہ میں بھی ہے :۔ کچھ تم پاس بھی ہے کچھ روپیہ بھی رکھتے ہو۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان

کچھ گرہ میں بھی ہے بتوں کے خریدار بنے
کچھ تو لوگو یہ سودا نہیں سے کر پھرتا — داغ

کچھ گوشہ جھکے کچھ کمان :۔ صلح کے واسطے دونوں فریقوں کو تھوڑا تھوڑا دبنا چاہئے۔ مثل کہاوت۔ یعنی صلح کے واسطے طرفین سے نرمی چاہئے

کچھ تم نرم ہو کچھ وہ نرم ہو جب کام بنے — (فرہنگ آصفیہ)

تعول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچھ گیہوں گیلے کچھ جندرے ڈھیلے
کچھ گیہوں گیلے کچھ جانگر ڈھیلے

جندرے۔ جنتر اول و کسر دوم سوم و کسر چہارم۔ چکی کے پرزے۔ جانگر۔ چکی کے پرزے بیان کرنے والے کے نسبت بولتے ہیں۔ مثل۔ معرفتھ کی جانکاری۔ (نور اللغات)

تعول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یوں ہے۔ کچھ گیہوں گیلے کچھ جانگر ڈھیلے جو عوام کی زبان ہے۔

کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار :۔ کچھ اس کی خطا کچھ اس کی خطا سے خالی دونوں سے نہیں۔ مثل۔ (نور اللغات)

تعول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ لوگے :۔ یہ چاہتے ہو کہ میں کچھ برا بھلا کہوں کیا یہ مقصد ہے کہ کچھ سخت سست کہوں۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم گھڑی گھڑی مجھے چھیڑے جاتے ہو۔ اب تک میں خاموش رہی کیا کچھ لوگے۔

کچھ لے رہنا :۔ فائدہ حاصل کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

یقیں ہے وہ آخر کو کچھ لے رہیں گے
ترے ہاتھ پر دل جو اپنے جڑے ہیں — داغ

کچھ لے گا :۔ کیا چاہتا ہے اردو صرف بازاری زبان

محل صرف۔ تو بڑا بدتمیز ہو گیا ہے بات بات میں گالیاں بک رہا ہے کیا کچھ لے گا۔

کچھ مچھ :۔ پانی میں رہنے والے جانور۔ مذکر۔ ہندی (نور اللغات)

تعول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ ملا دینا :۔ زہر ملا دینا۔ زہریلی کوئی شے کسی چیز میں ملا دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کچھ کھٹک ان کی بزم میں آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں — غالب

کچھ منہ سے سننا :۔ زبان سے برا بھلا سننا

چپ کرو ورنہ کچھ منہ سے سنو گے ناصحا
کچھ نہ سمجھو گے مجھے حضرت سلامت ان دنوں — (نور اللغات)

تعول فیصل۔ دلی لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کچھ منہ سے نکالنا :۔ (متعدی) زبان سے کچھ کہنا۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

یار کچھ میں نے نکالا منہ سے یا تو نے کہا
برا تیرا ذکر ہو، یوں جا بجا کیوں کر ہوا — قدر

کچھ منہ سے نکالنا :۔ زبان سے برا بھلا کہنا سخت سست کہنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمھاری جو سمجھ میں آتا ہے مجھے برا بھلا کہتے ہو۔ اگر ہمارے منہ سے کچھ نکل گیا تو برا مانو گے۔

کچھ منہ سے نکل جانا :۔ (لازم) منہ سے برا بھلا نکل جانا)

زبان سے کچھ سخت و سست نکل جانا۔ اردو صرف عام اور عورتوں کی زبان۔

ہر اک کا سوال اس سے کر دن یوں تو کیجے ہے
چپ وہ مری کچھ منہ سے نکل جائے تو اچھا — نصیر

کچھ نہ اکھاڑ سکنا ۔ کسی قسم کا صدمہ یا نقصان نہ پہنچا سکنا۔ کسی قسم کا کوئی قابو نہ چل سکنا۔ اردو صرف۔ بازاری زبان۔

کر عدم نے کچھ نہ اکھاڑا مرا میاں
تو کو تھا دست غیب کہ ... تری اکڑ — تجر

توڑ لیجیں۔ خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے پشم کا لفظ محذوف کرکے بولتے ہیں۔

سر سبز دور خط سے ہوا حسن یار کا
آخر خزاں نے کچھ نہ اکھاڑا بہار کا — عاشق

کچھ نہ پوچھو ۔ ف۔ کہنے کی بات نہیں۔ قابل اظہار نہیں۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ میں نے عرب کا سفر کیا۔ کچھ نہ پوچھو جو جو مصیبتیں میں نے برداشت کیں۔

کچھ نہ پوچھو ۔ ف۔ تعریف کے محل پر۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

کچھ نہ پوچھو ان کے ہونٹ ہیں کیا
برگ گل سے زیادہ تر نازک — تقد

کچھ نہ جانا ۔ کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہونا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

منظور تھا شاخ نہ ہو بابا کی کمائی
کچھ ان کا نہ جائے گا ہماری اجل آئی — انیس

کچھ نہ چلنا ۔ کسی قسم کا مکر و فریب نہ چلنا۔ کسی قسم کا قابو نہ ملنا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

جو یار ہو دوست کچھ دشمن کا چل سکتا نہیں
آتش فردہ ہے۔ گلزار ابراہیم کو — آتش

کچھ نہ چلی ۔ ف۔ زور نہ چلا۔ قابو نہ چلا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

اس جگہ کچھ نہ چلی چل گیا چکما تیرا
چل گیا خوبی قسمت سے مرے نقشہ تیرا — ناظم

کچھ نہ کچھ ۔ ف۔ کسی قدر۔ تھوڑا بہت۔ ذرا سا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

کچھ نہ کچھ گر رز غریباں کا بھی ساماں ہو گیا
چار نار سے چرخ سے ٹوٹنے میرا اقبال ہو گیا — مشفق

کچھ نہ کچھ ۔ ف۔ کوئی نہ کوئی بات۔ کوئی نہ کوئی چیز۔ کوئی نئی بات۔ کوئی خاص بات۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

بے کلی سے جو مجھے چین نہیں ہے دم بھر
کچھ نہ کچھ ہوئے گا گل دل کی دیتا ہے خبر — جان صاحب

کچھ نہ کچھ ہو رہنا ۔ ف۔ تھوڑی بہت کامیابی ہونا۔ کسی قدر کامیابی ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا — غالب

کچھ نہ کر سکنا ۔ ف۔ کسی قسم کا کوئی قابو نہ چل سکنا۔ کوئی نقصان نہ پہنچا سکنا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ میرا کوکب کچھ نہ کر سکے گا میں اس کے دو بدو لڑوں گا اور اس کے تمام لشکر کو غارت کر دوں گا
(فسانۂ آزاد)

کچھ نہ کرنا ۔ ف۔ کسی قسم کی کوئی بات نہ کرنا۔ خاموش رہنا۔ کوئی اثر نہ لینا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

اک نیم ناز سب ہے ہمارے ہلاک کو
کچھ بھی نہ کیجئے دیکھ کے لب مسکرائیے

کچھ نہ کہنا ۔ ف۔ طرح دے جانا۔ خاموش رہنا۔ کوئی اثر نہ لینا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی
کر بگڑ بیٹھے تو میں لائق تعزیر بھی تھا — غالب

کچھ نہ نکلا ۔ ف۔ بالکل خراب نکلا۔ بالکل ناکارہ اور نالائق ہونا۔ اردو صرف۔ متروک۔

بندے ہیں تمہیں ہزار ہم سے
گر ایک غلام کچھ نہ نکلا — سودا

کچھ نہ ہوا ۔ ف۔ کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ کسی نتیجے پر نہ پہنچے۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

کبھی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیوں کر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیوں کر ہو — غالب

کچھ نہیں ۔ ف۔ کسی قسم کی کوئی خوبی نہیں۔ کسی قابل نہیں۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے — غالب

کچھ نہیں ۔ ف۔ کوئی بات نہیں۔ کوئی معاملہ نہیں۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ ان کے بے بلائے آنے سے میں سمجھ گیا تھا کہ ان کا مطلب کچھ نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ صحبت کا احسان رکھتے ہیں۔

کچھ نہیں ۔ ف۔ ذرا نہیں۔ بالکل نہیں۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محل استعمال۔ تم بیکار تقاضہ کرتے ہو میں خود پیسے پیسے کو پریشان ہوں کیا دوں۔ میرے پاس کچھ نہیں

کچھ نہیں آتا ہے ۔ ف۔ کچھ نہیں جانتا ہے۔ بالکل جاہل ہے اسے کوئی علم نہیں۔ اردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

بھلا غیر از غزل خوانی ہو مجھ سے کام کیا ناسخ
بجز نالہ نہیں آتا ہے کچھ مرغ نوا زن کو — ناسخ

کچھ نہیں چلتا ۔ ف۔ بس نہیں چلتا۔ قابو اور اختیار سے باہر ہونے کی جگہ۔ اردو صرف۔ قریب

بہ حرکت

کس کا کچھ نہیں چلتا ہے جب وہ اٹھ کے چلتا ہو
نکلتا ہے جو وہ گھر سے تو دم تن سے نکلتا ہے ۔ وحشت

قول فیصل ۔ ایسے محل پر کچھ نہیں چلتی زبانوں پر ہے ۔ پر قلیل الاستعمال ہے ۔

کچھ نہیں رہا :۔ بچے کی کوئی امید نہیں ۔ دم نہیں رہا ۔ قریب ختم ہے ۔ کام تمام ہے ۔ رہنے میں کوئی بات باقی نہیں ہے ۔ جاں کنی کا عالم ہے ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

دم نکلتا ہے اب کوئی دم میں
بیٹھ جا کچھ نہیں رہا ہم میں ۔ جرأت

کچھ نہیں رہا :۔ بالکل تباہ ہو گیا ۔ لٹ گیا کوئی ساز و سامان نہیں رہا ۔ کوئی پیسہ کوڑی نہیں رہا ، خاک رہ گئی ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل مثال ۔ باپ نے جتنی دولت چھوڑی تھی صاحبزادے نے سب عیش میں اڑا دی ، کچھ نہیں رہا ۔ ایک ایک پیسے کو محتاج ہیں ۔

کچھ نہیں کیا :۔ کوئی بھلائی نہیں کی ۔ کوئی ثواب کا کام نہیں کیا ۔ کوئی کار خیر نہیں کیا ۔ کوئی خاص اچھائی نہیں ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل مثال ۔ میں نے اکثر دبیشتر کو بڑھاپے میں یہ کہتے سنا ہے کہ افسوس جوانی میں کچھ نہ کیا ۔

کچھ نہیں کیا :۔ کوئی کام کی بات نہیں کی ۔ اعتراض رہ گئے

ان کو جتاب کیا کچھ نہ کیا نالہ دل
یہ تو کچھ بھی نہ ہوا یہ تو اثر کچھ بھی نہیں ۔ داغ

کچھ نہیں کیا :۔ برا کیا ۔ اچھا نہیں کیا ۔ برا کام کیا ۔ ایسا کرنا واجب نہ تھا ۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ۔

کچھ نہیں کیا :۔ کچھ نقصان نہیں ہوا اور عدم

صرف ، فصیح ، رائج ۔

وہ مل گیا تو جانے کچھ بھی نہیں گیا ۔ ذوق

کچھ نہیں ہو سکتا ہے :۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی ہے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

پست اگر والی ہے تھوڑی سی بلائیں ہیں پست
کچھ کنوئیں میں ہو نہیں سکتا کسی ہر اک سے ۔ ناسخ

کچھنی :۔ جانگیا ۔ کچھنا ، ہندی مونث ، اہل ہنود کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل ہنود اس کا ذکر کچھنا بولتے ہیں

کچھنا :۔ ہندی اسم مونث کچھنی کی تصغیر یا تصغیر ۔ ہوپا ، ڈھیلا ڈھالا ۔ کچھنا یا جانگیا کا گھر گھرا یا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ہندوؤں کی زبان ہے ، صاحب فرہنگ آصفیہ نے کچھنی کچھ ہو بھی لکھا ہے جو گنواروں کی زبان ہو ۔

کچھوا :۔ ایک دریائی جانور کا نام جس کی ہڈی سے ڈھالیں اور کھلونے وغیرہ بناتے ہیں ، اردو مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جو در بجا ہے سچ ہے اے شیخ تم سے
کچھوے کو تم نے دی ہے دعا بچے ہو ۔ سودا

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ۔ سنگ پشت ۔ کچھوے کا سر پشت ایک لمبی گردن کے دریائی جانور کا نام جو اپنے سر کو نکالتا اور چھپا لیتا ہے ۔

کا سر پشت اور کچھ عام طور سے زبانوں پر نہیں

کچھواہا :۔ راجپوتوں کی ایک قوم جو راجہ رام چندر کے بیٹے کش کی اولاد ہے ہندی مذکر ہے پور کے راجہ اسی خاندان سے ہیں ۔ فرہنگ آصفیہ

کچھوٹی :۔ ہندی اسم مونث دھوتی وکنگوٹی ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ۔

کچھوے کچھو :۔ ہندی مذکر ، برہمن کے بدلے جزدانوں کے بوذات ۔ یعنی ہری اور لاد بھی جو ہوتی ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کچھوی :۔ (بفتح اول وکسر چہارم) کچھوے کی تانیث ، اردو ، رائج ۔

کچھ نہیں جانتے ہیں :۔ ہم سے زیادہ کوئی نہیں پہچانتا ہمارے سوا کوئی نہیں پہچانتا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

ہے پاک باطن اور بہت صاف طینت
ریاض آپ کو کچھ نہیں جانتے ہیں ۔ ریاض خیر آبادی

کچھ ہو :۔ کوئی اور نہیں ، ہر سب باد او ۔ کچھ پروا نہیں کیا پروا ہے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کیا جانے ہم زمانے کو حادث یا قدیم
کچھ ہو ولے اتنی کہ ہیں فانی تو قدیم ۔ ذوق

کچھ ہو جانا :۔ جن یا بھوت وغیرہ کا اثر ہو جانا ، آسیب کا خلل ہو جانا ۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان ۔

محل مثال ۔ بن بیاہی لڑکی اس کو بال کھول پہنا کر قبرستان لے گئے جب سے وہ آئی تھی اپنے قابو میں نہیں ہے کچھ ہو گیا ہے ۔

کچھ ہو جانا :۔ کسی لائق ہو جانا ۔ کوئی ہنر یا کمال حاصل کر لینا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل مثال ۔ باپ نے طارحہ بیٹے کی آتی تعریفیں کیں صاحبزادے بھی سمجھ گئے کہ اب ہم کچھ ہو گئے ہیں

کچھ ہو رہنا :۔ کچھ قابلیت پیدا کرنا کسی قابل ہو جانا ، کسی خاص منزل پر پہنچ جانا ، اردو صرف

مذکر۔ وہ شخص جو ڈر سے خوف کے باعث اپنے ارادے سے باز رہ جائے۔ بودا۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ کچ دلا کم حوصلہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیا جانا :- (با لفتح) بہت ڈر جانا جھجک جانا یک ڈر جانا۔ اردو عورت عوام کی زبان۔

محل استعمال: کل سے کہہ رہے تھے کہ جلسے میں ضرور زور دار تقریر کریں گے جب سے سنا ہے کہ پولیس کا انتظام ہے کچیا گئے۔

کچی اسامی :- غیر موروثی اسامی۔ جنہیں زمیندار۔ باہر کی اسامی، غیر موروثی جوتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دیہاتیوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کچی اسامی :- عارضی جگہ، عارضی نوکری غیر مستقل ملازمت، قائم مقامی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیا قد :- کوتاہ قد۔ ٹھنگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیاں :- (بضم اول و فتح دوم یائے مشددہ) اس کے چھوٹے چھوٹے کنارے جن میں چھیل (صحیح) نہ ہوں۔ اردو عورت، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال: بھاوز سے جو ایسی ہوئی ہے اس میں رونڈے دھیلے مار مار کر کچیاں کھا رہے ہیں۔

کچیانا :- (با لفتح) ملا جوڑنے یا ٹکڑے نکلنے کے آثار ظاہر ہونا۔ اہل لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیانا :- کام میں سستی کرنا ہمت نہ پڑنا اردو عورت، عوام کی زبان۔

محل استعمال: تم تو کہہ رہے تھے کہ میں نور گنج سے سب سودا خرید لاؤں گا۔ جب نکل آنے سے کچیا گئے اب نہیں جاؤ گے؟

کچی اینٹ :- وہ اینٹ جو بھٹے میں پکائی نہ گئی ہو۔ اور دھوپ میں سکھائی گئی ہو۔ اردو عورت، رائج۔

کچیاندا :- (از قسم) کچاند۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کچی بات کہنا :- ایسی بات جو کہ بے وجہ ہو گمان کی قسم کی بات۔ اردو عورت، عوام کی زبان۔

محل استعمال: میں، تم سے حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ برا نہ ماننا۔ اگر کچی بات منہ سے نکالو گے تو اچھا نہ ہوگا

کچی بالی :- گیہوں یا جو وغیرہ کی وہ بالی جو پختہ نہ ہوئی ہو۔ اردو عورت، رائج۔

کچے بچے :- آل اولاد چنگل پونے، چھوٹے چھوٹے بچے اردو عورت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچی بریانی :- ایک قسم کا پلاؤ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچی بولی :- دیہاتی بولی۔ دیہاتیوں کی زبان اردو عورت، رائج۔

کچی بہی :- وہ بہی جس میں رقم کے کم و بیش کرنے اور کسی بات کی غلطی درست کرنے کا اختیار ہو کیوں کہ وہ بطور مسودہ سمجھی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مہاجنوں کی اصطلاح۔ اسی محل پر کچا کھاتا بھی بولتے ہیں۔

کچی پکی :- وہ کھانا جو کسی جرم پر برادری والے عائد کر دیں۔ ورنہ وہ آدمی برادری سے خارج کر دیا جائے۔ مطلب اگر وہ کھانا کھلا دے یا باتش دے دے تو اس کا جرم معاف کر دیا جائے گا اس کا حقہ پانی بند نہیں ہوگا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت جلتے کے عوام کی زبان ہے

مخصوصیت سے جب کچھڑی وغیرہ یا دال بگھارتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مجھے بہت جلدی ہے جو کچھ کچی پکی ہو مجھے دے دو میں کھا لوں۔

کچے پکے دن :- حمل کا ابتدائی زمانہ حمل کے وہ دن جس میں بہت زیادہ حفاظت کا اہتمام کرتی ہیں۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

محل استعمال: تم اپنے طور سے ہو صاحب کر کچھ دو کہ کچے پکے دنوں میں بڑی احتیاط کرتے ہیں وہ بہت نیا دوڑتی پھرتی ہیں۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے برسات کا آخر زمانہ جس میں اکثر بیماریاں پھیلتی ہیں، عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچی پیشی :- پہلی پیشی جو فریق ثانی کی غیر حاضری میں ہوتی ہے اور جس میں اپیل کے قابل سماعت ہونے نہ ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچی ترکاری :- سبز ترکاری۔ ہری ترکاری (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ترکاری یا ہری ترکاری بولتے ہیں۔

کچی تول :- جو مقررہ وزن اور مقررہ پیمانے سے کم ہو۔ اردو عورت، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

کچی لوٹنا :- کم عمری میں ازالۂ بکر ہونا۔ کم عمری میں کنوارا پن دور ہونا۔ عوام کی زبان۔

فعل لازم۔ بلوغت سے پیشتر ازالۂ بکر ہونا۔ چھوٹی عمر میں نتھ کھلا جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ ڈھنگ بدل دیتے ہیں۔

کچی چاندی :- کھری چاندی کا نقیض۔ فارسی میں نقرۂ خام کھری چاندی کے معنوں میں ہے۔ (نور اللغات)

محل استعمال۔ ان سے کچیل پر کچی دو گھڑی میں داخل ہو گئیں۔ (فسانۂ آزاد)

کچے گھڑے پانی بھرنا:- (کنایۃً) سخت مصیبت جھیلنا۔ تکلیفیں برداشت کرنا۔ عورتوں کی زبان۔

اس تم گرے سے گر آنکھ لڑی ہے کہ حبابا
کیسے کچے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں (مومن)

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے میاں جرأت تم
ابھی بھرنے ہیں تمہیں کچے گھڑے پانی کے (جرأت)

ہمارے نئے محاورہ داں نے گلشن فیض کے سبب یہاں بھی منہ کی کھائی ہے کہ اس محاورے کے معنی تابعداری اور غلامی کے لکھ دیے یہ محاورہ بکٹ کہانی کی مشہور روایت سے لیا گیا ہے جس میں اس کے ہمراہی اور صاحب کرامات ہونے کا اس طرح پر ثبوت دیتے ہیں کہ وہ کچے سوت کی ڈوری اور کچے گھڑے سے پانی کھینچ لیتا اور کچے ہی برتنوں میں پانی رکھتا تھا اگر وہ پانی سے گلا نہیں ہو جاتے تھے۔)

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کچے گھڑے پانی کے بھرنا بولتے ہیں۔ جرأت کے نقل کردہ شعر میں لفظ کے موجود ہے۔

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے میاں جرأت تم
ابھی بھرنے ہیں تمہیں کچے گھڑے پانی کے (جرأت)

رہی یہ غلطیاں وہی ہے جو حضرت مؤلف نے درج کیا اور مثال میں مومن کا شعر پیش کیا ہے۔

اس تم گرے گر آنکھ لڑی ہے کہ حباب
کیسے کچے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں (مومن)

فیلن میں بھی مثل اسی طرح درج ہے۔ جس طرح مومن کے شعر میں ہے بغیر لفظ کے "کے" مؤلف تائید کرتا ہے۔

کچے گھڑے کی پینا:- (کنایۃً) نادانی سے کوئی فعل کرنا۔

میرے برابر کبھی چڑھی ہی نہیں
مے نے کچے گھڑے کی پی ہی نہیں (ریاض)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ شعر کا پہلا مصرعہ غلط چھپا ہے۔ اصل میں اس طرح ہے "وہ بلا میرے سر چڑھی ہی نہیں"۔ کچے گھڑے کی شراب کا نشہ بہت تیز ہوتا ہے۔ شعر میں نادانی کا مفہوم نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ میں کبھی ہوش و خرد سے بیگانہ یا آپے سے باہر نہیں ہوا اور کوئی نازیبا حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کچے گھڑے کی چڑھنا:- نشہ سے مست ہونا۔ بہت زیادہ نشہ ہونا — اردو صرف عوام کی زبان۔

پڑھی جو عرس میں بے گھڑے کی صوفی کو
بنائی ڈھونڈھ کے گاگر شراب کی مٹکی (شاد)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ پاگل ہونا، دیوانہ ہونا یا بہکنا، سر پھرنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے مونڈے بھی ہو ہزاروں منع سمجھایا کہ یہ سب ڈھکوسلا ہے۔ مگر تمہیں تو کچے گھڑے کی چڑھی ہے۔ تم کب سننے والے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

کچیل:- میل کے ساتھ مستعمل ہے — اردو۔ صفت۔ رائج۔

محل استعمال۔ میں نے آج تمہیں اس طرح مل مل کے نہلایا کہ روؤں روؤں سے سب میل کچیل نکال دیا اب تو احسان مانو۔

کچیلا:- میلا کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو صفت، مذکر، عام اور عورتوں کی زبان۔

اس طرح میلے کچیلے تو یہ آفت ہو تم
ابھی تکلف کرو کچھ پھر تو غضب لاؤ (…)

کچی لکڑی:- (کنایۃً) کمسن لڑکا یا لڑکی، اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ خدا ابھی خدشہ ہوا اس کو جھٹ جا کے صاف کر لیا۔ اور یہ تو کچی لکڑی ہے اگر کسی بد عقیدہ کے پالے پڑے گی تو جاتے ہی بے دین ہو جائے گی۔ (ایامیٰ)

قول فیصل۔ چوں کہ کچی لکڑی میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ اس کو جس طرف بھی موڑنا چاہیں مڑ جاتی ہے اسی لیے بچہ چوں کہ ناسمجھ ہوتا ہے اور اچھے یا برے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لیے کہنے لگے۔ کسی کے ساتھ کچی لکڑی، جدھر موڑو مڑ جاتی ہے۔ بھی زبانوں پر ہے۔

کچی لکڑی کو سیدھا کرنا:- (کنایۃً) کم عمر بچے کو تعلیم دینا۔

(…) وہ خوب جانتی تھی کہ کچی لکڑی کو سیدھا کرنے کا یہی وقت ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی برتتا ہو۔

کچی مٹی:- میعاد باقی۔ ہندی، مؤنث (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔

کچیں:- کچ کی جمع، نو عمر لڑکی کی ابھرتی ہوئی چھاتیاں جن کو پستان نہیں کہتے۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

وہ کچیں ہی اس کی کچیں لال لال
بھری رنگ سے قمقمے کی مثال (میر حسن)

قول فیصل۔ اس کا مرادف ابھار، ابھرنا

جھڑ نکالنا۔ اور نکلنا۔ کے ساتھ ہے۔

ابھرا، حبابوں کی اسے ترغیب دے کر — شاد
کچیں ابھریں تو تاروں نے ابھارا

آنی نکل گئے ہیں ڈالے ہوئے — شوق
(نکالنا) پیاری پیاری کچیں نکالے ہوئے

کچی نیند :- نیند جو اچھی طرح بھری نہ ہو۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

واسطے کچی صبر کی خیر حشر ابھلا کرے — محشر
سونے کچی نیند میں مجھ کو اٹھا دیا تو کیا

کچی نیند اٹھانا :- کچی نیند میں بیدار کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

شور محشر نے اٹھایا مجھ کو کچی نیند اگر — داغ
دیکھ پر اونگھ آئے گی صبح قیامت کیسے

قول فیصل۔ اس کا لازم کچی نیند اٹھنا بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچی نیند سے اٹھنا :- اس نیند سے بیدار ہونا جو بھری نہ ہو۔ اردو صرف عورتوں کی اور عوام کی زبان۔

بل ابروؤں پہ اور نگہ پر چین شکن — محشر
اٹھا ہے کچی نیند سے کیا تنتنا اٹھا

کحّال :- (بالفتح و تشدید دوم) آنکھوں کا علاج کرنے والا، سرمہ فروخت کرنے والا۔ عربی، مذکر، صیغۂ مبالغہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے۔ جو اردو ہے۔

نرگس پہ ڈھیرا دیدۂ خوں رو بیٹھ کہیں
وہ آنکھیں بگاڑ دیتا ہے کحّال ہے — جلال

کحل :- (بضم اول) سرمہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خورشید کحل چشم کرے خاک پائے یار
آشوب چشم کا بھی تو بنتا علاج — اسیر

کحل البصر :- آنکھوں کا سرمہ، سرمۂ چشم، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ یہ ترکیب عربی، کحل البصر بھی بولتے ہیں۔

نہ کھیل پہ رغبت نہ تماشے پہ نظر تھی
خاک کف پا میرے لیے کحل البصر تھی — میر انیس

کحل الجواہر :- جواہر کا بنا ہوا سرمہ۔ وہ سرمہ جس میں تقویت کے واسطے مروارید ناسفتہ اور دیگر جواہر ڈالتے ہیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کحل بینائی :- وہ سرمہ جو آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرے۔ سرمۂ روشنی چشم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حبذا کعبۃ اللہ خوش ہوئی ہے جس کی نظارے — محشر
اسی کا واسطہ دکھلا جمال رو کحل بینائی

کحیل :- (بروزن بخیل) وہ آنکھ جس میں سرمہ لگا ہو۔ چشم سرگیں۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سرمہ کیا جو برق تجلی نے طور کو — آتش
منظور تجھ کو جلوہ تھا چشم کحیل کا

کد :- (بفتح اول) اصرار، ہٹ، ضد، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

سمجھاؤں کیا اس کو پیر و مرشد
زیبا نہیں اس پہ آپ کو کد — اختر (واجد علی شاہ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

کہتا تھا دل سے میں کہ ستم کا گلہ نہ کر — فرخ نارودی
ضد اور بھی ہوئی انھیں کد اور بھی ہوئی

عربی میں بتشدید دوم ہے جس کے معنی ہیں رنج دینا۔ کسی چیز کی خواہش میں اڑنا کوئی چیز مانگنے میں اصرار کرنا۔

کد :- سعی کوشش، سرگرمی۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع دو دلا کہ میں ایسی نہ کسی اور نے کد کی — مونس

کد :- رنجش، خفگی، دشمنی، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ع چند شاگرد ہیں کہ عنصیں مجھ سے ہو کد — رشید

کد :- مرکبات میں۔ گھر، خانہ۔ فارسی۔

اس کو احمق ہوا ہے مجھ سے حسد
اب تو برباد ہو گا اس کا کد — زخم
(قران السعدین)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

کِدارا :- دیپک راگ کی راگنی کا نام۔ اردو، مونث۔ موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

کدارے کا عالم تھا یہ اس گھڑی
کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی — میر حسن

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ موسم گرما یعنی جیٹھ اساڑھ یا نئی جون میں آدھی رات کو گائی جاتی ہے۔

کُدال :- پھاوڑا، زمین کھودنے کا ایک نوکدار اوزار۔ اردو، مونث، رائج۔

محل مثال۔ ہم سے پوچھئے پار سال ہمارے کھیت میں جتا تھا۔ سولی چرائی۔ لکڑی چرائی۔ کدال چرائی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ کدال لکھنؤ میں مذکر اور دہلی میں مونث ہے، حالانکہ لکھنؤ میں بھی مونث ہے۔

کدال بجنا:۔ کسی عمارت کا کدال سے ڈھایا جانا۔ (نور اللغات)

تحقیق تفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کدال سے فصد کھلوانا:۔ عقل کے ناخن لو۔ (فیروز اللغات)

تحقیق تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کدالی:۔ چھوٹی کدال، اردو مونث، رائج۔

کدالی نہ پھاوڑا، بڑا کھیت ہمارا:۔ عام بڑے دعوے کرنے، تھوڑے ڈینگ مارنے اور شیخی بگھارنے والے کی نسبت یہ مثل کہا کرتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

تحقیق تفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کدام:۔ کون اور کون سا، کلمہ استفہام۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کدائی:۔ گھوڑوں کا دیواروں، ٹیلوں اور گڑھوں پر سے کودنا۔ مونث۔ (فیروز اللغات)

تحقیق تفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کدبانو:۔ گھر کی مالک، بیگم، دلہن، بیوی، بی بی۔ گھر کی نرم سلیقہ عورت، فارسی مونث۔ (نور اللغات)

تحقیق تفصیل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کدخدا:۔ دولہا۔ نوشاہ، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کدخدا ہونے کو پھر تیار ہیں مضمون تو
پھر تو دیں شکر نے بنا ہے جو نیا بیاہ کا — رشک

تحقیق تفصیل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے اور عام طور سے اسی طرح زبانوں پر ہے۔ اسی محل پر کتخدا زبانوں پر زیادہ ہے۔

کدخدائی:۔ شادی، عروسی، بیاہ، فارسی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کدخدائی کا ہے جب سے اتفاق
زندگانی ہو گئی ہے جی پہ شاق — سودا

تحقیق تفصیل۔ زیادہ تر زبانوں پر کتخدائی ہے۔

کَدَر:۔ (بفتح اول و دوم) تیرگی، کدورت، عداوت، دل کا غبار، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مجھ سے نہ تم ہو جو محبت ہے زر کے ساتھ
ممکن نہیں صفائی دل اس کدر کے ساتھ — صبا

کَدِر:۔ (بفتح اول و کسر دوم) گندلا، میلا، عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جامہ تن ہے کدر تب تو وبال جان ہے
کہ برا آتا ہے پوشاک کا میلا ہونا — رشک

کدّڑ:۔ (بفتح اول و تشدید مفتوح) پست طبقے کے غریب لوگ۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سب کی صلاح ہوئی کہ قبرستان ہی میں پڑاؤ ڈالیں افسر اور سپاہی اور سوار اور کدڑ سب قبرستان میں داخل ہوئے — (فسانۂ آزاد)

کد کرنا:۔ ضد کرنا، دشمنی کرنا، ہٹ کرنا، اردو فصیح، رائج۔

برا دہ کہ مجھ سے کد عبث ہے
کاوش ہے عبث حسد عبث ہے — شوق قدوائی

کدکڑے لگانا:۔ کدکڑے پھرنا، خوب کھیلنا، کودنا، اچھل کود کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

محل صرف:۔ جب پردہ ہو گیا، یعنی نوکر اور گنوار قسم کے نوکروں سے نہیں کوئی شریف آدمی آئے تو باہر کدکڑے لگانا منع ہو گیا تب سے زندگی بالکل نانی حادن تک بندھ گئی۔

(عصمت چغتائی۔ از آنچل)

تحقیق تفصیل:۔ اسی محل پر کدکڑے مارنا بھی اہل دہلی بولتے ہیں۔

کدکنا:۔ اچھلنا، کودنا، پھاندنا۔ ہندی لازم۔ (نور اللغات)

تحقیق تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کدکے مارنا:۔ (بالضم اول و فتح دوم و تشدید دوم) بچوں کا اچھلنا کودنا۔ اچھل کود کرنا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیجئے کیا ہی آ نندیں
دیوئے جیٹھی اگر آ تر — قطعہ
مارے کیا ہی کدکے — انشا دہلوی
جادے جو اپنے گھر آ تو

کدم:۔ ایک سایہ دار درخت کا نام جس پر کرشن جی گوپیوں کے کپڑے بناتے میں سے کر چڑھ گئے تھے۔ جوہری اس درخت کی کرشن جی کی وجہ سے تعظیم کرتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔

(نور اللغات)

تحقیق تفصیل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی "ایک قسم کی گھاس" بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

کدو:۔ (۱) کدو، شراب خرابے کی بوتل یا صراحی (فارسی) ظرف زرہ

دبوستان میں شمزادہ گنجو کی حکایت میں لکھا ہے

بہ میخانہ در سنگ بر دن زدند
کدو را نشاندند و گردن زدند — (سعدی)

(۲) ایک قسم کی گول ترکاری، فارسی، مذکر۔ جو بیل میں توریوں کی طرح لگتی ہے۔ ہندی میں اسے لمبا گھیا۔ لوکی۔ عربی میں قرع فارسی میں زرج کہتے ہیں۔ مسلمان اس کی بڑی تعظیم کرتے اور بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول

مقبول کو نہایت مرغوب تھا۔ مزاجاً دوسرے
درجے میں سرد و تر ہے۔
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بتشدید دوم
ہے۔
ہوں میں جو بنام اُنھوں کے، باغ جہاں میں نہیں کچھ فرق
کدو ڈھینڈس، اور چقندر آپس میں تینوں ایک
سودا
کدو (مذکر عوام) تشبیہاً۔ عضو تناسل مرد
جیسے ڈھینڈس۔ بینگن وغیرہ۔
سماگئے مرے سینے میں مثل دل شیشے
تمھارے مضبوں ہاتھ کیا کدو آیا (قدیر)
وعت عام میں کدو بولتے ہیں۔ مگر اس صورت
میں اردو کہنا چاہیے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ نے جو معنی لکھے ہیں
وہ بازاری زبان ہے اور عام طور سے بتشدید
دوم بولتے ہیں۔ خواجہ وزیر نے کچھ نہیں کے
معنی میں استعمال کیا ہے۔
کدو (مذکر) بچوں کا کاسۂ سر۔ اس معنی میں
بیشتر تشدید۔ یہ دوم بولتے ہیں۔
(نقسہ) یہ بچہ گر پڑا۔ کدو ٹوٹ گیا۔
(نوراللغات)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں
کدو دانہ (مذکر) پیٹ کے ایک قسم کے کیڑے
کا نام۔ فارسی، مذکر۔
جو بعینہ کدو کے بیج سے مشابہ ہوتا ہے اور اکثر
نراں کی زبان نکلتی ہیں۔ کرم شکم۔ کرم ادرہ
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بتشدید دوم

ہے جو اردو ہے۔
کدو دانہ (مذکر) ایک بیماری کا نام جس سے تمام
جسم پر تخم کدو کے مانند پھنسیاں نکل آتی ہیں۔
(نوراللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
کدورت (مؤنث) (بالضم) گدلاپن، غبار آلود
ہونا، عربی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔
تم اپنے آپ کو خاک میں ناحق ملاتے ہو
کدورت جم گئی دل میں تو پھر مشکل سے نکلے گی (جلیل)
قول فیصل۔ عربی میں تیرہ ہونا، تیرگی۔
مجازاً رنج و ملال بھی معنی ہیں۔
کدورت (مؤنث) دل کا غبار۔
برباد نہ جائے گی کدورت
کیا کیا تیری خاک اڑائیں گے ہم (مومن)
(نوراللغات)
قول فیصل اس معنی میں رنجش، کینہ، اور ایک
قسم کی عداوت کے معنی پیدا ہو گئے ہیں۔
کدورت (مؤنث) ملال رنجش، کینہ، عداوت،
اردو، فصیح، رائج۔
ہماری خاک سے اس کو کدورت کب کی تھی یارب
سکھایا ہے اسے چلنا اٹھا کر جس نے داماں کا
عارف دہلوی
قول فیصل۔ اس کی اردو جمع کدورتیں اور
کدورتوں ہے۔
میرے غبار نے بھی کیا منہ نہ اس طرف
جو کر کدورتیں جو رہیں آسمان سے (داغ)
کدورت آنا (ف) دل پر میل آنا، رنج پیدا
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
اگرچہ صفائی لاکھوں آئینہ دلوں سے

جو ذکر غیر سے دل پر کدورت آ ہی جاتی ہے شیدا
کدورت جمنا (ف) دل پر میل آنا۔ کسی
کی طرف سے رنج پیدا ہونا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال۔
کدورت پر کدورت جم گئی ہے میرے سینے میں
جنیں یہ عشق نے دیوار بر دیوار کھینچی ہے (درد)
کدورت دل میں ہونا (ف) دل میں عداوت
کا غبار ہونا، دل میں دشمنی کا جذبہ ہونا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔
کی خاک بھی برباد مری کوے صنم میں
جو دل میں کدورت ترے چرخ کہن تک
کدورت رکھنا (ف) بغض رکھنا، عداوت
رکھنا، دشمنی رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
محل استعمال: میرا دل سب سے صاف ہے
جو میری طرف سے دل میں کدورت رکھتے ہیں
خدا ان کا بھلا کرے۔
کدورت نکالنا (ف) بدلا لینا، دل کے پھپھولے
پھوڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جیسے
انھوں نے میری لڑکی کی شادی کو اجاڑ دیا
یہ کب کی کدورت نکالی ہے
کدورت نکلنا (ف) کدورت دور ہونا، کدورت
نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
کدورت دل کی جو فریاد کرنے سے نکلتی ہے
وہ کہتے ہیں محبت پر ہمارے خاک ڈالی ہے (داغ)
کدوکاوش (ف) (بفتح اول و دوم و ضم چہارم
وکسر ششم) انتہائی کوشش، سعی بلیغ
فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
رباعی وہ راہ خدا میں کد و کاوش تیری

وہ حیرت ہر نگاہ کوشش تیری
اسلام پہ اے حسینؑ واجب ہے یہی نجم آفندی
کرتا رہے تا حشر پرستش تیری

قول فیصل - بتشدید دوم بھی زبانوں پر ہے۔ جو فصیح ہے۔

کدوکش :- ایک آلہ کا نام جس میں کدو کو رگڑ کر باریک کر لیتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر بتشدید دوم کدّوکش ہے۔ جو اردو ہے۔

کدہ :- خانہ، گھر، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔ مرکبات میں اس کا استعمال ہے۔ جیسے میکدہ، غم کدہ وغیرہ۔

کدھر :- کس طرف، کس سمت، کس جانب کہاں کس جگہ، اردو — فصیح، رائج۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں
ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں غالب

کدھر آیا کدھر گیا :- آنے جانے کی کچھ بھی خبر نہیں ہوئی۔

ساقی ترے طفیل سے ہم کو رہ سیام
معلوم ہی نہیں کدھر آیا کدھر گیا (نور اللغات)

قول فیصل - بہت جلدی چلے جانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ع دولت کدھر آتی ہے کدھر جاتی ہے۔ مؤلف

کدھر جاؤں کیا کروں :- انتہائی بیکسی اور مجبوری کے موقع پر بولتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

جیتا رہوں کہ ہجر میں مر جاؤں کیا کروں
تو ہی بتا مجھے کہ کدھر جاؤں کیا کروں مصحفی

کدھر سے :- کس جانب سے، کس مقام سے، (نفیس) کدھر سے آنا ہوا۔
(نور اللغات)

قول فیصل - کدھر سے غیر فصیح ہے۔ فصحا اس محل پر کہاں سے بولتے ہیں۔ جیسے اس وقت تم کہاں سے آرہے ہو۔

کدھر سے آنا ہوا، کدھر آنکلے، کدھر بھول پڑے، کدھر سے چاند نکلا، کدھر سے عید کا چاند نکلا :- جب کوئی باوجود قریب رہنے کے مدت کے بعد ملے تو بطور شکایت کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل - آج کے اضافہ کے ساتھ، جیسے آج کدھر آنکلے وغیرہ بولتے ہیں۔

جناب شکایت جو بطور طنز ہوتی ہے کے معنی میں بولتے ہیں۔

کدھر کا چاند نکلا :- محاورہ، مقام حیرت تعجب اور محل استعجاب میں بولتے ہیں۔ اور نیز جب کوئی دوست مدت میں ملتا ہے یا جس کی امید نہ ہو وہ دفعتاً آجاتا ہو تو اس وقت بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ یعنی کہاں سے آگئے یہ بات کیوں کر ہو گئی ؟ آج کیا تھا۔ یعنی خلاف معمول کس سمت سے چاند نکل آیا۔ کہیں قرب قیامت تو نہیں کیا قیامت آگئی سے

رخ جو روئے سے مرے رنگ قمر کا نکلا
نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا جرأت

مرا گھر تیرا منزل گاہ ہو ایسے کہاں طالع
خدا جانے کدھر کا چاند آج اے ماہرو نکلا ذوق

(۱) کیا جاتی دنیا دیکھی ؟ کیا دل میں آگیا ؟ آج کیا تھا ؟ سے

چاند نکلا تھا کدھر کیا تو سویرے جو آیا
شام کے وقت جو تو آج مرے گھر آیا ذوق عظیم

قول فیصل - عموماً آج کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

کدھر کرم کیا :- دوست سے بطور شکایت بہت دن بعد آنے پر کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل زیادہ تر آج کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔

کدھر کو :- کس طرف، کس جانب، اردو، غیر فصیح، رائج۔

آیا نادی مجنوں میں ناقہ لیلیٰ
کدھر کو لے کے گیا سار باں نہیں معلوم نذر

قول فیصل - اب عام طور سے بغیر کو کے اضافے کے زبانوں پر ہے۔

کدھر کے دھکا دے ہیں :- کہاں کا قصد ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل - یہ عوام کی زبان ہے۔

کدھر کا نہیں رکھا :- عورتیں کہیں کا نہیں رکھا کی جگہ بولتی ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل - عوام مرد بھی بولتے ہیں۔ یہ غیر فصیح ہے۔

کدہونا :- خدہونا، ہٹ ہونا، اردو، عورت، فصیح، رائج۔

بیشک اس وجہ سے کد ہے ہکو
حسرت عمر ابد ہے ہم کو رسوا

قول فیصل - اس محل پر کد ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے — جیسے: بات یہ تھی کہ جب سے آپ نے میری سوانح عمری شائع

کرنے کا قصد کیا ہے۔ مجھے بھی کد ہو گئی کہ آپ کے بعض ارادے دنیا کو واقف کر دوں۔

(جنون انتظار)

کوشش اور سعی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے ؎

کسی انسان کو گر خیر میں کد ہوتی ہے
جانب خالق اکبر سے مدد ہوتی ہے مشہور

کدھب :- بے طور، بے ربط، بے تکی اردو قریب بہ متروک۔

پا پایے عاشق کو منظور رکھے جانا
پھر جاں کدھب چلنا اللہ کرنے لگا بھی میر

قول فیصل۔ ناہموار بے تکا۔ جس کا کوئی ڈھب نہ ہو کے معنی میں بھی بولتے تھے۔ اب قریب بہ متروک ہے جیسے یہ قلعہ ایسی کدھب جگہ پر تھا کہ ہاتھ آنا بہت مشکل تھا۔ بنانے والوں نے ایسے ہی وقت کے لیے عمودی پہاڑوں کی چوٹی پر بنایا تھا۔ (دربار اکبری)

کدھنگ، کدھنگا :- بے ڈھنگا، حبشی بدنما، بداخلاق، بدسلیقہ، ناتراشیدہ، جانگلو، بداطوار، کھڑ، بدمزاج، بدچلن۔ صفت۔ اہل ہنود کی زبان۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کبھی عورتیں بولتی تھیں۔ اور اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

شاہ مفت اقلیم سے اس دل نے دہر تک
کدھنگ سے آیا دہاں سے یاں کدھنگا ہو گیا [illegible]

کذ :- (فتح) فارسی میں خیال جنیں۔ اردو میں طرح اور طرح کی جگہ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں تنہا اس کا استعمال نہیں ہے۔

کَذّاب :- (بفتح اول و تشدید دوم) بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا۔ بہت زیادہ صدق گو جھوٹوں کا بادشاہ۔ عربی مذکر صیغہ مبالغہ۔

ادھر اعجاز نما شعبدہ پر دال ادھر
صادق اس سمت ہو کذاب فضول ساز ادھر میر نفیس

کِذب :- جھوٹ دروغ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کی حکمت نہیں جز کذب و دروغ
ہے جہالت کو زمانے میں فروغ بسمل

کِذب و افترا :- جھوٹ اور بہتان، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ تم دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کذب و افترا کو اپنا حاصل زندگی بناؤ گے۔

کر :- بہرا، وہ جس کو بالکل نہ سنائی دے فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

زبان و گوش ہوئے گنگ کر جب آئے تم
جو پہلے آتے تو کچھ کہتا سنتا جب تا [illegible]

کر :- حرف حلیہ ماضی کے بعد آتا ہے تو ظاہر کرتا ہے کہ پہلا فعل پہلے ہوا اور اس کے بعد دوسرا فعل ہوا۔ زید روٹی کھا کر گیا۔ اردو، رائج۔

محل صحت۔ میں نے بہت روکا لیکن وہ کھانا کھا کر فوراً چلا گیا۔ لاکھ کوشش کی لیکن روکے نہ رکا۔

کر :- (رعایت سے۔ لحاظ سے۔

خدا کو شہید پہلے معنی کر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ظاہر و باطن اور غیب و شہادت پر مطلع ہے اور دوسرے معنی کر اس لیے کہ قیامت کے روز بندوں کے اعمال و احوال کی گواہی دے گا۔ (اجتہاد) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کر :- محصول، جبلی، اردو مونث، متروک

ہائے جس دن بھی وہ یاروں مر گئے
سب جڑ یاروں کے سر کر گئے سودا

کر :- خراج، مالگزاری، ٹیکس، وہ روپیہ جو مکمل اخراجات کی کمی پوری کرنے کے واسطے امرا و افراد دولت مند و عام لوگوں پر حسب تجویز مقرر کر لگایا جائے۔ اردو، متروک۔

بوسہ دے کر وہ کہتے ہیں ناسخ
یہ ہمیشہ کی کر نہ ہو جائے ناسخ

قول فیصل۔ کر باندھنا بھی ناسخ نے کہا ہے یہ متروک ہے۔

بوسہ مانگا جو شب وصل تو ہنس کر بولے
کہیں ایسا نہ ہو ہر روز کی تو کر باندھے ناسخ

کر :- ڈنڈ، تاوان، جرمانہ، اردو، متروک۔

تھی جڑی یاروں پہ مزاجی کی کر
لعنت ان کے بجنے کریں جانور سودا

کر :- کر، جیسے اکر دھنی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں۔ مرکبات میں اس کا استعمال کسی کے ساتھ ہے جیسے [illegible] کردھنی۔

کر :- معمولی، وہ کام جس کا کرنا کوئی ہمیشہ اپنے اوپر لازم کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کر ہ: ہاتھ دست۔ ہ۔ سنسکرت۔

کنگنا ہیں باندھوں کر بیچ تیرے گیت
آؤ مورے ہریاے جینے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کر ہ: ہاتھی کی سونڈ خرطوم۔ سنسکرت۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرا :- کرارا، بہت سخت، اردو، صفت
عام اور دیہاتیوں کی زبان۔

کرا کھنا :- کڑا، کرنے لگنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سکوں پاؤں ہو کہ جو ہمدوش نقش پا
فریاد کرتھے سب خاموش نقش پا (امیر)

کرّات و مرّات :- اول الذکر کرہ کی اور ثانی الذکر مرہ کی جمع ہے یہ دونوں مترادف لفظ ہیں جن کے معنی ہیں باری۔ نوبت۔ دفعہ مقصود بہت دفعہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور بے کے اضافے کے ساتھ بکرات و مرات زبان پر ہے۔

کراچی :- (KARACHI) پاکستان کے ایک مشہور صنعتی شہر اور بندرگاہ کا نام جو پہلے پاکستان کا دار السلطنت تھا۔

کرار :- دوکان دار، غلہ کا تاجر، ہندی مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اسی نقل پر نور اللغات کے مؤلف نے کراڑ بھی لکھا ہے۔ یہ بھی نہیں بولتے۔

کرّار :- (بفتح اول وتشدید دوم) حضرت علیؓ کا لقب۔ عربی صفت مذکر اسم مبالغہ۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کے لفظی معنی بار بار حملہ کرنے والا، بھگا دینے والا، خود نہ بھاگنے والا ہیں۔ اور خصوصیت سے حیدرؓ کے نام کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حیدر کرار۔

پہلے تو پھرے گرد جناب شہ ابرار
اکبر سے گلے مل کے ہوئے زینت رہوار
تیوری جو چڑھی آپ علم ہو گئی تلوار
ازرق نے کہا کانپ کے یا حیدر کرار (میر عشق)

کرارا ہ: سخت کرا، پژمردہ کی ضد، خستہ وہ چیز جو دانتوں میں دباتے وقت سخت معلوم ہو اور توڑتے وقت آواز نکلے۔ جیسے کرارا پان، کرارے بسکٹ، اردو صفت مذکر۔

آشنا گر لب جاں بخش تمہارے ہو جائیں
پان مرجھائے ہوئے ہوں تو کرارے ہو جائیں (اوج)

قول فیصل۔ مونث کے لیے کراری بولتے ہیں۔ جیسے کراری لیا کراری پٹی۔

کرارا ہ: تگڑا، زور آور۔ دلیر، جری، بہادر، شہ زور۔ تنا ور، تھاڈا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا کچھ عرصے سے اس نا شتہ کے معنی میں جو حد سے زیادہ ہو عام بولنے لگے ہیں۔ جیسے آج بہت کرارا ناشتہ کیا تھا اب تک کھل کے بھوک نہیں لگی۔

کرارا ہ: گراں، مہنگا، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

کرارا ہ: وہ سکہ جس کے حروف نہ مٹے ہوں جیسے کرارا روپیہ۔ بن گھسا ہوا۔ نیا، تازہ پورے وزن کا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کرارا ہ: ایک قسم کی شرینی، اہل لکھنؤ کی زبان۔

خط میں جب ہم نے لکھے اس کے لب شیریں کی صفت
حسنیاں نقطے بنے کاغذ کرارا ہو گیا (امیر) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کرارا پان :- وہ پان جو مرجھایا نہ ہو سخت اور خستہ ہو، اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

اثر یہ کچھ ہے مری جان سخت سینہ کا
کہ پان جو تری محرم میں کرارے ہیں (ناسخ)

کرارا پن :- سختی کرختگی، مضبوطی خستگی اردو، مذکر غیر فصیح، رائج۔

نقل جو رات۔ اس کرارے پن کے صدقے کرارا تک منہ کی چپت پڑی اور گھورنے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

کرار بے فرار :- حضرت علیؓ کا لقب

آتش بغض وحسد سے بھاگتے تھے منزلوں
بڑھ کے تھی پہلے سے خو کرار بے فرار کی (رشک)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ شعر کی اور بات ہے نثر میں کرار غیر فرار کہتے ہیں۔ کرار بے فرار کوئی نہیں بولتا کرار غیر فرار لقب مشہور ہے۔ لیکن قلیل الاستعمال ہے۔

کرارے :- ہندی، مذکر، کرارے کی جمع، جیسے کرارے روپئے۔ حروف وغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ جمع کے محل پر کرارے زبانوں پر ہے۔ جیسے کرارے بسکٹ یا تباسے۔ لیکن کرارے روپئے کوئی نہیں بولتا۔

کراری بات :- مضبوط بات۔ پائیدار بات

دل رہتا ہے مجھ سے دشمن کا
کو دیروں کی ہے کراری بات (داغ دہلوی)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کرارے دم :- تازہ دم، جو تھکا ہوا نہ ہو استقلال کے ساتھ، مضبوطی کے ساتھ، ترو تازہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایسے محل پر تازہ دم زبانوں پر ہے۔

کرارا :- دریا کا بلند کنارہ، دریا کے کنارے کا ٹیلا۔ ساحل۔ ریناگری، مذکر۔

دست پر چڑھا تو خضر نے پھینکا
کبھی دریا کبھی کرارے دل میں (مؤلف)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں اسے کگار کہتے ہیں۔ ریناگری زبان نہیں رسم الخط ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے

کرام :- (کریم کی جمع) بزرگ لوگ، سخی لوگ، بڑے لوگ، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، صفت کی حیثیت سے عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے علمائے کرام، روسائے کرام، شعرائے کرام وغیرہ اس کی عربی ترکیب ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کرامات :- کرامت کی جمع بزرگیاں۔ کراشیں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کرامات :- غیر نبی ولی امام سے ایسی باتوں کا ظہور میں آنا جو عموماً عادت کے خلاف ہو — یعنی السا دات امر کا ظاہر ہونا۔ اردو مؤنث غیر فصیح، رائج۔

فخر کرتا تھا عبث کوہکن پر فرہاد
ہم ... عشق کا تھا اصلی کرامات نہ تھی (زہد)

قول فیصل۔ قدیم سے دہلی اور لکھنؤ میں یہ جمع بصورت استعمال ہوتی چلی آرہی ہے۔ چنانچہ میر کا بھی شعر ہے۔

خرقہ مندیل و ردا مست لیے جاتے ہیں
شیخ کی ساری کرامات چلی جاتی ہے (میر)

کرامات بصورت جمع بھی بولتے ہیں جو بااعتبار فصحائے لکھنؤ مذکر ہے۔ جیسے میں نے شاہ صاحب کے بہت سے کرامات دیکھے ہیں جس کے سبب میں ان کا دل سے مرید ہوگیا۔

کرامات :- بڑی چیز، سرمایہ، دولت اردو قریب، متروک۔

جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی
خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی (امیر)

کرامات :- بزرگی بڑی بات بڑائی عظمت اردو، غیر فصیح رائج۔

کشتۂ ناز کو کیوں زندہ کریں آکے مسیح
تم ہی ٹھکرا دو کہ ہے اس میں کرامات ہی کیا (داغ)

کرامات :- کرشمہ، حیرت انگیز، تعجب خیز اردو، غیر فصیح، رائج۔

کیوں نہ تعلی کی تو اس میں نہیں کچھ بات
اس نے کہا بی بی وہ بڑائی تھی کرامات (آتش لکھنوی)

کرامات :- دکنایۃً شرمگاہ۔

ٹکڑے کو آگے بڑھا لیجئے
کرامات دو تا چھپا لیجئے (شوق)

(بطریق تلازمہ یا مجازاً) درویشوں کا عضو تناسل۔ شرمگاہ، ستر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کرامات :- بزرگی (بر اکرام) اردو، متروک۔

لے گئے حجرے میں خادم کو کہ ہم جا پہونچے
شیخ صاحب سے کرامات نہ ہو سکیں بانی (مصحفی)

کرامات :- بادشاہوں اور بزرگوں سے خطاب کا کلمہ، حضور، خداوند نعمت کی جگہ

دیکھے جو تری بلانے کی خدمت (جبیر)
دی کرامت نے مجھے عزت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

کرامات دکھانا :- خوبی دکھانا، جوہر دکھانا، ہنر دکھانا اردو مصدر متعدی غیر فصیح رائج۔

پہلے کرو اس سے تم ملاقات (مخبر)
دکھلاؤ پھر اپنی کچھ کرامات (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا لازم کرامات دکھنا بھی زبانوں پر ہے۔

کرامات والا :- صاحب کرامات جس سے کرامتیں ظہور میں آئیں، اردو، غیر فصیح، رائج

کرتا ہے۔

کرانچی:- (نون غنہ) اسباب لادنے کی گاڑی، ہندی، (نور اللغات)

مونث، اسباب لادنے کی بڑی چوپہیا یا دوپہیا گاڑی جو سے تا سر تختوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کو بیل یا اونٹ، گھینچتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

میونسپلٹی کی جانب سے وہ گاڑی جو عموماً کوڑا اور غلیظ ڈھونے کے لیے ہوتی ہے۔ اور جس میں بیل یا بھینسا جوا ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ اب اس کا رواج کم ہو گیا ہے اب کوڑا ڈھونے کا کام زیادہ تر ٹرک وغیرہ سے لیا جاتا ہے۔

کرانی:- (بکسر اول) عیسائی، نصرانی اردو، رائج۔

محل نظر۔ مجھے تم سے امید تھی کہ تم ہمارا ساتھ نہ دوگے اور اپنا کرانی پن دکھاؤ گے۔

قول فیصل۔ یہ کرسچین کی بگڑی ہوئی شکل ہے

کرانی: مذ انگریزی دفتر کا کلرک غالباً انگریزی کلارک کا بگڑا ہوا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرانی اردو:- مونث، وہ ہندستانی زبان جس کو یوروشین اور یورپین، اصل قاعدہ اور لہجے کے خلاف بگاڑ کر بولتے ہیں۔ کھڑی زبان، بے محاورہ اردو، تالی منجھی اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کرانی خانہ:- مذکر، انگریزی کا دفتر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کیراؤ: مذ ایک قسم کا چھوٹا ٹٹو، ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کیراؤنا: مذ (بفتح اول) رانڈ کو گھر میں ڈال لینا یا رانڈ کا کسی مرد کو شوہر بنا لینا (کرنا کے ساتھ) ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

متوفی خاوند کے چھوٹے بھائی کے ساتھ شادی کر لینا، رانڈ کو گھر میں ڈالنا۔ یہ قاعدہ عموماً جاٹوں گوجروں اہیروں اور دیگر چھوٹی چھوٹی ذاتوں میں جاری ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

گمراہ: صفت (بضم اول) بے راہ، بھٹکا ہوا، سیدھی راہ کے خلاف اردو، متروک۔

> کسے خبر ہے کہ منزل قریب ہے کس کی
> خبر نہ ہو جو کوئی راہ یا گمراہ چلے — جرأت

قول فیصل۔ گمراہ بولنا بھی مستعمل ہے۔

> تھی ترقی کی جو کہ سیدھی راہ
> چھوڑ کر اس کو تم چلے ہو گمراہ — نظم الباطباطبائی

کراہ: اسم (بضم اول) وہ آواز جو کسی درد یا تکلیف یا بیماری کے سبب نکلے۔ آہ اُہ، اردو، متروک۔

> بس اسی رنج میں وہ عالی جاہ
> منزلیں کر کے طے کراہ کراہ — قلق

قول فیصل۔ ہمیشہ اس کا صرف مصدری شکل سے ہوتا ہے۔ جیسے محمود کے رات بھر کراہنے سے میں بھی نہ سو سکا تھا

نہیں بولتے۔

کراہا کرنا:- آہ آہ کرنا درد ناک آواز سے مسلسل کسی درد یا تکلیف سے آہ آہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

> کراہا کیا درد سے رات بھر
> سحر ہو گیا تیرا بیمار — حبیب ظفر شاہ

کراہت: مذ مکروہ ہونا، عربی، اصطلاح فقہ

محل نظر۔ میں نے کہا کہ ہمیں کتاب سے کام ہے تاکہ تقلید سے بادشاہ نے خود فرمایا کہ آئندہ سے پڑھا کرو میں نے قبول کیا مگر کتاب میں کراہت کی روایت نکال کر دکھا دی۔ (دربار اکبری)

کراہت: مذ ناپسندیدگی نفرت بیزاری گھن، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ وہاں خفقان عرضی داخل دفتر نہ ہوئی بلکہ بڑی بے نیازی اور کراہت کے ساتھ جواب لاکے .... نکال دو۔ عذاب کے فرشتے دوڑے اور فوراً اٹھا دیا (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کا صرف آجانا اور آنا ہونا اور معلوم ہونا کے ساتھ ہے۔

> جب کہ واعظ بادہ کو کہتا ہے پاک
> (آجانا) پان کی لے میں کیوں کراہت آگئی — خیر

> تھی انکی مثال ایسی کہ اک شخص بد آواز
> (ہونا) جس کو کہ خود آواز سے اپنی تھی کراہت — حالی

کراہنا:- درد یا کسی تکلیف کی وجہ سے منہ سے ایک خاص قسم کی آواز نکلنا، آہ آہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

> نظر تھی ان کی طرف جن کو جانتے تھے علی

مرتے تھے یوں نہ تشنہ دیدار آن کر
قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی — (رند)

کربلا ہونا :- کبھی تحط، (ڈالنا کے ساتھ) عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) پانوں کی کربلا ڈال رکھی ہے مانگو تو بھی نہیں ملتے۔

(فقرہ) پانی کی کربلا ڈال رکھی ہے۔

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پان کی کربلا ڈال رکھنا کوئی نہیں بولتا پانی کے ساتھ استعمال ہے۔

کربلا ہونا :- (کنایۃً) وہ مقام جہاں بہت سے شہید دفن ہوں، مقتل، مشہد۔ عربی، فصیح، رائج۔

ہر قدم اک حادثہ تھا رہگزار عشق میں
دل سی آبادی کو نام کربلا دینا پڑا — سراج لکھنوی

کربلائی :- کربلا سے منسوب، کربلا والا یا کربلا والی، عربی صفت، فصیح، رائج۔

غم شبیر میں ہے سلک سرشک
میری تسبیح کربلائی ہے — ناسخ

کرتا بھی ہے سادہ پر کربلائی کا
ظہرو حسن کو دل نہ کرے چوٹ جانی کا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ ناموں کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے جیسے کربلائی نواب، کربلائی بیگم اپنے ناموں کے آگے بھی لکھتے ہیں۔ جیسے کلب علی بیگ کربلائی۔ جیسے نواب کربلائی۔

کربلائے معلّٰی :- تعظیماً، معلٰی کی صفت کے اضافے کے ساتھ کربلا کو کہتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ جسم کربلائے معلّٰی میں آپ کا
بنی کے دیکھنے کو سر آیا ہے باپ کا — تعشق

قول فیصل۔ جان صاحب نے بغیر تشدید کربلائے معلّٰی بر وزن (فعلی) بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یہاں سے جان جلا کر بلائے معلّٰی کو
خدا دکھائے نہ پھر اس بلا کی صورت — جان صاحب

کرب و بلا :- کربلائے معلّٰی، وہ جگہ جہاں امام حسینؑ دفن ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

تھا سبھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا
صبر میں ثانی ایوب ہوا خوب ہوا — داغ

قول فیصل۔ اہل زبان نے کرب و بلا بھی کربلا استعمال نہیں کیا ہے۔ واو عاطفہ کے ساتھ یہ استعمال ساختہ اہل ہند ہے۔

کربی :- (بفتح اول) چھوٹی جوار یا باجرے کا درخت جو جوار باجرا نکالنے کے بعد کاٹ کر گائے بیل وغیرہ کو کھلاتے ہیں۔ ہندی، مؤنث (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس کا مستقل درخت ہوتا ہے جو صرف چوپایوں کے استعمال کے لیے بویا جاتا ہے۔

کر بیٹھنا :- کوئی کام بے سوچے سمجھے کرنا، غلطی سے جلدی میں کوئی فعل کر جانا۔ کسی بات کو اختیار کر لینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کون رونے لگا جا کے گھر بیٹھے
جو کہا ہے وہی نہ کر بیٹھے — شوق

تیرے بیتاب کبھی آہ جو کر بیٹھے ہیں
زلزلہ آگیا ہے سیکڑوں گھر بیٹھے ہیں — [illegible]

قول فیصل۔ ان معنوں میں خصوصیت کے ساتھ نہیں بولتے۔

کرپا :- مہربانی، عنایت، سندی مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

رات بھر کیجیے تمام اس جا
اپنے چیلوں پہ کیجیے کرپا — انشاء

قول فیصل۔ اس کا صرف رکھنا وغیرہ کرنا کے ساتھ ہے۔

کرپاس :- (بفتح اول) روئی، لباس جو روئی سے بنایا جاتا ہے۔ سنسکرت، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

لحل یش۔ تشنا مردنے ... کے پردہ کی وہ منعا منی تھا کہ جلد جلی جنگ بجوائے میدان میں نکل کر ذرا سیاب کو کھلا دوں تشنا بجائے بے ہوش کر دوں اشتیں کرپاس کی تنک چیر کر پھینک دوں۔ (طلسم ہوشربا)

کرپان :- (بضم اول، و فتح ثانی) خنجر، سنسکرت، مؤنث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر جاری ہے۔

کرپز :- (فارسی میں بائے عربی سے ہے بالضم و کسر سوم اردو میں بضم سوم مستعمل ہے) مکار، حیلہ گر، صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کرپزی :- مکاری، حیلہ گری۔ فارسی مؤنث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے کوئی نہیں بولتا۔

کرّت :- (کرّۃ کی جمع) نوبت، بار، جیسے دو کرت، سہ کرت۔ عربی مؤنث (نوراللغات)

کب تلک میں تیرے کرتوتوں کو دیکھوں ڈھانپ ڈھانپ
(انشاء)۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف عورتوں کی زبان ہے۔ اور جمع ہی کے ساتھ اس کا استعمال ہے ذکر و مؤنث کا سوال ہی نہیں۔ یہ لفظ اردو ہے۔

قسمت کی برائی ہے یہ تقدیر کا ہے کھیل
خود اپنے ہی کرتوت سے برباد ہوا جیم محمد جمیل

کرتوت :۔ مؤنث (بفتح اول و واو معروف) جادو، ٹونا۔

غضب ہے کہ رنگین کا دل لبھانے کو
نیا روز کرتا ہے کرتوت خوب
رنگین دہلوی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرتوت :۔ مؤنث (طنزاً) ناموری یا شہرت کا کام۔ جیسے :

دیکھ لی تیرے باپ دادا کی کرتوت۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرتو ڈر نہ کر تو بھی ڈر، کر تو کر نہیں تو خدا کے غضب سے ڈر :۔ جب کسی بے گناہ پر یہ الزام ہو تو کہتے ہیں۔ یعنی خداوند تعالیٰ سے ہر وقت پناہ مانگنا چاہیئے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہی مثل اہل لکھنؤ نہیں بولتے دوسری مثل عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔

کرتہ :۔ ایک خاص قسم کا قمیص نما پیراہن یا لباس جو امیر، شہزادے وغیرہ کے نیچے پہنتے تھے۔ فارسی، فصیح، رائج ہے۔

کرتہ تن اطہر پہ رسول عربی کا
زیب کمر پاک کمربند علیؑ کا (انیس)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ وہ قمیص جس میں کف نہ ہوں اہل لکھنؤ قمیص اور کرتے میں فرق کرتے ہیں۔ کرتے کی ساخت اور ہوتی ہے اس میں کلیاں ہوتی ہیں قمیص کی ساخت اور ہوتی ہے جس میں کف ہونا ضروری ہیں اور سامنے کی جیب، اور کرتے میں کلیوں کے پاس جیب ہوتی ہے۔ کرتا بغیر کف کا بھی ہوتا ہے اور کف دار بھی۔ نہی کثرت سے زبانوں پر استعمال ہے کہ عام میں اردو سمجھتے ہوئے اس کا املا الف کے ساتھ نہ کرتا کر دیا۔

کرتھی :۔ ایک قسم کا اناج۔ ہندی مؤنث (دیوروپ) ایک قسم کا اناج جو خشخاش یا کنگنی کی مانند چھوٹا چھوٹا ہوتا اور اسے بھون کر گڑ کی پٹ میں لاتے اور گزک کی طرح کھاتے ہیں۔ کلتھ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرتی :۔ (بضم اول و سکون دوم) بے آستینوں کا جنیان، اونچا کرتا جسے عورتیں پہنتی ہیں۔ اردو مؤنث، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل شعر۔ کسی جا حسن رسیدہ عورتیں بر رنگ دلکش کرتی ازار و منہ کرتیاں ٹکیں لیے موجود۔ (دانستہ جرأت)

قول فیصل۔ اس کی جمع کرتیاں اور کرتیوں ہے۔

چنگلوں سے بھی زیادہ کر غضب کی شوخیاں ہیں
گلے میں کرتیاں رنگین قبائیں دھوپ چھاؤں کی
نظم حسب لسانی

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل عام طور سے کرتی کا استعمال تھا۔ بیگمات کے بھی کرتی پہنتی تھیں اب کرتی کا رواج قریب قریب ختم ہو گیا۔

کرتی :۔ مؤنث فوجی وردی کی جاکٹ۔ جیسے لال کرتی کی پلٹن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ قلیل الاستعمال ہے۔

کرتی :۔ مؤنث بانات کی چھوٹی قمیص جو کہار پہنتے تھے۔ اور اب قریب قریب متروک۔

کہاروں کی زر لفت کی کرتیاں
وہ ان کے دوپٹوں کی اجلی تبابی۔ میر حسن

کرتی اٹھا اٹھا کے کوسنا :۔ شرم حیا کو بالائے طاق رکھ کر کوسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کرتے دھرتے بن نہیں آتی، کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی :۔ کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ کچھ کرتے بن نہیں پڑتی (مصنف) ان ہماری عجب مشکل میں تھی۔ کچھ کرتے دھرتے بن نہ آتی تھی۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ کرتے دھرتے بن نہ آتی تھی جیسے مصرعہ ہو گیا۔ بلکہ صاحب ہاتھ پاؤں جوان کے رہتے کچھ کرنے دھرنے بستی ہی نہ تھی۔ (دانستہ آزاد)

لیکن اب ہر جگہ اس کا صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کرتے کی سب بد بلا ہو :- عمل کرنے کا بدلا ملتی ہوتی ہے۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ صرف کرتے کی بد بلا زبانوں پر ہے۔

ڈھونڈے گا جو وہ پائے گا بھی ضرور۔ نظم طباطبائی
کہ ہے کرتے کی بد بلا مشہور

کرج :- (بفتحتین) قرض، ادھار۔ اردو، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

جیسے مرے کرج ہیں اک سپاہی کے پاس
اس نگوڑنے کی اب فکر کو نہیں کہ کچھ اس

کرچنا :- (بفتح اول) کرلینا، کرگذرنا، کرڈالنا، زندگی میں کسی کام کو پایۂ تکمیل کو پہنچا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرجانا :- (بضم اول) کسی دھار دار چیز کی دھار کا کند ہو جانا، دھار کا برابر نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سخت جان وہ ہوں کہ دو جریوں کے ساتھ
مڑ گئی تلوار خنجر کر گیا ۔ شاد

کرجائے ڈاڑھی والا، پکڑا جائے مونچھوں والا :- جرم نہ کرنے پر مجرم ٹھہرنے کی جگہ مستعمل ہے۔ کسی کا قصور اور کوئی ملزم ٹھہرے۔ (نور اللغات)

(چونکہ معمر آدمی پر اگر اس کا قصور بھی ہو تو کم گمان ہوتا ہے اور جوان پر اگر وہ بے قصور بھی ہو تو جلد اعتماد جاتا ہے، اس وجہ سے یہ کہاوت بن گئی۔) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا بولتی ہیں۔

کرجگ :- زمانہ حال، کام کرنے کا زمانہ۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کرچ :- (بکسر اول و فتح دوم) ایک قسم کی سیدھی تلوار جو اکثر فوجی افسروں کے پاس ہوتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

عمل مثال۔ زنانہ پولیس مقرر ہو جو رات کو پہرہ دیا کرے، زنانی کچہریاں ہوں، زنانی پارلیمنٹ مقرر ہو، زنانہ فوج باقاعدہ ہو جن کے پاس بجائے کرچ، تلوار، بندوق کے تیر مژگاں اور تیغ نگاہ کے قدرتی ہتھیار موجود ہوں اور ... زنانہ عدالتیں حکومت کیا کرے۔
(اودھ اخبار کا لکچر، از گلدستۂ ظرافت)

کرچ :- (بکسر اول و فتح اول) ریزہ، ٹکڑا، شیشہ کا چھوٹا ٹکڑا، ہڈی کا چھوٹا ٹکڑا۔ اردو، فصیح، رائج۔

عمل مثال۔ جو اگر کہیں ٹوٹ ٹاٹ جائے تو آئینہ کا آئینہ غارت ہو انسانی خفا ہوں اور کہیں خدانخواستہ پاؤں میں کرچ چبھ جائے تو اور آفت ہو۔ (بنات النعش)

کرچکنا :- کوئی فعل ختم پر پہنچنا، کوئی کام ختم کرنا، کسی کام کا انجام کو پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل مثال۔ ہم ایک ضرورت سے جا رہے ہیں جب تم کام کرچکنا تو لازم کو سب سامان دکھا کے وقت پر چلے جانا۔

کرچھا :- (بفتح اول) دیگ ڈوئی دار بڑا نما ظرف کا نام جو لوہے کا بنا ہوتا ہے اور جو گھی وغیرہ داغ کرنے کے کام میں آتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔
قول فیصل۔ دیہاتی اس کو کرچھل کہتے ہیں یا کرچھلی کہہ دیتے ہیں۔

کرچھال :- (بفتح اول) زقند، جست۔ اردو، متروک۔

عمل مثال۔ آہوان صحرا کرچھال بھرتے ہوئے دوڑے آئے۔ (طلسم خیال سکندری)

کرچھلی :- کم قیمت تلوار۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرچھی :- گھی داغ کرنے کا لوہے یا پیتل کا پیالی نما ظرف جو عام طور سے لوہے کا ہوتا ہے۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

کرچی :- ہڈی یا دانت یا شیشہ وغیرہ کا چورنے سے چھوٹا ٹکڑا۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

کرچیاں، کرچیں :- ہڈی یا شیشہ یا چینی کے چھوٹے چھوٹے ریزے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اس اندراج سے دھوکا ہوتا ہے کہ کرچیاں اور کرچیں دونوں کرچی کی جمع ہے حالانکہ کرچیاں کرچی کی اور کرچیں کرچ کی جمع ہے اور اسے بجائے کرچی کے کرچ کے تحت لکھنا چاہئے تھا — یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ لکھنؤ میں کرچ اور کرچیں کے سوا کرچی اور کرچیاں رائج نہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کرخت :- (بفتح اول و دوم) درشت

(ناہموار) کڑا، سخت، درشت، فارسی صفت فصیح، رائج۔

پہلے سے جانتی جو میں کم بخت
ایسے کرا گی اپنے دل کو کرخت　　تلق

کرخت آواز :- کڑی آواز، وہ آواز جو کانوں کو تکلیف دے یا ناگوار معلوم ہو، اردو فصیح، رائج۔

کرختگی :- کڑا پن۔ سختی۔ فارسی، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے قاعدہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے آخر میں ہائے ہوز ہوتی ہے اس میں ہائے ہوز کی جگہ گی کا اضافہ کرکے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے برجستہ سے برجستگی خستہ سے خستگی۔ برہنہ۔ برہنگی۔ وغیرہ۔ لیکن چوں کہ اس لفظ کرخت کے آخر میں ہائے ہوز نہیں ہے۔ عام طور سے بحر جارم زبانوں پر ہے۔ اگر فارسی کے کسی مستند کے کلام میں مل جائے تو اردو کا حکم جاری کیا جائے گا۔

کرختی :- کڑا پن سختی، فارسی مونث متروک۔

پڑے اس سی میں کرختی ہے
سخت ہوئی یہ سنگینی ہے　　میر تقی
دو چھاتیوں کی غضب تھی سنگینی و ختگی
کب میسر ہے ایسی ہے کرختی　　(شاہ دولہ)

کرد :- (بضم اول و سکون دوم) ایک مقام کا نام ہے جہاں کے باشندے بہت بہادر اور سرکش ہوتے ہیں۔ عربی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جگہ اکراد ہے کرد سے رہنے والے کو کردی کہتے ہیں

ترکمانی صورت اور مغلی جالت ہم میں تھی
عوام کردی ہم میں تھا، بدوی صیت ہم میں تھی
حالی

کرداا :- (بفتح اول) جا کٹوتی، ایک سکے کو دوسرے سکے میں تبدیل کرنے میں جو کمی ہو نئی پرانی چیزوں کے تبادلے کے فرق کی رقم۔ اناج وغیرہ کے کوڑا کرکٹ کا خاص جو وزن میں کم کیا جائے۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عام لکھنؤ اناج کے لئے بولتے ہیں جو کوڑے کرکٹ کے نام سے کاٹا جاتا ہے۔

کردار :- (بالکسر) طرز، روش، چلن، فعل عادت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بینا ہوں اگر آنکھیں ارباب عمل دیکھیں
جنت میں جانے میں کردار نہیں پہنچے　　جگر

کرد کھانا :- عمل کرکے دکھا دینا۔ کر دکھانا کسی اہم کام کو انجام دے دینا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

بات پر اپنی جو جم آتے ہیں
جو جو کہتے ہیں کر دکھاتے ہیں　　محسن

ہم منہ سے جو نکالیں گے وہ کر دکھالیں گے
باتوں میں گزر جب نہیں لات بھی نہیں　　ناسخ

قول فیصل۔ اسی محل پر کر دکھانا بھی رائج ہے جو غیر فصیح ہے۔

دل پہ رکھیں جو یہ تو ہم دکھلائیں
جو تم نے ہو وہ یہ کر دکھلائیں　　نواب شیفتہ

کردگار :- (بکسر اول و سکون دوم و فتح سوم) خدا، پروردگار، اللہ۔ فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

جیسے ہی نعمت نور کا نعمت نور سے
اپنے کو کردگار نے دیکھا نور سے　　جوش ملیح آبادی

کردنی :- پیٹ کرنے کے لائق، فارسی صفت
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کردنی پیٹے (اعمال۔ اردو،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کردنی خویش آمدنی پیش :- برے کام کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ فارسی۔ مثل،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کردہ :- کیا ہوا، آزمودہ، عمل میں لایا ہوا فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے
مرزا غالب

کردہ پشیمان ناکردہ ارمان :- اس فعل کی نسبت کہتے ہیں جس کا کرنے والا پچھتائے اور نہ کرنے والا تمنا کرے

واقعی کردہ پشیمان و نہ کردہ ارمان ہے
جس کو عشق بنایا وہی قاتل ٹھہرا　　جگر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بول دیتا ہے۔

کردۂ خویش آید پیش :- اپنا کیا آگے آتا ہے۔ یعنی جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے　　(فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ کبھی کبھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے

کرشمہ :- آنکھ کا اشارہ، ابرو کا اشارہ، ناز، غمزہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تلون کی بھی حد ہو اک نگہ میں اتنے کرشمے ہوں۔
حیا آئے حجاب آئے غضب آئے عتاب آئے — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس لفظ کو بفتح اول و دوم و سکون سوم لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعض لغات میں بکسر اول و دوم و بفتح اول و کسر سوم بھی ہے۔ فارسیوں نے چشمہ کے قافیوں میں استعمال کیا ہے۔

کنہ عشق از تکاب یک کرشمہ
زچشمت خول نزا دو چشمہ چشمہ

صاحب قاموس الاغلاط نے بکسر تین لکھا ہے لیکن عام طور سے اہل لکھنؤ بفتح اول و کسر دوم ہی بولتے رہیا۔

کرشمہ :- عجائبات، عجیب بات، شعبدہ، انوکھی بات دیکھنا، دکھانا کے ساتھ، اردو، فصیح، رائج۔

ناز، ادا، آن حیا، غمزہ، کرشمہ، شوخی
لے گیا دل کو اڑا کر کوئی ان ساتوں میں — امیر مینائی

قول فیصل۔ اس کا صرف دیکھنا، دکھانا کے ساتھ بھی ہے۔

دیکھا سیں اس گرنیاں فرول سے اشارے دیکھے
آج ہم آنکھوں سے کرشمے تیرے سارے دیکھے — ذکر

اٹھے ہیں میکدے ہی آج جو لیل شیشہ و ساغر
کرشمہ چشم ساقی نے دکھایا کچھ نہ کچھ ہوگا — ظفر

کرشمہ :- نشان، علامت، نمونہ۔ اردو فصیح، رائج۔

نہ جگہ او کیا لک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک ان کی جلالت کا تھا وہ — حالی

قول فیصل۔ قدرت کا کرشمہ بھی زبانوں پر ہے۔

کرشمہ :- چال، دھوکا، فریب کرامات، اردو، قلیل الاستعمال۔

زہے کرشمہ کہ یوں دے رکھا ہے ہم کو فریب
کہ بن کہے ہی انھیں سب خبر ہے گیا کہیے
(مرزا غالب)

کرشمہ دکھانا :- ناز دکھانا، غمزہ دکھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز حشر
صبح اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گنہگاروں میں مل آئیں

قول فیصل۔ نئی عجیب اور انوکھی بات ظاہر کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

نہ ہو صدق و صفا گر تجھ میں لیکن
کرشمہ کوئی دکھلانا پڑے گا — حالی

کرشمہ ساز :- کرشمہ دکھلانے والا، کرشمہ بنانے والا، ادا و ناز دکھلانے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے — حسرت موہانی

کوئی بھی نہ ان میں سے زیادہ شعبدہ باز
کرشمہ ساز کوئی تیوروں سے تھی نہ کہ — شاد

قول فیصل۔ اسی محل پر کرشمہ سازی بھی بولتے ہیں۔

کرشمہ سنجی :- کرشمہ کی تہہ تک پہونچنا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل حذف۔ مشتاقان ادائے محبوب تعجب کر اس کی کرشمہ سنجی پر بھاگے۔
(طلسم ہوشربا)

کرشن :- [illegible] کنہیا جی کا نام۔ ہندی، مذکر، صفت۔ (نور اللغات)

(۱) سیاہ، کالا، سانولا، اندھیرا، اجلا کا نقیض، تاریک، جیسے کرشن پکش یعنی اندھیرا پاکھ۔

(۲) مذکر۔ وشنو کا آٹھواں اوتار کنہیا جی، بلدیو جی کے بیٹے اور راجہ کنس کے بھانجے کا نام۔ (فرہنگ آصفیہ)

کرشن پکش :- چاند کے اخیر دن جن میں اول اندھیرا رہتا ہے۔ وہ پندرہ دن جن میں چاند گھٹتا رہتا ہے۔ اندھیرا پاکھ۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کرفس :- (بفتح اول و دوم) اجوائن، خراسانی، عربی، مونث، اطباء کی اصطلاح۔

کرفیو :- فساد ہونے یا فساد کے خوف سے حکومت کا عام شہریوں پر یہ پابندی عام کرنا کہ وہ مقررہ وقت کے اندر نہ شارع عام پر دکھائی دیں اور نہ گھر سے باہر نکلیں اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرفیو آرڈر بھی کہتے ہیں۔

کرک :- بتشدید، اردو، پیڑا، اردو، ٹھیکٹ کسک، ہندی، مونث۔

بال بیدہ کے پچھڑ دکھائی باندھ
ابر اپنید جھنے ہیں کرک سینے بالنز — دوہا
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

کرک :۔ سرطان، کیکڑا، سنسکرت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

کرک :۔ برج سرطان۔ چوتھی راس (منطقۃ البروج) راس منڈل پر ایک نشان جو بصورت کیکڑا ہے، گردش آفتاب کی شمالی حد کو ظاہر کرتا ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ نجومیوں کی خاص اصطلاح ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کرکٹ :۔ (فتح اول و سوم) گھاس پھوس کوڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں، کوڑا کرکٹ ملا کے بولتے ہیں۔

کرکٹ :۔ (Cricket) انگریزی، بجزم اول و دوم و کسر سوم تھا۔ اردو میں۔ اردو میں وہ بالکسر دوم و کسر سوم ہے۔ (گیند، بلا، انگریزی) مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کھیل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک تھاپی اور گیند ہوتا ہے۔ اور تین لکڑیاں زمین میں گاڑی جاتی ہیں۔ کھلاڑی ان لکڑیوں کے پہلو میں تھاپی لے کے کھڑا ہوتا ہے۔ گیند پھینکنے والا مناسب فاصلے سے گیند پھینکتا ہے۔ کھلاڑی اس تھاپی سے گیند پر ہاتھ مارتا ہے۔ اور ہر ہٹ کے اعتبار سے رن بھی کر لیتا ہے۔ اور جب وار خالی جاتا ہے۔ اور گیند ان لکڑیوں پر پڑتا ہے یا گیند پر ہاتھ مارتے ہی وہ گیند بغیر زمین پر لگے ہوئے کھلاڑیوں میں سے دوسرے نے (روک لے) تو کھلاڑی آؤٹ ہو جاتا ہے۔ اس کے باقاعدہ میچ ہوتے ہیں۔ عوام کریکٹ بولتے اور لکھتے ہیں۔

کرکچ :۔ سنسکرت نمک، سمندری نمک جو سمندر کے بخارات آبی سے پیدا ہوتا ہے ہندی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرکرا :۔ بجزم اول و سوم) وہ آواز جو کسی ریت یا شیشے یا کنکر ملی ہوئی چیز کو دانتوں میں پیسنے سے ہوتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

کرکر :۔ اہل لکھنؤ میں کرکرے ہے۔ دلی کی زبان۔ (نور اللغات)

کرکرا :۔ ہندی ریگ ملا ہوا۔ خاک ملا ہوا۔ کنکر ملا ہوا۔ اردو صفت، مذکر، رائج۔

محل مثال۔ بیر پلاؤ پکا رہی تھی کہ تیز آندھی آ گئی ڈھکنا ہٹا کر کھل گئی۔ سب کرکرا ہو گیا، مہمانوں سے بڑی ذلت ہوئی۔

بے مزہ ہے جہاں نان اہل فن کی شاد
نکلے گا کرکرا اسے جتنا ہی چابئے ۔۔ شاد

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر کرکری بولیں گے۔

کرکرا :۔ (کنایتاً) ناقص، خراب، برا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل مثال۔ کتنا مزیدار مشاعرہ ہو رہا تھا کہ دو شاعروں میں مارپیٹ ہونے لگی سارا مزہ کرکرا ہو گیا۔

کرکرا :۔ (بفتح اول و سوم) گھی یا تیل میں تلی ہوئی چیز، جو خستہ ہو جائے اور چبانے میں آواز نکلے۔ اردو صفت مذکر، رائج۔

محل مثال۔ ہم نے کتنے شوق سے سیمال تلوائے۔ تیسرے دن کھانے بیٹھے ہو اور کہتے ہو کرکرے نہیں ہیں۔

کرکراپن :۔ کرکرا ہونا۔ کرکرا ہونے کی حالت۔ اردو، مذکر، رائج۔

کرکرا کر دینا :۔ خراب کر دینا، بگاڑ دینا، مٹا دینا۔ اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔

محل مثال۔ نواب صاحب کتنے مزے میں بیٹھے ناچ دیکھ رہے تھے تم نے قرقی کی خبر سنا کر سارا مزہ کرکرا کر دیا۔

کرکرانا :۔ چبانے میں کرکر کی آواز دینا، ہندی۔

(نقرہ) روٹی کرکراتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کرکری بولتے ہیں۔ جیسے تم نے آٹا اچھی طرح نہیں چھانا، نتیجہ یہ ہے کہ ہر روٹی کرکری ہے۔

کرکرانا :۔ ہندی کرکری چیز کھا کر کرکری آواز نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرکرانا :۔ ہندی چوہے کی طرح آواز کو نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کرکراہٹ :۔ کرکراپن۔ دانت کے نیچے کنکری۔ چیز کے ٹوٹنے کی آواز۔ اردو صفت، مونث، رائج۔

محل صرف۔ کچوڑی اٹھائے جاؤ میں نہیں کھاؤں گا کرکراہٹ سے مرے دانتوں میں کھٹّے پڑتے جا رہے ہیں۔

کرکراہٹ :۔ دانت سے سخت چیز کے

چبانے میں جو آواز نکلتی ہے۔ اس کو کرکراہٹ کہتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

محل ہے۔ یا درکھو بسکٹ زیادہ دن رکھنے سے ان کی کرکراہٹ ختم ہو جاتی ہے۔

کرکرا ہونا :- ختم ہونا، خراب ہونا، مٹ جانا، ختم ہو جانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثلاً شعر نے خود ہی سے کر ان کی ہجو کی
حسرت کی شاعری کا مزہ کرکرا ہوا
(اکبر الہ آبادی)

کرکری :- بالضم (رضم سوم) ایک مرض کا نام جس میں گھوڑے کا پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور بر وقت پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اردو، مونث۔ سلوتریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف اٹھنا کے ساتھ ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں انسان کے لیے بھی بولتی ہیں جیسے اس بوا نے لڑکی پر اتنی برائیاں کیں۔ ہوتا تمہارے پیٹ میں کرکری کیوں نہیں اٹھی تم چلی گئیں۔

کرکری :- گھی یا تیل میں بھنی یا تلی ہوئی چیز جو خستہ ہو جائے۔ اور جس کے چبانے میں آواز ہو۔ اردو۔ صفت مشترک، رائج۔

محل صفت۔ بامبئی میں جب کہ جہاں کہیں سرخ سرخ کرکری مچھلیاں ملتی ہیں۔ میں بڑی خوشی سے کھاتا ہوں۔

کرکری :- خشک میں تلی ہوئی چیز، کترنی چیز۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کرکری کے ایک معنی ذلت و خواری اور بے عزتی کے ہیں۔ لیکن جب اس کا استعمال ہونا کے ساتھ اس کا درست ہے۔

کرکری :- ایک قسم کا ریشمی زرتار کپڑا، اردو، قریب متروک۔

نظر آتا ہے یہ اس کے شعاع حسن کا عالم
کہ سب کہتے ہیں پردہ کرکری کا آگ چلمن کو
(آتش)

قول فیصل۔ اس کو کرکری تاش بھی کہتے ہیں۔ جیسے دو جوڑے بیاہ والوں کی طرف سے دو جوڑے آئے، ایک رات کے واسطے کرکری تاش کا دوسرا چوتھی کے واسطے کار چوبی کا۔ (مرآۃ العروس)

کرکری اٹھنا :- پیٹ میں درد ہونا، گھوڑے کا پیشاب بند ہو جانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل ہنود کی خصوصیت نہیں۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام بھی بولتے ہیں۔

کرکری اٹھنا :- ندامت آنا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرکری خانہ :- وہ جگہ جہاں امراء کا ہر قسم اسباب کاٹھ کباڑ رہے۔ وہ مکان جہاں جھاڑ فانوس اور شیشے وغیرہ کا سامان رہے۔ اردو۔ مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کے مرد اور عورتیں اس جگہ کے لیے بولتی ہیں۔ جہاں گندگی اور بدنظمی ہو اور بے محل چیزیں رکھی ہوں۔

کرکری ہڈی :- ملائم اور خستہ ہڈی جو چبائی جا سکے۔ اردو دہلی کی زبان۔

نہیں بوٹی ہے ڈلی جنگی کی باجی عتیق
جی چبتی یہ ہڈی کرکری ہے

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے کرکری (بضم اول و تشدید دوم) بولتے ہیں۔

کرکری ہونا :- ذلیل ہونا، بات بگڑ جانا، قدر و منزلت گھٹ جانا، رسوائی ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل عادت۔ منی کی موتیں۔ جیسے بنا لیں کہ مصور ملک کی کرکری ہو گئی۔ (شانہ آزاد)

ہائے نا موزوں کا رنگ اڑا تی ہے
کہیں چمن میں نہ بلبل کی کرکری ہو جائے
(مقصد مرزا پوری)

کرکنا :- درد کرنا، ٹیس اٹھنا۔ ہندی (منتہی) ہاتھ کرکتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کرکنا تھو :- ہندی، ایک قسم کا سیاہ رنگ جس کا پورا جسم سیاہ ہوتا ہے۔ سر سے دم تک فقط سیاہ۔ اب اس جانور کو کرکنا تھو بولتے ہیں۔

محل ہے۔ بکر منڈی سے بقر عید کی بکری بھی راستے میں خرید لیں۔ گلے میں رسی اور رسی میں گلا۔ بکریوں کا گلہ جا بجا تو مرغیوں کا زور بھی کھل گیا۔ آپ کو تفصیل تو کچھ یوں کچھ بزرگوار کو تفصیل کچھ یوں کہ کرکنا تھو اس میں نمائش کی رعایت کا خیال رکھنا خاطر رہے۔
(گلدستہ ظرافت۔ مرتبہ خواجہ حسن نظامی)

کرکونا :- کسی انجانی چیز کے اندرونی

جو لیں ہیں کہ کرم پھٹتی ہے۔

کرم :- (بر وزن حرم) قسمت، نصیب
مذکر۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

کسی کا نہیں مجھ کو شکوہ گلا
کرم کا تھا پر سب جو کچھ لکھا — منیر

کرم اللہ وجہہ :- خداوند عالم نے ان کے چہروں کو بزرگی دی۔ اللہ نے ان کے چہروں کو کرم کر دیا۔ حضرت علیؑ کے نام کے بعد مستعمل ہے۔ عربی جملہ، رائج۔ حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

بے وجہ کیا کرم اللہ وجہہ
نہ تھی جو خدا جبہ سائی علی کی — رشک

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت خلفائے اربعہ میں سے پہلے تین خلفاء کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعمال کرتے ہیں۔ اور حضرت علیؑ کے لیے جو ان کے چوتھے خلیفہ ہیں ہمیشہ کرم اللہ وجہہ استعمال کرتے ہیں اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے کبھی ابتدا سے لے کر آخر عمر تک کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا اور نہ بت پرستی کی اس لیے ان کے لیے یہ خصوصیت ہے۔ صاحب نور اللغات اس کے معنی لکھتے ہیں۔ چونکہ حضرت علی نے قبل اسلام لانے کے بھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس لیے ان کے لیے اس کا استعمال کرتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ بزرگ کرے اللہ ان کی ذات کو اور کہتے ہیں کہ بعض مسلمان جب حضرت علی کا نام لیتے ہیں تو یہ دعائیہ جملہ کہتے ہیں۔

کرمان :- ایران کے ایک مقام کا نام۔ فارسی، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرمان شاہ بھی کہتے ہیں۔ یہاں ایک پتھر پیدا ہوتا ہے۔ جو بہت بھاری ہوتا ہے۔ جس کی تسبیحیں بنتی ہیں اور وہ بہت مشہور ہیں۔ اور کرمانی تسبیحیں کہلاتی ہیں۔ اور بیش قیمت ہوتی ہیں۔

کرم بہنا :- (بکسر اول و فتح دوم) معنی میں بکثرت جوئیں ہونا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

کرم بھوگ :- پہلے جنم کے کئے ہوئے کام کا پھل۔ ہندی، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم پرور :- مہربانی کرنے والا، مہربان عنایت کرنے والا۔ فارسی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کرم گستر بھی زبان پر ہے۔ دونوں الفاظ کا تحریراً استعمال زیادہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کرم پھوٹنا :- تقدیر کا برگشتہ ہونا، قسمت بری ہونا، قسمت پھوٹنا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل زیادہ تر بری جگہ شادی ہونا کے معنوں میں لکھنؤ والے بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے تم نے یہ سمجھ کے لڑکی کی شادی کی تھی کہ لڑکا پیسے والا ہے لیکن یہ دریافت نہ کیا تھا کہ چال چلن کیسے ہیں۔ سب جنے ساتھ رہنے کے بعد سے لڑکی گھر میں بیٹھی ہے میاں رنگ رلیاں کر رہے ہیں۔ غریب کے کرم پھوٹ گئے۔

کرم پھوڑ :- بدنصیب، بد اقبال، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم پیشہ :- جوانمرد۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جو بہت زیادہ کرم کرتا ہے اس کے لیے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول جاتا ہے۔ جوانمرد کے معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

کرم پیلا :- ریشم کا کیڑا، پیلا نام ہے ریشم کے کیڑے کا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کرم ٹھوکنا :- طالع کو رونا۔ اپنے مقسوم کو برا بھلا کہنا، اپنی قسمت کو رونا۔ (نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کرنج :- ایک قسم کا بہت موٹا کپڑا، انگریزی گزی۔ مؤنث، رائج۔

مثال۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ کرنج کا پورا تھان لے آنا کم سے کم پچاس لوگوں میں لگائی جائے گی۔ تم بہت کم لائے جو ناکافی ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے جوتا بنانے والے استر کی جگہ نیچے کی طرف لگاتے ہیں۔ کرنج کا پورا جوتا بھی بنایا جاتا ہے جو عام طور سے سفید ہوتے ہیں۔

کرم خوردہ :- پرانا بوسیدہ، کہنہ دیمک

کھایا ہوا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کرم رکھنا :۔ مہربانی کی نظر رکھنا، عنایت رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مہربانی ادھر کر کرم کیجے
میرے اوپر ذرا کرم کیجے — قربِ عشق

کرم رکھا امٹ ہے :۔ تقدیر کا لکھا کسی طرح مٹ نہیں سکتا۔

(محاورات و مصطلحات میرٹھ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کرم شب افروز :۔ کرم شب تاب، کرم شب چراغ، جگنو، فارسی مذکر۔

دھوئے حسن کرے اس سے جو تو گیا مقدور رہے
کرم شب تاب نہ چمکے مہِ تاباں کے حضور — ناظم

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کرم شب، افروز اور کرم شب چراغ کوئی نہیں بولتا کرم شب تاب کسی کسی کے ساتھ زبان پر ہے۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ کرمک شب تاب زیادہ بولتا ہے۔

کرم عام ہونا :۔ فیض یا سخاوت کا بلا امتیاز سب کے ساتھ ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

سن لیجے آگیا موسم باراں میں شل ابر
ساقی کا بھی جہاں میں کرم عام ہو گیا — جلال

کرم فرما :۔ مہربانی کرنے والا، مہربان، عنایت کرنے والا۔ فارسی صفت، فصیح رائج

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں القاب کی جگہ اس کا استعمال بہت زیادہ تھا اب بھی پڑھا لکھا طبقہ خطوط میں لکھتا ہے اسی محل پر کرم فرمائے بندہ کرم فرمائے من بھی لکھتے ہیں۔

کرم فرما :۔ (کنایۃً) تشریف لانے والا اردو، قلیل الاستعمال۔

مسیحا جب کرم فرما ہوا پھر پوچھنا کیا ہے
دوا ہر بات ہو بیمار اچھا ہو ہی جاتا ہے — جلیل

کرم فرمانا :۔ عنایت کرنا، مہربانی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عنایت دل جگر پر کرتے ہیں درد و الم دونوں
فراق یار میں فرماتے ہیں اکثر کرم دونوں — جلال

قول فیصل۔ تشریف لانا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

سب کے ہاں تم ہوئے کرم فرما
اس طرف کو کبھی گزر نہ کیا — درد

کرمک :۔ کرم کی تصغیر، چھوٹا کیڑا۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے کرمک شب تاب کی ترکیب اکثر بولتے ہیں۔

کرم کا دھنی یا کرم کا بلیا :۔ خیر دینے والا، طنزاً، بدبخت۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم کا بلی یا بلیا :۔ ہندی، صفت (طنزاً) صاحب نصیب۔ (فیروز اللغات)

(مثل) کرم کا بلیا، پکائی کھیر اور ہو گیا دلیا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم کرم :۔ (بضم اول و فتح دوم) کسی گرم یا بھربھری چیز کے چبانے کی آواز، ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بجائے کرم کرم بولتے ہیں۔

کرم کرم چلنا :۔ غم و اندوہ سے اندر ہی اندر گھلتا چلنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں کرم کرم، بجائے کرم کرم بولتی ہیں۔

کرم کرنا :۔ مہربانی کرنا، رحم کرنا، عنایت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لیتا ہوں جو آنا تو ضرور تھا یہ بھی
کرم کیا کہ مرا دل مجھے معاف کیا — مصحفی

کرم کرنا :۔ تشریف لانا، آنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

کہاں ہم اور کہاں تم یہ دم غنیمت ہے
کرم کیا ہے تو بیٹھو نہ مہرباں خاموش — جگر

قول فیصل۔ قیام کرنا۔ ٹھہرنا کے معنوں میں بھی اب کسی کے ساتھ مستعمل ہے۔

یہاں ابھی ہے اک رات تو کرم کیجے
تمہارے لطف کے ہم بھی ہیں کسی طرح مستحق — داغ

طنزاً اطاعت کرنا مستحق ہونے کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے لڑکی کی شادی میں آپ نے بلایا نہیں۔ اب لڑکے کی شادی میں دھوم دھام سے رہے ہیں تو آپ خاندان بھر کو بلا لیجے۔ لیکن مجھ پر کرم کیجیے گا۔

کرم کرنا :۔ فضل کرنا۔ رحم کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

جملہ بیت۔ بیچارہ تین برس بیماری کی تکلیفیں اٹھا کے دنیا سے چل بسا۔ بہت نیک تھا خدا اس پر اپنا کرم کرے۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف خدا کے ساتھ مخصوص ہے۔

کرمک شب تاب :۔ (بجہول اول و سکون دوم و فتح سوم) چگنو ۔ فارسی ۔ مؤنث ۔ تیلیر یا نور چمکتے کی زبان ۔ اس کے جگنو کی چمک دل سے بجوبی تھی اگی کیوں جلاتا ہے تو اسے کرمک شب تاب سمجھ

کرم کلا :۔ (بفتحتین و فتح چہارم و تشدید لام) ایک قسم کا گوبھی نما درخت جس میں صرف پتے ہی پتے ہوتے ہیں ۔ جو گوبھی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ۔ اردو مذکر ۔ رائج ۔

کرم کی ریکھا نہیں مٹتی :۔ تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا ۔ مثل ۔ اہل ہنود کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کرم کے بلیا بجائی کھیر ہو گیا دلیا :۔ بدقسمت آدمی کے بنے کام بھی خراب ہو جاتے ہیں کہاوت ۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کرل :۔ (فتح اول و سوم) کانوں کے نیچے کا ورم ، کانوں کے نیچے غدودوں کا پھول جانا ۔ اردو مذکر ۔ رائج ۔

محل مثال ۔ برسات کا زمانہ ہے تم ہمو کا استعمال کر رہے ہو ۔ ابھی پندرہ دن ہوئے کرل نکل چکے ہیں پھر نکل آئیں گے ۔

قول فیصل ۔ کرل ایک ایسا مرض ہے کہ جس میں علاج کے بجائے ٹوٹکے وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے ۔ لکھنؤ کے کچھ خاندان ایسے ہیں کہ جن میں کسی میں صرف نکلی مٹی پڑھ کر دم کرنے سے یہ مرض جاتا رہتا ہے ۔ یا غدود کے مقام پر چکنی مٹی مل کے پان یا پتہ سیدھا دیتے ہیں خاندان سید محمد مرزا انس شاگرد ناسخ کا یہ طریقہ ہے کہ نرینہ اولاد سوتے ہوئے کے سرہانے کی طرف کو کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے امام رضا کے غریب کا واسطہ دیتے ہوئے تین چار مرتبہ دونوں طرف ہاتھ پھیر دیتا ہے ۔ اور جس کے کرل ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں کہ سوا پاؤ ماش کی کھچڑی پکا کے کڑوے تیل سے بگھار کے بلا تمیز غریب ملت کسی غریب بھوکے کو کھلا دینا ۔ کرل زیادہ تر ان ہی ہاتھ لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے ۔ عشق و تعشق و رشید و خورشید اور پیارے صاحب نے اس کام کو انجام دیا آیا اور اب مؤلف صاحب وسیلۃ اللغات اور اس کی اولاد نرینہ یہی کام انجام دیتی ہے ۔

نکل آنا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔ ہمیشہ جمع کے ساتھ بولتے ہیں ۔ اہل دہلی کن پھیڑ کہتے ہیں ۔

کرم میں لکھا ہونا :۔ سرنوشت تقدیر ہونا ۔ خدا جانے یہ بھی کرم میں کیا لکھا تھا کہ ایسے برے احوال سے پردیس میں پڑا ہوں (محاورات) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کرم کی جگہ تقدیر مقدر قسمت نصیب بولتے ہیں ۔

کرم ناسے کے کنارے :۔ ایک ندی سے دریا کا نام ۔ ہندوؤں کے عقیدے میں اس کے پانی میں پاؤں رکھنے سے برے اعمال معاف ہو جاتے ہیں ۔ اس دریا کے کنارے کنار موجود رہتے ہیں جو مسافروں کو گود میں اٹھا کر پار کرتے ہیں ۔

اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر شخص کا کام کرے ۔ مذکر ۔ اہل لکھنؤ کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ مبارک نہیں بولتا ۔

کرم نما و فرو دا کہ خانہ خانہ تست :۔ مہربانی کیجئے ، آئیے ، کہ یہ گھر آپ کا ہے ۔ کسی کو اپنے یہاں بلاتے وقت یہ مصرعہ لکھتے ہیں کسی کے خیر مقدم کے وقت کہتے ہیں ۔ (فرہنگ امثال و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ پورا شعر اس طرح ہے ۔

رواق منظر چشم من آشیانہ تست
کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

اسی محل پر بیا بیا و فرود آ کہ خانہ خانہ تست زیادہ بولتے ہیں ۔

کرموں جلی :۔ بدبخت ، کم نصیب عورت ۔ مؤنث ۔ (لغات النساء)

قول فیصل ۔ یہ دہلی کی خاص زبان ہے لکھنؤ میں شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو ۔

کرموں کو رونا :۔ قسمت کو رونا افسوس کرنا ۔ اہل ہنود کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اہل ہنود کی تقلید میں لکھنؤ کی عام عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں ۔

کرموں کی کھوٹ :۔ قسمت کی برائی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ پست طبقہ کی عورتوں کی زبان ہے ۔

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ :۔

قول فیصل ۔ اس کی جمع کروٹوں اور کروٹیں ہے۔
کروٹ ۔ بہلو ، جانب ، طرف ، رخ ۔ اردو
غیر فصیح ، رائج ۔

دے دیا تو نے دل انھیں لیکن
دیکھیں یہ اونٹ بیٹھے کس کروٹ تنہیر تھری

قول فیصل ۔ عام طور سے کس کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے " دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے "۔
کروٹ ۔ طرح ، طور ، ڈھنگ ، طرز ، طریق ۔

پٹ کے پایوں سوتا ہوں ، لنگڑا ہوں خا
تمام عمر بسر یارب ایک کروٹ ہو ناسخ
(نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ناسخ کے شعر سے یہی نکال تو لئے ہیں لیکن معنی پہلوی کے نکلتے ہیں ۔
کروٹ ۔ (کنایۃً) انقلاب ، ایک حالت سے دوسری حالت اختیار کرنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

جیسے زمانہ ادھر کی ادھر ہوئی خلقت
نہ یہ طرح خوابیدہ نام کروٹ کا امیر

کروٹ بدلانا ۔ متعدی (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اس محل پر کروٹ بدلوانا فصیح ہے جیسے دو گھنٹے سے غریب ایک کروٹ لیتا ہے بہت کمزور ہوگیا ہے اسے کروٹ بدلوا دو ۔
کروٹ بدلنا ۔ لازم ۔ ایک پہلو سے دوسرے پہلو پلٹ جانا ۔ ایک پہلو سے دوسرے پہلو لٹا دینا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

نہ پوچھ شب ہجر کیوں کر بسر کی
یہ کروٹ بدل کر وہ کروٹ بدل کر داغ

ترے بیمار کا کام اب بڑی مشکل سے چلتا ہے
کہ دو دو اٹھ کر بدلواتا ہے تب کروٹ بدلتا ہے امیر مینائی

کروٹ بدلنا ۔ (کنایۃً) زمانہ کا پھر جانا ، انقلاب ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
محل صرف ۔ انگریزوں نے اودھ پر حملہ کیا زمانے نے کروٹ بدلی ، غدر ہوا اور واجد علی شاہ بادشاہ قید کرکے کلکتہ روانہ کر دیئے گئے ۔
کروٹ بدلوانا ۔ کروٹ بدلنا کا متعدی المتعدی ، ایک پہلو سے دوسرے پہلو لٹانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

جب اٹھا ہی ڈالا ہمیں بیتابی دل نے
کروٹ شب فرقت میں بدلوائے گی کس کو جلال

کروٹ پر سونا ۔ کسی ایک پہلو پر سونا ۔
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ " لکھنؤ میں کہتے ہیں ایک کروٹ سونا " مولف تائید کرتا ہے ۔
کروٹ پھرنا ۔ لازم ۔ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ ہونا ۔ اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔
کروٹ پھیرنا ۔ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لینا ۔ اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

ترے بیمار کا اب حال ہے یہ ناتوانی
کہ کروٹ اے مسیحا کے زمانہ پھیری نہ جاتی ظفر

کروٹ تک نہ لینا ۔ مطلق خبر نہ لینا ، بالکل خبر نہ لینا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

ع ان نہ کروٹ تک پکار اٹھتا ، محشر ہزار نا معلوم

کروٹ جلنا ۔ اتنا تیز بخار ہونا کہ جدھر کروٹ لی ہو اسی کو پہلو جل گیا (فرہنگ اثر)
قول فیصل ۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو ۔
کروٹ سے رہنا ۔ دریا طغیانی کے قریب ہونا ۔

ان لیے لیے ہاروں میں گھونگھر کی لہر سی
کروٹ سے جیسے بہتی ہے گنگا غضب غضب
(نواب جعفر علی خاں اثر) (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔
کروٹ لوانا ۔ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلوانا ، ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلوانا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

خدا قائم رکھے دکھ درد کو ہم ناتوانوں کے
یہی پہلو بدلتے ہیں یہی کروٹ لواتے ہیں شاد

کروٹ لینا ۔ کروٹ بدلنا ، اس پہلو سے اس پہلو ہو جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

گئے وہ دن جو زندگی تھی کہ بستر سے
اب تو کروٹ کے بھی لینے سے ہو معذور مگر جگر

قول فیصل ۔ بصورت نفی بھی اس کا استعمال ہے ۔

پٹ کے سینے سے شب کو نہ اس سنگدل کروٹ
تمام عمر نہ بھولے گی آج کی کروٹ تسلیم

کروٹ لینا ۔ (کنایۃً) منہ پھیرنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال

جہاں سے لیتے ہیں کروٹ عدم کو چلتے ہیں
مکان عشق کے بیماریوں بدلتے ہیں رہوی مرحوم

کروٹ لینا ۔ (کنایۃً) (انقلاب کے لئے) اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

یار ستا نہیں منہ کرکے ہماری جانب
کبھی کروٹ نہیں لیتا ہے مقدر اپنا جگر

کروٹ نہ لینا ۔ (کنایۃً) بالکل نہ پوچھنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان
محل صرف ۔ دو برس سے بیٹھی گئے ہوئے ہیں

بیوی بچے فاقے کر رہے ہیں اس نے کروٹ بھی نہ لی ۔

قولِ فیصل ۔ اسی محل پر عورتیں لیٹ کے کروٹ نہ لینا بھی بولتی ہیں ۔

کروٹوں میں رات کاٹنا :- بے قراری و اضطراب میں شب بسر کرنا ۔ بسبب بیقراری کے بار بار کروٹ لینا ۔ کبھی اس پہلو لیٹنا کبھی اس پہلو لیٹنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج

ع کروٹوں میں رات کاٹی ایک بیمار نے　　دا علیم

قولِ فیصل ۔ اس کی لازم صورت کروٹوں میں رات کٹنا بھی زبانوں پر ہے ۔

مجھ پر رہا یہ آہ بیہ بیکل تمام رات
تا صبح کروٹوں میں کٹی کل تمام رات　　مروت

کروٹیں بدلنا ، کروٹیں لینا (حقیقی و مجازی)

بستر پر انتہائی بے قراری کے عالم میں پہلو بدلنا بے چینی سے بار بار کروٹ لینا ۔ اردو مصدر فصیح ، رائج ۔

کیوں نہ ہیم بے کلی سے کروٹیں جلا کر دل
جانے کل کس رات کاٹنے بستر نہیں آتی

قولِ فیصل ۔ اسی محل پر کروٹیں لینا بھی ہے جو فصیح و رائج ہے ۔

نہ کانٹوں پر کوئی لوٹے خوں میں بستر آیا ہو
ترے بن کروٹیں شب آسمان اندر م لیتا تھا　　مومن

کروڑا بنانا :- ترجیح دینا ۔

غیروں کو مجھ پہ آپ کروڑا بناتے ہیں
دالب میں ایک کا ہوں نہ خواہاں کروڑ کا　　منیر

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اب یہ مصدر متروک ہے ۔

کَروڑ :- (بفتح اول و ضم دوم و واو مجہول) سو لاکھ اردو صفت ۔ دہلی کی زبان ۔

بات سن پائیے گر مروڑ کی ایک
کہہ دیں لاکھوں میں ہم کروڑ کی ایک　　ظفر شاہ دہلوی

قولِ فیصل ۔ فصحائے لکھنؤ کروڑ بہر دو روئے مہملہ بولتے ہیں ۔

اب ہے پتنگ بازی قاتل یہ زور پر
عاشق کے دل کے شیشے کو مانجا ہے ڈور پر
اک برگِ گل جو جنبش منقار سے گرا
صیاد نے ہزار گے نوچے کروڑ پر　　امانت

عوام لکھنؤ اور عورتیں بہر دو رائے ثقیلہ بولتے ہیں ۔ یعنی کروڑوں ۔

اس کی جمع اہلِ لکھنؤ "ن" کے ساتھ کروڑوں بولتے ہیں ۔

کروڑ بیٹے کثرت تعداد ظاہر کرنے کے واسطے اردو ، دہلی کی زبان ۔

ع ۔ سنتے ہی نام آنکھ سے آنسو گرے کروڑ　　دا علیم

قولِ فیصل ۔ فصحائے لکھنؤ بہر دو رائے مہملہ کروڑ ہی بولتے ہیں ۔

بے کوشش آپ وہ نہ بیٹھیں قفس میں بے
اس اپنی بے پری کے تصدق کروڑ پہ　　بحر

کروڑپتی :- کروڑ روپیوں کا مالک بہت بڑا دولت مند ، بہت بڑا سرمایہ دار ۔ اردو ، دہلی کی زبان ۔

قولِ فیصل ۔ فصحائے لکھنؤ کروڑپتی بہر دو رائے مہملہ اور عوام لکھنؤ اور عورتیں بہر دو رائے ثقیلہ بولتی ہیں ۔

کروڑ روپے کی بات :- بیش بہا بات

سحر کروڑ روپے کی تو ایک بات ہے یہ
گفتگو کا رجحان ہے زبان پر موقوف

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ کیا ضروری ہے کہ سحر نے کروڑ رائے ثقیلہ سے کہا ہو ممکن ہے کہ بہر دو رائے مہملہ نظم کیا ہو ۔ اہلِ لکھنؤ اسی محل پر کروڑ روپے کی بات بولتے ہیں ۔

کروڑ کی ایک بات :- نہایت پتے کی بات وہ بات جو کروڑ باتوں کا خلاصہ ہو ، نہایت تجربہ کی بات ۔ اردو صفت ، دہلی کی زبان

بات سن پائیے گر مروڑ کی ایک
کہہ دیں لاکھوں میں ہم کروڑ کی ایک　　ظفر شاہ دہلوی

کروڑگیری :- محکمہ چنگی ۔ مونث ، دکن کی زبان ۔　　(نور اللغات)

کروڑوں :- کروڑ کی جمع ۔ بے شمار ، لاتعداد اردو ، دہلی کی زبان ۔

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ شہیدوں پہ حور کی غالب

قولِ فیصل ۔ فصحائے لکھنؤ بہر دو رائے مہملہ بولتے ہیں ۔

دو لاکھ تو کیا ہیں جو کروڑوں میں گھریں گے
بے جان دیے دو نہ جیے ہیں نہ پھریں گے　　میر انیس

کروڑہا کروڑہا بھی مستعمل ہے جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں ۔

کُردفر :- (بفتح اول و تشدید دوم و واو مجہول و فتح سوم) مونث رعب داب ، زرق برق ، ٹھاٹ باٹ ، جاہ و حشم ، شان ، شکوہ ، رنگ

فخر ہوتا ہے کبھی خاک کو جی جاتا ہے کردفر دا
تکبر چلتی پھرتی چھاؤں پر کرتا ہے زرد　　(اکبر آبادی)

قول فیصل۔ دکھانا وغیرہ کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

وہ جو آتو غبار سے آتا
گرد فر اپنا سب کو دکھلاتا
قلق

گرد فرے یا کرو فر کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

کیوں لشکر جلوس غبار سے کیا تو ہو
دم بھر کی اس شکوہ سے کیا کر و فرے کیا
دنیا سے چلے ہے گناہوں کی بھر جاؤ
دوزخ میں چلیے زہے کر و فر کے ساتھ
صبا

کروندا: بفتح اول و دوم) ایک قسم کے کھٹے پھل اور اس کے درخت کا نام۔ ہندی مذکر۔ ایک سرخ و سفید رنگ کے ترش پھل کا نام جو بیر کے برابر ہوتا ہے۔ اردو۔ رائج۔

قول فیصل۔ اس کا اچار بھی پڑتا ہے اور مختلف طریقوں سے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کروندا: (کنایۃً) کان کے پاس کی گلٹی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کروی:۔ گول کرہ کی شکل کا۔ مذکر۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرہ: (بضم اول و فتح دوم) گولا حلقہ۔ ہر دور ہر ایک گول چیز۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سماآہوں کے اس میں کچھ نہیں کو
ہمارا دل کرہ ہے کیا ہوا کا
اثر

کرہ: (بفتح) وہ ٹکڑے کا گول جس پر زمین کا نقشہ ہو۔ عربی۔ اہل ہیئت کی اصطلاح۔

کرۂ ارض:۔ زمین کا گولا تمام زمین جو مدور شکل میں ہے۔ فارسی ترکیب مذکر رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرۂ زمین بھی کہتے ہیں۔ اور اردو ترکیب سے زمین کا کرہ بھی زبانوں پر ہے۔

اڑے ہے جو گرد سواری سموں سے گھوڑوں کے
کرہ زمین کا گرد ملن وہاں ہو خاک پر اٹے
شاد لکھنوی

کرۂ آب:۔ وہ پانی جس نے کرۂ زمین کو گھیر رکھا ہے۔ فارسی ترکیب مذکر۔ رائج۔

کرۂ آتش:۔ آگ کا کرہ۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ سب سے اونچا آسمان جس کی نسبت قدما کا خیال تھا کہ خالص آگ رہتی ہے اس کو کرہ تو مانے عنصری خیال کیا ہے اور دلیل اس پر یہ لاتے ہیں کہ آگ جلتے وقت اسی طرح کے شکل اپنے کرہ کی موافقت بناتی ہے مگر اس صورت میں لفظ کرہ کے معنی سے یہ لفظ علٰحدہ ہوا جاتا ہے۔

اسی کو کرۂ نار بھی کہتے ہیں۔

گر ہے مجھ سوختہ جاں کا کرۂ نار کے پاس
جا کر اڑ تا نہیں ہو کر مری دلیا کے پاس
ناظم

کرۂ باد:۔ ہوا کا تمام مجموعہ جو زمین کے چاروں طرف کئی کوس تک بلند گھرا ہوا ہے فارسی ترکیب مذکر رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرۂ ہوا بھی کہتے ہیں۔

کرے تو جو جو بھرے بلا:۔ محنت کر تو رقم پا جو آئے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

کرہی:۔ ایک قسم کی ہڈی جو جبا کے کھائی جاتی ہے۔ اردو صفت۔ مونث۔ رائج۔

کریا: (بکسر اول) بجہیز و تکفین سنسکرت مونث۔ اہل ہنود کی زبان۔

کریا: مذہبی رسوم جس کا مردے سے تعلق ہے۔ سنسکرت مونث۔ اہل ہنود کی زبان۔

کی جو کریا غیر کی اس حیا سے چار ابرو دوست
چودھویں کا چاند مکھ ہو گیا اس روز دوست
نواب لکھنوی

کریا: قسم۔ حلف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریا بگاڑنا:۔ کریا خراب کرنا اپنی پلید کرنا۔ ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریا بیٹھنا:۔ مرنے والے کا مذہبی رسم کے مطابق سوگ منانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

کریا کرم کرنا:۔ مردے کی مذہبی رسوم ادا کرنا۔ مردے کا جلانے اور کفنانے کی رسم ادا کرنا۔ اردو مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔

میں ہی نے اس کا کیا کریا کرم
اک مجھی کو موت کا آئی ہے غم
مہر

کریا کھانا:۔ قسم کھانا۔ محاورات اہل ہنود کی زبان۔ (اقوال السعین)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کریال: (بضم اول) پرندوں کی

کریدنا: ف۔ راکھ وغیرہ کو کسی چیز کے نیچے اوپر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے — غالب

کریدنا: ف۔ ہندی کی چندی کرنا۔ ہر بات کی تفتیش کرنا۔ اردو مصدر، رائج۔

کریدنا: ف۔ دانہ کی تلاش میں پرندوں کا چونچ یا پنجے سے زمین کھودنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

کریدنا: ف۔ (کان کے ساتھ) تنکے یا کن کھودنی وغیرہ سے کان سے میل نکالنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

کریدنی: اسم۔ کھرچنے کا آلہ جس سے تنور یا چولھے کی آگ الٹ پلٹ کرتے ہیں۔ ہندی، مونث (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریدنی: اسم۔ خلال۔ عورتوں کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر دانت کھودنی بولتی ہیں۔

کریدنی: اسم۔ کان کھجانے کا آلہ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر اہل لکھنؤ کن کھودنی بولتے ہیں۔

کریدنی: اسم۔ کھوج، خلش، (کرنا کے ساتھ)، عورتوں کی زبان

ہے اک کریدنی سی اب اس کی لگی ہوئی
اپنے لئے ہی خود مژہ یار ہو گیا
ادیب (فرہنگ آصفیہ)

(نوراللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریدنی: اسم۔ کھوج کر کے کسی بات کا پوچھنا۔ (پڑنا کے ساتھ) عورتوں کی زبان (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا

کسی کا قصور ہو اور کوئی دوسرا ملزم قرار دیا جائے۔ اردو مثل۔

محل صرف۔ بیوی خدا کا غضب حمیدہ کا لڑکا کیسا شاطر چور ہے وہ آیا اور پاندان چرا لے گیا بے چارہ دوکاندار کا لڑکا کتنا نیک ہے پولیس نے اسے پکڑ لیا وہی مثل ہے کرے ڈاڑھی والا الخ

کریز: ـــ [illegible] (بکسر یائے معروف) قمیص، پتلون میں استری کر کے ایک خاص قسم کی لکیر نکالنا۔ استری کے ذریعہ حدیں قائم کرنا۔ انگریزی، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ ٹوٹنا، خراب ہونا، مٹنا، جاتی رہنا، بگڑنا، وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کُریز: ـــ (بضم یائے معروف) پرندوں کا پرانے پر جھاڑ کر نئے پر نکالنا، پرانے پروں کا گرنا۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

کریز چھوڑنا: ـــ

کریز چھوڑنا: ـــ پرندوں کو پنجروں میں چھوڑ دینا تاکہ پرانے پر جھاڑ کر نئے پر نکال لیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں —

(صاحب فرہنگ جہانگیری نے لکھا ہے کہ لفظ کریچ و کریز دو معنی میں آتا ہے اول معنی وہ جھونپڑا جو اکثر دہقانی لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں پھونس یا [illegible] وغیرہ سے بیٹھنے کے واسطے بنا لیتے ہیں۔ اور نیز جب شکاری پرندوں جیسے باز و شاہین وغیرہ کے پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کو بھی گھروں میں باندھ یا پنجروں میں چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کریز بستہ اند یعنی در خانہ بستہ اند۔ عوام نے غلطی سے پر گرانے کے معنی سمجھ لیے چنانچہ اس کے ثبوت میں حکیم سنائی اور حضرت امیر خسرو کے شعر بھی لکھے ہیں مگر چونکہ یہ معنی داخل اصطلاح ہو گئے اس وجہ سے دوسرے معنی بھی قرار دیئے ہیں۔

یہ بٹیر بازوں کی خاص اصطلاح ہے کریز چھوڑنا۔ لڑے ہوئے بٹیر کو فصل گزروانے پر پنجرے میں چھوڑ دینا۔ ایسے بٹیر زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بھاگتے نہیں ہیں اور اگر بھاگتے ہیں تو کریز ہی سے۔

کریز سے نکلنا: ـــ پرانے پر جھاڑ کر نئے نکالنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

جنون: پائے پر جو نکل کے کریز سے
صیاد باغ باغ ہے بلبل کو دیکھ کر — داغ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر کریز سے پاک ہونا زیادہ ہے۔ کبوتر کے لئے یہ اصطلاح خاص طور سے ہے۔

کریز کرنا: ـــ پرندوں کا پرانے پر جھاڑنا اور نئے پروں کو نکالنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر پر گرانا بولتے ہیں —

کریز کھانا: طیور کا پر گرانے کے لئے پرواز نہ کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کرز میں آنا :- پرندوں کا پر جھاڑنے لگنا اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔ کبوتر بازوں کی عام اصطلاح ۔

کرز میں غسلہ مارنا :- خوش ہونا ۔ عیش میں خلل واندار ہونا ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کڑمی کڑی :- مرغی کے بکنے کی آواز ہندی ، مونث ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کڑ کڑی نہیں کہتے بلکہ ہر دو مواقع پر کڑی کڑی کہتے ہیں ۔

کرنکل :- (انگریزی میں کریکل ہے) ایک قسم کی کھلی ہوئی دو پہیوں کی گاڑی جس میں دو گھوڑے پہلو بہ پہلو جوتے جاتے ہیں ۔ انگریزی ، مونث ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کریل :- (بالفتح اول و یائے معروف) ایک خاردار جھاڑی کا نام ، اس کا تنا بستہ ہوا ہوتا ہے ۔ اردو ، مذکر ، قلیل الاستعمال

آگے جنوں سے جھاڑوں میں سو رنگ کے ہم

ہے ، پر ہمارے سایۂ ملکن اب کریل ہے میر

کریلا :- (بفتح اول و کسر دوم یائے مجہول) ایک قسم کی کھیرا یا ترئی سے مشابہ ترکاری جس میں ابھرے ہوئے دانے ہوتے ہیں اردو ، مذکر ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کی کڑواہٹ مشہور ہے ۔

کریلا :- وہ ورم جو کریلے کی شکل کا ہوتا ہے ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کریلا اور نیم چڑھا :- ایک تو بدمزاج تھا ہی دوسرے بات نے اور بھی ترقی دی ۔ تلخی میں تلخی یا خرابی میں خرابی بڑھ گئی اردو مثل ۔ قلیل الاستعمال ۔

گیا ماموں کا کہنا اس نے تسلیم

کریلا پہلے تھا اب چڑھ گیا نیم (مرزا یاس)

قول فیصل ۔ اب اس محل پر ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم بولتے ہیں ۔

کریل ڈالنا :- (ہندی فعل لازم و متعدی) کھول ڈالنا ، کرید کر نکال ڈالنا

باجی تو نصیحت بجا ہے دل

ہے آگ سی جو سینے میں اسکو کریل ڈالیے رنگین (دوگانہ رنگین)

قول فیصل ۔ یہ دلی کی زبان ہے ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کریلنا :- کھود ڈالنا ۔ تہ و بالا کر دینا دہلی کی عورتوں کی زبان ۔ (نوراللغات)

کریلی :- (بفتح اول و کسر دوم یائے مجہول اول) پنڈلی کا گوشت ۔ اردو قصابوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ عبدالرحیم کے یہاں سے پاؤ بھر گوشت لے آؤ مگر کہہ دینا کہ سب وہ سب کریلی ہی دینا ۔

قول فیصل ۔ ایک قسم کی ہری چوڑیاں کو بھی کریلی کہتے ہیں ۔ اس کا استعمال بصورت جمع کریلیاں ہے ۔

کریم :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) جوانمرد ۔ با مروت کرم کرنے والا احسان کرنے والا ۔ سخی ۔ عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

علی نعیم دہلی مورخ اسلام بخشش سے محیط بحر سخا کریم دریا دل (محمد تقی لکھنوی)

قول فیصل ۔ اس لفظ کا استعمال خدا اور بزرگان دین کے لیے مخصوص ہے ۔ اور عام لوگوں کے لیے اس کا صرف نہیں ہے ۔

کریم :- گناہ بخشنے والا ۔ درگذر کرنے والا خدائے تعالیٰ کی صفت ۔ عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

ع میرا خدا رحیم بھی ہے اور کریم بھی (ادب)

کریم الصفات :- خوبیوں والا ۔ نیک اچھی صفتوں والا ۔ عربی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ ان حضرت کا کام ایسی دلی کوشش سے کرتے تھے گویا اسی واسطے نوکر ہوئے ہیں اور اس خدمت سے کبھی اپنی جان کو معاف کرتے تھے ۔ کریم الصفات تھے اور زمانے کے محسن تھے ۔ (دربار اکبری)

کریم النفس :- نیک دل ، نیک مزاج ، سخی ، مہربان ، عربی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

کریم النفسی :- مہربانی نیک دلی ، سخاوت ، عربی مونث ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

محل صرف ۔ صدر اعظم یہ آپ کی کریم النفسی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم ۔ (توبۃ النصوح)

کریمی :- سخاوت ، فیاضی ، مہربانی ۔ فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

قیامت میں کریمی جو تری مجھ کو نوازے گی

جز میرا کار رہے گا زشتہ ہولی میں رحمت کا
شرت

کریہہ:- (بفتح اول وکسر دوم ویائے معروف ہائے ملفوظ) بدقطع، بدصورت، بے ڈول، مکروہ، ہر وہ چیز جس سے کراہت آئے عربی، صفت، فصیح، رائج۔

کریہ الشکل:- بدشکل، بدصورت، بدقطع۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کریہ الشکل ہیں آن کر ایسی نہیں دیکھی
کہ صورت آسماں کی دیکھ کر میں نے نہیں دیکھی
تیر

کریہ الصوت:- بدآواز، بدگلو، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کریہ الفاظ:- وہ الفاظ کہ جن کا سننا یا کہنا ناگوار ہو۔ برے الفاظ، عربی ترکیب قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- خیر النساء کیا ہوا پھر بھی ایسے کریہ الفاظ بیگم صاحب کو زیبا نہ تھے۔
(بنات النعش)

کریہ المنظر:- بدصورت، بدنما، بدقطع، بدوضع، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیسی بدبین کریہ المنظر
تھی وہ بیوی بھی از حد بدتر
مرزا رسوا

نیز ترکیب سے کریہہ منظر زبانوں پر زیادہ ہے جیسے سارا مال و اسباب لوٹ کر جا رہا تھا تو کہ یہاں سے نکل کر دیکھا وہی کہ ناگہاں ایک ساحر کریہہ منظر قبیلہ فام، بدشکل، زعفران اڑتا ہوا آیا اور للکارا۔ (طلسم ہوشربا)

کرزلک:- تیر کی چھری، چاقو۔ فارسی،

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کرزلک مژگاں چشم تر کے جگر میں گو چلی
آگے بہم ساتھ اور سے خنگ کو اپنے دھوپ چلی
ذوق

کرّا:- (بفتح اول) کسم کے درخت کا بیج ایک قسم کی دوا، اردو، مونث، رائج۔
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کرڑھ ہے

کرّہ:- (بکسر اول) کرڑے کا مخفف، کرم اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:- خدا انھیں غارت کرے تین روپے سیر کی ماش کی دال کرّھوائی اٹھالائی جو گلانے نہیں گلتی۔

کرّا:- نرم کا عکس، سخت جو توڑے نہ ٹوٹے، اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:- تم نے بنیر گھی کے گوچھپٹا تو بنا لیا ہو اکھانے کے اتنا کرّا ہو گیا کہ توڑے سے نہیں ٹوٹتا۔

کرّا:- سخت گیر، بے رحم، اردو صفت عوام کی زبان۔
قول فیصل۔ افسر یا حاکم وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے تمھارا مقدمہ جس عدالت میں اب آگیا ہے وہ بہت کرّا اور غصہ ور حاکم ہے خدا ہی ہے جو تمھاری جان بچے۔

کرّا:- (مجازاً) بہادر اور دلاور آدمی طاقتور، زور آور۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

کرّا:- تند، تیز جیسے کرّا جواب

کرّی شراب۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

کرّا:- مستقل مزاج۔ کسی بات پر مستقل رہنے والا، اردو صفت عوام کی زبان۔

خود چلیں گے کرّے میں نہیں کچھ وہم سے کم
پھر کی بات نہیں کون اٹھائے یہ الم ایر

کرّا:- دشوار، مشکل، کٹھن۔ اردو صفت رائج۔
قول فیصل۔ آتش کے لیے کرّی بولتے رہیں۔

بیمار کا تمھارے کل دم الٹ گیا تھا
کہتے ہیں آج اس پر بھی شب وہی کڑی ہے لا علم

کرّا:- لوہے کا حلقہ، حلقہ آہنی، قلابہ اردو صفت، رائج۔
محل صرف:- ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی تھی مگر اس میں کرّا پڑا ہوا تھا۔ (دار الجلال اول)
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی چھلا بھی لکھے ہیں۔ جیسے کنجیوں کا کرّا مگر اہل لکھنؤ چھلا بولتے ہیں۔

کرّا:- سونے چاندی وغیرہ کا ایک قسم کا حلقہ دار زیور جو عورتیں ہاتھ پاؤں میں پہنتی ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

پتلی کمر کا لوچ دکھاتی ہوئی چلی
زریں چھڑا کڑے سے بجاتی ہوئی چلی
جوش

تھے دست بند زخش پریزاد نو رنگے
عورت کے تحفے تھے کڑے دست حور کے
عشق

کرّا:- گول ڈاٹ جو صرف اینٹ چنے

اور پتھر سے بنائیں اور لکڑی کا اس میں دخل نہ ہو۔ قبر یا مزار کی ذات (دنیا لگانا، کھولنا وغیرہ کے ساتھ)۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔

تیرہ فرسے جو مردن دی رہائی آ پہنچی
جب کڑا کھولا مزار عاشق دلگیر کا — صابر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ معماروں کی خاص اصطلاح ہے۔

کڑا (ہ)۔ جب کسی دیگچی کے منہ پر ڈھکن رکھ کے اس پر گندھا ہوا آٹا لگا کر بند کر دیتے ہیں اس کو بھی کڑا کہتے ہیں۔ (لگانا کے ساتھ)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ دیہات میں کڑا کہتے ہیں اور لکھنؤ کے باورچیوں کی اصطلاح کنڈال ہے لگانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اسی عمل کے ساتھ جو آگ دیگ کے اوپر اور حلقے میں دم دینے کے لیے لگاتے ہیں۔ اس کو بھی لگانا کہتے ہیں۔

کڑا (ہ)۔ گرہ کا مضبوط۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بازاری زبان ہے۔

کڑا (ہ)۔ جھیلنے والا۔ سختی اٹھانے والا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی کے ساتھ خصوصیت نہیں ہے۔

کڑا (ہ)۔ مہنگا، گراں، اہل ہنود کی زبان

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑا بیتنا یا گزرنا:— ناگوار ہونا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں کڑا کا بولتی ہیں جیسے غریب کے میاں انتہائی پریشانی کے تین تین وقت کھانا نہیں ملتا پھر یہ کڑا کے کیوں کر جھیل سکتے ہیں۔

کڑا پانی:— تیز، تلخ،

نہ اتنی چاہ کر آب دم شمشیر کی قاتل
کڑا پانی ہے گھونٹ اس کے حلق سے اترتے ہیں — امیر

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کڑا پن:— سختی، کراراپن، مزاج کی تندی، تیز مزاجی (اردو مذکر) غیر فصیح، رائج۔

کڑا پن آگے مرجان حسد کے چل نہیں سکتا
کٹ واڑوں میں یکساں ہے عالم موم و آہن کا — [illegible]

کڑا تاؤ:— (کنایۃً) غصہ کا کمال جوش، غیظ و غضب کی انتہائی منزل

کڑا تاؤ ہے کبھی قدرے گرم ہو
بچاؤ نہ ڈنکا ذرا نرم ہو — شوق قدوائی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام کبھی کبھی بول دیتے ہیں

کڑا جواب:— سخت جواب، ٹیڑھا جواب (اردو صرف) غیر فصیح، رائج۔

چھیلے کے مانگتے ہی مجھے کوسنے لگے
صاحب خدا کے واسطے ایسا کڑا جواب — منیر

کڑا دن:— منحوس دن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف غیر فصیح ہے۔

کڑا روز:— سخت روز، مصیبت، پریشانی کا دن (اردو صرف) غیر فصیح، رائج۔

سخت کشتی میں شب و روز گزرتے ہیں کڑے
کرہ افلاک نظر آتے ہیں اختر پتھر — بحر

کڑا اترا:— دریا کا اونچا کنارہ، دریا کا کنارہ جہاں ناؤ آکر لگتی ہے — مثنوی۔

کیوں نہ رو رو کے بہوں آہ میں قعر جاناں کے تلے
دیدہ تر اپنے دریا میں کڑا ترا جائے — ناسخ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں اور دریا کے پلیس کڑا ترا اور پلیس کے اونچے اور ڈھالواں کناروں کو کہتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ وہاں ناؤ بھی لگتی ہوں۔ اب یہ لفظ قریب متروک ہے۔

کڑا اسمال:— قحط کا زمانہ، تنگی کا وقت، افلاس کا زمانہ، تنگدستی کا زمانہ، برے دن۔ (اردو) صرف۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

کڑا کا (ہ)۔ کسی سخت چیز کے ٹوٹنے پھٹنے کی آواز۔ (اردو مذکر) قریب متروک۔

محل نثر۔ گھوڑوں کے ٹاپوں کی صدا سمول کے کڑکنے کی آواز۔ (طلسم ہوشربا)

کڑا کا (ہ)۔ افلاس کا زمانہ (کنایۃً) فاقہ کی تکلیف۔ (اردو صرف) عورتوں کی زبان

محل نثر۔ سوا بہت خوش رہیں۔ فاقوں پر فاقے ہوتے ہیں مگر کسی سے کچھ نہیں کہتے کڑا کے برداشت کرتے ہیں۔

کڑا کا (ہ)۔ سردی کا بہت سخت (اردو صرف) عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل نثر۔ ابھی اتنی سخت بیماری سے اٹھے

ہو اتنے کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا ہے اور تم بہن کڑاکے سے محروم رہے ہو۔

کڑاکا بیتنا :- فاقہ ہو جانا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

کڑاکا گزرنا :- فاقہ ہونا، بھوکا رہنا اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل مثل۔ میاں چار مہینہ سے بیٹی گھر ہیں ایک پیسہ نہیں بھیجا کڑاکے گزر رہے ہیں سب بچے فاقوں مر رہے ہیں۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

کڑا کرنا :- ۱۔ سخت کرنا۔ جیسے بدن کڑا کرلینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کڑا کرنا :- ۲۔ [illegible] چڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑا کرنا :- ۳۔ مضبوط کرنا، سخت کرنا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال نہیں۔ دل یا جی کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے اگر ڈاکٹر کہتا ہے کہ آپریشن ضروری ہے تو دل کڑا کر کے آپریشن کروا لیا جاتا ہے۔

کڑا کرنا :- ۴۔ چست کرنا، کسنا، جکڑنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کڑا کرنا :- ۵۔ ہمت بڑھانا، دلیر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاکڑ :- ۱۔ (بفتح اول و چہارم) سخت چیز کے ٹوٹنے کی پے در پے آواز، اردو عورتوں کی زبان۔

محل مثل۔ بارش تیز ہو رہی تھی اور بہت کی کڑیاں کڑاکڑ چٹک رہی تھیں۔ دنیا بھی برابر کہتی رہی کہ نکل آؤ مگر بڑی مل کی مضبوط ہی نہ نکلیں۔

کڑاکڑ :- ۲۔ اوپر نیچے کے دانتوں کے زور سے رگڑ کھانے کی آواز۔

(فقرہ) اس کے دانت سوتے میں کڑاکڑ بجتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر عورتیں کڑ کڑ، (بغیر الف) ہی بولتی ہیں۔

کڑاکوس :- دو میل سے کچھ زیادہ کا فاصلہ۔ (کنایۃً) زیادہ فاصلہ۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

کڑاکے کا جاڑا :- بہت سخت جاڑا، تیز جاڑا، شدت کی سردی۔ اردو صرف عوام کی زبان

محل مثل۔ میں نے لکھنؤ میں دیکھا ہے کہ کڑاکے کے جاڑے میں گیارہ بجے رات کو ہندو بالائی کی برف بیچ رہا تھا۔ اور لوگ کھا رہے تھے۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کڑکڑاتا جاڑا بھی زبانوں پر ہے۔ اس لیے کہ ان دنوں میں سردی کی شدت سے دانت بجنے لگتے ہیں۔

کڑاکے کا فاقہ :- ایسا فاقہ جس میں کبھی بھی اڑ کر منہ تک نہ جائے، بہت طولانی فاقہ۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کڑا لگانا :- لداؤ کا مکان بنانا، لداؤ ڈالنا۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہ لداؤ ڈالنا بولتے ہیں نہ لداؤ کا مکان بنانا۔ کڑا لگانا معماروں کی اصطلاح ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

کڑا منہ آنا :- سخت زبانی کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کی مرے زخم نے جس دن سے دریدہ دہنی
پھر کڑا منہ نہ کوئی خنجر فولاد آیا
نسیم

کڑا مول :- مہنگا مول۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاہ :- بڑی کڑھائی، کڑھاؤ۔ اردو، مذکر، متروک۔

گال پچکے سے پھر توے سے سیاہ
کان سے سر ہے جیسا اوندھا کڑاہ
بحر

قول فیصل۔ اب اس جگہ کڑھاؤ بولتے ہیں۔

کڑاہا :- بڑا کڑاہ، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔ اس محل پر کڑھاؤ ہی بولتے ہیں۔

کڑا ہونا :- سخت ہونا، کٹھن ہونا، دشوار ہونا، گراں ہونا، جاڑا تیز ہونا، تند مزاج ہونا، بے رحم ہونا۔

محل مثل۔ لڑائی شروع ہوتے ہی کچھ دیر

نہیں تب تو ذرا کڑے ہو کر بولے کہ سب بکنے کی باتیں اور برے نامرضی کے خیالات ہیں۔
(نوراللغات) (دبیاۃ النعش)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کڑاہی: ہ۔ ایک پھیلے ہوئے آہنی ظرف کا نام جس میں پکوان وغیرہ تلتے ہیں، ہندی مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر کڑھائی ہے

کڑاہی: ہ۔ مجازاً، پکوان تلی ہوئی چیز، (نوراللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاہی: ہ۔ (کڑاہیٔ) پکوان یا شیرینی کی نیاز۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ کڑاہی اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔ اور معنی بھی قریب متروک ہیں۔

کڑاہی باندھنا: ہ۔ منتر کے زور سے کڑاہی کو گرم نہ ہونے دینا، جادو سے کڑاہی کے نیچے کی آنچ کو بے اثر کر دینا۔
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑاہی چاٹنا: ہ۔ عورتوں کا خیال ہے کہ جو لڑکا یا لڑکی کڑھائی چاٹتی ہے اس کے بیاہ میں مینہ برستا ہے۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبانوں پر کڑھائی ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام اس محل پر پتیلی چاٹنا اور پتیلی میں کھانا بولتی ہیں کڑھائی چاٹنا یا کڑھائی پر چھاپا نہیں۔

کڑھائی چڑھنا: ہ۔ کڑاہی چولھے پر رکھا، پکوان پکانا۔ متعدی۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کڑھائی چڑھانا بولتے ہیں۔

کڑاہی چڑھنا: ہ۔ (لازم) (۱) کڑھائی کا چولھے پر رکھا جانا۔ (۲) پکوان کی تیاری ہونا۔ پکوان کا تلا جانا، پکوان شروع ہونا جیسے "اور آیا ہے جی جا بتاشے جھولا پڑے کڑھائی چڑھے" (چتر سہیلی)
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کڑھائی چڑھنا بولتے ہیں۔

کڑاہی کرنا: ہ۔ نذر و نیاز کے لیے کچھ پکانا (۱) فعل متعدی۔ پکوان تلنا، پوریاں کچوریاں اور گلگلے وغیرہ تلنا (۲) ہنود و کسی دیوی یا دیوتا کی بھینٹ کا حلوہ پکانا تیار کرنا۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں حضرات اہلسنت کی عورتوں کی زبان ہے اور کڑھائی کرنا بولتی ہیں۔

کڑاہی میں ہاتھ ڈالنا: ہ۔ جلتے ہوئے تیل میں ہاتھ ڈال کر دکھا دینا کہ ہم سچے ہوں گے تو ہمارا ہاتھ نہیں جلے گا۔ سخت قسم کھانا۔

دونوں ڈالیں ابھی کڑاہی میں
میری اس کی یہی قسم ٹھہرے
جان صاحب (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کڑاہی تو بولتے ہی نہیں، جان صاحب کے شعر میں بھی کڑھائی ہے۔ اس محل پر عام طور سے کڑھائی کی جگہ کڑھاؤ بولتے ہیں۔

کڑھائی میں ہاتھ ڈالنا: سخت قسم کھا کر انکار کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کڑبڑا: ہ۔ ابلق۔
وہ شخص جس کی داڑھی کڑبڑی ہو، ادھیڑ کہل، موخورا۔ چال۔ آمیزہ مو۔ ہندی صفت ہے

ڈھول سے رنگ چھٹے جوانوں سے تب جواں
بڈھوں سے بڈھے کڑبڑوں سے کڑبڑے ہوئے
(انشا) (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں ابلق نہیں بولتے اور ادھیڑ آدمی کے لیے اس کا استعمال ہو اس کی خصوصیت صرف بالوں ہی کے ساتھ ہے۔

کڑبڑاکڑبڑ: ہ۔ ڈھول اور تاشے کی آواز مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس آواز کو کڑبڑ کڑبڑ نہیں بولتے۔

کڑبڑ کڑبڑ: ہ۔ دوڑنے میں گھوڑوں کے سم کی آواز۔ اردو عوام کی زبان قلیل الاستعمال
محل صرف۔ رات کو تقریباً ۱۲ بجے فوجی رسالہ سڑک سے گذرا گھوڑے دوڑ رہے تھے کڑبڑ کڑبڑ کی آواز نے میرا دل دہلا دیا۔

کڑبڑی ڈاڑھی: ہ۔ وہ ڈاڑھی جس میں کچھ کالے اور کچھ سفید بال ہوں
اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف۔ ہمارے شہریار کو سودا ہو رہا ہے۔

کڑ کڑی ڈاڑھی، صورت کالی، بجا کی پھبتی ہوتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

کڑک : (بفتح اول و دوم) کسی چیز کے ٹوٹنے یا پھٹنے کی آواز (ہندی)، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کڑک : اردو ... ہندی (دیکھو اشعار)

قول فیصل۔ دھمی کے ساتھ، یعنی کڑک سی، بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کڑک : بجلی کی سخت اور مہیب آواز (اردو، فصیح، رائج)۔

جب دوبارہ ہوئی بجلی کی چمک
وہ تنک اس کی وہ آفت کی کڑک فرزا رکھا
کان میں جب مرے آئے کی کڑک جاتی ہے
ابر میں رعد کی چھاتی سی دھڑکتی جاتی ہے
نصیر شاہ

قول فیصل۔ کڑک بمعنی مہیب آواز، ظفر شاہ دہلوی نے استعمال کیا ہے۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کڑک : گھوڑے کی تیز روی، گھوڑے کی پویہ رفتار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ مطلب گھبرا کر کانے سے ادا ہوتا ہے۔ ... صرف بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کڑک : داہنی طرف سے حریف کے پاؤں پر ضرب لگانا۔ پٹے بازی کا داؤ ہے جو حریف کے سیدھے پاؤں کے بائیں جانب اور پٹے بازوں کی اصطلاح۔

یہ ہاتھ اس چلبلت کے عاشق پہ مارتے ہیں
پالٹ طمانچہ اٹھا کی اکڑ کڑک مونڈھا سر کمر
صبا لکھنوی

کڑک : کمان کے چلّے کی آواز، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

کڑکا ہوا جدا ان میں کمانوں کی کڑک سے
پر آتے تھے جوں تیر شہاب آسماں سے انیس

کڑک : (بضم اول و فتح دوم) وہ مرغی جو انڈے دینا موقوف کر دے، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔ انڈے دینے کے بعد مرغی میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور مرغی پر مٹی کر پھلا لیتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر انڈے بٹھائے جاتے ہیں تو وہ مرغی سینے لگتی ہے۔

کڑکا : بجلی کا شور — اردو، مذکر، رائج۔

بادل اٹھیں گے مری چشم تر سے
کیسے اپنا کڑکا سناتی ہے بجلی جگر
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی حالی

کڑکا : نقیبوں کا میدان جنگ میں یا بادشاہ یا امرا کی سواری کے آگے بولنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

عجب محبوب با شوکت ہے اے اسعار بہاری تو
صدائے خندۂ گل ہے سواری کا تری کڑکا آتش

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

جیسے جو انک دل دار کیوں نہ نالاں ہوں
نقیب کہتے ہیں خوبوں کے درمیاں کڑکا
شاد

کڑکا : بلند آواز سے بولنا۔

الٰہی کہیں واعظ کا ہو کڑکا موقوف
تھکے آپ ہی پڑے ہیں یہ فسانہ کب تک
صبا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور کڑکے سے مراد کوئی طویل بیان یا طویل گفتگو ہے۔

کڑکانا : گھوڑے کو تیز دوڑانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کڑک بانکا : (اردو، مذکر) وہ بانکا جوان جس کی آواز سے رگ ڈر جائیں۔ بانکا ترچھا جوان، ہندی، مذکر، اہل دہلی کی زبان (نور اللغات)

کڑک بجلی : تڑپے دار بندوق۔ وہ بندوق جس کی آواز نہایت مہیب ہو۔ اردو، مؤنث، اہل دہلی کی زبان۔

ملک دیکھتا منصور علیخاں جس کا احوال
چھاتی پر کڑک بجلی ہے اور شیر دہاں ہے سودا

کڑک بجلی : (کنایۃً) کڑاکے کی آواز والی عورت، رعب داب کی عورت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاذ ہی کوئی عورت بولتی ہے۔

کڑک بجلی : تڑپ، بندوق کو کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بالفتح دوائے مجہول کڑکڑ چبانا بولتے ہیں۔

کڑکنا: ہے۔ تڑخنا، کسی کپڑے کا جا بجا سے چٹخ جانا، پھٹنا، مسکنا، میرا کرتا کڑکا ہوا ہے۔ کاغذ کڑکا ہوا ہے۔

(نور اللغات و لغات اردو)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر مسکنا ہی بولتے ہیں۔ اور صاحب نور اللغات نے جو کپڑے کے ساتھ چٹخنا لکھا ہے تو اہل لکھنؤ اس صورت سے بالکل نہیں بولتے چٹخنی ہمیشہ کوئی سخت یا کرخت چیز ہے۔ جیسے دھنی، لکڑی وغیرہ

کڑکنا: ہے۔ موتی میں بال آنا، موتی کا ٹوٹ جانا، موتی میں درز پڑ جانا ؎

کیا کہوں رات کی بات ساتھ میں تیرے سوئی
کروٹ لی موتی کڑکا موتی کی گرچ کھوئی

(گیت)۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں موتی میں بال پڑے کو گرجنا کہتے ہیں بال پڑنے کو گرجنا نہیں کہتے گرجنا، صاف موتی میں ابر کا آنا یا کہنہ لاش پالے جانے کو کہتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم کا عیب ہے۔ بہرحال کڑکنا بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑکنا: ہے۔ تڑخ جانے والا، ٹکن پڑ جانے والا جیسے کڑکنا کاغذ، صفت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کڑکنا: ہے۔ (بفتح اول و دوم) گرجنا جیسے بادل کڑکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بادل گرجتے ہے کڑکتا نہیں۔ بجلی کڑکتی ہے گرجتی نہیں۔

کڑکنا: ہے۔ بجلی کی آواز نکلنا:

تھے شب ہجر میں کیا کیا دھڑکے
آہ تڑپی بھی نالے کڑکے تسلیم دہلوی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ نالے کڑکنا اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ـــــ

کڑکنا: ہے۔ غصہ میں آ کر، چیخ کر بولنا۔ چیخ کر بولنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں

کڑکنا: ہے۔ باجے کا زور سے بجنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کڑکنا وہ نوبت کا باجوں کے ساتھ
گرجنا وہ دھونسوں کا ڈنکوں کے ساتھ میر حسن

کڑکنا: ہے۔ روانہ ہونا تیزی کے ساتھ، عوام کی زبان

(فقرہ) وہاں سے کڑکا تو یہاں آ کر دم لیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کڑکنا: ہے۔ وہ آواز جو کمان کے چھلّے میں پیدا ہوتی ہے۔ اردو صرف، فصیح رائج

تیغوں کی وہ تابش وہ کمانوں کا کڑکنا۔
وہ دلا گرجاں کا قفس تن میں پھڑکنا
یہ نفیس لکھنوی

کڑکناتھ: ہے۔ (بفتح اول و دوم) ایک قسم کی سیاہ مرغی جس کے پنجے، چونچ، آنکھیں خلاصہ یہ کہ کل جسم سیاہ ہوتا ہے۔ اردو، رائج

محل وعظ۔ کئی دن سے بیوی تقاضہ کر رہی تھیں آج کڑکناتھ کا جوڑا مل گیا۔

کڑکنت: ہے۔ گھوڑے کا تیزی سے اچھل کر چلنا، اردو متروک۔

زہرہ برق آب ہو جائے
تیرے توسن کی گر نے کڑکنت سودا

کڑکو: ہے۔ بدمزاج یا بدگو عورت، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی۔

کڑکو: ہے۔ بچوں کا ایک کھیل۔ اردو، رائج ہے۔

قول فیصل۔ زمین پر لکیریں کھینچ کے سات خانے بناتے ہیں۔ اس میں ایک سمندر کے نام اور آخری گھر کو کڑکو کے نام سے بناتے ہیں ایک ٹھیکرے کو ایک پاؤں اٹھا کے اور ایک پاؤں سے ٹھوکر لگا کے ساتویں گھر تک بغیر پاؤں ٹکائے لے جاتے ہیں جس کا پاؤں ٹک جاتا ہے وہ ہار جاتا ہے۔

اسی کو کڑکو کا بھی کہتے ہیں۔

کڑکھایا: ہے۔ کیڑوں کا کھایا ہوا، کرم خوردہ بوسیدہ، پرانا، اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

محل وعظ۔ تم اندھے ہو کڑکھائے چاول اٹھا لائے کیا کر لی۔ کیوں تو بھنکو دوں۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر کڑکھائی ہے۔ جیسے کڑکھائی دال۔

کڑکھایا: ہے۔ دغاباز، چھچھوندر (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ محل پر دغا نقشی یا دغا وغیرہ کہتے ہیں

دو دو جرگی تھی اپیل اس کڑی لائے رنگین
میری قسمت میں لکھی تھی وہی کڑکھائی لم

(نور اللغات) رنگین دہلوی

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں

کڑکی :- (بالضم اول و یائے ہندی، مفتوح و کاف تازی مشدد) وہ چیز جس سے لڑکے چھوٹی چھوٹی چڑیاں پکڑتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

حرص دانے کی وہ دُرست جی ہے
ورنہ پھنس جاؤگے کڑکی میں (دہشت گڑگانوی)

قول فیصل۔ بچے دانہ ڈال کے ایک ٹوکری یہ اونچا سا تنکا لگاکے اس میں ڈوری باندھ دیتے ہیں اور خود دور چھپ کے بیٹھ جاتے ہیں جب چڑیا دانہ کھانے کو اندر جاتی ہے تو ڈوری کھینچ لیتے ہیں اور ٹوکری گر جاتی ہے چڑیا اندر بند ہو جاتی ہے۔

کڑکی :- مفلسی، غریبی، غربت کا زمانہ، اردو عوام کی زبان۔

محل مثال۔ آج کل تو ہم کوئی فرمائش پوری نہیں کرسکتے کیوں کہ کڑکی ہے۔

کڑکیت :- نقیب، وہ شخص جو بادشاہ یا امرا کی سواری کے آگے آگے یا میدان جنگ میں پکارتا ہے۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔

چاؤ غیظ میں آ کے جاگ کے اور وحشی ہو گئے
کڑکیت ایسے غرور کے تاریش ہو گئے (مونس)

کڑم دھڑم کڑم دھڑم :- (بضم اول و دوم و چہارم و ششم) ڈھول تاشہ بجانے کی آواز، اردو، رائج۔

محل مثال۔ حسب الحکم سلطان شہر بھر میں منادی کی گئی کہ آج رات کو ایک شعبدہ خاکسار حضرت ملک سبحانی کی فرمائش کے موجب ایسا شعبدہ دکھانے والا ہے جو دنیا سے نرالا ہے۔ جس کو دیکھنا منظور ہو حاضر آئے۔ کڑم دھڑم کڑم دھڑم
(فسانۂ آزاد)

کڑنگا :- بڑا سخت گو، سخت کلام، ہندی صفت، مذکر، اہل لکھنؤ کی زبان۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کڑنگا :- (بالفتح) قوی، توانا، سخت اردو عوام کی زبان۔

کڑوا :- تلخ، بد مزہ، ناگوار، اردو، صفت، مذکر، رائج۔

محل مثال۔ معلوم ہوتا ہے تم نے کریلوں کو جوش دے کے پانی پھینکا نہیں۔ سالن اتنا کڑوا ہے کہ نوالہ حلق سے نہیں اترتا۔

کڑوا :- تیز، تند، اردو صفت، مذکر رائج۔

محل مثال۔ ایک سیر میٹھا لینا اور ایک سیر کڑوا سا لینا، تمباکو بڑھیا بن جائے گا۔

کڑوا :- تیکھا جیسے کڑوا گھوڑا۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی شجاع لکھے ہیں۔ درحقیقت گھوڑے کے لیے کڑوا زبانوں پر ہے اور نہ شجاع۔

کڑوا :- بدمزاج تند خو، جلد بگڑ جانے والا، اردو صفت، عوام کی زبان۔

ہر چند کہ وہ دیو تھا کڑوا زہر
حلوے سے کیا منہ اس کا میٹھا (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ تانیث کے لیے کڑوی بولتے ہیں۔

کڑوا :- خفا، ناخوش

دانت جو دمی لگے پر رہ گیا جلکر مرے
منہ ہوا نیجر کا میٹھا جب وہ کڑوا ہو گیا (ظہیر)
(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ محاورہ نہیں استعمال ہے۔

کڑوا بادام :- وہ بادام جو تلخ ہو، وہ بادام جو بد مزہ ہو، اردو صفت، رائج۔

بس ہوئی ایسی آنکھ سے اس کی
کڑوے بادام کی گھوں پھیمی (گلشن عشق)

کڑوا پانی :- مردہ کو جب دفن کرتے ہیں تو کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے یہاں سے کھانا آتا ہے۔ دلی میں اس کو ماتم کا کھانا بھی کہتے ہیں۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کو کڑوی روٹی کہتے ہیں۔

کڑواپن :- تلخی، کڑواہٹ، اردو صفت رائج۔

محل مثال۔ تم نے بڑی کوشش کی کہ کھیرے کا کڑواپن دور ہو جائے۔ مگر تم اپنی کوشش میں ناکامیاب رہے۔

کڑوا تمباکو :- بہت تیز تمباکو، میٹھے تمباکو کی ضد، اردو، رائج۔

کڑوا تیل :- سرسوں کا تیل، تلخ، اردو مذکر، رائج۔

محل مثال۔ اچھن صاحب کے یہاں خالص کڑوا تیل تین روپے سیر لیتا ہے جب جانا تو ہم کو دو سیر لا دینا۔

کڑوادل کرنا :- ہمت باندھنا، سختی

برداشت کرنا۔
(مستقرہ) کڑوا دل کرکے یہ دوا پی جاؤ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر دل کڑا کرکے بولتے ہیں۔
کڑوا زہر :- زہر کے مانند کڑوا، زہر ہلاہل بہت کڑوا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ تم جو بڑی خوشی کے ساتھ میرے لیے یہ حلوہ لائے ہو خدا معلوم کیا چیز پڑ گئی کہ کڑوا زہر ہو گیا۔
قول فیصل۔ تانیث کے لیے عورتیں کڑوی زہر بولتی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کیسی کڑوی زہر دوا دے دی کہ مجھے پی کے ابکائی آ گئی میں اب نہیں پیوں گی۔
کڑوا کریلا :- (مجازاً) نہایت بدمزاج صفت (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو
کڑوا کریلا نیم چڑھا :- اس بدمزاج کی نسبت بولتے ہیں۔ جو کسی وجہ سے زیادہ بدمزاج ہو جائے، یہ مثل بیشتر "ایک تو ..." کے ساتھ مستعمل ہے۔
اے باجی مثل سچ ہے کسی کی یہ مشہور ہے
کڑوے تو کریلے تھے چڑھے نیم کے اوپر جا لطف
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے یہ مثل زبانوں پر یوں ہے۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔
کڑوا کسیلا :- (بدیائے معروف) تلخ، ناگوار، تیز۔ ہندی صفت۔

آ جام مے عشق ہوں گر آنکھ لی جا
ہیں ایک گھونٹ کڑوا کسیلا — انشا
(نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر نے لکھا ہے کہ کسیلا بمعنی کچھا، بروزن اللہ یائے مجہول سے ہے نہ کہ یائے معروف، پلیٹس میں بھی اسی طرح درج ہے یائے معروف سے بمعنی مضبوط، طاقتور ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے
کڑوا گھونٹ :- بدمزہ اور ناگوار چیز۔ اردو صرف العوام اور عورتوں کی زبان۔
سر اسے بھلا کون انکی تیغ تیز پر رکھتا
حقیقت میں بہت ہی گھونٹ کڑوا آب آہن کا تلخ
کڑوا لگنا :- تلخ معلوم ہونا، بدمزہ معلوم ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ فصحا کڑوا معلوم ہونا بولتے ہیں
کڑوا لگنا :- ناگوار ہونا، برا معلوم ہونا۔ (مخزن المحاورات)
(مستقبل) تم کو دوستانہ بات بھی کڑوی لگتی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ فصحا اس محل پر "کڑوا لگنا" کی جگہ "کڑوا معلوم ہونا" بولتے ہیں۔
کڑوانا :- کڑوا ہونا، تلخ ہونا، ہندی لازم۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کڑوی ہو گئی بولتے ہیں۔
کڑوانا :- دیکھو آنکھیں کڑوانا، نیند میں بھرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
کڑوانا :- بگڑنا، خفا ہونا۔

(مستقبل) اس کو سن کر شیخ صاحب بہت کڑوائے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس طرح کوئی نہیں بولتا۔
کڑوا نیم :- ایک قسم کا نیم جو نہایت کڑوا اور بڑی عمر کا ہوتا ہے۔ مذکر عورتوں کی زبان۔
(مستقبل) بچے تیری عمر کڑوی نیم کی بڑی ہو۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں لکھنؤ میں نیم مونث ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے
کڑوا نیم :- کڑوا زہر بہت تلخ بہت کڑوا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ یہ کھٹے تم کہاں سے اٹھا لائے جو کچا کاٹ کر کھایا وہ کڑوا نیم سب اٹھا کے پھینک دو۔
قول فیصل۔ تانیث کے محل پر کڑوی نیم بولتی ہیں جیسے آج ڈاکٹر صاحب نے دوا ایسی کڑوی نیم دی ہے کہ پی ہی نہیں جاتی۔
کڑواہٹ :- کڑواپن۔ تلخی، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔
ع منہ میں بیمار کے باقی نہ رہی کڑواہٹ آخر
کڑوا ہونا :- تلخ ہونا۔ بدمزہ ہونا۔ بدذائقہ ہونا۔ اردو صرف، رائج۔
محل صرف۔ تم سے کہا تھا بہتا پانی تو اچھا لانا میں نے پان میں لگا کے ذرا سا کھایا سارا منہ کڑوا ہو گیا۔
کڑوا ہونا :- (کنایتہً) ناراض ہونا رنجیدہ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

میٹھی باتیں مرا لگیں کیوں نہ ہر
کڑوے کس واسطے جناب ہوئے جاتے جب

محل مثل۔ کڑوے نہ ہوجئے تو کہوں کہ آپ
اس میٹھی دنیا پر لعنت بھیجئے (افسانۂ آزاد)

کڑوا ہونا: پھیکا پھیکا ہونا۔ بدمزاج ہونا
بدمزاجی سے پیش آنا۔ اردو صرف، عوام
کی زبان۔

تب تو بیٹا یہ بولا ہو کڑوا
ہائے بابا رو رہا اب یا جھگڑا
سودا

کڑوڑ آدم:- بڑا عہدہ دار جس کے ماتحت
اور بھی عہدہ دار ہوں۔ وہ شخص جو اور حاکموں
پر حاکم ہو، ہندی مذکر، حکومت (کروڑ گیرا،
جتانے کے ساتھ)

کروڑوں کیوں نہ بھیجیں ملک اس میں نیچے کے تھانے
کہ وہ عشق ہے یاں سالار و دار کروڑ آسا
جرأت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
یہ عورتوں کی زبان ہے اس شخص کو کہتی
ہیں جو دوسروں پر رعب جمائے دباؤ ڈالے
اب یہ صرف متروک ہے۔

کڑوی:- تلخ، بدمزہ، بد ذائقہ۔ اردو
صفت، مونث، رائج۔

غ کوئی کڑا نہیں کڑوی غذا نوش شعور

کڑوے:- کڑوا کی مغیرہ صورت
اردو، رائج۔

محل حادثہ۔ سب کھیرے ٹھیک ہیں اس
کڑوے کھیرے کو الگ رکھ دو دیوانہ ہو کر کوئی
کھالے۔

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی کڑوے

مستعمل ہے۔

کڑوی بات:- ناگوار بات، نا ملائم
بات، تلخ بات، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تمھاری کڑوی باتیں بھی مجھے ہیں گھونٹ شربت کا
تصدق جان شیریں، کس قدر شیریں ادا تم ہو
جلیل

کڑوے بول:- تلخ اور ناگوار باتیں
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اب
قلیل الاستعمال ہے۔

کڑوی روٹی، کڑوی کھچڑی:- وہ پکا
ہوا کھانا جو مردے کے گھر والوں کو دوسرے عزیز
کم سے کم ایک دن اور زیادہ سے زیادہ تین دن
تک بھیجتے ہیں۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ طریقہ جو صاحب نور اللغات
نے لکھا ہے اس کا دیہاتوں اور قصبوں سے تعلق ہو لکھنؤ میں
عام طور سے جس دن جو کوئی مرتا ہے اور دفن کر کے جب
واپس ہوتے ہیں چونکہ اس دن گھر میں کھانا نہیں پکتا یا تو
بازار سے ترکاری عزیز یا ہمدرد ہمسائے کے لوگ نقد کی صورت
میں یا کھانا بھجواتے ہیں سوگ نشین سب اسے کھاتے ہیں اس
کو کڑوی روٹی کہتے ہیں۔

کڑوے سے بیٹے میٹھے سے ڈرے:-
کڑوے مزاج کا آدمی معاملہ کا صاف ہوتا
ہے اور میٹھے مزاج والا خطرناک ہوتا ہے
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کڑوے کسیلے دن:- سختی کے دن
مصیبت کے دن، افلاس کا زمانہ، کٹھنا

کٹھنا کے ساتھ۔ مذکر۔
(مقولہ) وہ اپنے کڑوے کسیلے دن
تمھارے یہاں کاٹ جاتی ہے۔

تری فرقت میں شیریں اس نے مر مر کے وہ کسیلے دن
لکھے فرہاد کی قسمت میں جو کڑوے کسیلے دن
نکہت دہلوی (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کا خاص صرف ہے
لکھنؤ میں شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کڑوے کسیلے دن:- وہ دن جس
میں بیماریوں کا زور ہوتا ہے
(مقولہ) کڑوے کسیلے دن میں احتیاط سے
کھانا چاہئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑوے کسیلے دن:- حمل کا آٹھواں
مہینہ، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قریب
بہ متروک۔

دن تو یہ کڑوے کسیلے آپ کے گھر آئے ہیں
جان صاحب ایسا ہوتا ہے تمھارا کیا مجھے
جان صاحب

کڑوے گھونٹ:- تلخ بات، دشوار کام
ناگوار بات۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
وہ اجل اس کے دم تیغ کے کوا دن گئی ختم
گھونٹ کڑوے تو گلے سے یہ اتر جائیں گے
مصحفی

کڑوی نگاہ:- غضب آلود نظر، غصہ کی
نظر۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھتا ہے جب تو کڑوی نگاہوں سے مجھے
چشم قاتل ہے کہ یہ کوئی تیغ ہے بادام سے

کڑوے نیم کا توتا:- کہتے ہیں کڑوے

کڑے احوال: سخت مسائل، سخت مصائب، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اشک کیا نکلیں کڑے احوال پر
سنتے سنتے قلب پتھر ہو گئے　　ہنر

کڑی بات: نامناسب بات، ناگوار طبع بات۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہ حق میں بزرگوں کے کڑی بات
کہیں گے لوگ چھوٹا منہ بڑی بات　　بحر

قول فیصل۔ اس کا صرف اٹھانا، کہنا، سہنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

اے رند سیکڑوں نے اس کے کلام سخت
ہم سے بھی ایک بات کڑی گر کبھی کہی　　اختر

کون ہوتا ہے کڑی بات کا سہنے والا
گالیاں تم کو سکھا دیں یہ دعا دو مجھکو　　داغ

کڑی بو: تیز بو۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج

بیوا ئی سے وہ کہتے ہیں شعور
بوئے گل سخت کڑی ہوتی ہے　　شعور

کڑی بولی: (دیوار، مجہول) زبان سخت جیسے دیہاتیوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر کھڑی بولی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

کڑی بھوک: (دیوار معروف) تیز بھوک، شدت کی بھوک۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

گوشت تیز سوا من نہیں
دھوپ سے بھوک کڑی ہوتی ہے　　شعور

کڑی پڑنا: مصیبت پڑنا، آفت آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

خانہ گور کی چھت بیٹھے کہ دیوار گرے
جو کڑی پڑتی ہو مردوں پہ اٹھالیتے ہیں　　منائی

کڑی تلوار: وہ تلوار جس کا لوہا لوچدار نہ ہو بلکہ سخت ہو، بہت تیز تلوار، تیز دھار کی تلوار۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

قتل دشمن کے لئے بھی چاہئے نرمی ضرور
ٹوٹ جاتے بیشتر دیکھا کڑی تلوار کو　　ناسخ

کڑے تیور: غصہ یا خفگی کے تیور۔ اردو صرف، عوام کی زبان

ہو گیا نرم کڑے دیکھ کے تیرے تیور
اختلاطاً یہ لگا کہنے کہ آنکلے کدھر　　تیر

کڑی ٹھوکر: لغزش۔ مونث۔ (فصیح) اس کا نتیجہ ہے کہ آپ ہر جگہ کڑی ٹھوکر کھاتے ہیں　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس صورت سے کوئی نہیں بولتا

کڑی جھیلنا: سختی جھیلنا، سخت مصیبت برداشت کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دام کریبے کڑی جھیلے جو اتنے ہم نہیں
یہ تباں سنگدل کچھ موم کی مریم نہیں　　شاد لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت کڑی جھیل لینا بھی زبانوں پر ہے

ہم نے کڑی فراق صنم کی بھی جھیل لی
کیا سخت تھا وہ وقت جو اے دل گزر گیا　　واجد علی عاشق

اس کی جمع کڑیاں جھیلنا ہے۔

کانٹے چبھے ہر گام پہ چھالے پڑے کانپا جگر
منزل کی کڑیاں جھیل کر پہنچے ہیں ہم منزل کے پاس　　اثر

کڑی چوٹ: سخت صدمہ، ضرب شدید۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

فرہاد ضرب تیشہ سے ہو سخت ضرب غم
سچ پوچھئے تو چوٹ جھیں نے کڑی سہی　　ق

کڑے خاں: سخت انسان، ٹیڑھا آدمی۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کہاں کے بڑے کڑے خاں ہیں آپ کوئی تر مانجھے ہو مجھے میں نے بھی کیسیاں کی ہیں　　(فسانۂ آزاد)

کڑے دن: مصیبت کے دن جو کاٹے نہ کٹیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

حسرت وصل دکھا دے مجھے دن ایسے کڑے
جن کے تھا نام سے ڈنک ان کے تو جا پاؤں پڑے　　(جرأت)

کڑی دھوپ: شدت کی دھوپ، تیز دھوپ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کیا لال ہوئی ہیں مری زنجیر کی کڑیاں
پڑتی ہے غضب وادی وحشت میں کڑی دھوپ　　تمنا

کڑی ڈالنا: مصیبت ڈالنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خدا یوں نہ ڈالے کسی پر کڑی
بڑے ہی سڑی سے پالا پڑی　　سوق قدوائی

کڑی راہ: سخت راہ، کٹھن راہ، دشوار راستہ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع بہت ہو تو کٹ جاتی ہو زری سے کڑی راہ　　امیر

کڑی رت ہونا: موسم کا شدت سے ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

رو بیٹھے سقف بام کو اے ہجر بنیے کے ساتھ
اب کے یہ رت کڑی تھی ہمارے مکان پر　　ہجر

کڑے روزے: جن میں دن بڑے ہوں یا جن میں موسم گرم ہو۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

کڑی سنانا: سخت بات، ٹیڑھی بات کہنا، کڑوی کہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

گر دم کے دم وہ ہم سے ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد — نظیر

کڑی سننا:- سخت باتیں سننا، ٹیڑھی باتیں سننا، خلاف مزاج باتیں سننا۔ اردو، عوام کی زبان۔

جواب اُلٹ کے نہ کیونکر میں اُن کو دیجے دوں
کڑی مرے لئے ہو گوش بے زبان سننا — جوش

کڑی سہنا:- کڑی اٹھانا، تکلیفیں مصیبتیں برداشت کرنا، تکلیف اٹھانا۔ اردو، صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

زنجیر پہنی پاؤں میں کیا کیا کڑی سہی
اب کی اذیت شبِ فرقت بڑی سہی — سحر

قول فیصل۔ اس کی جمع کڑیاں سہنا بھی عوام کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سُن آواز نکل جائیں گے صاف اے زنجیر اسیر
ہم سے ہر روز کی کڑیاں نہیں سہنے والے — بیان

کڑی شراب:- تیز شراب۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ جلیل نے کڑی مے بھی نظم کیا ہے یہ بہت کم ہے۔

پی گئے پینے کو ہم لب پہ کر لائے تو یہ
تھی کڑی ایسی کہ منہ سے نکالی نہ گئی — جلیل

کڑی قید:- قید سخت، وہ قید جس میں ملزم کو بہت تکلیف رہو۔ اردو، صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گھر ہو دشمنوں میں پڑی قید میں
کوئی چند جیسے کڑی قید میں — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اب اس محل پر قید سخت زبانوں پر ہے۔

کڑی کا بولنا:- دھنی یا شہتیر کا چٹخنا یا آواز دینا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال

کڑیوں میں رحم آ گئے یہ دالان کر دو ترک
جی ڈرتا ہے نحوس ہے اس چھت کی کڑی کا — جان صاحب

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں کڑی کا بولنا، گھر والوں کے لیے منحوس سمجھتی ہیں۔

کڑی کرنا:- سختی کرنا۔ اب محاورہ کے استعمال میں ذم کا پہلو ہونے کی وجہ سے احتیاط کرتے ہیں۔

کڑی اتنی نہ کر رسوا کرے گی کیا قیامت ہے
کہیں اے سخت جانی ہاتھ ٹوٹا ہو نہ قاتل کا — میر

تم تو کچھ کہتے تھے منہ دیکھ کے رہ جاتے تھے
ہم جو کرتے تھے کڑی تم اسے سہ جاتے تھے
ناظم رامپوری (نور اللغات)

قول فیصل۔ فصحاء بالکل نہیں بولتے۔

کڑی کڑی:- مرغابی مرغ کلنگ کی آواز، اردو، عورتوں کی زبان۔

کڑی کمان:- وہ کمان جو سخت ہونے کے سبب سے بہت زور سے کھینچی جاتی ہے اور اس کا تیر بہت دور تیزی سے جاتا ہے۔ اردو، رائج

م کڑی کمان کا جس طرح تیر جاتا ہے — انیس

کڑی کمان کا تیر:- کنایۃً نہایت تیز رفتار۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کے جا کرے کوئی — غالب

کڑی کمائی کا پیسہ:- وہ روپیہ جو بڑی محنت سے حاصل ہوئی ہو۔

لگائے بیٹھے ہیں سینے سے داغ الفت کو
ہمیں عزیز ہے پیسہ کڑی کمائی کا — شوق

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کوڑھی کمائی کا پیسہ کہتے ہیں

کڑی کہہ بیٹھنا:- سخت بات کہہ بیٹھنا۔ تکلیف دہ بات کہنا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

گر دم کے دم وہ ہم سے ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد — نظیر

قول فیصل۔ کڑی کہنا بھی بولتے ہیں

اے ناصح گر کڑی میں نے کہی
ایک جب چبھتی ہوئی وہ کہہ گیا — ناسخ

کڑی گات:- سخت سینہ۔

کیا کڑی گات تری ابھری ہے [illegible]
اس سے ثابت ہے کہ ہے سخت ترا دل اے شوخ — قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عوام کڑی چھاتیاں بولتے ہیں۔

چھاتیاں اس کے سینے پر انمول
اونچی چکنی کڑی کراری گول — شوق

کڑیل:- ہندی۔ آگ کا بڑا ٹھیکرا، وہ اوپر سے ٹوٹا ہوا مٹکا جس میں آگ دبا کر رکھتے ہیں۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کڑیل:- ہندی۔ طاقتور جوان، بھری جوانی والا۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

کہ یہ کڑیل جوان ہے بن بیاہا
نعت انگیز ہے اس کی جفا — انجم

کڑیل جوان:- قد آور جوان، بھری جوانی والا، زور آور جوان۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ہے بے نشاں سے جان گئی جہاں کی

میت کدھر کو ہے مرے کڑیل جوان کی رشید

کڑی مشکل:- سخت مشکل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے اسی ذیل میں کڑی مصیبت بھی لکھا ہے یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کڑی منزل:- سخت راہ، دشوار گذار، کٹھن راستہ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رکتا قدم ہے دل رہ وحشت میں مجھ کر
زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے ۔ آفت

کڑی میں ساتھ نہ دینا:- مصیبت میں ساتھ نہ دینا، وقت مصیبت کام نہ آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کڑی میں نہ دے ساتھ یار دلی تک
خبر دیجیٹ کھاکر ہو بچھڑے ہی ۔ شاد

کڑی نگاہ:- تند نگاہ، غصہ یا خفگی کی نظر۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

آئینہ میں بھی کڑی نگاہیں
کس سر پہ عتاب ہو رہے ہیں ۔ امیر مینائی

قول فیصل۔ کڑی نگہ اور کڑی نظر بھی زبانوں پر ہے۔

مجھ کو کڑی نگہ سے ادھر دیکھتا نہ تھا
جو بند کا دل دکھا تو حوالی خفا ہوئی ۔ امیر مینائی

کڑی ہونا:- تیز ہونا، سخت ہونا (شراب کے لئے) اردو صرف، عوام کی زبان

اسی انداز سے کہہ دے جھک کر
نہیں پی جا رہی ہو ادھر کڑی ہے آہ ۔ امیر مینائی

کڑالہ:- نشتر ۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال

نظر کا کڑالہ آج دل میں لگا
لو اب یار بس گے دل لگی کا مزہ ۔ کاشف (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔

کژدم:- کژدم، بچھو۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے کژدم ہی بولتے ہیں۔

کزلک:- تیز چھری، چھوٹی چھری۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

معدوم کرے گی نظر لطف کی کزلک
اک حرف غلط نامۂ عصیاں ہے ہمارا ۔ دبیر یا نجی

قول فیصل۔ اس کو اردو کا لفظ نہیں کہا جا سکتا۔

کژدُم (بروزن انجم) بچھو، عقرب۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اب یہ دنیا کے ترنم سے چلے
قبر میں ہم مادۂ کژدم سے چلے ۔ منیر شکوہ آبادی

کژمژ زبان:- کج مج زبان۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب سب لوگ کج مج زبان ہی بولتے ہیں۔

کُس:- (بضم اول) عورت کی شرمگاہ، فرج زن، اندام نہانی۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

کِس:- (بکسر اول) بوسہ۔ انگریزی، مذکر قلیل الاستعمال۔

ممکن نہیں ہے مس ترا نوٹس نہ لیا جائے
گال ایسے پریزاد ہوں اور کِس نہ لیا جائے ۔ اکبر الہ آبادی

کِس:- (بکسر اول) کلمہ استفہام: کون شخص، کون چیز۔ اردو، فصیح، رائج۔

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک ۔ غالب

کِس:- استعجاب کے لئے، حیرت کے محل پر۔ اردو، فصیح، رائج۔

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
کہ مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر ۔ غالب

کَس:- (بفتح اول) طاقت، بل، زور، قوت۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

دل سے طاقت بدن سے کس جاتا ہے
آتا نہیں پھر کر جو نفس جاتا ہے ۔ میر انیس

کَس:- امتحان، آزمائش، چاشنی تاؤ، جیسے سونے کا کس، گھی کا کس، سونے کو کسوٹی پر لگانا۔ سونے کو تپانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا صرف دیکھنے کے ساتھ ہے سونے کے ساتھ عام طور سے اس کا صرف ہے گھی کے ساتھ بہت کمی کے ساتھ ہے۔

اور رخسار کے بوسے کی ہوئیں کیا قیمت
چاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں تالوں تو کہوں ۔ فرحت مہدی

کَس:- تیغ اصیل کا لوچ جس کے سبب سے پھیلاؤ (لوگ) اور قبضہ ایک ہو جاتا ہے)۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ کڑی تھی وہ ہر کس و ناکس کو کس تھا
اک ہاتھ میں نار بس تھا نہ زیں تھا نہ فرس تھا ۔ انیس

کَس:- مضبوطی، استحکام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کَس:- اصل، ذات، حقیقت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کَس:- کسی رنگ دار چیز کا عرق، نکالا ہوا عرق۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کَس:- کساد کا مخفف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کساد ہی ہے۔

کس :- آدمی، شخص، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اصل شعر:- اس کے مرنے سے جو نکس کے ہوش
درست ہوئے پھر، لانے مرنے پر چپت ہوئے
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بلا لحاظ رت نفی ہرکس وناکس وغیرہ کی ترکیبوں سے مخالف ہے۔ صاحب نوراللغات لکھتے ہیں کہ :- فارسی میں بمعنی آدمی، شخص، کوئی، اس لفظ کی نفی "نا"، اور "بے"، دونوں سے ہوتی ہے اور علحدہ علحدہ معنی دیتی ہے۔ ناکس بمعنی نااہل۔ بے کس، بمعنی بے یار و مددگار۔

کسا :- وزن میں کم، ہندی، صفت، (ضعیف) کساحت تول۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں

کسا :- تنا ہوا، چست، پھنسا ہوا، تنگ، سخت جیسے کسا بدن۔ کسی پوشاک۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- لکھنؤ میں گسیلا بدن کہتے ہیں۔ البتہ لباس تنگ ہو تو کسا ہوا کہیں گے۔ مولف تائید کرتا ہے۔

کسا :- ایک قسم کا اناج۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسا :- کیکر کی چھال جس سے چمڑہ رنگتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ ممکن ہے چمڑہ رنگنے والوں کی زبانوں پر ہو ———

کسا :- شراب جو کیکر کی چھال سے بناتے ہیں، شراب۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کشا :- کدال، پھاوڑا، ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں۔ بلیس سے آنکھیں بند کر کے نقل کر دیا۔ مولف تائید کرتا ہے۔

کسا جانا :- کھانے کا بدمزہ ہو جانا، سرایت کر جانے سے اثر نئے اس نوبت پر کی اور مسی کے جو قلعی دار نہ ہو۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔
دلی میں کسیا جانا کہتے ہیں۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کھانے کے لیے کس گیا، نہیں بولتے۔

کساد :- (بفتح اول) سامان کی خریداری نہ ہونا، بے رونقی۔ اشیا کی بکری نہ ہونا، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دست نگر غیروں کے ہر کار میں
کیسا کساد آ گیا بازار میں
نذیر
نذیر احمد خلیل (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، عام طور سے کساد بازاری، یا کسادہ بازاری کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

کساد بازاری :- بکری نہ ہونا، بازار سرد ہونا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قول فیصل۔ میر نے کسادئی بازار بھی نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

دکان دہر میں تھا متاع گراں بہا
ارزاں لے کسادی بازار نے کیا
نند

کساری :- ایک قسم کی دال جو ارہر سے مشابہ ہوتی ہے۔ ہندی، مونث۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کساکسایا :- کھنچا کھنچایا ... ہوا اکڑا ہوا۔ گاڑی میں جیسا ہوا اکڑا ... مونث کے لیے کسی کسائی، صفت، مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اب شاذ ہی کوئی بولتا ہو۔

کسالا :- سختی، تکلیف، رنج، محنت، مشکل، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

اک بیٹ رہے ہم کو تو بس خطرے یوں میرا
مر دل پہ تو کوئی بھی کسالا نہیں اٹھتا
جان صاحب

قول فیصل۔ عورتیں بھی کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کسالا :- کس، سستی، کاہلی، اردو، متروک

بند سا ہوتی ہے جاں گر دو ہیری خاک
دم کیا نکل گیا کہ کسالا نکل گیا
جرأت

کسالا جھیلنا :- زحمت اٹھانا، تکلیف اٹھانا، سخت مشکل برداشت کرنا، اردو صرف عوام کی زبان۔

محل ہے:- جانی دیہینے معطل بیٹھے جو کسالا جھیلا ہے خدا ہی جانتا ہے۔ اب خدا نے فضل کیا، برسر کار ہوں۔

کسالا ہے مسالا :- محنت سے سب کچھ بنتا ہے۔ (محاورات و مصطلحات مہذب)
قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کسالا کرنا :- سستی کرنا، کاہلی کرنا۔

اردو مونث، عوام کی زبان۔

آسماں دو دن تھا دل سے نکل کر آئے آہ
کچھ ذکر تھا تجھے اور کسالا افسوس
راسخ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسالا کھینچنا :- تکلیف اٹھانا، سختی جھیلنا
دل پہنچا ہے آفت کو نت کھینچ کسالا
ہے یاد مرے سلمہ اکثر لگا سے
انشا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ممکن ہے کہ اہل دہلی بولتے ہوں۔

کسالا نکلنا :- سستی دور ہونا، کاہلی دور ہونا
اردو مونث قریب بہ متروک۔

لبِ کا بوسہ جان گشت بری خاک
دم کیا نکل گیا کہ کسالا نکل گیا جگر

کسالت :- کاہل ہونا۔ سستی ہونا، آلکسی
عربی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسامِسی :- تکلیف، زحمت، مصیبت مشقت اردو، عورتوں کی زبان۔

رفت ہے ذرا قدم جانا
مشکل ہے کسامِسی انشا — عاشق

کِسان :- (بکسر اول)، کاشتکار، اسامی کھیتی باڑی کرنے والا، زراعت کرنے والا
اردو مذکر، رائج ہے۔

محل استعمال۔ چودھری چرن سنگھ کی پارٹی کسان پارٹی کرانتی دل کا انتخابی نشان ہل لیے کسان ہے۔

کسانا :- (بفتح اول)، کسوٹی پر گھِس کے کھوٹے کو امتحان کرانا، اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر کسوانا زیادہ ہے۔

کسانا :- تلوار کی آزمائش کرنا۔ جھکا کر یعنی تلوار کا کس دیکھنا۔ اردو مونث فصیح ملک گیر
جوہر ریب چمن بندی ہے اس میں جو کسانے تیغ
پھولوں کا ہو رونا ابھی شمشیر تمھاری خوشبو
نہیں ہے امتحاں یارہر دم اے آتش آساں
کڑی شمشیر اکثر ٹوٹ جاتی ہے کسانے میں جیم

قول فیصل۔ اس محل پر کسانا زیادہ ہے۔

کسانا :- بٹیروں کا لڑانا، آپس میں آزمائش کے واسطے۔

(مصحفی کا) بہت دھوکے ہوں تو ایک دن
رو دو چونچیں کسا لو۔ میرا بٹیر کم نہیں ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بہت تھوڑے وقت کے اندر تیار کر کے بٹیروں کو پہلی مرتبہ لڑانے کو کہتے ہیں۔ اسی کو دو دو چونچیں لڑانا بھی کہتے ہیں یہ عمل اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ بٹیر تیار ہونے کے بعد منہ کرتا ہے یا نہیں دوسرے بٹیر کے سامنے لکتا ہے کہ نہیں۔

کسانا :- انسان کا آزمانا دشوار کام میں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کساوٹ :- تناؤ، کھچاؤ۔ چستی، تنگی ہندی، مونث۔

کرتی جالی کی شانہ پر دوپٹہ اچھا
تہ پاجامہ اور انگیا کی کساوٹ ہی
رنگین دہلوی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کساپن، بولتے ہیں۔

کساوٹ :- کمر باندھنے کا انداز۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کساوٹ :- طلا کا آزمانا کسوٹی پر
(نور اللغات)۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کس، بولتے ہیں۔

کساوٹ :- تلوار کے خمیدہ ہونے کی طاقت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کِساء :- چادر، کملی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوا جب غلغلہ تجویز حیدر باب شوریٰ میں
بچھائی ایک کسا اور اس پہ رحمانی نے رکھ دی
عزیز لکھنوی

کساؤ :- (بر وزن بناؤ) تناؤ، کھچاوٹ
اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

کساؤ :- وہ اثر جو تانبے یا کانسے کے برتن میں ترش چیز رکھنے سے پیدا ہو جاتا ہے اور اس چیز کے مزے کو خراب کر دیتا ہے عوام اور عورتوں کی زبان۔

کساؤ :- بدمزگی جو کچے پھل یا تانبے کی چیز میں ہوتی ہے

نہیں اس میں اب تو رہا کچھ مزہ
کسا ؤ اس میں افسوس اب آ گیا — قائم
(قران السعدین)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ

پھل میں کساو نہیں کسیلا پن ہوتا ہے۔
(دیائے مجہول) بد قلعی برتن میں کوئی چیز پکائی جائے تو البتہ کساؤ پیدا ہو جاتا ہو جو مزے کو بدمزہ کرتا ہے۔

کساؤ چھوٹنا:- بد قلعی برتن میں پکانے سے کھانے میں ہلکا سبز رنگ اور مزے میں خرابی پیدا ہو جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
مثل مثال۔ میں نے تمھیں ہزار بار سمجھایا کہ بد قلعی پتیلی میں جب کوئی چیز پکاؤگی کساؤ چھوٹنے لگا۔
قول فیصل۔ کساؤ چھوٹنا ابھی زبانوں پر ہے جیسے بری پتیلی میں کھچڑی نہ پکاؤ وہ کساؤ چھوڑتی ہے۔

کسب:- مذکر (ع) (بالفتح) حاصل کرنا۔ پیدا کرنا۔ سیکھنا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
شعر: خواہش قدم بڑھا کب ہنر سے پہلے جیلی ماکیر ہو
مذکر: ہنر، نقشہ کا پیشہ، وزن فاحشی کمائی اردو، فصیح، رائج۔

ہو اور رفتہ رفتہ یہ انجام کار اختر
کہ پیشہ کیا کسب کا اختیار شاہ اردو

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ بالفتح اہل دہلی زبان ہے بالضم لکھنؤ بالفتح اول بولتے ہیں صرف معنی سے میں عوام اور جاہل عورتیں بالتحقیق بولا دیتی ہیں۔

کس بات پر:- کس بھروسے پر، کس خوبی پر، کس چیز پر، اردو، فصیح، رائج۔
شعر: کس بات پر دنیا میں کوئی ناز کرے گا اختر

کس بات پر پھولا ہے:- کس گھمنڈ میں ہے کس برتے پر اترا رہا ہے۔ کس وہم وخیال میں ہے۔
دل نہیں مطلق ترا ذکر ربھی معشوق
معشوق کس بات پر پھولا ہے تو (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کس باغ کا بتھوا ہے کس کھیت کی مولی ہے:- (دہلی میں کس باغ کی مولی ہے کہتے ہیں) محض بے حقیقت ہے۔ بے قدر ہے۔
شعر: کہتی ہوا سے بتھوا ہے تو کس باغ کا
کہتا ہے پروانہ تو کس کھیت کی مولی ہے شمع
جان صاحب
اس چشم سے اور قدسے ہو نرگس و سرو ہمسر
کس کھیت کا بتھوا ہے کس باغ کی مولی ہو
ہجت۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ قدیم زمانے میں عورتیں کس کھیت کا بتھوا بولتی تھیں۔ جو اب متروک ہے۔ کس کھیت کی مولی، لکھنؤ کی خاص زبان ہے۔ اہل دہلی کس باغ کی مولی ہے۔ کہتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔

کسبت:- مؤنث (یہ لفظ عربی کسوت بمعنی لباس و پوشاک کا بگاڑ ہوا معلوم ہوتا ہے) نائی کی پیٹی، وہ چمڑے کا خانہ جس میں نائی اپنے اوزار رکھتے ہیں۔ دہلی کی زبان، مؤنث (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ والوں کی زبانوں پر کسبت ہی ہے
شعر: نے حجام اپنی کسبت بھول آیا ہے کہیں
آبرو کیوں کر بچا لے گا یہ نائی آپ کی
(محفوظہ ظرافت مرتبہ خواجہ عشرت علی)

کسبت:- مؤنث وہ چمڑے کا تھیلا جو نائی اپنے اوزار محفوظ رکھنے کے واسطے باندھ لیتے ہیں۔ لکھنؤ میں ان معنی میں کسوت ہے
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب زبانوں پر کسبت ہی ہے۔

کسبت نامہ:- وہ کتاب جس میں ہر حرفہ اور پیشہ کا تاریخی حال یا ان کے پیشوں کا حال درج ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے پاس بھی اس قسم کی کتاب ہوتی ہے۔ مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسب خیر:- نیکی حاصل کرنا۔ ثواب کمانا۔ فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس بحر پر:- کس قوت پر، کس بل پر، کس بھروسے پر، کس برتے پر، اردو، عورتوں کی زبان
مثل مثال۔ آخر کس بحر پر وہ اتنے زور دکھاتے ہیں۔

کس برتے پر تتا پانی:- لفظی معنی کس بھروسے پر گرم پانی کی فرمائش یعنی کس بات پر شیخی مارتے ہو۔ کس بات پر یہ دم خم ہے۔
شعر: رہے کی بھی شرمندہ نہیں دختر زر
کس برتے پر اے شیخ یہ تتا پانی شاد
(نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان تھی جو اب متروک ہے۔

رائج۔

ادا ایسی ہے جس کے وہ کسبی مرے
وہ وہم بھی خوبی کا بشک گھرے (شاہ اودھ) اختر

قول فیصل۔ کسبی اس عورت کو کہتے ہیں۔ جو برے فعلوں سے پیسہ حاصل کرے۔ اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ گانے وغیرہ میں بھی کمال رکھتی ہو۔ اسی کو عوام رنڈی اور فصحا طوائف کہتے ہیں۔ حالانکہ طوائف اس کو کہتے ہیں جو گانے کا پیشہ کرتی ہو۔

کسبیہ:۔ برے افعال سے پیسہ پیدا کرنے والی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

با خبر کسبیہ تھی طاق تھی
وہ گانے بجانے میں مشتاق تھی (شاہ اودھ) اختر

کس پتھر سے سر پھوڑیں:۔ کس سے فریاد کریں۔

کہیے کس پتھر سے جا کر کعبے میں سر پھوڑیے
ایک بت بھی بعد ارباب ایمان جیتی تھا
نیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کس پر پھولے ہو:۔ کس قوت پر بھروسہ ہے، کس طاقت پر ناز ہے، کس کی حمایت پر مغرور ہو۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

دے دیا اس کے رقیبوں کو خدا نے بھی جواب
آپ پھولے ہوئے بیٹھے ہیں بھلا کس پر
(لا اعلم)

کس پر گئے:۔ کس کی شباہت اختیار کی۔

آدمی ایسا کہاں کوئی فرشتہ ہو تو ہو
شیخ صاحب یہ نہیں معلوم تم کس پر گئے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

کس پورے پہ:۔ کس توقع پر، کس امید پر، کس کے سہارے پر۔ اردو صرف دلی کی مستورات کی زبان۔

کچھ دینے کا بھی ڈھکوسلا اب آہ ٹھکا!
کس پورے پہ تو لیتی ہے تاثیر دعا قرض (مومن)

کس پھیر میں ہو:۔ کس چکر میں ہو، کس فکر و دھیان ہے۔ کس خیال میں ہو۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل جملہ۔ میں شادی ہی نہیں کروں گا تو ہے کس پھیر میں۔ (کامنی از سرشار)

کستوری: مؤنث۔ مشک۔ وہ خوشبودار خون جو ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔ ترکی وغیرہ۔ مشک، نافہ مشک۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کستوری: مؤنث۔ ایک خوش آواز پرند کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسٹم: مؤنث (Custom) (فتح اول و سوم) محصول، چنگی، انگریزی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال غیر ممالک جانے والوں کے لیے ہے۔

کسٹم: مؤنث۔ رسم و رواج

پرشیا کہے یہ ملک عرب کا کسٹم
انڈیا ہی میں نظر آیا ہے اکثر ہمرا
شرر (امیر اللغات و قرآن السعدین)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسٹرڈ:۔ (Custard) (فتح اول و سوم و چہارم) [illegible] انگریزی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کسٹوڈین:۔ (Custodian) محکمہ ازالہ۔ وہ محکمہ جو قانون کے تحت عوام کی جائداد کو بحق سرکار ضبط کرے۔ انگریزی رائج۔

پہلے دلی میں وہ تھا اب جالوں کی ایجاد ہے
اندر وہ کسٹوڈین لسیڈ بڑی شکل میں ہے
مجید لاہوری

کس جانور کا نام ہے:۔ کیا حقیقت چیز ہے۔

(نصف مصرعہ) نامی شعرا نے اب تک یہ محسوس بھی نہیں کیا کہ مذاق شاعری کس بلا کا نام ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ عام طور سے اس موقع پر بجائے کس جانور کا نام ہے کے "کس چڑیا کا نام ہے" بولتے ہیں۔

کس جنم کے کاٹے تل چاب رہے ہیں! کس جنم کی اطاعت و فرمانبرداری کا بدلہ اٹھا رہے ہیں جو ذرا نافرمانی نہیں کرتے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

کس چکی کا پسا کھایا ہے: بہ زیادہ

جیسے عاقل ہیولان بڑا اکسری تھا

کسر دینا: — خسارہ دینا، نقصان دینا (تاجروں کی اصطلاح۔) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے نقال نہیں بولتے۔

کسر رہ جانا: — نقص رہ جانا، کمی رہ جانا۔ (نقص) بیوی سے کہا کہ ڈھائی روپیہ کی کسر لگی ہے۔ اردو مونث غیر فصیح راجح

محل صحت: تین ہزار روپے کا ایک مکان خریدا ہے ڈھائی ہزار جمع کر لیے ہیں، پانچ سو کی کسر رہ گئی ہے۔

کسرے زائد: — تھوڑا اضافہ اردو مونث قریب بہ متروک

محل صحت۔ وہی ناز وہی انداز ہیں کسرے زائد (اردو، متروک)

کسر شان: — وہ بات جس سے آدمی کی عزت و آبرو میں فرق آئے اور شان میں کمی واقع ہو۔ فارسی، مونث، فصیح، راجح۔

شو گرانی ہے کسر شان ان کی
سوچ کر چپ ہے خود زبان ان کی — فلق

کسر عام: — وہ کسر جس کا نسب نما عام یعنی قید عشری سے بری ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسر غیر واجب یا ملفوظی: — وہ کسر جس کا شمار کنندہ نسب نما سے بڑا یا برابر ہو۔ جیسے ۸/۵، ۵/۵ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کسر کرنا: — (تحقیق) کمی کرنا، کوتاہی کرنا، کمائی نہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا صرف نفی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ جیسے آپ مقدور بھر جان توڑ کوشش کیجیے، کوئی کسر نہ اٹھا رکھیے گا۔ آگے خدا مالک ہے۔

کسر کھانا: — نقصان اٹھانا، گھاٹا کھانا۔ اہل دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسر مرکب: — وہ کسر جس میں ایک عدد صحیح ہو اور کسر ہو جیسے مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح ہے۔

کسر مسر کرنا: — (بالفتح) کسی کام میں سستی کرنا، کاہلی کرنا، ہچر مچر کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کسر مضاعف: — وہ کسر جس میں کسر کی کسر ہو جیسے ۳/۴ کا ۱/۲ مونث، کسر الکسر (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح۔

کسر مفرد: — سادہ کسر وہ کسر جس کا شمار کنندہ اور نسب نما عدد صحیح ہو جیسے ۳/۵ مونث۔

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح۔

کسر نفس: — نفس کا توڑنا۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ انکساری نفس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

کسر نفسی: — انکسار، منکسر المزاجی۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ یہ آپ کی بزرگی ہے۔ اس درجہ کسر نفسی عین دلیل کمال ہے۔ (فسانۂ آزاد)

کسر نکال لینا: — انتقام لینا، بدلہ لینا، کمی پوری کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ انتقام لینا اور بدلہ لینا کے معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے کمی پوری کرنا کے معنی میں عورتیں بولتی ہیں۔

کسر نکلنا: — عوض ہو جانا، بدلہ ہو جانا۔ لازم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوض ہو جانا اور بدلہ ہو جانا کے معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔ کمی پوری ہو جانا کے معنوں میں عوام اور عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کسر نہ ہونا: — کمی نہ ہونا، نقص نہ ہونا۔ اردو مونث، غیر فصیح، راجح۔

محل صحت۔ کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں ایک نہ ایک بات کی کسر نہ ہو۔ (دربار اکبری)

کسر واجب: — وہ کسر جس کا شمار کنندہ نسب نما سے چھوٹا ہو جیسے ۲/۳۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح۔

کسر و بزر: — [illegible] کب (کلمۂ استفہام) اردو، فصیح، راجح۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے — غالب

کسرہ: — (بالفتح) زیر کی حرکت۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خفیف درد ۔ اردو صرف، فصیح و رائج۔

صدمہ ایسا کر گیا گو زمیں کو پہنچے
شاخ خیبر ہر چند وہ چوڑے نہ کلنے کسک سودا

کس کا: بـــ کس شخص کا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے غالب

کس کا: ۔ کس شے کا ۔ اردو صرف فصیح، رائج ۔

زندگی کہتے ہیں کس کو موت کس کا نام ہے
مہربانی آپ کی نامہربانی آپ کی رشید

کسک اٹھنا: ۔ ٹیس ہونا ۔ (از لغات)

قول فیصل ۔ شاذ ہی کوئی بولتا ہے۔

کس کا سر لائیں: ۔ کس سے، دو جائیں ۔

اردو صرف، متروک۔

ہم کو تکلیف نہ دو شیخ جی غماسے کی مصحفی
لا دیں سر کس کا کوئی ہم سے یہ بار اٹھا کر

کس کا فر کو اعتبار آئے گا: ۔ بالکل اعتبار نہ آنے کی جگہ ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

تج پہروں آتا ہے کس کا فر کو تیرا اعتبار
تو غلط کو قسمیں سب جھوٹی ترا وعدہ غلط قدر

کس کام آئے گا: ۔ کسی کام کا نہیں، فضول ہے، بیکار ہے ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

تیرے کس کام آئے گا پر رکھیا میں خستہ کام
مشغلے تجھ سے تو نے مفت چھیا عبث ناسخ

کس کام کو نکلا تھا اور کیا کر آیا؟: ۔ جب غفلت اور بیخودی کے سبب اپنے اصل مقصد کو بھلا کر آدمی دوسرا کام کر بیٹھتا ہے تو افسوس کے ساتھ یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے ۔ اردو مقولہ، رائج ۔

نہ ملا دوست تو ہو غیر کے در پر آیا
ہائے کس کام کو نکلا تھا میں کیا کر آیا اشرف

کس کام کی: ۔ نکمی، بیکار، کسی کام کی نہیں ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

مقصود ہو آنکھوں سے ترے رخ کا نظارہ
جب تو ہی نہ ہو پاس کو کس کام کی آنکھیں مصحفی

قول فیصل ۔ تذکیر کے لئے کس کام کا جیسے ایسا شاعر، کس کام کا جس میں خلوص، محبت نہ ہو۔

کس کا منہ ہے: ۔ کسے طاقت ہے ۔

مہر دیکھے ماہ دیکھے ہر ستارہ دیکھ لے
کس کا منہ ہے جو تو دیکھو منہ تمہارا دیکھ لے نکہت

کس کا موت ہے: ۔ محاورہ، کس کا پیشاب ہے، کس کا نطفہ ہے، کس کی اولاد ہے ۔ کس کا بیٹا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کس کان سے سنوں: ۔ سننا ناگوار ہونا، کیونکر سنوں ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

چلا ہے ہر طرف ادیان باطل کی ہوا یارب
سنوں کس کان سے زاغ و زغن کا رونا یارب رشک

کسک آنا: ۔ چبھن کا لگنا، صدمہ پہنچنا، خفیف سا جس میں ہلکے درد کی کیفیت ہو، ہلکی موج ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

مزاج پوچھا کسی کا تو ان کا دل دکھا
کسک سی ہاتھ میں آئی اگر سلام کیا بحر

کس کتاب میں ہے، کس کتاب میں لکھا ہے: ۔ خلاف قاعدہ اور خلاف دستور ہونا کی جگہ ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

شراب عشق کو کہتا ہے بد جو اے واعظ
یہ کس کی شرع میں ہو اور کس کتاب میں ہو شعور

کسکٹ: ۔ کئی قسم کی ملی ہوئی دھات، ہندی، مذکر ۔

بھرت، مخلوط دھات، کانسی پھول

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ لفظ اردو بھی ہے لکھنؤ کی عورتیں اور عوام زیادہ تر بولتے ہیں۔

کس کس: ۔ یہ کلمہ کبھی افراد و تاکید کے اظہار اور کبھی عقل کی حیرانی اپنی سرگردانی اور کبھی کوئی بات بن نہ آنے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے مثلاً کس کس کام کو کروں ۔ اس کی خاطر کس کس کا منہ نہیں دیکھا، کس کس ظلم کو نہیں جھیلا وغیرہ وغیرہ) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

کس کس کو: ۔ کیسے کیسے لوگوں کو، بڑے بڑے لوگوں کو ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

ملا یا خاک میں گردوں نے کس کس نام آور کو
نشاں ملتا نہیں ہے قبر جمشید و فریدوں کا صبا

کس کس دکھ کو جھیلا ہے: ۔ محاورہ ۔ یعنی طرح طرح کے درد و غم اٹھائے ہیں اور بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کی ہیں کون کون سی تکلیفیں نہیں اٹھائیں ۔

ادھر سے ہوکے لیلی میں ادھر سے کلی مجھ کو
زمانہ ہی تیرے کارن میں نے کس کس دکھ کو جھیلا ہے مشتاق

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

کس کس دکھ کو روئیں: ۔ محاورہ ۔ کون کون سی مصیبت بیان کریں ۔ کون کون سی تکلیف کو زبان پر لائیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

کسک مٹانا :- خفیف درد یا تکلیف کو دور کرنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل نثر - حکیم صاحب کی پڑیے کی دوا سے درد بالکل جاتا رہا، آپ نے کسک بھی مٹا دی۔
قول فیصل - دہلی والے اس محل پر جاتی رہی بھی بولتے ہیں۔

کسک مٹنا، کسک نکالنا :- نقصان، غم دور کرنا - عوام کی زبان۔
(استعارۃً) جل مٹانا، انتقام لینا، خراش نقصان پہنچانا، تینوں میں آتا ہے جیسے -
"بیل بنی میں تری کسک مٹائے دوں گا" (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسکنا :- درد کرنا، کم کم درد ہونا - ہندی
درد ہونا، موچ آجانا - جیسے میرا پاؤں کسکتا ہے - (لغات اردو)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسک نکالنا :- ہلکی تکلیف دور کرنا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج
مر کر بھی محبت کی کسک دل سے نہ نکلی
مجنوں سے سوا میں تو کیا خوب کی جوشش — امیر مینائی

کسک نکلنا :- ہلکے درد یا تکلیف کا دور ہونا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
بار الفت کو جو سر پر تو نکلا کسک
تا قیامت کر کرہ تو ہمارے بدلے — صبا

کس کو :- کس شخص کو، کس چیز کو - اردو صرف، فصیح، رائج
روشنی کہتے ہیں کس کو صورت کس کا نام ہے
مہربانی آپ کی اور مہربانی آپ کی — درخشاں
قول فیصل - تحقیق کے محل پر جیسے کس کو اتنا خیال

کو پانی کے گھڑے دھوپ سے ہٹا کر سائے میں رکھ دے۔

کس کو پڑی ہے :- کس کو غرض ہے کس کو خیال ہے - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل نثر - تھا کون؟ ہوتا کون؟ وہی مر رہا اور کس کو پڑی تھی۔ (فسانہ آزاد)

کس کو معلوم ہے :- کوئی نہیں جانتا (کسی کو علم نہیں نفی کے محل پر) - اردو صرف، فصیح، رائج۔
سر بکھونے ہے کیفیت نفس
کس کو معلوم ہے ماہیت نفس — مرزا رنگین

کس کو ہوش ہو :- کس کے اتنے حواس ہیں - اردو صرف، فصیح، رائج۔
ہوش کس کو کہ جو پہنائے کسی کو بیڑیاں
جو رہے ہیں آپ دیوانے تو ہاں اب کیا کریں — صبا

کس کے باندھنا :- مضبوط باندھنا، کھینچ کر باندھنا - اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔
باندھوں جو کھینچ کر تو وہ کہتی ہو یہ مجھے
کیا کس کے باندھتی ہو تو ماری اِزار بند — رنگین
قول فیصل - کس کے باندھنا بھی زبانوں پر ہے۔

کس کی بکری کون ڈالے گھاس :- یعنی اپنی چیز کا ہر شخص خیال کرتا ہے دوسروں کی چیز کا کوئی نہیں خیال کرتا - اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔
محل نثر - دو بھائی نے اپنے کبوتر تو بند کر دیئے میرے بند نہیں کئے مری ہوا کو بلی لے گئی - سچ ہے کس کی بکری کون ڈالے گھاس۔

کس کی بلا کس کے ماتھے :- خطادار کوئی تھا مجرم کوئی قرار پایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - دہلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

کس کی بلا :- کون، کس نے (نفی کے محل پر) - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
صندل کو ہول ہے کہ کس کی بلا رگڑتی
میرا درد سر کا خاطر یہ درد سر نہ لیتی — جرأت

کس کی بنی رہی ہے :- ایک حالت سے کس کی گزری ہے، ایک حالت سے کس کی بسر ہوئی ہے - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
بگڑے کھنچے رہو گے کب تک تنی رہے گی
کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہے گی — ناظم

کس کی بنی ہے :- دنیا میں کسی کو چین نہیں ملا کسی کی ایک حالت سے بسر نہیں ہوئی - اردو صرف، قلیل الاستعمال
لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں — ظفر شاہ دہلوی

کس کی رہی اور کس کی رہ جائے :- دل کی امنگ نکالنے کی جگہ بولتے ہیں - (نور اللغات)
قول فیصل - کوئی نہیں بولتا۔

کس کی سنتا ہے :- کسی کی بات نہیں سنتا، ضدی ہے - عوام اور عورتوں کی زبان۔
کس کی سنتا ہے وہ مطرب لیسر خوش آواز
خط سے کیا فائدہ تحریر سے کیا ہوتا ہے — زکی

کس کے کان میں فرشتے نے نہیں پھونکا ہے :- قدیم زمانہ میں اس طرح بولتے تھے - فرشتہ کا کان میں پھونکنا - کنایۃً سرزد ہونا منکشف ہونا۔
فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کون سا جس پر کج کلاہ نہیں — آتش

کس کے مان کا ہے:- کس کے قابو کا ہے؟ کس کے قابو اور اختیار کا نہیں۔ اردو عرف، عورتوں کی زبان۔

چشم ترے کیا رکے عشق عمر شرنگ
جب یہ ہوا چشمہ کس کے مان کا — شاد

کس کی ماں کو ماں کہتی:- محاورہ (عورت) جب کسی سبب سے ایسی کوئی بات پیش آجاتی ہو کہ جس سے اپنے بچے یا عزیز کی ہلاکت مقصود ہو تو اس موقع پر بولتے ہیں کہ جی وہ مرجاتا تو ہم کسے رونا اور منہ بنا کر مصیبت بیان کرنے لگا کوئی ہمدرد یا غمخوار نہیں اگر تھوڑے عورت بچے کے لگ جاتی اور ایسے ویسے کچھ ہو جاتی تو وہ مجھ کو کس کی ماں کو ماں کہتی۔ (بیگم دہلی)

قول فیصل - دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کس کی ماں نے دھونسا کھایا ہے:- یعنی کون ماں سے سرکشی اور نالائقی کر سکتا ہے کس کے منہ میں دانت ہیں، کس کی مجال ہے (فرہنگ اثر، گنجینہ اقوال و امثال)

کس کیاری کا ساگ ہے، کسی کی حقیقت نہیں نا قابل التفات۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل - عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کسگر:- (بفتح اول سوم) (برمعنی مسگر) مسلمان کمہار، مٹی کے برتن بنانے والا۔ اردو مذکر رائج

یاں کے کسگر بڑھئی، خرادی
کرگئے اپنی اپنی استادی — عروج

قول فیصل کثرت استعمال سے کمان گر کسگر ہوگیا ہے۔ ہندو برتن بنانے والے کو کمہار کہتے ہیں۔

کسگرن:- کسگر کا مونث۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کسگرنی کہتے ہیں۔

کس گنتی میں:- کس شمار میں۔ اردو عرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

میرا بھلا کس گنتی میں از کہے تا ہزار ہے
گالیاں اس کی تو عالم کھا گیا — فراق

قول فیصل - میں کس گنتی میں ہوں، تم کس گنتی میں ہو، تم کس گنتی میں ہو وہ کس گنتی میں ہے وغیرہ اس کے صرف ہیں

کسل:- (بفتحتین) سستی، کاہلی، ماندگی، طبیعت کی ماندگی۔ عربی، مذکر، فصیح و رائج۔

اٹھنا چاہیے اے رشک توانائی میں
میں رہ عشق میں بے ضعف و کسل بیٹھ گیا — رشک

قول فیصل - صحیح بفتح اول و دوم ہے لیکن عوام بسکون دوم بولتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں مونث استعمال ہوتا تھا۔

کام آیا افشار قبر سے
کسل نکلی تھکے ہوئے دل کی — تنبیر گھمنوی

موجودہ دور میں تذکیر ہی صحیح و فصیح ہے۔

کسل:- اسم مذکر (ہندی کا تیج) (کشل) خیریت، عافیت، تندرستی۔ (یہ لفظ کھیم کے ساتھ بولا جاتا ہے علیحدہ کم سننے میں آیا ہے)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

کسلمند:- (بفتح اول و دوم) سست، ناساز۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اسے خرچ میں طبع کسلمند ہو گئی
سو بار چشم شوق کھلی بند ہو گئی — تشنہ

کس کو چھٹے پر سری ہے:- محاورہ (بازاری)

یعنی کسی یار و آشنا کی حمایت پر مغرور و متکبر ہو گئی ہے کہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی۔

ع یاں تو آوارہ چھٹی کس کے چھٹے پر پھولی ہو تو — انشا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

کس لیئے:- کس واسطے، کیوں، کس سبب سے۔ (کلمہ استفہام ہے) اردو عرف، فصیح رائج۔

سو اعتراض کرتے ہیں اغیار کس لیے
آخر خدا نے بھیجی تھی تلوار کس لئے — سوز

کسم:- ایک قسم کا پھول جس سے شہاب نکلتا اور لال کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ ہندی، مذکر اہل لکھنؤ کی زبان، دہلی میں کسوم ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اب عام طور سے دہلی میں بفتح اول و دوم ہی بولتے ہیں۔

کس مپرسی:- وہ حالت جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس مپرسی میں بھلا شعر و سخن کا کیا مزہ
قدر کرتا پھر کوئی شوکت کے جوہر دیکھتا — شوکت بلگرامی

کس مپرسی کی حالت:- ایسی منزل کو جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو، بیکسی۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - اول اول گو آفرینش موجودات تخلیق ہوئی تھیں مگر خلق الانسان کا مسئلہ ایک زمانہ تک

کس پرسی کی حالت میں رہا۔
(رسالہ عوز الشرق ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

قول فیصل۔ اس جگہ کس سپرسی کا عالم بھی مستعمل ہے۔

کس مرائی:۔ ایک سخت گالی جس کے معنی ایسا قحبہ، چھنال، بدکار، فلاں مرائی چوت مرائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی بازاری عورتوں کی زبان ہو۔

کس مرتبہ:۔ کس قدر، کتنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

پہچانتے ہیں شاہ جو تعشق کی ہو اگر
کس مرتبہ فرحت ہے امام دو سرا کو — عشق

کس مرض کی دوا ہو:۔ کسی کام کے نہیں، یعنی تمہاری ملاقات اور دوستانے سے کیا فائدہ ہے، تمہارے ملنے سے کیا حاصل ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم سے ہوا نہ درد دل زار کا علاج
پھر کون سے مرض کی بتاؤ دوا ہو تم — نساخ

کس مرض کی دوا ہے — کون سے مرض کی دوا ہے:۔ کس کام کا ہے، اس سے کیا فائدہ ہے، محض نکما ہے۔ اردو صرف، رائج۔

ہم آپ تپ دق میں جو مبتلا ہیں
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں — حالی

کسمسا جانا:۔ بیزار ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

پھر میں سے خیال اس کا مجھے
کسمسا جائے ہم نشیں نہ کہیں — داغ

کسمسانا:۔ ایسا اظہار بیزاری جس میں رقت ہندی کی بھی جھلک ہو۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

غضب ہے لیتے ہی آغوش میں ہائے
وہ اس کا سانس لینا کسمسا کے — جرأت

کسمسانا:۔ (۲) ہلنا، جنبش کرنا، کسی کا ہاتھ کے جنبش کرنا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کسمسانا:۔ (۳) درد کے سبب سے اینٹھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسمسانا:۔ (۴) اکتانا، گھبرانا۔ لازم

(فقرہ) اتنی دیر میں تم کسمسا گئے۔

کسمسا کر مجھے بے چین ابھی سے نہ کرو
رات تو ہونے دو اے یار دل آرام تمام — بحر
(نور اللغات)

کسمسانا:۔ (۵) قابو سے نکلنے کی کوشش کرنا۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

راز اس میں ایسا جو ساقی بلوریں کو دبا
کسمسایا وہ بہت نازک بدن پر بل نہ کھا — امانت
حلقہ آغوش ہے یہ حلقہ گیسو نہیں
کسمسا کر ہو نہ جائے گی رہائی آپ کی — داغ

کسمساہٹ:۔ بے کلی، بے چینی، اضطراب۔ ہندی مونث۔

اب تو اپنی کسمساہٹ بڑھ گئی
تب بشنو ہم مجھے بہلا ہی کیا — (… عاشق)

کسم کا آزار:۔ ستو زچہ کے ہونے کا مرض، ہونے کے ساتھ۔ (عورتوں کی زبان)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کسم کے کھیت سے بنڈیا نکلا:۔ ایسے شخص اور بد چلن کہتے ہیں جس کے لباس میں سرخ اور سیاہ رنگوں کا امتزاج ہو۔ (فرہنگ آ.)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کس منہ سے:۔ (۱) کس طرح سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

(فقرہ) تمہاری عنایتوں کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں۔

وصل یار کو پوچھا ہے یہ کس منہ سے کہوں
ہے یہ وہ خواب کہ جس کی کوئی تعبیر نہیں — فدوی

کس منہ سے:۔ (۲) کس دلیل سے، کس جرأت پر، کس برتے پر۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب — ذوق

کس منہ سے:۔ (۳) کیا منہ لے کر، کیا ناک لے کر، کس قدرت پر، کس خوبی پر، کونسی بات پر، کس خوبی یا جوہر پر، کون سے ہنر سے۔ الخ تقسیم … (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ غیر فصیح ہے۔

کس منہ سے:۔ (۴) کون سے دل سے، کس حوصلہ اور جرأت سے، کس دوتی سے۔

ارشاد ہے میر آپ کا جو کچھ ہے بجا ہے
کس منہ سے یہ فرماتے ہو چاہ …

قول فیصل۔ یہ صرف غیر فصیح ہے۔

کس منہ سے کوسوں:۔ کلمہ تنفر، کون سی زبان سے، ہائے بد کردوں، کیا کہہ کر کوسوں، کیا خفا کروں، جوانی کو، کوسوں کس منہ سے نگوڑی کو … (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہو۔

کس منہ سے کہا تھا:۔ کیا سمجھ کے کہا تھا، وعدہ خلافی کے محل پر۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

(فقرہ) آج جو تم یہ کہہ رہے ہو کہ میں ایک پیسہ نہیں دے سکتا کل تم نے کس منہ سے کہا تھا۔

کسنا: ۱ کھینچنا، تاننا، جکڑنا، کھینچ کر باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمھیں بچھونا بچھانے سے پہلے چاہیے تھا کہ پلنگ کی ادوائن کس دو۔

کسنا: ۲ کس کے باندھنا، دبا کر باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے گٹھری میں گرہ کس کے نہیں لگائی اس لیے گٹھری کھل گئی اور گیہوں گر گئے

کسنا: ۳ تیغ اصیل کے پیچھے کو قبضے سے ملانا تلوار کو موڑ کر اس کی آزمائش کرنا۔

جوہر جو ہیں ہندی کے اس میں جو کسا ہو
پھرتوں کا ہو دونا ابھی شمشیر تمھاری — شعور

کسنا: ۴ کسی چیز کو ایسا کھینچ لینا کہ وہ ہل نہ سکے مضبوطی سے جکڑ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حلقہ اک بار میں اس کے اک کمر میں پڑ گیا
عقدہ جیسے نکلنے کے لیے کستا ہے مار [illegible]

کسنا: ۵ آدمی کو آزمانا، آزمائش کرنا، جانچنا، کسی سخت یا لائق کے کام میں آزمائش کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

چاندی سونے پہ چلنے والی ہوگی کوئی اور
میرا کھرا ہوں کس کے کندن ہی کسوٹی پہ مجھے — [illegible]

کسنا: ۶ کم تولنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسنا: ۷ لقا کبوتر کا اپنے سر کو دم تک کھینچ کر لے جانا۔ اردو صرف کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کسنا: ۸ پھینکنا، آواز کسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کو کھا جو ترے کوچے میں رہتے ہیں مدام
ہم پہ دن رات یہ آواز سے کسا کرتے ہیں — مصحفی

کسنا: ۹ سالن گلانے کے بعد اردیاں یا آلو وغیرہ چھلنی میں ڈال کر کسی بارگیر سے چلانا تاکہ ان میں سالن مل جائے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے اردیاں ڈال کر کسی نہیں اس لیے سب سفید ہیں اور کوئی مزا نہیں۔

کسنا: ۱۰ چاندی سونے کا کسوٹی پر گھس کر کھرا کھوٹا پرکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسنا: ۱۱ آدمی کو جانچنا، مشکل امور میں آزمانا۔ اردو صرف قریب بہ ترک۔

آزماتی تھی تجھ کو کستی تھی
میں ترے چھیڑنے کو ہنستی تھی — شوق

کسنا: ۱۲ بٹیروں کو تیار کرنے کے بعد بطور آزمائش دو دو چونچیں لڑانا۔ اردو صرف بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

کسنا: ۱۳ گھوڑے کی پیٹھ پر زین باندھنا، ہاتھی پر عماری اور ہودے کا باندھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جلد کس لائے اب لشکر گھوڑا
چوندے عمر سے رات دن گھوڑا — شفیق

کسنا: ۱۴ ایک مثلث کپڑا جس کو عورتیں مہندی لگانے کے بعد ہاتھ یا پاؤں میں باندھ لیتی ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

کسنا: ۱۵ پاری کا غلاف۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے اس گول کپڑے کو کہتے ہیں جس میں خوان مع خوان پوش باندھا جاتا ہے۔ وہ غلاف جس میں ڈوری پڑی ہو۔

کسنا: ۱۶ بستر باندھنے کا تسمہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسنا: ۱۷ پلنگ کسنے کی ڈوری، گٹھری باندھنے کا کپڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کسنا: ۱۸ خاصدان کا غلاف۔ اردو صرف قریب بہ ترک۔

کھول کر کسنا خاصدان وہیں
اس میں سے پان دو گلوریاں ہیں — عروج

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو: ایسی جگہ جہاں کوئی پرسان حال نہ ہو۔ اردو صرف عوام کی زبان

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو
ڈھائی ہو یا تین ہو یا پون ہو — [illegible]

کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من: میری انگلی کے ناخن کے سوا اور کوئی میری پیٹھ نہیں کھجاتا یعنی وقت پڑنے پر اپنے ہی کام آتے ہیں، غیر کام نہیں آتے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر قلیل الاستعمال ہے۔ (فرہنگ امثال)

کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست: میں نے کسی کو سیدھے راستے سے بھٹکتے نہیں دیکھا یعنی جو سیدھی راہ چلتا ہے وہ کبھی

جوہری الفاظ سخن کے ہیں پرکھنے والے
ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھے — داغ دہلوی

کسُور :۔ کسر کی جمع۔ ٹکڑے، حصے، اکائی کے حصے۔ عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسوڑا :۔ (بفتحتین) نصاب۔ عام بازاری زبان۔ (محاورات و مصطلحات منیر)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کسوڑا بفتح اول و دوم بولتے ہیں۔

کسوف :۔ (بفتحتین و واو معروف) سورج گہن۔ جب زمین اور سورج کے درمیان چاند آجاتا ہے سورج گرہن پڑتا ہے۔ عربی، مذکر۔ جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے نقطے کی نسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے تو وہ آفتاب کے ایک حصے کو زمین کے ایک حصہ سے چھپا لیتا ہے اور سورج گہن یا کسوف کہلاتا ہے اگرچہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ آفتاب کی روشنی جاتی رہی مگر درحقیقت زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے اور چاند کا سایہ اس کے اوپر آجاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مہر کو بھی کسوف ہوتا ہے
ماہ کو بھی خسوف ہوتا ہے — نظیر

کس وقت :۔ کس گھڑی، کب۔ اردو فصیح، رائج۔

کس دم نہیں ہوتا قلق ہجر سے مجھ کو
کس وقت مرا منھ کو کلیجا نہیں آتا — ذوق

کس و کو :۔ یار دوست۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں" مؤلف تائید کرتا ہے۔

کسُوں :۔ کنگھی آنکھ کا گھوڑا، ٹھپکا۔ اردو صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔ ممکن ہے سلوتریوں کی اصطلاح ہو۔

کس و ناکس :۔ ادنیٰ و اعلیٰ، خاص و عام، ہر شخص۔ فارسی، مذکر، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

کس و ناکس کو ڈبو کر ہوا اپنی مشہور
چھینٹ تجھ کو یہ زراچاہ زنخداں لینا — بحر

کسونجی :۔ (نون غنہ) ایک درخت کا نام۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کسی :۔ بڑا چوڑا پھاوڑا۔ ہندی، مونث۔ ۔۔۔۔ جو اکثر باغبانوں کے پاس ہوا کرتا ہے۔ بیلچہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی :۔ دو قدم کے برابر کا فاصلہ۔ ایک پیمانہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

کسے :۔ (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) کسی کے محل پر، کس کو، کس شخص کو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ زمانہ خراب ہے کسے اتنی فرصت کہ شہزادے صاحب کی دربارداری کرے۔

کسے :۔ کوئی شخص، کوئی آدمی۔ فارسی

کسے دید صحرائے محشر بخواب
چو مس لغت بیٹے زیر از آفتاب — سعدی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

کسی :۔ بیٹے تنکیر یا عمومیت کے لئے، کسی شخص سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈالا نہ ہے کسی نے کسی سے معاملہ
اپنے سے کھنچتا ہوں خجالت ہی کیوں نہ ہو — غالب

قول فیصل۔ جب ذیل معنی میں بھی اس کا استعمال ہے، کوئی چیز، کوئی آدمی، کوئی بات، کوئی ایک۔

کسی :۔ وہ شخص جس کا علم نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں جب پہنچا تو وہ کسی کا ذکر کر رہے تھے چونکہ مجھ سے چھپانا تھا اس لئے دوسری باتیں کرنے لگے۔

کسی :۔ (بکسر اول و یائے معروف) وہ شخص جس کا نام نہ لیں۔ قرینے سے اس کی طرف اشارہ ہو۔ بیشتر اور کبھی رقیب، کبھی عاشق، کبھی معشوق کی طرف اس لفظ سے اشارہ کرتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملنے کا تجھے رہتا ہے ارمان کسی کا
لینا جو نہیں نام کسی آن کسی کا — ظفر

کسیا جانا :۔ تانبے یا پیتل کے برتن میں رہنے سے کسی چیز کا مزہ بدل جانا۔ کسیلا ہو جانا، کساؤ آجانا، بگڑ جانا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی اور کے بھروسے نہ رہنا یا بھولنا :۔ بہت نہ اترانا، بہت نہ گھمنڈ کرنا۔ (فرہنگ اثر)

د. فعل لازم۔ کسی پر عاشق و مفتون ہونا۔

کہا جب ان سے تم پہ جان جاتی ہے تو کہتے ہیں
غلط تم پہ نہیں جانے کی طاقت آپ کی جاں ہے میرزا داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ محاورہ ابر شعر کوئی ربط نہیں ہے۔ جان دینا خود مستقل محاورہ ہے جس طرح مناسب ہو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا غالب

کسی پر چھری تیز رہنا یا ہونا:۔ کسی پر بس چلنا کسی پر گھڑی گھڑی ہاتھ صاف کرنا، کمزور پر قابو چلنا، کسی کو ذلیل اور کمزور سمجھ کر بات بات پر قصور دہ ٹھہرانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

رنج ہے چھری ادا غریب پہ ہوتی ہے سب کی تیز
چھیڑا صبا نے زلف کو مجھ پر عتاب ہے
مرزا بیگ خاں بیدل

کسی پر دم دینا:۔ ف۔ متعدی۔ کسی پر دلدادہ و شیدا ہونا، کسی کا عاشق زار ہونا، کمال محبت کرنا جیسے "وہ ان اپنے لال کے پر دم دیتی ہے" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کسی پر دیوانہ ہونا:۔ ف۔ لازم۔ اس کے عشق میں مخبوط و سودائی ہونا، کسی پر فریفتہ ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ دیوانہ ہونا ہے ہر طرح استعمال ہو سکتا ہے۔

کسی پر گرم ہونا:۔ ف۔ لازم۔ اس پر غضب اور خفا ہونا، جھنجھلانا۔

بظاہر گو نہ مجھ پر گرم ہو وہ سنگدل لیکن
ظفر یہ جانتا ہوں میں نہاں ہے آگ پتھر میں ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ گرم ہونا ہے۔ شعر سے اور محاورہ سے خاص تعلق نہیں۔

کسی پر مرنا:۔ ف۔ فعل لازم، دیکھو کسی پر جان دینا یا جان جانا۔

سیفا لا پرستش تو رہنے لگے حسینوں پر
نہیں تو موت ہی آئی تھی اپنے بدلے لاعلم
جان اٹکی ہے مری پر جبکے اٹکا دل مرا سنجھو
ہو گیا مرنا بھی مشکل آپ پر مر کر مجھے
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ مرنا ہے شعر سے اور محاورہ سے کوئی خاص تعلق نہیں۔

کسی پر ہاتھ رکھنا:۔ دلاسا دینا، تسلی بخشنا، کسی کا حامی و مددگار ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رات ساری مجھے دو نوں کی تسلی میں کٹی
ہاتھ دل پر سے اٹھایا تو جگر پر رکھا عاشق

کسی پہلو:۔ کسی طرح، کسی طور۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کروٹیں سیکڑوں لیں سیکڑوں پہلو بدلے
چین سے درد نہ بیٹھا کسی پہلو دل میں راسخ

قول فیصل۔ کسی پہلو چین نہ آنا بھی بولتے ہیں۔

جب کسی پہلو نہ چین آتا تھا
گھر سے چھپ چھپ کے نکل جاتا تھا مرزا رسوا

کسی جگہ کو سر پر اٹھا لینا:۔ نہایت شور و غل کرنا، واویلا مچانا، بچوں کا غل مچانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہلا نا ہوں فلک کو بعد مردن دل کے نالوں سے
لحد میں پاؤں پھیلا کر زمیں سر پر اٹھائی ہے
امانت لکھنوی

کسی چیز پر آنکھ نہ ٹھہرنا:۔ کسی چیز کی آب و تاب اور چمک، کسی چیز میں ایسی تڑپ اور چمک جس پر آنکھ نہ ٹھہر سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ محل صرف چمک یا تڑپ کی وجہ سے اگر کسی چیز پر آنکھ نہ ٹھہر سکے تو یہ آنکھ کا قصور ہے نہ کہ اس شے کا۔

کسی چیز پر دل چلنا:۔ ف۔ فعل لازم۔ اس پر مائل و راغب ہونا، کسی چیز کا جی للچانا، کسی چیز کو نہایت چاہا جانا۔

ناصح ملک میں جا آتا ہے تاب کو سود اگر
چلا دل اپنا نہیں زلف مشکبو کی طرف ظفر شکوہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ خاص دلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی چیز پر لات مارنا:۔ ف۔ فعل متعدی۔ کسی چیز کو پاؤں سے دھکا دینا، کسی چیز کو ٹھکرانا، کسی چیز کو چھوڑنا یا خاطر میں نہ لانا، جیسے "اس نے اپنے رزق پر آپ ہی لات ماری یعنی نوکری چھوڑ دی" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

کسی چیز پر نہ تھوکنا:۔ ف۔ فعل متعدی۔ اسے خاطر میں نہ لانا، کسی چیز سے نہایت کراہ اور نفرت ظاہر کرنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے جو اس طرح بولتی ہیں۔ "میں بھلا اس سے کیا لوں گی، خاک تو اس کی چیز پر تھوکتی بھی نہیں ہوں"

کسی چیز پر ہاتھ نہ رکھنے دینا:۔ ف۔ فعل متعدی، گرانی کے باعث اس چیز کو نہ چھونے دینا، زیادہ قدر و مانگ کے باعث کسی چیز کو

قولِ فیصل۔ بعض فصحا "سے" کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال کرتے آئے ہیں۔

کسی طرح سے اجازت نہ جب ہوئی حاصل —
کھڑے کھڑے چلے دلبند میاں علی بے دل عیش

کسی طرح باہر نہ ہونا:— کامل مطیع ہونا، نفی کے محل پر۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل میں وہ کدورت مجھ سے کہتے ہیں
میں کسی طرح تم سے باہر ہوں رانج

کسی طرف کا نہ رہنا:— مجبور ہو جانا، چار ہو جانا، کہیں کا نہ رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ میری بچی کو اگر شیر یا بھیڑیا کھا جاتا تو کسی طرف کی نہ رہتی۔ (طلسمِ ہوشربا)

کسی طور سے:— کسی طرح سے، کسی عنوان سے، کسی طریقے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کی تسکین کسی طور سے ہو
کیا عجیب ہے کہ اسی طور سے ہو مرزا رسا

کسی عنوان:— کسی طرح، کسی صورت۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

پڑھتا نہیں خط غیر مرا وال کسی عنوان
جب تک کہ عبارت میں تصرف نہیں کرتا ذوق

کسی قابل نہ رکھنا:— مفلس کر دینا، بے کار کر دینا، رسوا کر دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

کر دیا اپنے بیگانوں میں رسوا دل مجھے
اس نگوڑے نے نہ رکھا اب کسی قابل مجھے جافظ

کسی قدر:— (قدر بفتح اول و دوم) ذرا سا، تھوڑا سا، کچھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- رات بھر درد گردہ میں مچھلی کی طرح تڑپتا رہا، اس وقت کسی قدر درد میں کمی ہو جائے۔

کر رہا ہوں۔

کسی قدر:— کتنا ہی، بہت کچھ، زیادہ سے زیادہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ کمینہ بڑا بے وفا ہے اس کے ساتھ تم کسی قدر سلوک کیا جائے مانتا نہیں۔

کسی کا:— کسی شخص کا، کسی ایسے کا کہ جس کو جانتے نہ ہوں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ آؤ کہ بیمار تمھارا تو نہیں ہے
رکھا ہے جنازہ سرِ بازار کسی کا تعشق

کسی کا:— دوسرے کا، غیر شخص کا، اور کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عزیز و مرے آگے حضرت ذکر و بار
نہ لانا کسی کا نہ لانا کسی کا ظفر

کسی کا:— (کنایۃً) اپنا، ہمارا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

مر جائے یا کچھ ہو گئے، عیاں کسی کا
دنیا میں نہیں کوئی مری جان کسی کا ظفر

کسی کا:— (کنایۃً) معشوق کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں باغ میں ہوں طالبِ دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان میں رخسار کسی کا تعشق

کسی کا بس نہیں چلتا:— کسی کی پیش نہیں جاتی، کسی کو قابو نہیں ملتا۔ اردو، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ موت ہی دنیا میں ایک ایسی چیز ہے کہ جب آ جاتی ہے تو جانے والا چلا جاتا ہے کسی کا بس نہیں چلتا۔

کسی کا پردہ پوشیدہ ہونا:— (فعل لازم) پردہ ڈھکنا، عیب چھپنا، بات رہ جانا، مر جانے سے عزت رہ جانا، کسی بدنام آدمی کا

جہان سے اٹھنا۔

شرر کا پردہ ہی پوشیدہ ہوا خوب ہوا
خدا ہی جانے وہ رسوا کہاں کہاں ہوتا شرر

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی کا پھیلنا:— کا۔ فعل متعدی اس کا بکھرنا، مچلنا، ضد کرنا، ہٹ کرنا، اڑنا، اصرار کرنا، اڑ پکڑنا۔

کسی کا پھیلنا:— طول پکڑنا، وسیع ہونا۔

نہ سنبھلا سنبھالے سے پال اشک دل
یہ پھیلا کہ طوفاں بپا ہو گیا ظفر

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ سوائے وسیع ہونے کے معنی کے کسی معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی کا درد ہونا:— درد مندی کرنا، کسی کی غمخواری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی کا درد ہوتا ہے کسی کو کب زمانے میں
کہ جام دگل ہی خنداں شیشۂ ڈبل کے پیوند منیر

کسی کا دھن کوئی کھائے، پاپی کا مال اکارت جائے:— کمائے کوئی، اڑائے کوئی، بخیل آدمی کے مال و دولت کا یہی انجام ہوتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کسی کا دیا کھانا، کسی کا دیا نہیں کھاتا:— (کنایۃً) کسی کا محتاج نہیں، دست نگر نہیں۔ اہلِ دہلی کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں یوں بولتی ہیں۔

"کسی کا دیا نہیں کھاتے"۔ "ہم کسی کا دیا کھاتے ہیں؟"

کسی کا کچھ نہیں جاتا: ۔ کسی کا کچھ نقصان نہیں ہوتا، کسی دوسرے کے لئے کوئی برائی نہ ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

ہم جان سے جاتے ہیں البتہ ہیں کسی کی
اپنا ہے ضرر کچھ بھی کسی کا نہیں جاتا — داغ

کسی کا کچھ نہیں چلنا: ۔ کسی کا بس نہیں چلنا، کسی کے اختیار میں نہیں، قابو اور اختیار سے باہر ہے۔ اردو مصرف، قریب متروک۔

کسی کا کچھ نہیں چلتا جب وہ ٹھگ چلتا ہے
نکلتا ہے جو وہ گھر سے قدم تن سے نکلتا ہے — نکہت

قول فیصل۔ اب اس محل پر کسی کا بس نہیں چلنا، بولتے ہیں۔

کسی کا کشتہ ہونا: ۔ اردو، فعل لازم۔ اس کا فریفتہ ہونا، مفتون ہونا، کسی کا مرنا، کسی کا مفتون ہونا۔

کشتہ میں جو اپنی دُرِ دندان پری کا
گر غسل بھی دینا تو مجھے آبِ گہر سے — عارف

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام بول چال سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس کو اصطلاح شعرا کہنا مناسب ہوگا۔

کسی کام کا نہ ہونا: ۔ بے کار محض ہونا، عضو معطل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اس نے جانے کیا کیا لے کر
دل کسی کام کا نہیں ہوتا — مومن

کسی کام میں زور دینا: ۔ کسی کام سے عاجز ہو جانا، تنگ آ جانا، ہمت ہار دینا، تنگ جانا، جی چھوڑ دینا۔

اجالی گریہ میں کہہ رہا یار نے کہا
اسے دور کسی سے عشق میں دم تو ڑ دیا — قابل

کسی کام میں ہاتھ ڈالنا: ۔ کسی کام کو اختیار کرنا، کسی کام کو کرنا۔ اردو مصرف فصیح رائج۔

محل صرف۔ جب تک انسان کو اچھی طرح واقفیت نہ ہو اس وقت تک کسی کام میں ہاتھ نہ ڈالے ورنہ شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

کسی کا منہ تکنا: ۔ کسی بات کا منتظر ہونا، سننے کا آرزومند ہونا، کسی بات کا متمنی ہونا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

اعجاز منہ تکے ہے ترے لب کے کام کا
کیا ذکر یاں مسیح علیہ السلام کا — میر

کسی کا منہ دیکھنا: ۔ عاجزی کے ساتھ کسی کا منہ دیکھنا۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کمبخت جوان ہو گیا نہ محنت کرتا ہے نہ پڑھتا ہے امتحان میں ہر کسی کا منہ دیکھتا ہے۔

کسی کا منہ کالا کرنا: ۔ ہندی، فعل متعدی۔ کسی سے بیزار خفا ہو کر متنفر ہو کر ترک ملاقات کرنا، کسی کی دوستی سے باز آنا، کسی کو نالائق سمجھ کر ملنا جلنا چھوڑ دینا۔

نہیں شام جدائی کی سحر ہے
بس اب کالا کرو خورشید کا منہ — معروف

۲۔ کسی کو بے عزت کر کے نکالنا (۳) کسی کو بدنام کرنا، رسوا کرنا، کلنک لگانا (۴) کسی کے منہ کو سیاہی لگا کر سوانگ بنانا۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں زیادہ بولتی ہیں مگر سنا ہے مرد بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کسی کا کلمہ بھرنا: ۔ اردو، فعل متعدی (۱) کسی کا نہایت مطیع ہونا، کسی کا از حد معتقد ہونا، کسی کو اپنا دین و ایمان اور پیشوا سمجھنا، کسی پر ایمان لانا۔

(۲) کسی کو ہر وقت یاد کرنا، کسی کی یاد میں رہنا، کسی کو ہر وقت چپکے یا رٹتے رہنا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ممکن ہے دہلی میں کبھی بولتے ہوں۔

کسی کا کلمہ پڑھنا: ۔ کسی کی اطاعت کرنا، کسی کا دل سے دم بھرنا، کسی کا ہر وقت ذکر کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کلمہ وہ بت پڑھے گا امانت کا روز شب
کر دے گا اپنا فضل جو کردگار کچھ — امانت

کسی کا کیا: ۔ کسی کا خطا نہیں، کسی کا دخل نہیں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع کسی کا کیا مری قسمت کا یہ بگاڑ ہو — اد بکنو

کسی کا کیا جاتا ہے: ۔ کسی کا کیا نقصان ہوتا، کسی کا کچھ ضرر نہیں ہوتا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کہ دینے سے حسینوں کو دل جو دیدیتے
ہماری جان چھٹتی کسی کا کیا جاتا — شرف

کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے: ۔ کسی کا نقصان ہو اور دوسرا فائدہ اٹھائے۔ کوئی مصیبت میں گرفتار ہو دوسرا خوش ہو۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وائے بیدردی کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے۔ (فسانۂ آزاد)

کسی کا لہو پینا: ۔ اردو فعل متعدی۔ کسی کو ہلاک کرنا، کسی کو جان سے مارنا، جان لینا، ذبح کرنا، قتل کرنا۔

سچ بتا تو مجھے سو بار خدنگ قاتل
ہو کسی کس کا ہے لگا دہن سرخ ترا نعیر

۲- عوام - عاجز کرنا ، تنگ کرنا ، جان کھانا ، جیسے اس نے تو مارا ہو پی لیا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - معنی نمبر ۲ عاجز کرنا اور تنگ کرنا کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کسی کا ہو رہنا :- کسی کا ہو کے رہنا کسی سے وابستہ اور متعلق ہو جانا ، کسی کا مطیع و فرماں بردار ہو جانا -

بہتر کو جائیے پاس دل لے کر رکھیے
کسی کا ہو کے رہے یا کسی کو کر رکھیے ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ پورا محاورہ یہی اسی طرح ہے جس طرح ناسخ نے نظم کیا ہے - باختصار نظر کسی کا ہو رہے یا کسی کو کر رکھیے کسی کا ہم خیال ہو جائے یا کسی کو اپنا ہم خیال کرے - انشا کا شعر بھی اس کا موئید ہے مگر انھوں نے لفظ محاورے کو شعر میں صرف کیا ہے -

اپنی خیر کہا ہمارا اک ذرا سن تو رہو
کر رکھو اپنا کسی کو یا کسی کے ہو رہو انشا

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے -

کسی کا ہونا :- کسی کا ساتھ دینا ، ہمدرد ، کسی کا ہو جانا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

محبت آدمی کو آدمی سے بھی جاتی ہو
جو کر رکھتے تو کیا کوئی کسی کا ہو نہیں سکتا درخشاں

کسی کو :- ہندی مفعول (۱) کے یا (۲) شخص مطلوب ، محبوب کو ، معشوق کو -

بنتے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بیکسی سے ہم مومن

(نور اللغات)

قول فیصل - یعنی مشرقی شعرا کی خاص اصطلاح ہے -

کسی کو اپنا کر رکھنا :- کسی سے ایسے تعلقات بڑھانا کہ وہ اپنا ہو جائے - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

محل صرف - ہر انسان کا فرض ہے کہ جس کسی سے ملے اس خلوص سے ملے کہ اس کو اپنا کر رکھے -

کسی کو اڑانا :- ہندی - فعل متعدی اس کی بات کو ہنسی میں ڈال دینا - بہکانا دھوکا دینا ، لطائف الحیل سے ٹال دینا -

یہ اسی کی تبسیم کا کل ہے
اے صبا کیوں ہمیں اڑاتی ہو نسیم

یہ سن شاہزادی ہنسی کھل کھلا
کہا کیوں اڑاتی ہو کجم النسا میر حسن

۲- کسی عورت کو بھگانا ، بہکا کر لے جانا ، ورغلا کر نکال لے جانا ، غائب کر دینا -

رقیبوں نے جو دیکھا یہ اڑا کر لے چلا اس کو
پکارا یہ کوئی کیا ہوا اندھیر آندھی میں نظیر

۳- (بازاری) کسی غیر عورت سے صحبت کرنا ، مجامعت کرنا ، صحبت داری کرنا -

(فرہنگ آصفیہ ، نور اللغات)

قول فیصل - معنی نمبر ۱ میں اب کوئی نہیں بولتا معنی نمبر ۲ میں بھی قریب قریب متروک ہو بازاری لوگ کبھی کبھی بول دیتے ہیں زیادہ تر اس محل پر اڑا لے کی جگہ بھگا لے بولتے ہیں - معنی نمبر ۳ میں جو بالکل بازاری زبان ہے اب کوئی نہیں بولتا -

کسی کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا :- ہندی فعل متعدی -

(۱) بالکل خاطر میں نہ لانا ، کسی پر مطلق نظر توجہ نہ ڈالنا ، نہایت بے پروائی اور استغنا ظاہر کرنا ، ذرا آنکھ بھر کے نہ دیکھنا

جب سے دیکھا ہے ترے ابرو کو ہم نے رجبیں
ماہ نو کو آسماں پر آنکھ اٹھا دیکھا نہیں بسمل نظر

۲- نہایت شرم والا ہونا ، لحاظ و شرم کے باعث آنکھ سامنے نہ کرنا ، جیسے " ایسا نیک آدمی ہے کہ کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا "

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - معنی نمبر ۱ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی نمبر ۲ میں اس طرح بولتے ہیں کہ بیچارہ ایسا جوان صالح ہے کہ آج تک اس نے محلے کی کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھا

کسی کو بینگن بیائے کسی کو ان بیچے :- ہندی کہاوت - کسی کی کوئی چیز راس ہے اور کسی کو ناموافق - ایک شے کسی کو فائدہ کرتی ہے کسی کو ضرر پہنچاتی ہے ، کسی کو مفت کا مال پچتا ہے کسی کو نہیں پچتا -

بیائے کے لغوی معنی نفاخ اور ریاح پیدا کرنے والا یعنی بادی چیز کے ہیں کیونکہ یہ لفظ وادھین ہرات مشتق ہے - ان کے لفظی مفہوم کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کو تو بینگن صرف ریاح پیدا کرتے ہیں مگر دوسرے کو سرے سے ہضم ہی نہیں ہوتا ہے)

(نور اللغات)

قول فیصل - یہ مثل کبھی کبھی عوام او دھو بیتیں

بولتی تھیں اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کسی کو خیال میں نہ لانا: — کسی کی پروا نہ کرنا، کسی کو کچھ نہ سمجھنا، کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا، کسی کی طرف توجہ نہ کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مغرور تو کسی کو نہ لایا خیال میں
حق ہے کہ حالی ایسا ہو سردار کا دماغ — ظفر خاں

کسی کو دم دینا: — دھوکا دینا۔
قول فیصل۔ ان معنی میں صرف عورتیں بولتی ہیں۔

کسی کو رونا: — کسی کے مرنے پر رونا، کسی کے غم میں آنسو بہانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

عاشق مردہ ہے شاید کہ چراغ مردہ
نہ تو رویا کوئی مجھ کو نہ کفن مجھ کو دیا — آتش

کسی کو کسی کی خبر نہیں: — بے ہوشی اور غفلت کا عالم، کسی جماعت میں بے ہوشی کا طاری ہونا، ایسی جگہ جہاں بہت سے لوگ ہوں اور ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

میخانہ یہ خرابۂ عالم اگر نہیں
پھر کس لیے کسی کو کسی کی خبر نہیں — ناسخ

کسی کو کیا پڑی ہے: — کسی کو کیا غرض ہے، کیا پروا ہے، کیا آفت ہے۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

تری خاطر گرے قدموں پہ ان کے
جلیل ایسی کسی کو کیا پڑی ہے — جلیل

کسی کے کہتے نہیں: — کیا وقعت رکھتا ہے، بے وقعت ہے، کوئی منزلت نہیں۔

محشر کا نہیں کیا غم عصیاں کے کہتے ہیں
پٹنے پہ دولت ہوگی، میزان کے کہتے ہیں — صبا

کسے کہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد: — جو شخص کرتا ہی نہیں رکھتا وہ دامن کہاں سے لائے گا۔ جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھتا ہو اس سے امید رکھنا بیکار ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے یہ معنی بھی لکھے ہیں: مفلس ہو مگر سوال کی عادت نہیں۔ یہ معنی سمجھ میں نہیں آتے۔

کسی کی آگ میں پڑنا یا گرنا: — ہندی فعل لازم۔ دوسرے کی بلا اپنے سر لینا، اور کی مصیبت میں شریک ہونا، ہمدردی کرنا، دوسرے کی مصیبت کا ساتھ دینا۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صحیح محاورہ پرائی آگ میں جلنا ہے کسی کا شعر ہے کہ
ع پرائی آگ میں جلنا بھی کوئی جلنا ہے
مؤلف تائید کرتا ہے مگر یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کسی کے آگے کان پکڑنا: — سب سے بڑا کر تسلیم کرنا، جگت استاد ماننا، سرمانا آنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

دیکھ کر حسن وہ بالے کا تبھی پکڑے کان
شمع رو مہر لقا سب آتش خوباں کے آگے

کسی کی آئی آنا: — کسی کی موت لگ جانا، دوسرے کی موت اپنی ہو جانا جیسے کسی کی آئی مجھے آجائے۔ دوسرے کی موت مجھے لگ جائے، نہایت غصے اور تکلیف کی حالت میں اپنے آپ کو مٹا دینے کا فقرہ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہوتے اس مصیبت میں دوسرے ہی شخص کی موت میری موت ہو کر لگے تاکہ اس عذاب اور تکلیف سے نجات ملے۔
(لغات النساء)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے بولتی ہیں کہ آئی کسی کی آئی مجھ کو آجائے یہ اس وقت بولتی ہیں جب انتہائی رنج سے جان سے بیزار ہو جاتی ہیں۔ اسی محل پر کسی کی آئی بھی بولتی ہیں۔

کسی کی بات اونچی ہونا: — ہندی فعل لازم۔ کسی کی بات کا دل نشین ہونا، بول بالا ہونا، کسی کی بات کا عزت و فروغ پانا۔

تیرا اور صاف بالا ہے جو اپنا بول بالا ہے
کسی کی بات اپنی بات پر اونچی نہیں ہوتی — ظفر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام لکھنؤ کی زبان ہے جو کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

کسی کی بات رکھنا: — کسی کی بات کا یقین کرنا، کسی کی بات کو صحیح مان لینا، اس کی بات کا خیال کرنا۔ اردو، عام اور عورتوں کی زبان۔

جاؤ خاطر کی ...
ہے وہ ... — ظفر شاہ

کسی بات میں جان نہیں: — ہر فن مولا، ہر کام میں مستعد۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ ہر فن مولا کے معنی میں شاید ہی کوئی بولتا ہو ہر کام میں مستعد کے معنی میں عورتیں اس کے لئے بولتی ہیں جو ہر چھوٹے سے بڑے کام کو کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اچھے محل پر اس کا استعمال کم ہے جیسے تم بے کار شکایت کرتی ہو کہ جا کھیلتے ہیں وہ کسی کام میں بند نہیں۔

کسی کے پاس جا کر نہ پھٹکنا :- ہندی، فعل لازم۔ بالکل پاس نہ جانا، ذرا خبر نہ لینا، کسی سے نہایت دور اور متنفر رہنا، گریزاں رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں صرف کسی کے پاس نہ پھٹکنا بولتی ہیں۔

کسی کے پاس نہ پھٹکنے پانا :- ہندی، فعل لازم۔ اس قدر دسترس یا مقدور یا تاب و طاقت نہ ہونا کہ اس تک جا سکیں۔ کسی شخص تک جانے کی نہایت بندش اور نگرانی ہونا۔

کون اس پاس بھلا جا کے پھٹکنے پاوے
چشم حیرت سے جسے کوئی نہ تکنے پاوے سرور

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محاورہ نہ پھٹکنا ہے جسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کسی کے پالے پڑنا :- کسی کے قابو میں آنا، کسی سے واسطہ پڑنا۔

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
ٹک نظر گل دیکھنے کے تئیں ہیں لالے پڑے میر تقی

کسی کے پھٹے میں پاؤں ڈالنا :- دخل در معقولات دینا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ بالکل عوام کی زبان ہے خواص نہیں بولتے۔

کسی کے ٹکڑوں پر پلنا :- بغیر کسی حق کے دوسروں کی روٹیاں کھانا، غربت کی وجہ سے دوسرے کی روٹیاں کھانا، مفت کی روٹیاں توڑنا، دوسرے کے گھر کھانا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کسی کی جان سے دور رکھنا :- اردو فعل متعدی (عو) جب کسی مردہ شخص کا ذکر اپنے کسی دوست یا عزیز سے کرتے ہیں تو بطے یہ فقرہ از راہ توہم زبان پر لاتے ہیں تاکہ اس کے مرنے کا اثر اس تک نہ پہونچے یعنی خدا تمھیں زندہ رکھے۔ اس مرنے والے کی یہ عادت یا یہ قول تھا، یا تمھاری جان سے دور، فلاں شخص انتقال کر گیا وغیرہ وغیرہ

مرے مرنے کی خبر غیر کو یوں دیتے رہیا
مر گیا وحشت جانباز تری جان سے دور وحشت

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے ایسے محل پر آپ کی جان سے دور، تمھاری جان سے دور وغیرہ وغیرہ بولتی ہیں۔

کسی کے حال پر رونا آنا :- اردو فعل لازم۔ اس کی کیفیت یا حالت سے دل کڑھنا، رحم آنا، ترس آنا، خوف خدا معلوم ہونا، افسوس آنا، تاسف ہونا۔

مجھے رونا نہ اپنے حال پر کس طرح سے آوے
نوازش برق بھی سنتی ہو میری بیقراری پہ شاہ نصیر

قول فیصل۔ شعر اور محاورہ میں مطابقت نہیں۔ مرتب اول الذکر سے اس کا استعمال ہوتا ہے جو فصیح و رائج ہے۔

کسی کی حالت دیکھ کیوں جلے اپنی جان پر تمام رنج اثر

قول فیصل۔ ایک تو عام طور سے اس طرح بولتے نہیں دوسرے یہ معنی اس سے پیدا نہیں ہوتے۔

کسی کے حق میں کانٹے بونا :- کوئی ایسی برائی کرنا کہ اس کو کسی نہ کسی طرح کا نقصان پہونچے، کسی کے لئے کنواں کھودنا، کسی کے واسطے برائی پیدا کرنا، کسی کی طرف سے دوسرے کے دل میں برائی پیدا کرنا، کسی کو کسی کی طرف سے بدگمان کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

عدو نے نیش زنی کی آپ سنتے ہیں وہ کہتا ہے
کہ جب آناوت کا کانٹے ہمارے حق میں بو جانا داغ

کسی کی خبر کو آنا یا جانا :- اردو فعل لازم۔ عیادت کو آنا، بیمار پرسی کو آنا۔

گھر سے چلے وہ آتے ہیں میری خبر کو آج
سو سو دعائیں دیتا ہوں آہ سحر کو آج مؤلف

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کسی کی خبر لینا :- کسی کے ساتھ سلوک کرنا، کسی شخص کی خبر گیری کرنا، خبر گیراں ہونا، سلوک ہونا، مدد کرنا۔ اردو صرف، فصیح و رائج۔

خبر لو خبر ہیں اس ناتواں کی
ابھی عمر بڑھ جائے قضا کی داغ

کسی کی خبر لینا :- کسی کو سزا دینا، تادیب کرنا، مارنا پیٹنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

خبر لوں گا میں تیری خوب واعظ
جو تو نے بار بار آ کر ستایا!

(فرہنگ آصفیہ)

کسی کی خبر لینا:۔ کسی کی مزاج پرسی کرنا۔ عیادت کو جانا۔ کسی کے دکھ درد کو پوچھنا۔ مزاج کی خیریت دریافت کرنا۔ خبر سلامتی لینے جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی کی خصوصیت کے ساتھ نہیں بولتے۔

کسی کے خون (لہو) کا پیاسا ہونا:۔ کسی کی جان کا دشمن ہونا۔ کسی کے درپئے قتل ہونا۔ کسی کی جان کا انتہائی دشمن ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

پیاسا تھا مدتوں سے لہو کا مرے سو آج
سیر اب خوں سے خنجر خونخوار ہو گیا (فصیح)

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کسی کے دل میں جگہ لینا:۔ کسی کے دل میں گھر بنانا۔ اس کے دل میں جگہ کرنا۔ کسی کو اپنی محبت اور وفاداری کا قائل کر دینا۔ اردو صرف فصیح۔

برباد ہو کے یار کے دل میں کی جگہ
آباد کر گئیں مری بربادیاں مجھے (نیاز)

کسی کی دھول اڑا دینا:۔ ہندی، فعل متعدی۔ مسمار اور برباد کر دینا۔ خاک اڑا دینا۔ خاک میں ملا دینا۔ نیست کر دینا۔ گرد باد کر دینا۔

غفلت پہ اپنی اس قدر اے آسمان پھول
چاہیں تو اک دم میں اڑا دیں تری دھول
دل نے وہ آگ عشق کی سینے میں کی قبول
دوزخ بھی جلے نعرہ ہل من مزید بھول
واں گر رہو کو شہر افشانیوں میں سم
(فرہنگ آصفیہ) بندہ خستہ سالک دہلوی

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خاص طور سے ان معنی میں نہیں بولتے۔ دھول گرد و غبار کے معنی میں عوام اور عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کسی کی روح پیاسی تھی:۔ اردو محاورہ۔ جب پانی کا بھرا ہوا مٹکا از خود ٹوٹ جاتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

خالی اب شیشے ہاتھ سے تیرے جو ہو گرا
کس تشنہ کی شاید روح پیاسی یاں بھٹکی پر

نفس اللغات (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کا خیال ہے جو موقع محل پر بول دیتی ہیں۔

کسی کے سامنے چراغ نہ جلنا:۔ کسی بڑے کے مقابل میں ترقی نہ کر سکنا۔ زبردست کے آگے پیش نہ چلنا۔ اچھے کے آگے ادنیٰ کو فروغ نہ ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

روشن عجب ہے عارض پر نور کا چراغ
جلتا ہے اس کے سامنے کب حور کا چراغ (عاشق)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ محاورہ اصل میں کالے سانپ سے لیا گیا ہے کیوں کہ اس کی نظر کی تیزی یا پھنکار چراغ کو جلتا نہیں رہنے دیتی۔ مؤلف کے نزدیک ایسا نہیں۔ بلکہ دونوں اپنی اپنی جگہ مستقل ہیں۔

کسی کا مصرع ہے:
چراغ سامنے کالے کے جل نہیں سکتا

کسی کے سر مارنا:۔ کوئی چیز کسی کے زبردستی گلے لگانا۔

سر وقد کا ترے سودا جو ہوا ہے قمری
میرے سر مارنے کو طوق گلو آتی ہو (ذوق)

کسی کے سر ہونا:۔ اردو، فعل لازم۔ (۱) کسی کے پیچھے پڑنا۔ کسی کے درپے ہونا۔ کسی کام کے انجام دینے کے لیے کسی شخص سے متواتر کہنا سننا۔
(۲) کسی کے ذمے پڑنا۔ کسی پر پھنسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس میں اہل لکھنؤ عام طور سے بولتے ہیں۔ معنی ثانی میں شاذ ہی کوئی بولتا ہے۔

کسی کی طرف رخ نہ کرنا:۔ اردو فعل متعدی۔ کسی سے شرمندگی کے باعث آنکھ نہ ملانا۔ منہ سامنے نہ کرنا۔ کسی کے قابل نہ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ انتہائی نفرت اور بیزاری کے محل پر بولتے ہیں جیسے میرے ان کے لڑائی ہوئی ہے۔ بات کرنا تو کجا میں ان کی طرف رخ بھی نہیں کرتا۔

کسی کی طرف رخ نہ ہونا:۔ اردو فعل لازم۔ کسی سے شرمندہ ہونا۔ کجا جھینپنا۔ کسی کے سامنے آنکھ چار نہ ہونا۔

رو کش خود تنوں سے ازل سے ہیں شعلہ رو
سوئے زمیں رخ نہ ہوا آفتاب کا (افلاطون) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کسی کے کہنے پر جانا:۔ ہندی فعل لازم۔ کسی کی باتوں پر جانا۔ واقعہ تا کسی کی باتوں پر کیونکر جاتا ہے۔

میر آؤ بتانے جو تم کسی کے کہنے پر گئے جر
(نفس اللغات)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کسی کے کئے میں گھی گھڑے، کسی کے کئے میں پتھر پڑے:۔ ہندی محاورہ۔ کوئی قسمت والا ہوتا ہے اور کوئی بدنصیب۔ کوئی اچھا پھل پاتا ہے اور کوئی برا۔ کوئی راج کرتا ہے۔ کسی کو سوکھے ٹکڑے بھی میسر نہیں ہوتے۔

کسی کے گھی گھڑے، کسی کے پتھر پڑے:۔ کسی نے اچھا پھل پایا۔ کسی نے برا۔ کسی کو گیہوں میسر آیا کسی کو جو بھی نہیں ملتے۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اس طرح یہ مثل شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کسی کے لتے لینا:۔ اردو (فعل متعدی) اسے لتاڑنا، بحث و گفتگو میں عاجز اور قائل و معقول کرنا، کسی کو خوب جھڑجھڑانا، کسی کو خوب کھڑکھڑانا، ملامت و سرزنش کرنا۔ تنگ کرنا، آڑے ہاتھوں لینا۔

میں وہ مجنوں ہوں کہ صحرا کے مرے خار و خسک
دامن برق کے بھی لتے لیا کرتے ہیں
آفریں صد آفریں دست جنوں
خوب ہی لتے لیے پوشاک کے — آتش

ہر جا ہر جا مریض عشق
خوب لتے لیے مسیحا کے — مؤلف

(اصل میں لتے لینا کے معنی کپڑے اتارنا اور ننگا کر دینا ہیں۔ یعنی اس قدر بحث میں عاجز کیا کہ آگے اسے کوئی دلیل باقی نہ رہی، گویا دلیل و برہان سے ننگا ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ نظا اہل لکھنؤ کبھی استعمال کرتے تھے۔ اب کوئی نہیں استعمال کرتا۔ عام بول چال میں عوام اور عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ علمائے لکھنؤ نے اس کے استعمال کو مکروہ سمجھا ہے۔

کسی کے لینے دینے میں نہ ہونا:۔ ہندی۔ فعل لازم کسی سے غرض اور سروکار نہ رکھنا۔

کسی کے نہ لینے نہ دینے میں تھے
غریبوں کو ناحق ستا کر چلے — میر سوز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ہندی نہیں بلکہ یہ اردو صرف ہے۔ اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کسی کی مٹی خراب ہونا:۔ کسی کی نہایت بے قدری بربادی اور تباہی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر تازہ گو بھی اپنی جگہ لاجواب ہے
ہر دور میں شعر کی مٹی خراب ہے — پیر عشق

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہوتا ہے یعنی تباہی و بربادی۔

جب قدر حسین کے قابل تھا قدسیوں
جنت میں لا کے کیوں مری مٹی خراب کی
محشر امروہوی

کسی کی مٹی عزیز ہونا:۔ مٹی ہوا ہونا، مٹی ٹھکانے لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس کے خنجر سے ہماری ہو گئی مٹی عزیز
ہوں شہید خلق میں جو کشتۂ فولاد تھا — (ذوق)

کسی کے مقابل ہونا:۔ اردو فعل لازم، لڑنے کے ارادہ سے کسی کے سامنے ہو جانا، آمادۂ جنگ ہونا۔

اہل وحشت کو بری سوزش سے لازم ہے حذر
کیا وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں کے مقابل ہو گیا
شیفتہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ مقابل ہونا ہے (کسی کے) کی قید نہیں۔

کسی کے منہ پر چڑھنا:۔ ہندی فعل لازم، اس کی برابری کرنا، اس کے مقابل ہونا۔

چمن میں باغباں سے بےجد م گستاخ تھا بلبل
گلوں کے منہ پہ بول چڑھتی دوبارہ دیکھو شبنم کا
سیہ درد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف اردو ہے۔ اصل محاورہ منہ چڑھنا ہے۔

کسی کے منہ لگنا:۔ ہندی، فعل متعدی، باتوں میں برابری کرنا، ہم کلام ہونا، اخلاق سے باتیں کرنا، قرب حاصل کرنا۔

لگو نہ شیخ کے منہ دیکھو آج اے رندو!
کہ اس کی ریش کا ہر بال ہے کباب کی سیخ — ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اردو صرف ہے۔ اصل محاورہ منہ لگنا ہے۔

کسی کے نام کا گڈا بنانا:۔ اردو، فعل متعدی۔ اسے رسوا کرنا، کسی کو رسوائے عام کرنا۔

جو بچنے عشق سے آپ ان کو رسوائی سے کیا واسطہ

ہمارے نام کا گڈا بنائے جس کا جی چاہے جعفر (بھانوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی سے کچھ ہاتھ نہ لگنے کے باعث ناراض ہوتے ہیں تو اس کے نام کا ایک کپڑے کا پتلا بنا کر بانس پر لٹکاتے اور جا بجا بدنام کرتے پھرتے ہیں کہ یہ ایسا منحوس ہے ایسا بدبخت ہے وغیرہ۔)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گڈا بناتے ہیں نہ بولتے ہیں۔

کسی کی نہیں سنتا:۔ کسی کی بات نہیں مانتا۔ کسی کے سمجھانے پر عمل نہیں کرتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارا (؟) کاہری مجنوں میں بیٹھ کے ایسا ہو گیا کہ کسی کی نہیں سنتا۔ جو دل میں آتا ہے وہ کرتا ہے۔

کسی کے ہاتھوں سے تنگ آنا:۔ اردو فعل لازم۔ کسی شخص کے سبب مجبور اور عاجز ہونا۔ کسی سے دق ہونا۔ ناک میں دم آجانا (گفتگو کے وقت اس محاورے میں کسی کے بجائے صیغۂ غائب یا مخاطب لگا کر بولا کرتے ہیں۔)

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ صرف یہیں کی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کسی کے ہو رہنا:۔ کسی شخص کا پابند ہو جانا۔ کسی پر منحصر ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کسیلا:۔ (بفتح اول وکسر دوم و یائے مجہول) بدمزہ جس کی تلخی زبان اور حلق کو پکڑے۔ ایسا مزہ جو ناگوار خاطر ہو۔ اردو صرف، رائج۔

کُسیلا:۔ (بضم اول وکسر دوم بجائے مروف) مضبوط، مستحکم، کس دار، قوت والا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے کشتی تو لڑوا لی بجن کے لڑا بڑا گبرو ہے اور کسیلا جوان ہے۔

قول فیصل۔ کسیلا پن بھی عام طور سے بازی پر سے قوت اور مضبوطی کے معنی میں آتا ہے۔

کسی لائق ہونا:۔ کسی قابل ہونا۔ کسی ہنر یا لیاقت میں کامل ہونا۔ کسی کمال پر فائز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ بے انتہائی کوشش کر رہا ہوں جو ناز کا کسی لائق ہو جائے خدا مالک ہے۔

کسیلی:۔ (بفتح اول وکسر دوم و یائے مجہول)۔ ایک قسم کی بدمزگی جو حلق اور زبان کو ناگوار ہو۔ اردو صرف، رائج۔

ک اس کی میٹھی تیوری کی گرہ کڑوی کسیلی ہو
غرض اس کی ادا کا بوجھنا مشکل پہیلی ہو (سودا)

کسی مرض کی دوا نہ ہونا:۔ بالکل بیکار ہونا۔ کسی کام نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح۔ مل کے کسی مرض کی دوا چشم اشکبار نہیں
نہ انتظار کے قابل نہ خواب کے قابل (جلیل)

کسی نہ کسی:۔ کوئی نہ کوئی۔ ایک نہ ایک۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل سے برابر مہمان آ رہے تھے ٹیبل کا کٹورا گم ہو گیا ہے کسی نہ کسی نے چرا لیا۔

کسی نہ کسی دن:۔ ایک نہ ایک دن کسی روز۔ کسی موقع پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم جن کے یہاں روز جاتے ہو وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ کسی نہ کسی دن زک اٹھاؤ گے۔

کسی نہ کسی طرح:۔ برے یا بھلے حال سے، دقت سے، مشکل سے۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں دعا کرو کہ آخر وقت تک عقیدہ درست رہے، رہی زندگی تو کسی نہ کسی طرح کٹ ہی جائے گی۔

کسی نے پیا دودھ کسی نے پیا پانی
سب کو ایک رین گوانی:۔ امیر و غریب برے بھلے سب کی گزر ہو ہی جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ مثل پہلے بھی کسی کے ساتھ بولتی تھیں اب شاذ ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

کسی نے کیا کیا:۔ طنز سے کہتے ہیں یعنی کسی نے کیا نقصان پہنچایا۔ (میرا تمہارا ان کا کے ساتھ استعمال میں ہے۔)

حشر میں پھرتے ہیں خوش خوش کیا وہ اترائے ہوئے
اور کہتے ہیں مرا روز جزا نے کیا کیا

داغ :۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینے میں:۔ بیجا بات کے لیے استعمال میں ہے۔ مثل۔

(نفعہ) تنقل توڑنے کی ایک ہی کہی، اگر توڑا بھی تو شکایت کیا، کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینے میں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اس کو بیٹے کے بھی استعمال کرتی ہیں۔ کسی نے

آئینے میں منہ دیکھا کسی نے آرسی میں -

کس وقت :- ہر وقت، ہر آن، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مری ہستی گراں ہے کہ مجھے
تو کسی وقت بھولتا ہی نہیں — فانی بدایونی

کس وقت کام آئے گا :- ضرورت کے وقت کام آئے گا۔ کسی زمانے میں، کبھی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شانہ زلفوں میں کرو تو نہ نکالو دل کو
کام آئے گا کسی وقت پڑا رہنے دو — شعور

کش :- (بفتح اول) کھینچنے والا، کشیدن کا صیغۂ المتعدی، برداشت کرنے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تمہارا لڑکا افسوس کہ پڑھا لکھا نہیں غریب بڑا جفاکش ہے۔ مزدوری کرکے کماتا کھاتا ہے۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال ہمیشہ مرکبات میں ہوتا ہے جیسے محنت کش وغیرہ۔

کش :- (بالفتح) حقے کا ایک مرتبہ کھینچ کے پینا، حقے کا گھونٹ۔ اردو، رائج۔

صاف ضیق النفس اب سے ہو جائے
ایک کش اس کا کھینچے جو دم بھر — منیر

کش :- (بضم اول) مار ڈالنے والا (مرکبات میں) فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ یاد رکھیے جس کے خاندان میں کوئی نہ ہوگی۔ معاملہ کش ضرور ہوگا یہ پکا کلیہ ہے

کشا :- (بضم اول) کھولنے والا۔ (مفعول بعد مرکب ہوکر) فارسی، فصیح، رائج۔

مشکل کشا علی مری مشکل میں کد کرد
لاش پسر اٹھاتا ہوں بابا مدد کرو — مولف

کشاد :- (بضم اول) کشادہ، کھلا ہوا، بست کی ضد، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

از بسکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے
کشاد و بست مژہ سیلی ندامت ہے — مرزا غالب

قول فیصل۔ اس کا مصدر کشادن ہے۔ خود صیغۂ ماضی ہے

کشادکار :- (بضم اول) مطلب کا حاصل ہونا، کامیابی، مطلب براری، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ذوق حیراں ہے بہت فکر کشادکار میں
یا علی مشکل کشا یہ وقت ہے امداد کا — ذوق

کشادگی :- چوڑائی، فراخی، وسعت، پھیلاؤ، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ خدا مبارک کرے تم نے مکان بنوایا صحن کی کشادگی کا خاص خیال رکھا جو مجھے دل سے پسند ہے۔

کشادنامہ :- معافی کا بادشاہی فرمان فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کشادہ :- (بالضم) کھلا ہوا، باز، پھیلا ہوا چوڑا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ملتے ہیں چشم ہائے کشادہ بسوئے دل
ہر تار زلف کو نگہ سرمہ سا کہوں — غالب

کشادہ :- (بالضم) وسیع، فراخ، لمبا چوڑا، بسیط۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہے کشادہ خاطر وابستہ در رہن سخن
تھا طلسم قفل ابجد خانۂ مکتب مجھے — مرزا غالب

کشادہ ابرو :- وہ شخص جس کی بھوؤں کی بیچ کی جگہ زیادہ کھلی ہو، فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

کشادہ پیشانی، کشادہ جبیں :- وہ شخص جو ہر وقت بشاش نظر آئے، ہنس مکھ، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

فراخ پیشانی، چوڑے اور کھلے ہوئے ماتھے والا، خندہ رو، خوش اخلاق۔ (فرہنگ آصفیہ)

سحر نوید رساں قاصد سلیمانی
صبح کرم چوں سعادت کشادہ پیشانی — فیضی

محل استعمال۔ بندے کے آدمی کئی رہے تھے۔ کل میں تسلیمیں کیں بہت کشادہ پیشانی تھا اور خوش تھا پہلی تسلیم پر مجھ سے کہا فرمایئے تو حضرت کے لیے ہزار سجدے کر دوں (دربار اکبری)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور خواص اقبال مندی کے معنی میں عام طور سے بولتے ہیں۔

کشادہ دل :- (کنایۃً) سخی، عالی حوصلہ، خوش دل، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کشادہ رو :- کشادہ پیشانی، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کشادہ رو :- فارسی، صفت، وہ گھوڑا جو پیچھے کی ٹانگیں پھیلا کر چلتا ہے، ٹانگیں کھول کر چلنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سواروں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کشادہ کشادہ :- دور دور، فرق فرق

آب و تاب تیغ نے دل کی نمایاں خواہشیں
کشت دہقاں بن کے برق و سیل سے برباد کی
امیر

کشت :- شطرنج کے بادشاہ کا ایسے خانے میں ہونا کہ اگر اس جگہ دوسرا مہرہ ہوتا تو مارا جاتا۔ فارسی، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

کشت :- (بالضم) (کشتن کا حاصل مصدر) قتل، خونریزی۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

اس لڑائی میں کشت خوب ہوئی
فتح آخر ہوئی ابن علی کی　حالی
(قران السعدین)

قول فیصل۔ — اس محل پر کشت و خون زبانوں پر ہے۔

کشت پری :- (بالکسر) پریوں کی کھیتی پر بونا۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

طائروں کو سکھائی نامہ بری
کی نیابت کی یوں کشت پری　نظم طباطبائی

کشت جوتنا :- کھیتی کسانی کرنا، کھیت جوتنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہیں سبزے کشت سخن
نہ جوتا کیا میں نہ بویا کیا　آتش

قول فیصل۔ عام طور سے کھیت جوتنا زبانوں پر ہے۔

کشت زار :- (بکسر اول) کھیتی کی جگہ، زراعت۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جس جگہ تھا لہلہاتا کشت زار
اڑ رہا ہے اب وہاں گرد و غبار
نیسر۔ (قران السعدین)

قول فیصل۔ زار کثرت کے معنی دیتا ہے

کشت زعفران :- (بکسر اول و باضافت) زعفران کا کھیت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کے گھر وں کو کہتے ہیں سب کشت زعفران
غم سے یہ ہو گئے ہیں ترے ورنہ زرد و خستہ

قول فیصل۔ عام طور سے جو شخص بہت زیادہ ہنستا ہے تو کہتے ہیں کہ کیا آپ زعفران کا کھیت دیکھ آئے ہیں۔

کشت کار :- (بکسر اول) کسان، کاشتکار، زمیندار، کھیتی کرنے والا، ہل جوتنے والا۔ فارسی ترکیب، مترادف۔

پیر دن کا تھا کشت کار یہ قربت
دو یہ یا بیج کاتا کرتی سوت　دشت گردان

کشت کاری :- فارسی، مؤنث، کھیتی باڑی، زراعت، ہل جوتنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کشت کی صحنک :- ایک قسم کی نذر، عورتیں مراد پوری ہونے کے بعد قورمہ یا ملیدہ چند پالوں پر رکھ کر فاتحہ حضرت فاطمہ کا کراتی ہیں۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔

کشت سنسکرت کے کشٹ یعنی مشکل کا بگڑا ہوا ہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کشٹ کی صحنک کسی مشکل کے آسان ہونے کے لیے جو نذر مانی جاتی ہے اور لغات میں اسے (کشت (بالفتح) کی صحنک لکھا ہے۔ لکھنؤ میں اس باب میں اختلاف ہے بعض عورتیں کشت کی صحنک کہتی ہیں بعض بلا اضافت کشٹ کی صحنک کہتی ہیں۔ تحقیق نہ ہو سکی کہ اصل لفظ کیا ہے کشٹھ ہے کہ سنسکرت کشٹ یعنی سختی تنگی سے بنا لیا ہے۔ کوئی کشت کہنے لگا کوئی کشٹ مؤلف تائید کرتا ہے۔

صاحب نور اللغات نے جو طریقہ نذر کا لکھا ہے ممکن ہے کہ اہلسنت حضرات کی عورتیں اس طرح نذر دلاتی ہوں۔ شیعہ عورتیں عموماً سماپیر آٹے کی پوریاں یا پراٹھے یا قورمہ یا خمیرہ وغیرہ تیار کر کے نذر کے وقت پانچوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ اور باعصمت پانچ عورتیں نذر میں شریک کی جاتی ہیں۔ ایسی عورت شاید بیوہ یا وہ عورت جس نے زندگی میں دوسرا عقد کر لیا ہو۔ شریک نہیں کی جاتی۔ نذر جناب سیدہؑ دے کر سب کھا لیتی ہیں اور دعا مانگتی ہیں۔ بعض عورتیں مٹھائی وغیرہ پر بھی نذر دلوا کر کشت کی صحنک کرا لیتی ہیں۔

کشتگان :- مقتولین، مارے ہوئے۔ جن کو قتل کیا گیا ہو۔ فارسی، مذکر، صحیح، رائج۔

کشتگان عشق سب گزر وا دیے
اب جو اک اشک قائل رہا　ذوق

کشتم کشتا ہونا :- آپس میں لڑنا۔ کشتی کی صورت سے لڑائی ہونا۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محاورہ۔ دولہا میاں بڑے غصے میں آگئے سالے سے الجھ پڑے اب جو دیکھتی ہوں دونوں میں کشتم کشتا ہو رہی ہے۔ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے جیسے تمہارا لڑکا بڑھتا ہے نہ لکھتا ہے دن بھر لڑکوں سے کشتم کشتا کیا کرتا ہے۔ اس کو روکو ورنہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

کشتنی:۔ گردن مارنے کے قابل۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

الٰہی بے گنہ کو مارا مجھ کو قاتل نے کشتنی کر
کہ آج کوچہ میں اس کے شور بانگ ذبح یقینی ہے
ذوق دہلوی

کشت و خوں:۔ (بالضم) لڑائی ہونا بہت خونریزی ہونا، قتل و غارت ہونا۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

دریا بہے لہو کے بڑا کشت و خوں ہوا
ڈھلتی تھی دوپہر کہ علم سرنگوں ہوا
انیس

کشتوں کا کھیت:۔ وہ جگہ جہاں لڑائی کے بعد مقتولین پڑے ہوں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

کشتوں کے پشتے لگ جانا:۔ (کنایۃً) ڈھیر ہو جانا لاشوں کا، لاشوں کا انبار ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محاورہ۔ علی جی کی وہ ذات تھی کہ جب حملہ کرتے تھے کشتوں کے پشتے لگا دیتے تھے۔

کشتوں کے پشتے ہو جانا:۔ لاشوں کا ڈھیر ہو جانا لاشوں کا انبار لگ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کشتے ہوئے رشتوں کے پس دشمن جب وہ اس
بنتی تھی لہو دم بدم اور بجھتی نہ تھی پیاس
انیس

کشتوں کا کھیت پڑنا:۔ مقتولوں کی لاشوں کا انبار ہونا۔ اردو مصدر، مذکر قلیل الاستعمال۔

کشتوں کے تیرے کھیت پڑے ہیں جہاں تہاں
عہد شباب ناز کی جاگیر بڑھ گئی
سالک

کشتہ:۔ ذبح کیا ہوا، مقتول، قتل کیا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کس کس کو خاک میں نہیں ملایا آپ نے
کشتہ ہے کون کون تمہارے غرور کا
آتش

باغباں بلبل کشتہ کو کفن کیا دیتا
پیرہن گل کا نہ اترا کبھی میلا ہو کر
منیر علی صبا

کشتہ:۔ (کنایۃً) مٹا ہوا۔ ستایا ہوا جیسے کشتۂ فراق، فارسی، شعراء کی اصطلاح۔

دل گم شدہ و لب خشک و مژہ خوں آلود
کشتۂ عشق ہیں ہم ہے یہ کفارہ اپنا
آتش

کشتہ:۔ مفتوں، مشتاق، آرزو مند۔ فارسی، اصطلاح شعراء۔

کشتہ ہوں چشم مست کا بر سر مزار پر
لازم ہے جام بادۂ انگور کا چراغ
مصحفی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں جو اصطلاح شعراء ہے۔ مٹا ہوا محو نظارۂ عاشق، مفتوں، جمال دلبر۔ نہ اے جان داغوں سے جلتے ہیں سیماب کشتۂ ناز آنکھوں کے افسوں کا جب

کشتہ:۔ مقتول کی لاش، مارا ہوا لاشہ۔ مردہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

کشتہ ہوں اس کے چشم فسوں گر کا اے مسیح
کرنا مجھ کے دعویٰ اعجاز دیکھنا
مومن

کشتہ:۔ پھنکی ہوئی دھات، جلائی ہوئی دھات، سونا، تانبا، پیتل، سونگا وغیرہ دواؤں کے ذریعہ سے مقررہ اصول کے ساتھ جلا ہوا، کنڈوں میں پھنکا ہوا۔ اطباء اور عطاروں کی اصطلاح۔

کر سکیں اغیار کیوں کر خون دل بے تاب کا
ہر کسی سے کشتہ ہو سکتا ہے کب سیماب کا
آتش

کشتہ انداز:۔ وہ عاشق جو معشوقوں کے انداز کا مارا ہوا ہو، فارسی صرف شعراء کی اصطلاح۔

ناز سے کشتۂ انداز کو پامال بھی کر
پر تم کس کے لیے تو نے اٹھا رکھا ہے
آبرو بنارسی

کشتۂ عشق:۔ وہ شخص جو عشق کے مرحلوں کو طے کر چکا ہو، نہایت گزر جائے۔ فارسی شعراء کی اصطلاح۔

اپنا چین تہ خاک بھی ہم کشتۂ عشق
دل بیتاب کو اللہ سلامت رکھے
آبرو بنارسی

کشتہ کرنا:۔ قتل کرنا، شہید کرنا۔
(۱) فعل متعدی۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا، شہید کرنا۔
(۲) دھات اڑا، اکسیر بنانا، دھات پھونکنا
(۳) تباہ و برباد کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی اول عام طور سے زبانوں پر ہے۔ دوسرا حکماء اور کشتہ بنانے والوں کی خاص اصطلاح ہے۔

ع کشتہ کرنا بحث ہی مشکل ہے اس فولاد کا ذوق

اس کا صرف مختلف طریقوں سے ہے کشتہ پھونکنا، کشتہ بنانا، کشتہ تیار کرنا وغیرہ۔

معنی نمبر ۳ - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کشتۂ محبت :- (کنایۃً) عاشق ، دام محبت میں گرفتار - فارسی ، اصطلاح شعرا -

سن سن کے ہر ایک کی نصیحت
کہتی تھی وہ کشتۂ محبت (شاہ اودھ) اختر

کشتہ ہونا :- قتل ہونا ، عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا - فارسی ، فصیح ، رائج -

کشتہ میں ہوا جان وروندان پری کا
گر قتل بھی دیتا تو مجھے آب گہر سے مشہور

کشتی :- (بکسر اول وسوم) ناؤ - فارسی ، مونث ، فصیح ، رائج -

طوفاں میں وہ کشتی ایماں رواں ہوئی
قلزم میں روح بحر شکن پرفشاں کی موج آبادی

قول فیصل - صاحب بہار عجم کے نزدیک یہ لفظ کشتن بہ سفینہ - ی بکلمۂ نسبت سے مرکب ہو صاحب رشیدی کی رائے میں کشتی کا سے فارسی سے منسوب طرف گشت اور سیر کے چلنا چلنا اور کھینا کے ساتھ اس کا صرف ہے -

کشتی :- شراب پینے کی ایک قسم کی پیالی جام ، ساغر - فارسی ، شراب پینے والوں کی اصطلاح -

ہوائے مہر ہم مستوں سے ان روزوں مخالف ہو
خدا حافظ ہے ساقی کشتی صہبائے گلگوں کا
صبا اکبر آبادی

قول فیصل - اس کا صرف چلانے کے ساتھ ہے

چل کشتی مے نہ پیرے بغیر مصحفی
مرے ناخدا تیرے بیڑے کی خیر کا کنارا

کشتی :- سر میں تیل ڈالنے کی پیالی -
(اردو)

کشتی میں کچی تیل کی آنا انڈیل ڈال رہے
سو کھے ہیں بال آ کے سر میں تیل ڈال دیوی رنگین
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے -

کشتی :- ایک مستطیل تختہ لکڑی کا جس کے چاروں طرف چار لکڑیاں مثل لگر کے جڑی ہوتی ہیں تاکہ جو شے اس میں رکھی جائے وہ گرنے نہ پائے یہ ظرف طباق یا پیالے چننے یا پوشاک وغیرہ کے رکھنے کے کام میں لایا جاتا ہے (اردو) فصیح ، رائج

پوشاک ہر طرح کی حاضر ہے کشتیوں میں
اس کو پہنتے ہیں وہ اس کو اتارتے ہیں آتش
(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے اس کو بفتح اول لکھا ہے - بکسر اول بولتے ہیں تاکہ کشتی بمعنی ناؤ سے امتیاز رہے -

کیا دیکھئے عاشقوں کو وہ دا فوار سینے
پھولوں کی کشتیوں میں زیور لگے ہوئے ہیں نیا ان کا آسیر

مولف کے نزدیک ان معنی میں بکسر اول و بفتح اول دونوں طرح بولتے ہیں جو صحیح اور فصیح ہے -

کشتی :- کشکول گدائی فقیر کا ، مونث ، قلیل الاستعمال

قانع ہوا آدمی تو برابر ہے سب ستمگر ہیں
کشتی زر دلباس کی کشتی فقیر کی زخمک
اس کشتی کو دریوزہ بھی کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں -

کشتی :- (بضم اول) زور آزمائی ، دو پہلوانوں کا باہم زور آزمائی کے لئے داؤ پیچ کرنا - اردو فصیح ، رائج -

لڑتے ہیں پریوں سے کشتی پہلوان عشق ہیں
ہم کو تاریخ راجہ اندر کا اکھاڑہ دیکھئے ناسخ

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ اصل میں کستی سین مہملہ سے خیال کیا گیا ہے کیونکہ فارسی زبان میں کستن بمعنی شکنا اور دے مارنا آتا ہے کثرت استعمال سے شین معجمہ کے ساتھ بولنے لگے یا یوں کہو کہ کشتی مبدل کستی ہے -

مولف کے نزدیک چونکہ ہندوستان والوں نے اس کو چلایا ہے اس سے اس پر اردو کا حکم لگایا گیا -

کشتی باز :- کشتی لڑنے والا - فارسی ، مذکر کشتی گیر ، لڑنتیا ، ریاضت کرنے والا پہلوان -
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کشتی باز نہیں بولتے

کشتی بان :- (بکسر اول) ملاح ، ناؤ چلانے والا ، ناخدا - فارسی ، مذکر ، رائج -

کشتی برابر رہنا :- (بضم اول) کشتی میں ایک کا دوسرے پر غالب نہ آنا - ایک کا دوسرے کو چت نہ کرنا - اردو ، مصدر ، پہلوانوں کی اصطلاح

کشتی بڑھنا :- کشتی جیتنا ، کشتی مارنا - اردو ، مصدر ، پہلوانوں کی اصطلاح (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کشتی پار لگانا :- (بالکسر) کشتی کو ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک لے جانا - اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج -

یا محمد مری کشتی کو لگا دیجئے پار
ہے نا خدا بر خدا ہے بجز آپ کے اور کوئی داغ

کشتی پڑنا :- (بالضم) اتفاقاً کشتی ہو جانا -

عقاب سے تیز پر تو زور بازو بھول جائے گا

ہوا پر گر کبھی کشتی پڑی میرے کبوتر سے شعور
(نور اللغات)

قصۂ تفصیل۔ اہل لکھنؤ ایک جانور کا دوسرے جانور سے لڑنے کو کشتی لڑنا نہیں بولتے۔ کبوتروں کی ٹکڑی جب دوسری ٹکڑی سے لڑتی ہے اس محل پر کبوتر باز کشتی لڑنا بول دیتے ہیں۔

کشتی پوش:۔ (بالکسر) وہ کپڑا جو کشتیوں پر مکھیوں اور خاک سے حفاظت کے لیے ڈھانکا جاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتی تباہ ہونا:۔ (بالکسر) کشتی کا طوفان یا کسی ذریعہ سے غرق ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتی ان بحر ہستی میں رہے برسوں تباہ
اور اب اک دم میں اس کا ناخدا ہے جانیے آتش

کشتی جا لگنا:۔ (بالکسر) کشتی کو کنارے پر پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذوق اس بحر فنا میں کشتی عمر رواں
جس جگہ پر جا لگی وہ ہی کنارہ ہو گیا ذوق

کشتی جیتنا:۔ (بالضم) کشتی میں ایک پر فتح حاصل کرنا۔ کشتی میں ایک پہلوان کا دوسرے پر کامیاب ہونا۔ کشتی میں دوسرے پہلوان کو چت کر دینا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

کشتی چلانا:۔ (بالکسر) ناؤ کھینا، ناؤ کا دوڑایا جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کشتی حیات:۔ (بالکسر) زندگی، زندگی کی کشتی، مجازاً۔ فصیح، رائج۔

محل حسبِ۔ مریض ڈوبنے کے قریب ہو چکے تھے کہ کشتی حیات کنارے لگ گئی۔

کشتی دلانا:۔ کشتی کی مشق کے واسطے شاگرد کو پچھاڑنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (نور اللغات)

کشتی دریوزہ:۔ (بالکسر) کاسۂ گدائی، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قصۂ تفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کشتی ڈوبنا:۔ (بالکسر) کشتی کا غرق ہو جانا، تہ میں بیٹھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتی کرنا:۔ (بالضم) زور آزمائی کرنا، اکھاڑہ میں ایک پہلوان کا دوسرے سے لڑنا۔ اردو قریب بہ متروک۔

کرتے ہیں پریوں سے کشتی پہلوان عشق ہیں
ہم کو تاریخ راجہ اندر کا اکھاڑا چاہئے ناسخ

کشتی کنارے لگنا:۔ (بالکسر) کشتی کا کنارے پر پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل حسبِ۔ کشتی طوفان میں پھنس چکی تھی۔ ایک دم سب نے خدا سے گڑگڑا کے دعا کی اس کی شان کہ فوراً کنارے جا لگی۔

کشتی کھانا:۔ (بالضم) کشتی لڑنے میں پچھڑ جانا۔ چت ہو جانا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل حسبِ۔ محمد حسین زندگی والا کبھی نہیں پچھڑا تھا، کل کشتی سے بخار کی حالت میں لڑ گیا نتیجہ یہ ہوا کہ کشتی کھا گیا۔

کشتی کھیلنا:۔ (بالضم) کشتی لڑنا، زور کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

گھر میں اپنے اکھاڑا کھدوا کر
کشتی کو وہ کھیلتے ہیں شام و سحر سودا

کشتی کھینا:۔ (بالکسر) کشتی چلانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ساقی کبد ہے کشتی مے لے
آ ہنگ ہے ابھوے میں بارش ہم لہر

کشتی کی چپکی:۔ (بالکسر) گھر دو چپکی شدہ ہوئی دھنگ۔ اردو صرف، اطبا، الات ترسے رخت زردی پہلیوں پر لا لیتے ہیں

نبت میں جلوہ شیر ہے جو شیرینی کی ہی شعرا

قصۂ تفصیل۔ گرٹ دے کو سنڈے کے جو کنگرہ دار بنایا جاتا ہے اسے چپکی کہتے ہیں اور جب یہ کنگرہ کشتی نما بنایا جاتا ہے تو اسے کشتی کی چپکی کہا جاتا ہے۔

کشتی گیر:۔ (بالضم) پہلوان، وہ شخص جو اکھاڑے میں لڑنے والا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محل حسبِ۔ لوی۔ اے نکان افسر پرکا کتنا پیارا محاورہ ہے۔ جو تم کیا ہو عیاری نہیں ہے۔ رسالہ دار، کمیدان، اعلم دار، شہ سوار، کشتی گیر، رشاعر، کوئی فن خیر سے چھوٹا نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

کشتی لڑنا:۔ (بالضم) زور آزمائی کرنا۔ دو پہلوانوں کا باہم گتھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو مجنوں سے بھی جس وقت کہ لاغر پایا
کشتی لڑنے کو ہوئی یاد بہاری تیا
خواجہ آتش

کشتی لڑنا:۔ (اردو، فعل لازم) باہم لڑنا بھڑنا۔ مقابلہ کرنا، زور کش ہونا

آنکھ اور رحجاب سے لڑتی ہو
جان تمہاری قضا سے لڑتی ہو (ذوق / نظم طباطبائی)

مغربی حد پر پہاڑوں کے بیچوں بیچ واقع ہے اپنی آب و ہوا کی لطافت چشموں کی خوبی میوہ جات کی افراط کے باعث جنت نظیر کہلاتا ہے چنانچہ عرفی نے اس کی تعریف میں لکھا ہے ؎

ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید
گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

یہاں کے سب ہندو باشندے سارست برہمن ہیں جنھوں نے دولت و ثروت میں بڑی ترقی کی تقریباً تمام ہندوستان میں بڑے بڑے کاموں پر مامور ہیں۔ یہاں کا اونی ریشمی کام اور شال دوشالہ قابل تعریف اور لاثانی ہیں۔ زعفران بھی کشمیر کے سوا کہیں دوسری جگہ نہیں ہوتی۔ مگر افسوس کہ ۱۸۷۸ع کے قحط میں وہاں کے قحط زدہ اس کی جڑ تک اکھاڑ اکھاڑ کے کھا گئے۔ (ف، آ)

کشمیرا :- (فتح اول) ایک قسم کا کپڑا جو خاص کشمیر میں بنتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

کشمیرن :- کشمیری کی بیوی، کشمیر کی رہنے والی عورت۔ اردو مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کشمیرنی بھی بولتے ہیں جو کشمیری کی بیوی کے معنی میں ہے۔

کشمیری :- کشمیر سے منسوب، فارسی صفت جیسے کشمیری کام، کشمیری شال، اردو صرف تعمیم، رائج۔

کشمیری :- کشمیر کا باشندہ، کشمیر کا رہنے والا۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ زبان کشمیر بھی اس کا استعمال ہے جیسے کشمیری زبان بہت دقت سے سمجھ میں آتی ہے۔

کشمیری :- کشمیر کے رہنے والے جو ناچ گانے کا کام کرتے ہیں۔ بھانڈ۔ اردو مذکر، رائج۔

کہیں بھانڈ اور ڈومنیوں کا سماں
کہیں ناچ کشمیریوں کا وہاں (میر حسن)

قول فیصل۔ عام طور سے دلی اور لکھنؤ میں جن کشمیریوں نے لکھنؤ میں آکے رہنا اختیار کیا ہے۔ ان کو عام طور سے بھانڈ کہتے ہیں۔ اب بہت کم ہو گئے۔ لیکن بہ کثرت خاص لکھنؤ میں پائے جاتے ہیں اور پیشہ بھی کرتے ہیں۔

کشمیری بے پیری جس میں لذت نہ سیری :- مقولہ جو کشمیریوں کے لیے لکھنؤ میں مخصوص ہے برائی کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو، رائج۔

کشمیری محلہ :- لکھنؤ کے مغربی حصے میں واقع ایک قدیم محلہ جس میں اہل ہنود کشمیری آباد ہو گئے تھے اور اب بھی کچھ مکانات ہیں جن میں ان کا تبرک بسے ہوئے ہیں۔ یہیں سڑک سیدھی درگاہ حضرت عباس تک گئی ہے۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار اور چکبست اسی محلے میں رہتے تھے۔ اردو، رائج۔

کرشن :- صحیح کرشن۔ کنھیا جی کا وصفی نام ہندی، اردو مذکر، رائج۔

اشنان کشن جی نے کیا ہے جو مہ رُخ (ناسخ)
اب تلک اسی اثر سے ہے رنگ جمن کبود

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ کنھیا جی کا وصفی نام جو وشنو کے آٹھویں اوتار ہوئے ہیں اصل میں یہ تیسرے راجہ ... کے چھوٹے بھائی واسدیو کے بیٹے تھے۔ ان کے والد ماجد کا نام واسدیو اور والدہ کا نام دیوکی تھا۔ مگر کرشن جی اپنے ظالم بے رحم ماموں راجہ کنس کے ڈر سے نند اور جسودا کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ مگر باپ نند ان کا (دانگی) اور جسودھا انا تھیں۔ ان کے چھپنے کی وجہ یہ تھی کہ راجہ کنس کو پہلے سے پیشین گوئی کرکے بتایا گیا تھا کہ تمھارے خاندان میں ایک ایسا اعلیٰ شخص ہوگا جو تمھیں فنا کر دے گا۔ چنانچہ راجہ کنس اسی وجہ سے اپنی بہن دیوکی کی تمام اولاد کو قتل کرا دینا اپنا وطیرہ کر لیا تھا۔ پس کرشن جی نند اہیر کے گھر میں اپنے زمانہ طفولیت کو گوالیوں اور گوالوں میں بھی گزارا اور گوپیوں میں بسر کیا اور اسی زمانے میں کالے سانپ اور بہت سے دیوتاؤں اور راکششوں کو مارا اور آخر میں راجہ کنس کی خبر لی۔ ان کے بچپن کی لیلائیں اور ... شوق انگیز اور محبت خیز ہیں۔

پانڈوں اور کوروں کی لڑائی میں جس کا ذکر مہابھارت میں ہے۔ انھوں نے پانڈو کی مدد کرکے کوروں سے فتح دلائی تھی۔ انگریزی تحقیقات کے مطابق ان کی موجودگی کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے تیرہ سو برس پیشتر خیال کیا گیا ہے۔

کشن بھوگ :- آم کی ایک قسم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے دلی اور لکھنؤ میں کبھی کبھی مدن بھوگ بول دیتے ہیں۔

کشندہ :- (فتح اول و کسر دوم) مارنے والا، قاتل۔ فارسی، صفت

عربی ذکر، کعب کا تثنیہ، وہ مربع ہڈی کے شش پہلو پانسے جن کے ہر پہلو پر ایک سے چھ تک بندیاں بنی ہوتی ہیں۔ ان سے چوسر اور جوا کھیلا جاتا ہے۔

وان میں تین پہلو چھکے اور تین پہلو پاؤ کے ہوتے ہیں۔ چھے خال کا چھکا، پانچ خال کا پنجہ، چار خال کا چوک، ایک خال کا پو، دو خال کا دوا، تین خال کا تری کہلاتا ہے۔ اس میں یکساں خالوں کے آنے پر اہمیت ہوتی ہے۔ ہر دفعہ دو پانسے پھینکے جاتے ہیں۔ اگر ان میں چوک چوک یا پو پو دونوں میں یکساں آجائے تو دو بی باری تو جیت جائے فرض جگ آئے پر بازی موقوف ہے۔

جو دل تھا خانہ میں بت سے نکالیے
وہ کعبتین توڑ کے کعبے کو جائیے
ذوق

[۲] وہ کعبہ یعنی مکہ معظمہ اور بیت المقدس (اس صورت میں کعبہ یا کعبت کا تثنیہ ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: مکہ معظمہ و بیت المقدس کے لیے عام بول چال میں نہیں ہے۔ پانسے کے معنی میں چوسریوں کی اصطلاح ہے۔

کعتینیا بیتین کعبے ... [illegible]

قول فیصل: کوئی نہیں بولتا۔

کعبہ (ا) لغوی معنی، مرتفع، بلند، اصطلاحاً قبلہ، بیت اللہ کا نام، مکہ، مربع عمارت جو مکہ مکرمہ میں ہو۔ عربی ذکر۔

کعبہ (ا) عربی، اسم مذکر، بیت اللہ کا نام، مکہ، بیت الحرام، قبلہ، وہ مربع عمارت جو عرب میں اہل اسلام کا ایک مقدس اور متبرک مقام ہے، جہاں ہر سال حج ہوتا ہے۔ (۱)

تیرے کوچہ کے رہنے والوں نے
یہیں سے کعبے کو سلام کیا
میر

شیخ جلیل کعبہ میں بت پرستی خدا خدا کر جلیل
بہت دن بت پرستی کی بہت دن دیر میں کاٹے
منیر آؤ چلو کعبہ چلیں اب

بحر المعانی: اس کے لغوی معنی بلند اور مرتفع ہیں چونکہ کعبہ کی عمارت وہاں کی زمین سے اونچی اور بلند ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا یا از روئے مراتب مرتفع ہونے سے بھی مراد لے سکتے ہیں۔ مگر صراح میں لکھا ہے کہ کعبہ عمارت چونکہ مربع اور چار گوشہ ہے اس وجہ سے اس کا مادہ تکعیب یعنی مربع کرنے سے خیال کرنا چاہیے چنانچہ اسی وجہ سے چو پہل پانسہ کو بھی کعبہ اور کعب کہا جاتا ہے۔

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیر دل کا بھی پھیرا ہوگا
ریاض خیر آبادی

کون تجھ سا ہو ولی اللہ اے مولا میرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا
آتش

کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی
مدح محمد عربی جھومنے لگی
جوش ملیح آبادی

دل پاک ایسا حرم ہے کہ حاجی
خدا اس پہ کعبہ ہوا چاہتا ہے
ناسخ

جان آرزو ہی تھا کہ یاس نے یہ دی خبر
وہ کعبہ تیرا ڈھے گیا ابھی جو بن چکا تھا یہاں
یگانہ

چونکہ کعبے کی بنا سطح زمین سے مرتفع ہے اور روئے مراتب بھی کعبہ رفیع اور عظیم الشان مکان ہے اور تکعیب عربی میں مربع کرنا کے معنی میں آیا ہے اس لیے کعبہ نام ہوا۔

کعبۂ دل:- چونکہ کعبے کو خدا کا گھر کہا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ نے مومن کے دل کو اپنا گھر کہا ہے اس لیے دل کو کعبے سے استعارہ کرتے ہیں۔ استعارۃً دل کا کعبہ یعنی دل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے بت اپنے خدا کو مان
کعبۂ دل کو تو ڈھایا نہ کر
رند

قول فیصل: کبھی اردو ترکیب کے ساتھ بھی بول دیتے ہیں۔

کیا تجھ کو ملے گا دل دکھا کر
کعبے کو نہ ڈھا خدا خدا کر
قدر

کعبۂ مقصود:- (کنایۃً) اصل مطلب، دلی مقصد۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

راہ حق میں ہر قدم پر کعبۂ مقصود ہے
سنگ اسود رتبہ سنگ نشاں رفتار میں پیدا

کعبہ نشین:- کعبہ میں بیٹھنے والا، احرام باندھنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

میں وہ ہوں کعبہ نشیں جا کے دیر کے در پہ
پکارتا ہوں کوئی بت خدا کی راہ میں
امیر مینائی

کعبے کی طرف ہاتھ اٹھانا:- کعبے کی قسم کھانا، کعبے کو اپنی صداقت کا گواہ قرار دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- تمہیں یقین آئے کہ نہ آئے میں کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں روپیہ دے چکا۔

کعبہ ہو تو اس کی طرف منہ نہ کروں:- اردو محاورہ۔

کشتۂ عشق میں ہم ہو یہ کفارۂ اپنا — آتش

کَفَاف:۔ (بفتح اول) اندازہ، اس قدر معاش کہ کفایت کرے، روزمرہ کا خرچ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے لب جاناں پہ ہر دم لاف وکفاف ۔ ہے
میں سمجھتا ہوں اسے اپنا کفاف — خنجر

کفِ افسوس مَلنا:۔ (فارسی میں کف افسوس بمعنی پچھتانا) ہاتھ ملنا، افسوس کرنا اردو حرف، فصیح، رائج۔

کبھی ملے کف افسوس یہ کرتا تھا کلام
یہ مرد دست مخنس اور وہ پاکیزہ انجام — تعشق

قول فیصل۔ کف حسرت ملنا بھی اسی محل پر کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

چھوڑ دیتے دست جاناں کیوں نہ اپنے ہاتھ کو
زندگی بھر ہاتھ سے ملتے مجھے کف حسرت نہیں — ناسخ

کِفَالت:۔ ضمانت، ذمہ داری، بار اٹھانا عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اگر ہو جائے گی تیری کفالت
تو میرے واسطے ہوگی کفایت — مرزا

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف بہت کمی کے ساتھ ہے عام طور سے کرنا کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے وہ بڑے رحمدل انسان ہیں جتنا بھی کاروپیہ آتا ہے اس سے ہمیشہ غریبوں کی کفالت کرتے ہیں۔

کفالتِ خاص:۔ کسی شخص کا کسی چیز کے نہ دینے یا رکھ چھوڑنے کا اس بنا پر ذمہ دار ہونا کہ اس نے مذکورہ چیز بوقت یا روپیہ صرف کیا ہے۔ عربی

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کفالت المال:۔ مال کی ضمانت، ایسی دستاویز جس کے ذریعہ سے کوئی شخص اقرار کرے کہ میں تاوان کا ذمہ دار ہوں۔ عربی۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کفالت نامہ:۔ ضمانت کی دستاویز۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کف الخضیب:۔ دست خاں بستہ۔ ہاتھ کی سرخ ہتھیلی۔ عربی، قلیل الاستعمال

ایک ستارہ کا نام جو سرخ رنگ ہے اور جانب شمال نظر آتا ہے۔

عیوق تھا اک دیدبان، بر حصار آسماں ۔
کف الخضیب اک مشعلہ دار رہ سلطان دیں — عالم نظم طباطبائی

کِفَایَت:۔ بکسر کافی ہونا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

اگر ہو جائے گی تیری کفالت
تو میرے واسطے ہوگی کفایت — مرزا

قول فیصل۔ عربی میں فائدہ حاصل کرنا، کثرت سے نفع لینا کے معنی ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کِفَایَت:۔ بکسر و فتح چہارم، بچانا، بچت، کمی، جزرسی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

گر نہ رونے ہیں تو کمی اے چشم ۔
فائدہ کیا ہے اس کفایت سے — منیر شکوہ آبادی

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کفایت سے:۔ واجبی خرچ سے۔ تابع فعل جگت سے، اوت سے کم تر، ہونا سے صرف کے ساتھ، واجبی خرچ سے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے جزرسی کے معنی میں زبانوں پر ہے جیسے اپنے نفس پر جبر کرتے ہیں فاقہ کرتے ہیں بڑی کفایت سے مہینہ پورا کرتے ہیں اس طرح سے وہ زندگی بسر کرتے ہیں اور پیسہ جمع کیا کرتے ہیں۔

کِفَایَت شعار:۔ بے جا اور فضول خرچ نہ کرنے والا، جزرس، کم خرچ کرنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر نوجوان خاتون کفایت شعار ہوئی تو بھی یہ مشہور ہو گا کہ اگر کمسن ہوتی تو فضول خرچی کی طرف ضرور مائل ہوتی (فسانۂ آزاد)

کفایت شعاری:۔ حساب سے خرچ کرنے کی عادت، جزرسی، کم خرچ کرنے کی عادت فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اپنے بھائی بندوں میں خانہ داری میں کفایت شعاری پھیلائی لوگوں سے حفظان صحت کے قاعدے کی تکمیل کرائی۔ ... ہو تو بتاؤ۔

(مضمون مروجہ تعلیم۔ ڈپٹی نذیر احمد)

کفائت کا:۔ نفع، سستا (صفت) یہ سودا کفایت کا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کفایت کرنا:۔ (۱) فعل لازم، کافی ہونا، وافر ہونا، بس ہونا، مکتفی ہونا، پورا ہونا۔
(۲) متعدی۔ بچت کرنا، اوت، نکالنا، جزرسی کرنا۔
(۳) قیمت میں کمی کرنا، مول میں گھٹا کر دینا، اوت سے دینا، فائدہ سے دینا جیسے اس معاملہ میں کچھ کفایت کرو گے تو اور بھی دلیں گے۔

قول فیصل۔ سوائے کافی ہونا کے معنی کے
اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔
کفایتی:۔ اردو، اسم مونث (ہندو)
دیکھو (کفایت شعار) (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔
کف آبگینہ:۔ وہ جھاگ جو شیشے کے
پگھلنے سے اوپر آجاتا ہے۔ فارسی، مذکر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں شاید ہی کوئی
استعمال کرتا ہو۔
کف آنا:۔ منہ سے پھین گرنا، ایک قسم
کا سفید تھوک منہ سے باہر آنا۔ اردو،
فصیح، رائج۔
کف بیضا، کف موسیٰ:۔ ید بیضا۔
فارسی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس محل پر ید بیضا ہی زبانوں
پر ہے۔
کف پا:۔ (مونث) پاؤں کا تلوا۔ فارسی، مذکر،
فصیح، رائج۔
آج ہر رنگ حنا ہے گریہ
مل مل آنکھیں کف پائے تیرے
کف پائی:۔ (مونث) ایک قسم کی پتلی ایڑی کی جوتی
جس کو سلیپر بھی کہتے تھے۔ ایک قسم کی پتلی
ایڑی کی سلیپر جسے زیرپائی بھی کہتے تھے۔ اردو
مونث، متروک۔
لات مارے سے اہل دنیا پر
کف پائی ہوا ہے سنہری کو سحر
کفچہ:۔ سانپ کا پھن۔ چوڑا کفگیر۔ سانپ کا پھن
جیسے کفچہ مار۔

حلقۂ گیسو نے دیکھا بوسۂ عارض سے باد
ہو گیا خجل ورنہ خانۂ کفچہ مار کا اسیر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ ایک قسم کی کفگیر کے معنی میں تو
زبانوں پر ہے لیکن سانپ کے پھن کے معنی میں اب
کوئی نہیں بولتا۔
کف خاک:۔ باضافت (کنایۃً) مٹی بھر
خاک۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
سرکشی بندۂ عاجز کو ہے بے جا ہو
اک کف خاک ہو انسان کو زیبا کیا ہو ناظم
کف دریا:۔ باضافت۔ سمندر پھین، دریا
کا جھاگ۔ فارسی، فصیح، رائج۔
ہجر ساقی میں یہ رو دیا میں دم بادہ کشی
بہہ گیا شیشۂ مینا کف دریا ہو کر صبا
کف دست میدان:۔ وہ لق و دق
صحرا جہاں دور دور تک جیوانات اور نباتات
کا پتہ نہ ہو۔ سنسان جنگل۔ فارسی، رائج۔
نہ انسان ہے واں نہ حیوان ہے
فقط اک کف دست میدان ہے میر حسن
قول فیصل۔ کف دست بیابان بھی اسی محل
پر بولتے ہیں۔
سند رہ موسم گل میں جو نہ زنداں ہوتا
پھر تو میں اور کف دست بیاباں ہوتا ذکر
کہانیوں وغیرہ میں عام طور سے اپنے محل پر اس
طرح لکھتے تھے کہ نہ آدم نہ آدم زاد فقط خدا
کی ذات کف دست میدان خوفناک بیابان
اب چونکہ کہانیوں کا رواج ہی ختم ہو چلا ہے
اس لئے کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔
کفر:۔ (بضم) خدا کا انکار، خدا کا واحد

نہ جاننا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے غالب
قول فیصل۔ یہ تکفیر کا مادہ ہے۔ تکفیر کے معنی معنی
ڈھانپنا ہیں۔ کفارے کو کفارہ اس واسطے کہتے
ہیں کہ گناہ کا چھپانے والا ہوتا ہے کافر کو کافر
اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ حق کا چھپانے والا ہوتا
ہے کفران نعمت کے معنی نعمت کا چھپانا ہیں۔
زینت اسلام اے زاہد ہے یہ دل کی ہے
جا نہ کعبہ ہوا جب کفر اپنا بڑھ گیا رفیق
(قرآن السعدین)
کفر:۔ (مجازاً) ضد، ہٹ، ناشکری۔ عربی،
فصیح، رائج
لائے اس بت کو التجا کرکے
کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے واہلم
کفران:۔ ناشکری، انکار، چھپانا
عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
ہے مجھ پر آپ کا بے غایت احسان
میں کر سکتا نہیں نعمت کا کفران مخزن
قول فیصل۔ عام طور سے نعمت کے ساتھ اس
کا استعمال ہے۔
کفران نعمت:۔ نعمت کی ناشکری، نعمت
سے انکار، نعمت کا چھپانا۔ فارسی، فصیح، رائج
میری توبہ اس ہوا داری میں
باعث کفران نعمت ہو گئی داغ
کفر آنا:۔ کافر ہونا، خدا کو واحد نہ ماننا
اردو مصدر، فصیح، رائج
ہو لبوں پر تری تصویر سے سینے سے لگی
کفر آیا تری وحشی کو نہ اسلام آیا اشرف

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کفن :- (بفتحتین) وہ کپڑا جس میں میت کو لپیٹتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شب ہوگئی تلوار کے بجوانے میں تم کو
رکھا ہے کفن صبح سے تیار کسی کا — تعشق

قول فیصل - کفن تیار ہونے کے معنی، کفن بونت جانا کے ہیں جیسا کہ تعشق کے شعر میں ہے۔ کفن کے ہلکے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کسی قسم کا وزن نہ ہو بہت سبک ہو جیسا کہ داغ کا شعر ہے۔

ڈال دے سایہ اپنے آنچل کا
ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا — داغ

کفن بھاری ہونا بھی زبان کا صرفہ ہے جس کے معنی بیش قیمت کفن کے ہیں جیسا کہ چاند بیگم رشید کا شعر ہے۔

مجھ کو منظور ہے مرنے پہ سبکساری ہو
اور احباب کو ہے فکر کفن بھاری ہو — رشید

کفنانا :- کفن کو میت کے حسب دستور مردے کو پہنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب ترا ٹھہرانے کو تابوت آئے
زلف مردے کو مرے کفنا چکے — اسیر

کفنانا دفنانا :- مردے کی تجہیز و تکفین کرنا، دفن و کفن کا انتظام کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - تم مدہوشی کے عالم میں ہو باپ کا برا عالم ہے تم نے کفنانے دفنانے کا بھی کوئی انتظام پہلے سے کر رکھا ہے؟

کفن باندھنا :- جان جوکھوں میں ڈالنا، جان کو معرض خطر میں ڈالنا، مرنے کو تیار ہونا، سر ہتھیلی پر رکھنا، کورا سفید کپڑا بطور دستار سر سے لپیٹ کے لڑائی پر اس ارادے سے جانا کہ اب زندہ واپس نہیں آئیں گے۔ فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاویں گے کیا — غالب

قول فیصل - عام طور سے سر سے کفن باندھنا زبانوں پر ہے۔

کفن بر دوش :- موت پر آمادہ، مرنے کے لئے تیار، جان پر کھیلے ہوئے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دیکھیے کس کس کی لکھی ہے موت اس کے ہاتھ سے
آج شوق قتل میں ہر اک کفن بر دوش ہے — منیر لکھنوی

کفن بگڑنا :- کفن کا خراب ہونا، کفن کا اصلی حالت پر نہ رہنا، کفن میلا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - کیا زمانہ ہے کہ صاحبزادے رنگ رلیوں میں پڑ گئے - ابھی باپ کا کفن بھی نہ بگڑا ہوگا۔

قول فیصل - آتش نے "تار کفن بگڑا" نظم کیا ہے۔ جو بہر حال فصیح ہے۔

امانت کی طرح رکھا زمیں نے روز محشر تک
نہ اک مو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا

کفن پر اٹھنا :- اردو فعل متعدی۔ کفن کی مد میں صرف ہونا، ایک قسم کی قسم۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس روپے ہیں اس لئے برابر تقاضا کر رہے ہو ایک پیسہ بھی ہو تو کفن پر اٹھے۔

کفن پوشی :- کفن پہنانا، کفن میں چھپانا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

زندگی بھر میں رہا جامۂ عریانی میں
مرگ کے بعد ہے کیا کام کفن پوشی سے — امیر مینائی

قول فیصل - تعشق نے کفن پوش استعمال کیا ہے جو فصیح و رائج ہے۔

دریا میں گرے ڈوبنے سے گھبرا کے سپاہی
تھا ماہ کفن پوش تو زرہ پوش تھی ماہی — تعشق

کفن پھاڑ کے :- (کنایۃً) بیتاب ہو کر، بہت گھبراہٹ کی حالت میں، بے تحاشا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جوش وحشت میں نکل جائے کفن تک پھاڑ کر
یعنی چلتے ہی رہے مر کر بھی ہاتھ پاؤں — ناسخ

کفن پھاڑ کے اٹھنا :- اردو فعل لازم، مردوں کا زندہ ہونا، مردوں کا کسی عجیب بات کے سبب قبر سے نکل کھڑا ہونا، قیامت سمجھ کر مردوں کا اٹھ کھڑا ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کفن کو پھاڑ کر کیوں کر نہ اٹھیں گور سے مردے
کہ یہ بوٹا سا قد اس کا قیامت کی نشانی ہو — مصحفی

کفن پھاڑ کے بولنا :- اردو فعل متعدی، آواز مہیب بولنا، اس طرح چیخ کر بولنا کہ دوسرا ڈر یا دہل جائے، کسی عجیب یا خوفناک بات پر نہایت بے تاب و مضطرب ہو کر بولنا، ضبط نہ کر سکنا، دفعتہً بول اٹھنا یا چیخ مارنا۔ جیسے کوئی جاتا تھا جو تو اس طرح کفن پھاڑ کر بولے۔ اگر کوئی شخص سوتے سوتے بول اٹھتا ہے تو مذاقاً اس کی نسبت بولا کرتے ہیں۔ (مخزن المحاورات)

پیر ہو کر جو ہوا شیخ مرید اطفال
مردے سب بولے کفن پھاڑ قیامت آئی — ظرافت

قول فیصل، عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر نے کفن پھاڑ کے چیخنا بھی لکھا ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کفن پھاڑ کے نکلنا:- بے تحاشا نکلنا، بے قابو ہو کے نکلنا، گھبرا کے نکلنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان

تا نیخ یہ وہ غزل ہے جو لوں نزاکت سنتے ہی
سودا کفن کو پھاڑ کے نکلے مزار سے — ملاح

کفن پہننا:- کفن پوشی ہونا، کفنایا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہیں شادی کہیں غم طرفہ دنیا کی دو رنگی ہے
پہنتا ہے کفن کوئی، کوئی کپڑے بدلتا ہے — اسیر

کفن پہنانا:- کفن میں چھپانا، کفن پوش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

میری قسمت گر یہی ہے جو پہنا کر کفن
بھیج دیجو لے مجھے خلعت ہوا جاگیر کا — ہجر

کفن چور:- قبر کھود کر مردے کا کفن چرانے والا۔ کفن کھسوٹ۔ اردو مصدر متروک

آتش عشق ہے گو رہی پردہ میرا
اس میں آتے ہوئے جلتے ہیں کفن چور کے پیر — رشک

قول فیصل۔ کسی زمانے میں لکھنؤ اور دہلی میں یہ مروج تھا۔ مثال میں مصحفی کا شعر ہے ورنہ یہ بھی یہ دیکھا نہیں سکتی ہے کفن

خست سے زمانے کی ہوئی خلق کفن چور
کفن چور (بکسر کفنا شد) شریر، بے رحم اسم مذکر۔ کفن دزد، گور کشاد، وہ چور جو قبر کھود کے مردے کا کفن چرا لیا کرتا ہے (۲ صفت بازاری) بد ذات، ملعون، شریر، حرامزادہ، ظالم، سنگدل، بے رحم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۲ میں کوئی نہیں بولتا۔

کفن دفن:- (دفن بفتحتین) تجہیز و تکفین مردے کا دفن و کفن۔ اردو، مذکر عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل مصرف۔ مرا تو ایسا کہ گور گڑھا کفن دفن تو در کنار ملتانی کے واسطے آدھی کی کوڑیاں بھی گھر میں نہ تھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

کفن دینا:- کفنانا، کفن میں چھپانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے آسماں کفن کے دینے میں دیر کیا ہے
قسمت کے لکھے ہیں تو شام و سحر نہ کرتا — آتش

کفن سر سے باندھنا:- جان کو جوکھوں میں ڈالنا، سر ہتھیلی پر رکھنا، جان پر کھیلنا اپنی زندگی کو معرض خطر میں ڈالنا، اجل کا مقابلہ کرنا، مرنے کو تیار ہونا، موت کا سامنا کرنا۔ اردو فعل متعدی، فصیح، رائج۔

تجھ کو موج دریائے فنا و خنجر براں
کفن مثل حباب آ نکلی ہم نے سر باندھا — ذوق

قول فیصل۔ عوام اسی محل پر کفن سر سے لپیٹنا بھی بول دیتے ہیں اور کفن سر سے باندھے پھرنا بھی زبانوں پر ہے۔

کفن سینا:- کفن حسب دستور بیونتنا اور بیرونت سے سینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سے جاتے ہیں کفن آپ کے دیوانوں کے
تار دامن سے ہیں گو ہے بیا گریبانوں کے — رشید لکھنوی

کفن کاٹھی کرنا:- اردو فعل متعدی۔ (ہند) گور گڑھا کرنا، تجہیز و تکفین کرنا، کفنانا دفنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کفن کا چونگا کرنا:- مرتے مرتے بچ جانا، حریص و خود غرض ہونا۔ اردو مصدر قریب بہ ترک

آخر رنڈی تھی نا کفن کا چونگا کیا۔
امراؤ جان ادا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کفن کر سے باندھنا:- مرنے کو تیار رہنا، جان دینے پر آمادہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم اس دنیائے فانی میں جو آمادہ ہیں مرنے پر
کمر سے اپنی باندھے رہتے ہیں ہر دم کفن اپنا — نساخ

کفن کو کوڑی نہیں:- ایک پائی نہیں، انتہائی مفلسی کے محل پر۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زباں

نہیں کوڑی یہاں کفن کو بھی
اس پہ ہے لوجہ بڑی اسامی ہو — داغ

کفن کو لگے:- ایک قسم کا کوسنا، کفن پر صرف ہو۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جنوں میں سر پہ اپنا اڑا چکے پرزے
جو ایک تار بھی باقی ہو تو کفن کو لگے — رند

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ تر اس محل پر کفن کے کام آئے بولتی ہیں۔

جنوں لباس میں میرے بدن کو کام آئے
خدا جو دے ہیں مجھے تو کفن کے کام آئے — شوق

کفن کھسوٹ:- قبر کھود کے کفن چرانے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

بد شکل کا ڈر نہ ہے ظلم نہیں لیکن
کفن کھسوٹ سے شرمندگی ہوئی افسوس — شاد

سے زبانوں پر ہے۔

امان و امن صغیر و کبیر خستہ بیدی
کفیل و عقدہ کشا دست گیر غزبیدی — عشق

کفیل ہونا :- ذمہ وار ہونا، ورگار، کفالت کرنے والا - اردو صرف۔ فصیح، رائج -

بچپن میں کیا خزانے دیئے رب جلیل -
شبیر سے بزرگ کے دونوں ہوئے کفیل — تشق

ککا :- (بفتح اول و دوم مشدد) خالو، اردو بچوں کی زبان -

قول فیصل - کچھ عرصے سے بچے اپنی خالو کو ککا کہنے لگے ہیں۔ ابھی اس لفظ کو عمومیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اہل خرد چچا کو ککا کہتے ہیں۔

ککّا :- (س) اسم مذکر۔ (۱) سورج - برہما وشنو۔ کام، خواہش نفسانی۔ اگنی۔ آگ، مالا۔ ہوا۔ بول۔ یم۔ موت۔ آفتاب۔ روح۔ صاحب۔ بادشاہ، مور۔ طاؤس۔ من۔ دل۔ سر۔ جسم، کال، وقت، دھن، دولت، شبد، آواز، پرکاش، ظہور۔ ہوشیار، پانی۔ سکھ، بال،

(۲) حرف صحیح کا پہلا حرف (ک)
حرف تہجی کی شق -

(۳) ۵ سکھوں کی علامات کے پہچاننے کی آواز جو کاف حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ جیسے کاچھا کیس۔ کڑا، اسی سے سکھوں کو ککے اور ککے بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے ان معنی کا تعلق نہیں ہے۔

ککرالی :- مؤنث بغل، بغل، پیپ، مواد) بغل کا پھوڑا - ہندی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ککر گھنٹ :- (کنایۃً) ہے مخصہ اور مزاحمت سے - عام بازاری زبان -
(مصطلحات و محاورات منیر)

قول فیصل - کسی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں چونکہ کتا کتیا جب جفت ہو جاتے ہیں تو ایک کا دوسرے سے کچھ دیر تک چھوٹنا دشوار ہو جاتا ہے اسی لحاظ سے ان معنی میں برتنے لگے۔

ککرم :- ہندی - فعل بد، کار شنیع، پاپ، گناہ، حرام۔ چھنالا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

ککرمی :- (ہ) صفت، بدکار، زانی، پاپی کلجھن (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککرمتا :- (کبر بفتحتین مُتّا بضم اول و تشدید دوم) ایک قسم کا چھوٹا چھتری نما درخت جو کھپریلوں اور چھپروں اور سیلن کے مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ ککر بفتحتین کتے کو کہتے ہیں۔ متا بضم اول و تشدید دوم، موت سے بنا ہے عوام میں مشہور یہ ہے کہ کتا جہاں پر موت دیتا ہے اس کے اثر سے یہ درخت پیدا ہو جاتا ہے۔

ککروندا :- (بالفتح و ضم با و نون غنہ) ایک قسم کی گھاس جس کے چوڑے پتے ہوتے ہیں اور دوا کے کام آتی ہے۔ اردو رائج۔

ککڑ :- ایک قسم کا پینے کا تمباکو جو مجر مجرا بنایا جاتا ہے اور جس میں خشک تمباکو اور تر دونوں باہم ملے ہوتے ہیں۔ اردو مذکر، قریب المتروک۔

سک بھونہ آہ عاشق حقہ اگر بے دود !
اگر کی بو دھواں دیتا ہے اس قلیان کے ککڑ کا — جواجہ آتش

قول فیصل - مٹی کے بڑے اور چلبیے کے حقے اور دبلے پتلے یا حقیر آدمی کو بھی کہتے ہیں جیسے حاجی ککڑ والی میاں ککڑ بڑے حقے کو ککڑ کا حقہ کہتے ہیں۔

ککڑا :- مرغ خانگی۔ ہندی مذکر، مرغ، مرغا، خروس۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککڑ باز :- بہت زیادہ حقہ پینے والا آدمی اردو، صفت، عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

ککڑ خانہ :- وہ جگہ جہاں عام لوگ بیٹھ کے حقہ پیتے ہیں۔ اردو صفت، قریب بہ متروک (مخزن المحاورات)

ککڑ کا دم :- (۱) اسم مذکر، حقہ مخصوص کا کش، بڑے حقے کا گھونٹ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بہ متروک ہے۔

ککڑ کا حقہ :- مٹی کا حقہ۔ عجائب اللغات

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

ککڑ والا :- وہ آدمی جو بازار میں بازاری لوگوں اور راہگیروں کو حقہ پلاتا ہے۔
(ککڑ ایک قسم کے پینے کا تمباکو ہوتا ہے جو گیلا اور سوکھا ملا کر بناتے ہیں۔) مخزن المحاورات

ککڑا۔ ذلیل و خوار آدمی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی پر بہت کم برتتے ہیں اور مرغ کے لئے برابر۔

ککڑوں کوں :- مرغے کی اذان

اردو صرف، رائج ہے۔

مرغ کی اس کے پھر تو گردن کروں نثر
بار بار یہ کج جرے [illegible] (قرآن السعدین)

ککڑی:- ایک قسم کی کھانے اور پکانے کی ترکاری جو لمبی اور حلقہ دار ہوتی ہے۔ مزا اچھا ور سیکر ورجے میں سرد و تر ہے۔ اردو، رائج ہے۔

مثال نثر - ہم سے نیچے ہمارے کھیت میں بیٹھا تھا۔ مولی چرائی، ککڑی چرائی، کدال چرائی۔

(فسانۂ آزاد)

ککڑی:- ک کی پیش، سوت کی چھلی باندھا جوار کی چھلی یا بھٹہ، ایک قسم کی ترکاری (اردو) مونث - (عجائب اللغات)

۲ (۱) سوت کی بغیر ی پھنک، اینٹھی، کچے سوت کی لچھی جو تکلے کے وسیلے سے بنائی جاتی ہے۔ آنٹی، کریہ کتہ، وپچی۔

(۲) مکئی کا بھٹا۔

(۳) ترقی، بالکیاں -

(۴) اکھ کا ڈوڈا، مدار کا پھل۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں برتتے۔

ککڑی کا چور:- ادنیٰ چور، چھوٹی چیزیں چرانے والا۔ اردو مذکر، (نوراللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ککڑی کا چور باندھا جانا:- ادنیٰ قصور پر بڑی سزا ملنا۔ اندھیر ہونا - اردو صرف،

باندھا جاتا ہے چور ککڑی کا
مارا جاتا ہے دزد ککڑی کا، سودا

قول فیصل - یہ صرف قریب المتروک ہے۔

ککڑی کھیرا کرنا:- نہایت بے قدر سمجھ کر کوسنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سن میاں ہم کو جو تو کرتا ہے ککڑی کھیرا
کوسنا ہر گھڑی ہر آن کا ہوتا ہے برا
نظیر اکبر آبادی؛

(فسقہ کی) میرے بچوں کو ککڑی کھیرا کر رکھا ہے — (چوں کہ ککڑی اور کھیرا ایسی ارزاں اور کم قدر ترکاری ہے کہ اس کے توڑنے پھینکنے میں آدمی کو ذرا درد نہیں آتا۔ اسی وجہ سے انسانوں کو ککڑی اور کھیرے کے برابر ادنیٰ اور حقیر کرنے کو کہنے لگے ہمارے نئے محاورہ والوں نے اس کی وجہ تسمیہ میں سخت غلطی کی ہے) (فرہنگ آصفیہ)

(جس طرح ککڑی آسانی سے اور جلد ٹوٹ جاتی ہے اسی طرح آدمی کو ذرا سی بات میں کوسس دینا) (مخزن المحاورات)

قول فیصل - زیادہ تر اس محل پر کھیرا ککڑی کرنا، بولتے ہیں۔

ککڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے:- ادنیٰ قصور پر بڑی سزا نہیں دیتے

ترکی کلاہ اب کہ رہو توت شور کر
گردن کوئی نہ مارے گا ککڑی کے چور کی ظفر شاہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - قریب متروک ہے۔

ککڑی کے چور کا خون نہیں کرتے:- ککڑی کے چور کو سزائے موت نہیں دیتے

اردو صرف، قریب المتروک۔

ککڑی کے چور کا نہیں کرتا ہو کوئی خون
منڈی کے چور پر کیا تم نے ستم غلط
جان صاحب

ککڑی کے چور کو کوئی کٹاری سے نہیں مارتا:- ککڑی کے چور کو کوئی زخمی نہیں کرتا، کوئی سزائے سخت نہیں دیتا اردو صرف قریب المتروک۔

مثال نثر - کیا حیلہ کرنے کو ح تحفظ ان کے گھے سے اتروا لیجیے چپکے چپکے سحر کرکے سب وارد عیار دونوں کو بیہوش کیجیے۔ آپ کا کیا کریں گے - ککڑی کے چور کو کوئی کٹار نہیں مارتا -

(طلسم ہوشربا)

ککڑی ہو جانا:- سٹ کر ذرا سا ہو جانا۔ سکڑ کر یا ٹھٹھر کر ذرا سا ہو جانا -

(مخزن المحاورات)

مثال نثر - وہ چار دن میں سوکھ کر ککڑی ہو گیا

قول فیصل - اب اس محل پر ککڑی کی جگہ لکڑی بولتے ہیں۔

ککھوری، کنکھوری:- بغل کا پھوڑا، کنکرالی، کھرالی، ہندی، مونث، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککیانا:- بلی، بندر کا چلانا، (۲) چیخنا، جھنجھلانا۔ (نوراللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

ککیرا:- ایک قسم کا پان - (نوراللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں بغیر اضافہ الف بولتے ہیں۔ مولف کے نزدیک پان کی ایک قسم ضرور ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کگارا:- دریا کا کنارا، اردو صرف مذکر فصیح و رائج ہے۔

[illegible] پانی سامنے پر وعدہ تھا کہ کگارا ٹوٹا [illegible]

کنگارا :- کنگرہ، کنارہ، حاشیہ، اردو۔ صرف۔ ٭ فصیح، رائج۔

ہم ان کی چشم مست کو سا غر تو مان لیں
لیکن یہیں کلام ذرا سا کنگر میں ہے
(آلیف لکھنوی)

کنگار :- کنگر سلامی ورچھت کے اوپر کا کنارہ باڑھ، دھار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ یعنی دریا کا اونچا کنارہ۔ (فقرہ) کنگارہ بیٹھ رہا ہے۔ کنگارا کنگرے بالکل مختلف ہے کنگر کسی چیز کا کنارہ ہے اور بس اسے دھار یا باڑھ سے کوئی تعلق نہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

ع پانی ساحل پہ دھر اتھا کنگارا ٹوٹا آندہ

کنگھا :- (بالفتح) زنخ کاف، فارسی مخلوط الہا مشدد) اردو۔ اردو۔ صرف، بازاری زبان۔

قول فیصل۔ ریلا کھیلنے والوں میں فی کس جتنی کوڑیاں ہوتی ہیں ان میں ایک ایک حسنہ بہرہ بڑا بھی ہوتا ہے۔ اس کو کنگھا کہتے ہیں جو جواریوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کل :- (بالفتح) مشین، اردو۔ صرف، مونث، رائج۔

منتر، جنتر، مشین۔ کام کرنے کا آلہ، اوزار، کام کرنے کی پتلی وہ کام کا آلہ جو آپ کام دے۔ جیسے کپڑا سینے کی کل، برف کی کل، روئی کی کل، سینے کی کل، وغیرہ۔ (ف۔ آ)

ہیں یہ پر تقبل میں استاد
کر چکے ہیں بہت کلیں ایجاد (نظم طباطبائی)

کل :- (بالفتح) پنجرے کا وہ خانہ جس میں پرندوں کے پکڑنے کے لیے کھٹکی لگی ہوتی ہے اور وہ حرکت کے ساتھ بند ہو جاتی ہے۔ اردو۔ رائج۔

کل :- (کنایۃً) وہ چیز جس سے دوسرا پر قابو ہو جائے، دکھتی رگ، اردو۔ صرف، رائج۔

اس کے کل پرزے قدرت میں ہیں جیسے پتلی
سب جنبش ہر تار اٹھے اور بیٹھے (نظیر)

کل :- حکمت عملی ہر چیز کی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل :- آرام چین، اردو۔ مونث، فصیح، رائج۔

کسی کروٹ سے کل نہیں آتی
نہیں آتی اجل نہیں آتی (داغ)

کیا کہیں اے ہمنشیں ہم آج کیوں بیکل سے ہم
منہ سے کل تھی جان کر ان سے جدا ہیں کل سے ہم
(نقل شدہ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

کل :- چیل، ڈھب، طور، اردو۔ صرف، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) اونٹ رے اونٹ تری کون سی کل سیدھی۔

محل نحش۔ نہ جانے اسے کون سی ایسی تکلیف ہے کہ کسی کل قرار نہیں آتا۔ ہر وقت مچھلی کی طرح تڑپتا رہتا ہے۔

کل :- گزرا ہوا دن، آنے والا دن، اردو۔ مونث، فصیح، رائج۔

کل جہاں سے اٹھالائے تھے احباب مجھے
لے چلا آج وہیں پھر دل بیتاب مجھے (ذوق)

کل :- (کنایۃً) روز قیامت، روز محشر، اردو۔ صرف، فصیح، رائج۔

کیوں گڑ بیٹھے ہیں تھوڑی سی جلانے والے
کل لے کو تراشے آج جو دے ختم تجھ کو (قلق)

رکل :- گھونسا، مکا، ہندی، مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کل :- (بالضم) سب پورا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

کا نٹے میں سیل جزو کل دیکھتا ہے تو
ہر جزو میں تجلی کل دیکھتا ہے تو (جوش)

قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید لام ہے۔

کل :- خدائے تعالیٰ جو مطلق و واحد ہے۔ اصطلاح صوفیہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل :- صوفیوں کی اصطلاح میں واحد مطلق۔ چونکہ حق تعالیٰ باعتبار وحدت و البیت جامع اسمائے مجموعہ ہے اس وجہ سے اس کا یہ نام بھی ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل :- ہر، ہر ایک، سب، عربی، فصیح، رائج۔

محل نحش۔ آج کل دس مزدور ملے دن بھر کام کیا جن کو دو دو روپئے فی یومیہ کے حساب سے بیس روپئے دیئے گئے۔

(فقرہ) کل آدمیوں کو دو دو دو روپئے دئے گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔ "کل = ہر، ہر ایک،

جیسے کل آدمیوں کو دو دو روپے دیئے۔ (یا)

کل شئی یرجع الی اصلہ - یعنی ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

(لطائف اللغات والے نے لکھا ہے کہ یہ ولفظا مفرد ہے۔ مگر جمع کے معنوں میں آتا ہے۔)

کُل - حرف، فقط - بس، اردو میں فصیح، رائج۔

دعوٰی نہیں زرخت تن کو کرنا قبر میں
کل ایک تار تھا جو شریک کفن ہوا ۔ تجبیر

کُل (ص) اسم مذکر، خاندان، تبارہ، خانوادہ، جنس گھرانا، کنبہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کُل - جات، ذات، برن، قوم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو والا طبقہ نہیں بولتا۔

کلّا (بفتح اول و تشدید دوم) ایک حرف جو پچھلے کلام کی رد کے لیے آتا ہے۔ کبھی نہیں ایسا نہیں - عربی، رائج۔

قول فیصل - تنہا نہیں لکھتے حاشا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے حاشا و کلا میں نے آپ کے روپے نہیں چرائے۔ آپ بیکار الزام دیتے ہیں۔

کلّا درخت کی کونپل، درخت کا وہ چھوٹا جز جو بڑھ کر شاخ اور پتے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

نخل قامت میں کلے پھوٹتے ہیں
نئے جوبن تیرے ابھرتے ہیں ۔ قلق

کلّا (فارسی کلہ) جبڑا، گال، اردو مذکر فصیح، رائج۔

گر شاعری بجا ہے دعوٰی نہیں اگر کیا ہو اک دن
پاپڑ بیلیں کھا کر سے تڑوا دے گا یہ کلا تمہارا

قول فیصل - بھیڑ بکری وغیرہ کی سری کو بھی کلا کہتے ہیں۔

کلّا (بفتح اول و تشدید دوم) لیمپ اور لالٹین کا وہ حلقہ جس میں بتی لگاتے ہیں اردو، رائج۔

محل نثر - رات کو لالٹین بھڑک رہی تھی آج اس کا کلا ٹھیک کرا دو۔ ورنہ رات کو بھر بھڑکے گی۔

کلّا دراز - بدزبانی، زبان درازی، اردو، عورتوں کی زبان

(مستعمل) اس کے کلے سے سب ڈرتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل - عورتیں بہت کم اس کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

لب ہلانے کی بھی طاقت میں نہیں تاب مجھے
جو زباں لیتا ہے کلے کے تلے داب مجھے ۔ صابر

عام طور سے عورتیں اس عورت کے لیے جو بلند آواز کے ساتھ زبان درازی کرتی ہے اس کو کلا دراز کہتی ہیں۔

کلّا :- کُلی - ہندو دیہاتیوں کی

محل نثر - سویرے سویرے کہہ رہے ہو کہ ساتھ چلو ہم نے ابھی تک تو کلا دتون بھی نہیں کیا نہ کلی کی، کیوں کر ساتھ چلوں۔

کلّا (بالفتحتین) نٹ کی وہ حرکت جس میں وہ سر نیچا کر کے ٹانگیں اوپر کر لیتا ہے۔ اردو، دلی کی زبان۔

چوٹ کھا کر مجھے کہنے کو اگر ایسی ہی
ہو کلا کھیلنی تجھ کو تو کسی نٹ سے لپٹ

قول فیصل - اہل لکھنؤ یہاں پر قلا کہتے ہیں۔

کَلاَ (ص) اسم مؤنث، بہت چھوٹا حصہ، فرسے کا آٹھواں حصہ۔

اس پہ تیری کلا بھی رکھی ہے
پالنگا تو نہ ہم سے زاہد تھے ۔ (قران السعدین)

کَلاَ گن ہنر، فن، گانے بجانے کے، خوش گلو فن - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلا (بفتح اول و دوم) کرامت، معجزہ، اردو متروک۔

جیسے آتی تھی انسے کوئی کلا
تھا عزیز، جوار برگ جڑ ہوا ۔ (مثنوی گلزار نسیم)

کلا (ہ) (بفتح سکون) چاند کا سولھواں حصہ یعنی ایک نشٹ یا دقیقہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلا بازی :- اردو، اسم مؤنث، سمل نوزن کا ترجمہ، ڈھینکلی، وہ حرکت جو سر کو نیچے اور پاؤں کو اوپر کر کے نٹ لوگ کیا کرتے ہیں اردو والے اسے قلا بازی زیادہ بولتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس محل پر قلابازی بولتے ہیں۔

کلا بازی کھانا :- اردو فعل متعدی ڈھیکلی کھانا۔ نٹ کی طرح سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر کے لوٹنا - بچے کا لوٹنا - پٹخنیاں کھانا - ڈنڈ پیلنا - لوٹا لوٹا پھرنا - (نور اللغات)

تبرا فیصل۔ اہل لکھنؤ "قلابازی کھانا" بولتے ہیں۔

کلابتو:۔ (بفتح اول و دوم و ضم سوم چہارم مضموم بجیم مشدد و واؤ معروف) ترکی لفظ (کلابتون سے بگڑا ہوا) چاندی یا سونے کا تار جو ریشم یا سوت کے دوڑے پر لپٹا ہوتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

ستاروں نے اسی پر اکھڑ یاں ہی لگا دی ہیں
کلابتو کا ہے جو کام تیری کفش پر جیوتا
مصحفی

تبرا فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :- چاندی یا سونے کے وہ تار جو ریشم پر چڑھا کر مدکرن کے ذریعے سے بٹا جاتا ہے۔ چاندی یا سونے کے تاروں کی ڈوری، زر رشتہ، (جن زرگران نے اس کی رتبہ تسبیح کی کا بنا ہوا لکھا ہے۔ یہ محض غلط ہے وہ ذرا اس کا کو کھول کر دیکھیں۔ اول یہ کہ یہ کل ملک کے چاندی ہی نہیں جاتی، ہاتھ اور ہنڈلی کی رگڑ سے بنا جاتا ہے دوسرے اگر بالفرض کل سے بنا جانا تسلیم کیا جائے تو بھی اس کی حقیقت نہیں معلوم ہو سکتی جس کے رو سے اصلی حقیقت معلوم نہ ہو وہ نادہ نہیں کھلتا، فیلن صاحب کو بھی ان کے نوجوان مددگاروں نے ایسا ہی دھوکا دیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

اور دوزان لکھنؤ اسی کو کبھی کہتے ہیں جو ان کی خاص اصطلاح ہے۔

کلا بہ کلا لڑنا:۔ دو بدو لڑنا برابر سے جواب دینا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

کلابہ:۔ کپا رشت جو نکلے پر لگا ہوا ہو۔ کلاوہ فارسی، مذکر۔

چھو گیا گردوں سے جب ذرا سا تیری تلوار کا
نوک لے کر اے سفاک رشتہ کا کلابہ ہو گیا
(نور اللغات) (خرابہ گیا۔ قرانی)

تبرا فیصل۔ اب اہل لکھنؤ اس محل پر کلاوہ ہی بولتے ہیں۔

کلا پھلانا:۔ جو منہ کو بند کر کے گلے میں ہوا بھرنا۔ خفگی یا ناراضگی سے گال پھلانا۔ اردو مصدر، تصحیح، رائج۔

کلا توڑ:۔ نائل کر دینے والا، دندان شکن۔ اردو، صفت

آہ بھی ہر فلک کا جو ڑ ہے
گرز نالہ بھی تو کلا توڑ ہے
شجاعت اکبری
(نور اللغات)

تبرا فیصل۔ دہلی میں بھی بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کلا توڑنا:۔ (کنایۃً) مغلوب کرنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

آہ خار سر فرگاں نے بھوڑا اسباب کا
سیلی زلف رسانے کلا توڑ اسباب کا تجر

کلاتھ:۔ (CLOLTH) سوت اور ریشم سے بنا ہوا کپڑا، انگریزی، رائج۔

تبرا فیصل۔ اس کے تاجر کو کلاتھ مرچنٹ کہتے ہیں یہ لفظ بھی ابھی تک اردو نہیں ہو سکا۔

کلا ٹھلا:۔ زبان درازی، ہرزہ درائی، بے زبانی کا کنایہ (منقسم) صاحب بہادر بڑے کلے ٹھلے رعب داب سے اظہار کو آتے ہیں۔

تبرا فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ فقرہ یہی بتا رہا ہے کہ کلا ٹھلا رعب داب یعنی شان و شوکت دکھاتا ہے۔ تاکہ زبان درازی ظاہر داری، وہ خالی کلا کرتا ہے، جس کے معنی شگا مہر بار کرنا ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلا جبڑا:۔ (ملحق) رخسارہ، گال، اردو مذکر، رائج۔

کلا جبڑا:۔ (ملحق) طبعاً زبان درازی۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

تبرا فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی۔

کلا جبڑا:۔ (بچہ) ۔۔۔ (رعب داب) (منقسم مذکر) وہ بڑے کلے جبڑے کا ہے۔ (نور اللغات)

تبرا فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلا چلے ستر بلا ٹلے:۔ کھانے پینے سے آدمی تندرست و توانا رہتا ہے۔ مثل۔ عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ تم احتیاط میں مری جاتی ہو کھاؤ پیو تو قوت آئے۔ وہی مثل ہے۔ کلا چلے ستر بلا ٹلے۔

کل اچھال:۔ خاندان کو بدنام کرنے والا، ننگ خاندان، بدنام کنندہ خاندان (مخزن المحاورات)

تبرا فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلا دبانا:۔ بولنے سے روکنا۔ اس جگہ بیشتر کلا دبانا بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

تبرا فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی ہیں۔

کلار:۔ کلوار، مے فروش، ہندی، مذکر (نور اللغات)

تبرا فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ عام طور سے کلوار ہی کہتے ہیں۔ دوسرا

کلال ہے۔ بفتح اول عام طور سے زبانوں پر کلوار ہی ہے۔

کلاس ہے (CLASS) درجہ، ریل گاڑی کا درجہ، تعلیم گاہ کا درجہ، طالب علموں کی جماعت، انگریزی مذکر، رائج۔

اس سے بڑھ کر کلاس ہے میرا
اور ہے رتبہ بھی اس سے بڑا — آجی
(قرآن السعدین)

کلاس فیلو ہے (بواؤ مجہول) ہم جماعت، ہم سبق، ساتھ کا پڑھنے والا۔ انگریزی مذکر انگریزی داں طبقے کی زبان۔

کلاسیکل ہے پرانی، قدیم، مستند، فن اور ادب کا سب سے اچھا نمونہ جیسے کلاسیکل موسیقی، کلاسیکل ادب، کلاسیکل شاعری وغیرہ، انگریزی صفت، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

کلاسیکل لینگویج ہے قدیم زبان، مستند زبان، انگریزی مؤنث، رائج۔

مثال: مسلمان اپنی کلاسیکل لینگویج عربی پر فخر کرتے ہیں۔ (ابن الوقت)

کلانجرہ ہے تلانجرہ۔ (ذکر ہیں) کسی کے کمالات اخراج کا حیلہ اسباب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس پر کمالات کے ساتھ تلانجرہ زبانوں پر ہے۔

کلاغ ہے فارسی مذکر، جنگلی کوا، غراب، کاگ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قرآن السعدین میں عزیز کا ایک شعر بھی ہے

تھا شجر پہ کلاغ اک بیٹھا
بڑھے نے اپنے بیٹے سے پوچھا
عزیز (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ بسبب کم استعمال اردو نہ ہو سکا۔

کلاک ہے بڑی گھڑی، انگریزی، مؤنث رائج۔

قول فیصل۔ گھڑی ساز کو کلاک میکر کہتے ہیں۔

کلا کرنا ہے شور کرنا، غل مچانا، اردو مؤنث عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ زبان درازی کرنا۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلا گرم ہونا ہے گرم کھانا کھانا۔

(منتشرہ) جب دیکھو کلا گرم، منہ میں گلوری ٹھنسی ہوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام اوچھوں کی زبان ہے۔

کلال ہے مٹی کے برتن بنانے والا۔ کمہار، کمہار، فارسی، قلیل الاستعمال۔

دل شکستہ کیوں نہ بعد مرگ ہوں ہم اے کلال
جب ہماری خاک سے ساغر بنے اور ٹوٹ جائے
(امیر مینائی)

کلال ہے ہندوں کا ایک فرقہ جس کا پیشہ شراب فروشی ہے شراب کھینچنے اور بیچنے والا ہندی مذکر۔

مے فروش، بادہ فروش، آب کار، خمار جیسے کلال کی بھٹی ڈوبنے ملی لوگوں سے کہا کرتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ کلوار زبانوں پر زیادہ ہے

کلال خانہ ہے شراب خانہ، وہ جگہ جہاں شراب کشید ہوتی ہے۔ مے فروشی کی دکان۔ اردو، مذکر

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلال کی بھٹی ہے شراب خانہ، شراب کی بھٹی، کلواری وہ جگہ شراب بنتی اور بکتی ہے۔ اردو مؤنث، قلیل الاستعمال۔

مجھ رند کو بہت ہے یہ بھٹی کلال کی
مسجد میں جائے زاہد شب زندہ دار علیٰ — ظہیر

کلام (بفتح) عبارت جو مرکب ہو کم سے کم دو کلموں سے، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلام ہے وہ علم جس کے ذریعے سے عقائد کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں۔ جس میں عام طور سے الہیات سے بحث کی جاتی ہے عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلام ہے شعر و سخن، نظم، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

ہے کلام سست کی رونق ہوا خواہوں کا غل
خواب گو اچھا ہو تعبیر اچھی چاہیئے — امیر مینائی

کلام ہے قول، بات کہنا، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

ہیں دل لگا کے تو سنتا ہوں کیا کروں ناصح
ترا کلام ہی دل میں اثر نہیں کرتا
(امیر مینائی)

کلام ہے اعتراض، عذر، شک، حجت، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

منہ گر یوں سے نہیں جاتے کلام
جو یہ کہتے ہیں بجا کہتے ہیں — داغ

کمال جو کرم بھرنے کیا اے عنبر
کلام اب بر حسینوں کے ناز اٹھانے میں — امیر

قول فیصل۔ تقدیر، مقدر، قسمت، نصیب، مقسوم جیسے ہمارے کلام میں یہی لکھا تھا۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلام اللہ: کلام اللہ۔ عورتوں کی زبان (لکھنؤ) تجھے کلام کی مار پڑے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس طرح نہیں بولتی ہیں۔ کلام اللہ اور کلام پاک زبانوں پر ہے۔

کلام: گفتگو، عربی، فصیح، رائج۔

تاب گفتگو رقیب نہیں
آپ کس سے کلام کرتے ہیں — صبا

جھوٹ ہی جانوں کلام اس رہزن ایمان کا
یقین کر جاؤں بھی وہ آئے اگر قرآن کا
ورق قرآن (سعدین)

کلام: سوال، کلام آجانا، کلام آنا، مباحثہ ہو جانا، جھگڑا ہو جانا۔

کلام آگیا ساقی سے جب رکاوٹ کا
زمیں پہ ہاتھ سے جام شراب سے ٹپکا — تجر

قول فیصل۔ اس جگہ سوال کے معنی نہیں ہیں بلکہ بات کے معنی ہیں۔

کلام اٹھانا: کلام اللہ اٹھانا، اردو عورتوں کی زبان (لکھنؤ) اگر تو سچی ہے تو کلام اٹھوا لے جا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلام الشا: بات کا جلد بولنا

غزل یہ اپنی یہ کہتے ہیں قدر آپ غزل
کلام اٹھتے ہیں اپنا کمال کرتے ہیں
(نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

کلام اللہ: کلام پاک، کلام مجید، خدا کا کلام، قرآن شریف، عربی، فصیح، رائج۔

محل گفتگو۔ تم یقین مانو میں کلام اللہ کی قسم کھا کر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تمہاری برائی نہیں کی۔

قول فیصل۔ اب زیادہ تر عوام اور عورتیں اس محل پر قرآن کی قسم بولتی ہیں۔

کلام اللہ اٹھانا: قرآن شریف ہاتھوں میں لے کے قسم کھانا، قرآن اٹھانا (نوراللغات)

قول فیصل۔ کلام اللہ اٹھانا اب کوئی نہیں کہتا بلکہ قرآن اٹھانا ہی عام طور سے زبانوں پر چڑھا ہوا ہے۔

کلام الملوک ملوک الکلام: بادشاہوں کا کلام، کلام کا بادشاہ ہوتا ہے، عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ جب کبھی کسی بڑے کے کلام کی تعریف کرنا مقصود ہوتی ہے تو کہتے ہیں۔

کلام اونچا کرنا: بات اٹھانا، اردو عورت، دلی کی زبان۔

جو کہے تو نے کلام اے ہمزباں اونچے کیے
ہم نے منہ سے کیا کہا جو سب کے کان اونچے کیے

کلام آجانا: جھگڑا سا مباحثہ ہو جانا، ایک قسم کی تکرار ہو جانا، جھگڑا ہو جانا، تو تو میں میں ہو جانا۔ اردو عورت، قلیل الاستعمال۔

کلام آگیا ساقی سے جب زکاوٹ کا
زمیں پہ ہاتھ سے جام شراب سے ٹپکا — صبا

قول فیصل۔ اسی محل پر کلام آنا بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

میں تو کچھ کہتا ہوں تم سے تم سمجھتے ہو کچھ اور
جب کہ باتوں میں کلام آیا مزہ کیا بات کا — ہجر

کلام پاک: قرآن مجید، کلام اللہ، خدا کا کلام، فارسی، فصیح، رائج۔

محل گفتگو۔ اس کا فیصلہ یوں نہیں ہوگا یا تم کلام پاک کی قسم کھاؤ یا میں کلام پاک کی قسم کھا لوں۔ فیصلہ حق ادا کرے گا۔

کلام پڑھنا: نظم پڑھنا، شعر پڑھنا، اردو عورت، فصیح، رائج۔

محل گفتگو۔ سب صاحب اپنا اپنا کلام پڑھیں (امراؤ جان ادا)

کلام درمیان آنا: گفت و شنید ہونا، کسی بارے میں گفتگو ہونا، اردو عورت، دلی کی زبان۔

دہن میں ان کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے — آتش

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلام تام: عربی، مذکر (نحو) وہ مرکب جو اپنے ٹکڑوں میں اسناد ہونے کے سبب سے متکلم کے کلام کی پوری پوری خبر دے اور اس کے سننے والے کو کچھ پوچھنے یا بات کرنے کی حاجت نہ پڑے اسی کو مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے پانی آیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تمام تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کلام خدا: خدا کا کلام، قرآن پاک

کلام دکھانا :- استاد سے اشعار پر اصلاح لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل محض۔ ہمارے صاحب رشید نے ہمیشہ اپنا کلام اپنے چچا پر شوق کو دکھایا یہ غلط ہے کہ نانا انہیں سے اصلاح لی۔

قول فیصل۔ استاد کے لیے کلام دکھانا زبانوں پر ہے۔ جیسے حضرت جوش کا کلام ہمیشہ حضرت عزیز لکھنوی اپنی حیات تک دیکھتے رہے۔

کلام رکھنا :- شبہ رکھنا، حجت رکھنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

بے دھان منہ باں وہ گویا ہوئی
ہم اسی میں کلام رکھتے ہیں — رشک

قول فیصل۔ اسی محل پر اب نہیں " اس میں کلام ہے۔ برتتے ہیں۔

کُلّ اَمْرٍ مَرْہُوْنٌ بِاَوْقَاتِہٖ :- ہر کام اپنے وقت میں رہن کر دیا گیا ہے یعنی ہر کام اپنے مقررہ وقت کا محتاج ہے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلام سرسبز ہونا :- کلام کا مقبول ہونا اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

خدا کے فضل سے سرسبز ہے کلام اپنا
عجب نہیں ہے جو شاخ قلم ہری ہو جائے — تجر

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلام سُست :- (باضافت) وہ کلام جس میں کسی قسم کی جان نہ ہو، پھیکا کلام پھیکی نظم۔ وہ شاعری جس میں کوئی دم نہ ہو۔ فارسی مصدر، فصیح، رائج۔

ہے کلام سست کی رونق ہوا خواہوں کا غل
خراب گر اچھا نہ ہو تکبیر اچھی چاہیے

کلام سننا :- بات چیت، گفتگو، عربی، فصیح، رائج۔

سن کے اپنے ہم نشیں سے یہ محبت کا کلام
کھینچی اک اور آہ سرد اور دیا جواب اسکو دیا — نظم طباطبائی

کلام شیریں :- خوش گوار کلام، دلکش گفتگو، دلکش نظم، فارسی مصدر فصیح، رائج

سب شیریں کے وصف کرنے سے
اللہ شیریں مرا کلام ہوا — امیر

کلام کرنا :- بولنا، بات چیت کرنا، شبہ کرنا، بحث کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بات کرنا، گفتگو کرنا کے معنی میں بھی زبانوں پر ہے۔

کلام کہنا :- بات کہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کہا ہے نبی نے یہ برحق کلام
سنو گوش دل سے تم اسکو تمام — نور، مارچ ۱۹۹۰ء

کلام کی جا :- اعتراض کی جگہ، نکتہ چینی کا مقام، اعتراض کی گنجائش، گفتگو کا محل، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

فتنہ گروں سے نہیں جاتے کلام
جو یہ کہتے ہیں بجا کہتے ہیں — رشک

قول فیصل۔ نفی کی صورت میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے۔ بات بالکل صحیح ہے کلام کی گنجائش نہیں۔

کلام گرم :- (باضافت) شوخ کلام، تیز کلام، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

کلام گرم ہیں اس کے یار بولا رند ہے
مثال شعلہ زباں ہے تری دہن میں آگ — رند

کلامِ مجید :- قرآن شریف، کلام اللہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

لازم ہے تم کو پاس کلام مجید کا
کلمہ نبی کا پڑھتے ہو تم یا یزید کا — دبیر

کلام ملنا :- کلام کا مشابہ ہونا، کسی کے رنگ کلام سے رنگ کلام ملنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

بس تری زبان کے اہل زباں سے
ملنے لگا کلام، کلام تمثیل سے — رشک

کلام منہ پہ رکھنا :- کلام منہ پہ لانا زبان سے کہنا، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے کوئی سند نہیں پیش کی۔ بہرحال، اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کلام میں گرمی ہونا :- کلام میں تیزی اور ہلکی سی تیزی کی جھلک ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی — غالب

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کلام ناقص :- عربی، اسم مذکر، (نحو) مرکب غیر مفید، وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو جیسے۔ احمد کا غلام محمود کا باپ، وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کلام ہو جانا :- بحث ہو جانا، جھگڑا ہو جانا تکرار ہو جانا، اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل - یہ پہلوانوں کی اصطلاح ہے۔ اور قلیل الاستعمال۔

کلائی پھیرنا :- زور سے کلائی کو گرفت سے ہٹا دینا - کلائی چھڑا دینا، کلائی توڑنے میں شکست دے دینا - اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح ہے۔

واقعہ میں ہے بخش کی حقیقت کہ کیوں کی
بخش سے پھیرتا ہوں کلائی میں دیکھی　　(ذوق)

کلائی کا توڑا :- سونے کی زنجیر، جو کلائی میں پہنتے ہیں - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شاخ صندل ہے اگر نازک کلائی آپ کی
جان عاشق پر نظر رکھتا ہے توڑا آپ کا　　(ناسخ)

کلائی کرنا :- اپنی کلائی حریف کی کلائی پر رکھ کر ہاتھ کے بیچ کا زور اس پر ڈالنا - اردو صرف متروک

ع کر کے گھیرنے کلائی ہاتھ توڑا آپ کا　　(جر[أت])

کلائی لچک جانا :- کلائی کا ہلکا سا بل کھا جانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

تلوار اٹھانے سے لچکتی ہے کلائی
بیٹھے ہی رہو تم سے جو کام نہ ہو گا　　(داغ)

کلائی مڑک جانا :- کلائی میں بل آجانا، موچ آجانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خورشید کی جبیں جو ذرا سی جھک گئی
لیلائے تیرگی کی کلائی مڑک گئی
(جوش ملیح آبادی)

کلائی مروڑنا :- پنجہ پھیر دینا، کلائی کا پھیر دینا اس طرح کہ کلائی میں سخت تکلیف محسوس ہونے لگے - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کل آنا :- چین پڑنا، اطمینان ہونا، قرار آنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

بن گری تو بھی اگر پاؤں پہ تیرا تو گرا
تیرے دل کو تو کل آئی میرا پنجہ ٹوٹا　　(جان صاحب)

کلائی ہونا :- کلائی پڑنا، کلائی [illegible] - اردو صرف متروک۔

حسن کا بل ہے تو پھر زور نمائی ہو جائے
ع میرے پنجہ سے تو ے کلائی ہو جائے　　(جر[أت])

کلب :- کتا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شہر تھا کلب ستان اور سر مرغ پرفشاں
در فلک اک آبپاش اور سنبلہ اک خوشہ چیں　　(نظم طباطبائی)

کلب :- (CLUB) (بفتحتین) انجمن سوسائٹی، انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

انجمن، سوسائٹی، مجلس، جتھہ، جماعت، شراکت، صحبت، مشاعرہ، پنچایتی مکان
(فرہنگ آصفیہ)

اور کہیں ہوتے ہیں کلب قائم　　حالی
بہت حکمت و ادب قائم　　(قرآن السعدین)

قول فیصل - لکھنؤ میں عام طور سے عوام کلب بکسر بولتے ہیں جو اردو ہے۔

کل بگاڑنا :- نظم کسی مشین کا خراب کر دینا، کام کا بگاڑ دینا - اردو صرف، رائج۔

اے انتظار آنکھ کی کیا کل بگاڑ دی
اب سوجھتا نہیں یہ گھڑی ایک پل بچے　　(جر[أت])

قول فیصل اس کا لازم، بگڑنا بھی ہے۔

کل بگڑ جانا :- کسی اوزار کے پرزے وغیرہ کا خراب ہونا، کسی چلتی چیز یا کسی عضو کا بیکار ہو جانا۔　　(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ کسی عضو کے خراب ہو جانے کے معنی میں عوام بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں - جیسے تمہاری تندرستی بہت خراب رہتی ہے تمہاری کوئی نہ کوئی کل بگڑی گئی۔ عام طور سے مشین کے خراب ہونے کا استعمال ہے۔

کل بگڑنا :- بڑے (کنایۃ) نادرست ہو جانا، ہر چیز کا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قسمت ہوے وہ روئے تو منا ہی نہ سکوں
کل نصیبوں کی جو بگڑے تو بنا ہی نہ سکوں　　(شاد)

کل بگڑنا :- بڑے وہ پرزہ جس سے مشین چلتی ہے اس کا خراب ہو جانا - اردو صرف، رائج۔

آدمی کہتے ہیں جس کو ایک پتلا کل کا ہے
پھر کہاں کل اسکو جب کل اس کی ہو بگڑی ہوئی　　(بحر)

کلب گھر :- بفتحتین، کلب کا مکان - اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - عوام کی زبانوں پر بکسر اول ہے۔

کلبل :- (بفتح اول و سوم) بلا، آفت، سخت مصیبت - اردو صرف، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل مثال۔ خدا نے تمہارے بچے کو سیداؤں کی [illegible] سے نجات دی بڑی کلبل ٹلی۔

قول فیصل - صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں "لکھنؤ میں یہ اور اس کے علاوہ کلول بھی مستعمل ہے - [illegible] میں درج ہے - [illegible] میں کلبسل بھی بولتی ہیں"۔

کلبل :- (بکسر اول و سوم) کیڑوں کا چاروں طرف پھرنا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل مثال۔ باجا نے گرم مچھلی ڈبے میں بند کر

کوری میں نے جو ڈبہ کھولا تو کیڑے پڑ گئے تھے ان کی کلبل دیکھ کے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

کلبل ہٰ (بلا ز) بچے بچے، چینگی پوٹے اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں بچہ بچہ، بچے بچے۔ چنگی پوٹے، بچے کچے۔

مشرقی بچہ کس سے زنگلی خدا بچائے
بس ذنشا رہتا ہے کلبل کو دیکھ کر شفقی

کلبلانا ہٰ۔ (بضم اول و سوم) کیڑوں کا رینگنا اردو صرف، عوام کی زبان۔

کلبلانا ہٰ۔ (بضم اول و سوم) سوتے میں بے کی قدر جنبش کرنا، آہستگی سے ہلنا، سونے میں، انسان اطفال اور حیوان کا حرکت کرنا، سونے میں کروٹ بدلنا لازم (لغات اردو)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کلبلانا ہٰ۔ تڑپنا، بے قرار ہونا، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلبلانا ہٰ۔ کیڑوں کا رینگنا، جیسے جوں کا بالوں میں کلبلانا۔ جیسے کیڑوں کا زخم میں کلبلانا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلبلانا ہٰ۔ پیٹ میں قراقر ہونا، انتڑیوں کا بولنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلبلانا ہٰ۔ کسی نئی بات یا پوشیدہ بات کا دل میں بھڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کلبلانا ہٰ۔ کھجانا، کھجلانا، چل ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلبلانا ہٰ۔ بے کل ہونا، جلانا، گدگدیاں کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں بھی نہیں بولتے۔

کلبلاہٹ ہٰ۔ حشرات الارض کا جنبش کرنا رینگنا، اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

کلبلاہٹ ہٰ۔ انسان و حیوان کے سونے میں بار بار جنبش کرنا۔ (نور اللغات)

اس کے غش سے خواب کو رنج و تعب
کلبلاہٹ سے اس کی خورش پڑے سب
تسنیم (قران السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلبلاہٹ ہٰ۔ کسی بات کا دل میں بھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلبلاہٹ ہٰ۔ بالوں میں جوں کا حرکت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ اس عمل پر چلن ہے۔

کلبہ ہٰ۔ بضم اول و فتح سوم، فارسی اسم مذکر، چھوٹا سا گھر، تنگ و تاریک حجرہ، غریبوں کا جھونپڑا گوشہ، کونہ، خانہ مختصر۔

برسے گر مینہ بھی شدت سے جو طوفان ہوتا
خانۂ عیش مرا کلبۂ احزان ہوتا نہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ تنہا نہیں بولتا، اضافت کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسا کہ شعر میں ہے۔

کلبۂ احزان ہٰ۔ (بضم اول و دوم) کلبہ یعنی چھوٹا سا گھر جو تنگ و تاریک ہو، غموں کا گھر ماتم کدہ، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

خانۂ عیش مرا کلبۂ احزان نہ ہوا
خواب کی گود میں کب آ کر پریشان نہ ہوا آسیر

کلبۂ تاریک ہٰ۔ (باضافت) اندھیرا چھوٹا تاریک چھوٹا مکان، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تیرہ بختوں کو ہے وہ کلبۂ تاریک ملا
ذرّے خورشید بھی چھپا کہ نہ جہاں تاب لے ذوق

کل بھی آیا ہی داخل ہے ہٰ۔ کل کا دن بھی دور نہیں۔ (فسانۂ آزاد) کل کون دور ہے۔ کل بھی آیا ہی داخل ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ صرف، متروک ہے۔

کل بےکل ہونا ہٰ۔ کسی پرزے یا عضو کا اپنی جگہ سے سرک جانا، بے ترتیب ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلپ ہٰ۔ سہ (ہندو عقیدے کے مطابق) (۱) وید کے چھ انگوں میں ایک رکن، وید کی ایک فصل کا نام۔

(۲) برہما کا ایک دن، زمانہ جو انسان کے .... ۴۳۲ برس یعنی چار جگ کے برابر ہوتا ہے۔

(۳) پرلے، قیامت، پرلو۔

(۴) خطرہ، اندیشہ، شک، شبہ۔

کل پوٹیا: بفتح اول و ضم سوم و دو مجہول ایک قسم کا کبوتر جس کا پوٹا آگے سے کالا ہوتا ہے اور اوپر سے سفید ہوتا ہے - اردو، کبوتر بازوں کی اصطلاح -

پہنچائے خط رقیب یہ دل کو اس قدر
سارے کبوتر آپکے کل پوٹیے ہوئے بیتر

کل پہچاننا: — کسی کی کمزوری سے واقف ہونا - (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کل پھیرنا: — (متعدی) مشین کے اس پرزے کو پھیرنا جس سے مشین چلتی ہے - اردو، صرف، رائج -

کلتھی: — ایک غلے کا نام ہے جس کو ماش کہتے ہیں - ہندی، صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل - اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں -

کلٹا: — ہندی، اسم مذکر، ٹاپے کی طرح کا ٹوکرا جس میں پہاڑی لوگ گوشت یا ترکاری وغیرہ بھر کر پیٹھ پر اٹھاتے ہیں - ایک قسم کا کھانچا (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے -

کل ٹھیک کرنا: — کسی مشین کو قرینے سے لگا کر اس قابل کرنا کہ چلنے لگے - اردو، رائج -

کل جانا: — کیلنا - ہندی، فعل لازم - کیلا جانا اور منتر کے ذریعے سے کسی مکان کسی چیز کسی جاندار کا قابو کیا جانا - تسخیر کیا جانا، قابو میں لایا جانا جیسے - سانپ کا کل جانا، مکان کا کل جانا - جب زبان کی نسبت کہیں گے تو وہاں اپنے برخلاف منتر سے اس کے بند ہو جانے اور کوئی کلمہ اپنے برعکس نہ نکلنے دینا سے مراد ہوگی (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - عام طور سے یوں بولتے ہیں -

- سانپ کو کیل دیا ہے اب وہ بل سے نہیں نکل سکتا -"

کل جبھا: — لفظی معنی کالی زبان کا - اصطلاحی وہ مرد جس کا برا کہنا بہت جلد اثر کرتا ہو جس کا کوسنا لگ جائے - بتخفیف (نور اللغات)

اس کی تانیث کل جبھی ہے -

ع ہیں کوس کوس کے کہا جاؤں گی ہو لیا کل جبھی

(جان صاحب)

قولِ فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے - لکھنؤ میں بغیر ہ کے مخلوط عورتیں بولتی ہیں - مؤلف تائید کرتا ہے - تانیث کے لئے کل جبھی بولتے ہیں -

کل جبھا: — ہندی، اسم مذکر (دیکھو سیہ زبان) وہ شخص جس کی جیبھ کالی ہو، مؤنث عورت، بدشگون عورت، وہ عورت جس کا کوسنا جلد اثر کرے - کثرتِ استعمال کے سبب اس عورت کو بھی کہنے لگے جس کے گھر بسنے کے بعد کوئی صدمہ وقوع میں آئے - (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - کالی زبان ہونے کے معنی میں کوئی نہیں بولتا - عام طور سے عورتیں اس کے لئے جو کوئی بری بات کہے اور ہو جائے تو کل جبا یا کل جبی کہتی ہیں -

کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ: — ہر نئی چیز مزیدار معلوم ہوتی ہے - عربی جملہ، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محلِ صرف - میاں ہم سالی بھر سے تمہارے مہمان ہیں ہماری اتنی خاطر نہیں کی چار دن سے ہمارے بھائی آگئے ہیں دن رات ان کی خاطر کیوں نہ ہو کلِ جدید لذیذ

کلجگ: بفتح اول، اسم پالزمانہ، انتہائی خراب وقت وہ زمانہ جس میں دنیا پریشان ہو - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

کلجگ نہیں کرجگ ہو یہاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
نظیر اکبر آبادی

قولِ فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ کی تحقیق ہے -

ہندی - اسم مذکر چوتھا جگ - جو چار لاکھ بتیس ہزار برس اور پاپ کا زمانہ مانا گیا ہے زمانۂ فساد کا قرن - دیکھتے ہیں کہ یہ جگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار ایک سو دو برس پہلے ۱۸ فروری یوم جمعہ سے شروع ہوا ہے جسے اب تک تقریباً چار ہزار نو سو نوے برس ہوگئے -

کُلُّ جمع: — کل، تمام - اردو صرف عوام کی زبان -

محلِ صرف - میں نے تم سے جتنا قرض لیا تھا ادا کر دیا کل جمع دس روپئے باقی ہیں -

کل جو ہونا ہے وہ آج ہو جائے: — جو چیز کل پر موقوف ہے وہ آج ہو جائے - اردو، صرف، فصیح، رائج -

اکبر میں صور پھونکے حشر کا ساماں ہو جائے
کل جو ہونا ہو وہ آج ہی ... ہو جائے

کلجھواں: — سانولا - ہندی، صفت، اہلِ ہنود کی زبان -

شباب پہ جو گزرا کلجھواں چہرہ نکل آیا
ملیح تھا کہ سونا اڑ گیا نیا نکل آیا قدر
(فرہنگ آصفیہ)

کلفہ :- خوفہ، مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے لکھنؤ میں علفے کا ساگ کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں عوام اور خواص اور ترکاری بیچنے والے سب خرفے کا ساگ کہتے ہیں۔

کلک :- (بالکسر) قلم جو اندر سے خالی ہو مجازاً قلم، خامہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔
فکر میری گہر اندوز اشارات کثیر
کلک میرا رقم آموز عبارات قلیل — غالب
قول فیصل۔ بعض شعراء نے تانیث بھی نظم کیا ہے۔
اک جو چیخ لگا دے گی اگر کلک زار نج
وحش جائے گی بلبل تیری نشاط انگیز — ناسخ
عام طور سے زبانوں پر تذکیر ہی ہے۔

کل کا پتلا :- کل کی طرح حرکت کرنیوالا دوسرے کی مدد سے کام کرنے میں دوسرے کا پابند اردو صرف، عوام کی زبان۔
اے مصحفی گر چشم حقیقی سے تو دیکھے
پتلے ہیں جو سب خاک کے پتلے ہیں یہ کل کے — مصحفی

کل کی بات ہے :- بالکل گذرے ہوئے قریب کے زمانے کی بات ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
سودا ولی وحشی کو تو ہے روز ازل کا
افسانہ جو مجنوں کا ہے وہ ذرہ کل کا — بحر

کلکارنا :- چیخنا، پکارنا، ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ دور سے اس کا واسطہ نہیں۔

کلکاری بلا چیخ، زور کی آواز،

کلکاری بلا جو رکے بلانے کی آواز (مارنا کے ساتھ)۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلکاری مار کے ہنسنا :- (شیر خوار بچوں کے لیے) زور سے ہنسنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خاص ادائے بچے کے ہنسنے کو قلقاریاں مارنا کہتے ہیں۔ قلقاریاں مار کے ہنسنا یا کلکاریاں مار کے ہنسنا کوئی نہیں بولتا۔

کلکاری مارنا :- ہندی، فعل لازم، چیخ مارنا، روکا دینا، چلانا، قہقہہ لگانا، کوکنا، زور سے پکارنا، جنڈ کا کھینچنا، جنڈ کا جھنا، بیبے اٹو نہاں، مار کلکاری۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کل کا لڑکا :- تھوڑے عرصے کا پیدا ہوا (کنایۃً) ناتجربہ کار۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں یہاں لڑکے سے مقصود نہیں۔ کنایۃً ناتجربہ کار کو کہتے ہیں۔ یہ جملہ مشہور ہے۔ کل کا لڑکا اور بڑھ بڑھ کے باتیں کرتا ہے۔
عوام اس محل پر کل کا لونڈا بولتے ہیں۔

کل کائنات :- (کنایۃً) تمام سرمایہ، کل اثاثہ، تمام پونجی، اردو صرف فصیح، رائج۔
ع کل کائنات سبط نبی پر نثار کی — آدب

کل کائنات :- کل مخلوقات، پوری دنیا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل نظر۔ جو خاص بندے ہیں وہ رات دن اسی طرح مدح کرتے ہیں۔ جس کے قبضے میں کل کائنات ہو۔

کلکتہ :- بنگال کا مشہور شہر جس کو صوبہ کا پایہ تخت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اردو صرف، رائج۔

کلکتے کا جو ذکر کیا تو نے ہمنشیں
اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے — مرزا غالب

کلکتہ دکھانا :- بچے کو کھلاتے ہوئے اس کے کانوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے سر تک اونچا کر دیتے ہیں۔ اور اس کو کلکتہ دکھانا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ پہلے اس کا رواج تھا۔ اب شاید ہی کوئی یہ عمل کرتا ہو۔

کلکتیا پان :- ایک قسم کا پان جو کلکتے کی طرف سے آتا ہے اور کڑوا اور کرارا ہوتا ہے۔ اور اس کی رنگت ہری ہوتی ہے۔ اردو، رائج۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اسے بنگلا پان کہتے ہیں۔ منسوب بہ بنگال۔ موجودہ دور میں بنگلے پان کو بنگلا پان اور کلکتیا پان کو کلکتیا پان کہتے ہیں۔ دونوں الگ الگ ہیں۔

کلکٹر :- محکمہ مال کا افسر، ضلع کا حاکم، انگریزی، مذکر، رائج۔

کلکٹر کا سالا :- (سرد، اسم مذکر، بازاری) نخشی کا دھگڑا، کوتوال کا یار، حاکم کا رشتہ دار، زبردست کا رشتہ دار، ہر قسم کا سالا جیسے ایسے ہی تم کلکٹر کے سالے ہو نا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلکٹری :- وہ جگہ جہاں کلکٹر عدالت کرتا ہے، کلکٹر کی کچہری، اردو، رائج۔

کل کس نے دیکھی ہے :- آنے والی کل کا حال معلوم نہیں کل کیا ہو، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اہل لکھنؤ بولتے تھے جہاں جو کچھ کرنا ہے آج کر لو، کل کس نے دیکھی ہے اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلکنا :۔ لگنا، زہر مار کرنا۔ عورتوں کی زبان اب اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

تمہاری اُٹھا کیا صاف ہے آنا کہ بسمل میں
کہیں اک بھری تم قصب کچھڑی کی کلکتی ہو — رنگین

(نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ تو لکھتے ہیں۔ مجھے نہ تو نیلن یا فیلن میں یہ لفظ ملا۔ نہ تو رنگین کے نسخہ مطبوعہ نظامی بدایوں میں حسال یہ ہے کہ نواب اخلاق کی زکابی کو ہاتھ سے قصب لکھتے ہیں۔ ان امور کے مدنظر میرا خیال ہے کہ حضرت مؤلف لگتی پڑ کر کلکتی پڑھ گئے اور ایک نیا لغت تیار ہوگیا۔ پر وہ پوش کر لکھ دیا کہ اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔ مؤلف صاحب فرہنگ نے اپنا نام اس ترتیب سے دھوکے کھائے ہیں۔ نواب تحقیق بہت کم لکھتے ہیں

کل کو :۔ آنے والے دن کو، آنے والے زمانے کو۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھے وہ ٹھکرا گئے اک ایک قبر کو
کل کو نہ کہے کوئی قیامت نہیں دیکھی — جلیل

قول فیصل۔ کو زائد ہے۔ فصحا اس محل پر صرف کل استعمال کرتے ہیں جیسے میں اس لیے اس رسم کو جاری کیے دیتا ہوں کہ کل یہ کوئی نہ کہہ سکے کہ میری طرف سے کسی قسم کی کمی ہوئی۔

کلکی (ہندی) اسم مذکر۔ وشنو کا دسواں اوتار جو قصبہ سنبھل میں وشنو یشر ابرہمن کے گھرانے میں پیدا ہوگا وہ گھوڑے پر چڑھے گا اور تمام گمراہوں کو مارے گا۔ جیسے مسلمانوں میں حضرت امام مہدی خیال کیے گئے ہیں۔ ویسا ہی یہ اوتار مانا گیا ہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مسلمانوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس محل پر شیعوں کا لفظ صرف کرنا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ شیعہ امام مہدی کو بارھواں امام اور امام غائب مانتے ہیں اور یہ لفظ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل کی اوڑھنی :۔ کل کی اوڑھی ہوئی اوڑھنی، سادی اور ... اردو صرف عورتوں کی زبان۔

میں تو وہ اوڑھنے کی نہیں کل کی اوڑھنی
ہاں تجھ کو اوڑھنا ہو تو جھلا جھل کی اوڑھنی — رنگین

کل کیا ہو :۔ آنے والے زمانے میں کیا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہیں ہو جائے گے آپس میں جھگڑا کل خدا جانے
تمہارے واسطے کیا ہو ہمارے واسطے کیا ہو — داغ

کل کی بات ہے :۔ قریب کے گزرے ہوئے زمانے کی بات ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ ورنہ تیری ہر ایک سے شرماتی تھی
کل کی ہے بات تجھے بات نہ کر آتی تھی — جرأت

کل کی بات کل کے ہاتھ ہے :۔ آنے والے زمانہ قریب کی بات جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائے گا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

کل کی باتیں :۔ گزشتہ باتیں، گزرے ہوئے زمانہ کی باتیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

داستان لیلیٰ و مجنوں سناتے تھے اسے
اے فلک کل کی یہ باتیں ہو گئیں افسانہ آج — رشک

کل کی خبر نہیں :۔ خدا جانے آئندہ کیا ہو، کل کیا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں — (نیر)

کل کی کل پر ہے، کل کی کل کے ہاتھ ہے :۔ آئندہ کی فکر ابھی بیکار ہے، آئندہ کی خبر کسی کو نہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کل کی کل کے ہاتھ ہے اے ساحر!
آج تم کو ہے غم فردا عبث — صبا

کل کے جوگی کاندھے جٹا :۔ کمسنی میں پیر سالی کا دعویٰ۔ (محاورات و مصطلحات منیر)

قول فیصل۔ یہ بازاری زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

کل لگانا :۔ کسی مشین میں ایسے آلے کو لگانا جس سے وہ چل سکے۔ اردو صرف، رائج۔

محل نثر۔ ہماری مشین کی کل خراب ہو گئی ہے جب تک نئی کل نہ لگوائیں گے نہیں چلے گی۔

قول فیصل۔ دال پرگو او غیرہ کے پنجرے میں کل کو اس طرح لگانا کہ چڑیا کو یا لال پھنس جائے بولتے ہیں

کلیا :۔ بکری کی انتڑیوں میں قیمہ مسالے کے ساتھ بھر کر پکاتے ہیں۔ اردو مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ دلما، گلیم، لنگر جامعالہ دار قیمہ بھری ہوئی بکری کی انتڑی۔ جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلمت :۔ (بفتح اول وکسر دوم) بہت سے کلمے عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ لعاکوان کلمت سے تسکین ہوئی اور جاگے سکونت میں مقرر کی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ چوں کہ اہل لکھنؤ ہر عربی کی جمع کو مذکر استعمال کرتے ہیں، اس لیے باعتبار لکھنؤ مذکر ہے اور اہل دہلی ہر عربی جمع کو مونث استعمال کرتے ہیں، اس لیے باعتبار دہلی مونث ہے۔

کلمۃ الحق :- سچی بات، انصاف کی بات، عربی مذکر۔ حق بات، کھری بات، سچائی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ تحریراً بہت کمی کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ ورنہ عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ کلمۂ حق ترکیب خاص ہی بولتا ہے۔

کلمۃ الخیر :- نیک بات، نیک صلاح، عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ چوں کہ یہ عربی ترکیب اردو زبان کی نزاکت کے لیے بار ہے۔ اس لیے فصحا کلمۂ خیر اس محل پر بولتے ہیں۔ قدیم زمانے میں تحریراً پڑھا لکھا طبقہ استعمال کرتا تھا جیسے میاں صاحب حضور پر سفارش کرتے ہوئے ڈرتا ہوں مرتے پاؤں گا تو کلمۃ الخیر سے، ورنہ نہیں کہوں گا۔ (ابن الوقت)

کلمۃ اللہ :- (کنایۃً) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مراد ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل مروڑنا، کل موڑنا، کل گھمانا :- (۱) مشین چلانا۔ (۲) دبا دینا۔ (۳) کسی کے دل کو ایک طرف سے ہٹا کے دوسری طرف لگا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کل موڑنا، کل پھیرنا، کل گھمانا :- (۱) کل کو جاری کر دینا یا چلا دینا۔ (۲) کسی کے دل کو ایک طرف سے ہٹا کر دوسری طرف لگا دینا، پھیر دینا۔ (۳) درست یا ٹھیک کرنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۲ میں کوئی نہیں بولتا۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ :- ہر ذی روح کے لیے موت ضروری ہے۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صبح کو طائران خوش الحان
پڑھتے ہیں کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ (مرزا شوق)

قول فیصل۔ یہ کلام پاک کی آیت ہے۔

کل منہا :- کالے منہ کا، سیاہ فام آدمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں لکھنؤ میں عورتیں رات کے وقت چور کا لفظ زبان پر لانا بدشگونی سمجھتی ہیں اور کل منہا کہتی ہیں۔ یہ مفہوم درج نہیں۔ جیسے بیوی ابھی گھڑی ڈیڑھ گھڑی ہوئی باہر سے آئی ہوں کہ مجھ پر کل منہا آیا تھا کہ کوٹھری کا تالا (قفل) توڑ کر کچھ جتنا ٹٹولتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

چوں کہ قدیم زمانے میں چور کالا منہ ہو یا گویا اپنے منہ کو اس لیے کالا کر لیتا تھا کہ اگر جاگ ہو جائے گھر والوں کا سامنا ہو تو کوئی پہچان نہ سکے اس لیے بھی عورتیں کل منہا بولتی ہیں۔

کل منہی :- کالے منہ کی، نفرین و تذلیل کے محل پر، اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

ان کی ایڑی چوٹی پر قربان کر دوں کل منہی کو،
ہے کس کام کی۔ (سیر کہسار)

کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُولِهِمْ

جب کسی سے بات کرو تو حسب معیار اس کی عقل کے انسان ہوں اس حساب سے بات کرو۔ جیسا آدمی ہو اس سے ویسی بات کرو۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلمہ :- (فتح اول و کسر دوم و فتح سوم) لفظ مفرد جو بامعنی ہو، سخن، ایک بات، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل پیش۔ ہم بتائے دیتے ہیں اگر کوئی کلمہ تمھارا زبان سے ناخوش گوار نکلا تو وہ سزا دیں گے جو عمر بھر یاد رہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں

(۱) سخن، لفظ، بول، ایک سخن، بات، قول۔

(۲) نحو میں وہ بامعنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے

(۳) منطق کی اصطلاح میں بمعنی فعل۔

(۴) تفسیر میں بمعنی رسول۔

(۵) دین اسلام کے اصول کا عقیدہ، اعتقاد

(۶) ان ہی پانچ عقائد کا ہر ایک عقیدہ جس پر اسلام کی بنیاد ہے۔ مثلاً کلمۂ طیب، کلمۂ شہادت، کلمۂ تمجید، کلمۂ توحید، کلمۂ [illegible] بعض نے چھٹا کلمہ، رد کفر، ساتواں، کلمۂ استغفار بھی اس میں داخل کیا ہے۔ ان کلموں کی تفصیل کتب عقائد میں دیکھنی چاہیے۔

(۷) کلمۃ اللہ۔ مجازاً خدا کا نام (اردو والے سکون لام بولتے ہیں۔ اور اکثر شعرا باندھ بھی دیتے ہیں۔ مثال دیکھو نسخۂ کلمہ پڑھنا، دیکھو مجبور و کلمہ پڑھنا میں وزیر اور جرأت نے کیا باندھا ہے۔

قول فیصل۔ معنی نمبر ۷ میں تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نسبتہً تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
نمبر ۲ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔ معنی نمبر ۳ میں حضرات اہلسنت کی اصطلاح و عقیدہ نمبر ۴ میں بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں۔
اہلسنت حضرات صرف لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ، کو کلمہ کہتے ہیں۔ حضرات شیعہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃً بلافصل کو کلمہ کہتے ہیں۔ لیکن عام اردو ہے۔

کلمہ بھرنا :۔ کسی کا نہایت مطیع ہونا، کسی کا بیحد معتقد ہونا، دلدادہ و شیدا ہونا، کسی کو ہر وقت یاد کرتے رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلمہ جس کا ترا جسے دیکھے وہی بھر نظر
کافر ہے جو تری کا نگاہ میں جرأت

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کلمہ پڑھنا یا دم بھرنا بولتے ہیں۔

کلمہ بھرنا :۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا، دین و اسلام کے اصول و عقائد کے ساتھ زبان پر لانا۔ خدائے تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا، خدا کا نام لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے۔

کلمہ پڑھانا :۔ (۱) کنایۃً کسی کو مسلمان بنانا۔ (۲) کسی کو اپنے اوپر فریفتہ کر لینا۔ (۳) کسی کو اپنے ہنر کا تابع بنا لینا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں تو بولتے ہیں معنی نمبر ۲، ۳ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلمہ پڑھنا :۔ کلمہ توحید کا زبان پر جاری کرنا، ایمان لانا، مسلمان ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوش بیاں ایسے ہیں ایمان کلام اللہ میں
کلمہ پڑھتے ہیں جو سنتے ہیں قرآن تیرا
خواجہ آتش

کلمہ پڑھنا :۔ ترانے کا حق اشہد بالکل اطاعت اشہد کہنا، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلمہ پڑھنا :۔ کسی کا دم بھرنے لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے یہ سر سبز گلستان سخن آرائی کا
کلمہ پڑھنے لگے آ کے مری گویائی کا — دبیر

کلمہ پڑھنا :۔ خدا کو یاد کرنا، خدا کا نام لینا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبان پر نہیں ہے۔

کلمہ پڑھنا :۔ دم رٹنا، کسی کا نام جپنا، کسی کو یاد کرتے رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جگر پڑھتے ہیں کلمہ ترا اک تن میں
ساری بستی میں یہ دو گھر ہیں مسلمانوں کے — رشید

کلمہ پڑھنا :۔ دفعیہ اول و کسر دوم و فتح سوم شیدا ہونا، فریفتہ ہونا، مفتون ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک نظر آئینہ گر آنکھوں سے میری دیکھے
ابھی اے بت کلمہ پڑھنے لگے تو اپنا — جوہر

کلمہ پڑھوانا :۔ مطیع کرنا، فرمانبردار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق وہ غارت گر ایماں ہے یہ چاہے اگر
واعظوں کو کلمہ پڑھوا دے صنم خانے کا

کلمہ تکبیر :۔ اللہ اکبر سے مراد ہے۔ وہ کلمہ جس میں خدائے تعالیٰ کی بزرگی کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ اللہ اکبر کہنا، یہ کلمہ نماز کی نیت اور اس کی نشست و برخاست کے ساتھ یا وقت ذبح و جنگ زیادہ زبان پر لایا کرتے ہیں۔

ان کی ہریالی داول ہے کہ جان کا خطر
جیسے اصیل ہے کلمۂ تکبیر یہ چپی
سرور (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اللہ اکبر اور اپنے محل پر نعرۂ تکبیر بھی بولتے ہیں۔

کلمہ جاری کرنا :۔ کلمہ پڑھنا، کلمہ زبان پر لانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ شاہزادے نے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا۔ (طلسم ہوشربا)

کلمۂ حق :۔ سچی بات، اچھی بات، حق بات، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تیری باتیں خدا کی باتیں ہیں
کلمۂ حق ہیں کچھ کلام نہیں — وحشت

کلمۂ خیر :۔ آفرین، مدح، سفارش، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کلمۂ خیر کی امید بتوں سے کیا ہو
منہ کہاں ہے جو کریں اہل وفا کی تعریف — تسلیم

کلمۂ شہادت :۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ سے مراد ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں چونکہ اس میں صرف خدا ہی کے معبود ہونے اور حضرت محمد صلعم کے بندہ اور رسول ہونے

ہونے پر گواہی دی جاتی ہے اس لیے اس کو کلمۂ شہادت کہتے ہیں۔ اس کو مسلمان اکثر موقعوں پر خصوصاً صبح اٹھتے اور منہ دھونے یا مرنے کے وقت ضرور پڑھا کرتے ہیں ؂

وہ قتل کو ہمارے ارشاد کر رہے ہیں
یاں کلمۂ شہادت ہم یاد کر رہے ہیں — شعورؔ

کلمۂ شہادت اہلسنت حضرات کے اعتبار سے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد رسول اللّٰہ ہے۔ ممکن ہے کہ علیحدہ بھی بعض حضرات اہلسنت کہتے ہوں اور حضرات شیعہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علیاً ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہ بلا فصل۔ کہتے ہیں۔

کلمہ طیبہ :- پاک کلمہ۔ وہ کلمہ جو عام طور سے مسلمان پڑھتے ہیں۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

مثال صورت: شاہزادے نے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا۔ (طلسم ہوشربا)

کلمۂ کفر ہٹ :- وہ بات جس سے دین اسلام کی توہین یا اہانت نکلے، گستاخی کا کلمہ، ایسا کلمہ کہنا جس سے شرک ثابت ہو۔ (فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ تم نے خدا کی وحدانیت میں کلام کیا، کلمہ کفر زبان پر جاری کیا، کوئی مسلمان تمھیں مسلمان نہیں کہہ سکتا، توبہ کرو۔

کلمۂ کفر ہٹ :- فرد کی بات جو خدائے تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ بندوں کو ناپسند ہے۔ اور ایک قسم کی ناشکری ہے۔

مصحف رخ کا حرف حرف عشق کریں گے اظہار
کلمۂ کفر نہیں ہے جو شاہی نہ سکیں — شرفؔ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ معنی میں اور شعر میں مناسبت نہیں ہے۔

کلمہ گو ہٹ :- مسلمان، دین اسلام کا قائل، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ کلمہ گو ہوں خاص خدا اور رسول کا
آتا ہے نام حشر سے مژدہ قبول کا — داغؔ

کلمہ گو ہٹ :- دعاگو، معتقد، خیرخواہ، خیر طلب، بہی خواہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

سن لیجے اگر شہرہ اعجاز بیانی
بت بھی کلمہ گو تری گفتار کے ہوتے — امیرؔ

قول فیصل۔ ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

کلمے کا شریک :- مسلمان بھائی، ایک ہی خدا اور ایک ہی رسول کا کلمہ پڑھنے والا، شریک مذہب، ہم مشرب، کلمہ گو، دینی بھائی، مسلمان بھائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

کلمے کی انگلی :- داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی۔ انگشت شہادت، فارسی ترکیب، رائج۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلمے کے سہارے کھڑا ہونا :- گرنے کے قریب ہونا، کسی سہارے پر کھڑا ہونا۔ اور وہ صورت قلیل الاستعمال۔

قائم ہے تیرے ذکر سے میرا تن ضعیف کی
کلمے کے سہارے پہ یہ دیوار کھڑی ہے — شادؔ

کلمنج (مسا کا) مونث۔ (؟) گھوڑے کے زخم کی ٹیس۔

(۲) (دو) سلسلاہٹ۔ جیسے دانتوں کی کلن۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس فعل پر کلون بولتے ہیں۔

کلنا :- (دکا) فعل متعدی، ٹیس مارنا، درد کرنا، کھونا جیسے "دانت کل رہی ہیں۔" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلنج ہٹ (بالضم) وہ گھوڑا جس کی پچھلی ٹانگیں چلتے وقت آپس میں رگڑ کھاتی ہیں اور ٹکرا جاتی ہوں، گھوڑے کے ایک عیب کا نام جس میں اس کی دونوں ٹانگیں پچھلی چلتے وقت رگڑ کھاتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

کلنج ہٹ ایک قسم کا شیرازی کبوتر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلنڈرا :- (بالفتح) (انگریزی کلنڈر کا بگڑا ہوا) فہرست جرائم، فرد جرم۔ (اردو، مذکر)۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ :- ہر ذی حیات موت کا مزہ ضرور چکھے گا۔ جو ذی حیات ہیں انھیں مرنا ضرور ہے۔ عربی تعبیر بات کہنے کی زبان۔

قول فیصل۔ کلام اللہ کی ایک آیت ہے۔

کلنک :- رسوائی، الزام، برائی، داغ، عیب۔

غیروں میں بیٹھ کر نے لگا کہاں کلنگ
دریائے شرم میں وہ نہانے تو گیا ہو
رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں: بضم اول، کلنک بفتح اول وہر دو کاف عربی کے معنی بدنامی، رسوائی، روسیاہی ہیں۔ لفظی معنی سیاہی۔ "تنہا زبانوں پر نہیں ہے" کلنک کا ٹیکا زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

کلنک چڑھانا :- بدنام کرنا، رسوا کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان
سانچ کہو ہر جی ہم سوں کچھ بیر تھا جو بسید(؟) لگا یر
گھر، چرا میں نچھت ہوں نیا کہ مرے کلنک چڑھایو
دوھا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کلنک کا ٹیکا :- ذلت داغ، بدنامی
جبڑہ ہے تیرا کہ چڑھے آسماں پہ چاند
مثنا ہے یہ کلنگ کا ٹیکا جبیں سے کب
(نور اللغات) انتخ

قول فیصل۔ اب عام طور سے عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کلنک کا ٹیکا لگانا :- عیب لگانا، رسوا کرنا، الزام دھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے "ناحق مفت میں ذلیل ہو کے کلنک کا ٹیکا لگاؤ گے خدا کے لیے پھر توبہ کرو۔"
(فسانۂ آزاد)

کلنک کا ٹیکا لگنا :- (فعل لازم) عیب لگنا، رسوا ہونا، بدنام ہونا، الزام دھرا جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کلنکی ہ(ہ) صفت۔ (ہندی) بدنام، رسوا، ذلیل، عیبی، عیب دار، روسیاہ، داغی۔
(۲) وہ شخص جس نے گائے یا برہمن کو قتل کیا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلنگ ہ سارس سے ملتا جلتا ایک آبی پرند کا نام (قاز)، فارسی مذکر

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلنگ :- (کنایۃً) لمبی ٹانگوں کا آدمی
(۳) اصیل مرغ، فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلتی :- ایک قسم کے سفید چھوٹے کیڑے کا نام جو اکثر کتے، بکری، گائے اور اونٹ وغیرہ کے جسم میں پایا جاتا ہے۔ اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے کتے وغیرہ کے جسم پر اس قسم کے کیڑے کو کلی کہتے ہیں جو عام طور سے مٹی کے رنگ کی ہوتی ہے۔

کلو :- کالے رنگ کا آدمی، کالا آدمی، اردو صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہر کالے آدمی کو کلو نہیں کہتے کالے آدمی کا نام رکھ دیتے ہیں۔

کلوا :- کلو کی تصغیر، بیشتر کالے کتے کا نام رکھتے ہیں۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیہاتی کلوا کی جگہ کلو کی تصغیر، کلا بولتے ہیں۔

کلوا بیر :- (ہ) اسم مذکر، کالا دیو ایک فرضی کالے رنگ کا موکل جسے جادو ٹونا کرنے والے بتاتے ہیں۔
(نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا استعمال تھا۔
اپنی سی کی ہر ایک نے تدبیر
گھر سے نکلا نہ دیو کلوا بیر
دہشت لکھنوی
اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کلوار :- (بفتح اول و فتح سوم) شراب بیچنے والا، مے فروش، اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی تانیث کلوارنی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔
کلوارنی پھرتا ہے تعب اس کی دلریشی پہ
ناصح کے گھر میں کیوں نہ ہو جو جا شراب کا
جا لعاب(؟)

کلوانا :- (بکسر اول) نشتر وغیرہ کے ذریعہ کیلوں سے حصار کرانا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔
مثل نثر۔ میں نے ہمارے من کو بہت برا بھلا کہا لیکن وہ منہ سے کچھ نہیں بولیں جیسے کسی نے کسی رمال کے ذریعہ ان کا منہ کلوا دیا۔

کلوا دا شہر لوا :- کھاؤ اور ہو، خوب کھاؤ، خوب پیو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان برخلاف کلوا اور شہر کے معنی ہیں
ہیں بادہ خوار ہوا شیخ روزہ دار ہوا صبا

کلوٹا :- (بضم اول و ضم دوم و واو معروف) صفت، کالا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عورتیں تنہا نہیں بولتیں، کالا

بولتی ہیں، تمسخر کے محل پر "کالا کلوٹا بیگن لوٹا" بولتی ہیں۔ کسی کے ساتھ بیچے بھی اول دیتے ہیں۔

کلوخ :- (بضم اول و دوم و واو معروف) مٹی کا ڈھیلا جو سخت ہو گیا ہو۔ پکی یا کچی اینٹ کا ٹکڑا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو گی تو خبر اخیر دن کی
دن کو سمجھو کلوخ استنجی — نیر لکھنوی

کلوخ انداز :- ڈھیلا مارنے والا، فارسی صفت۔

(۲) وہ سوراخ جو قلعہ کی دیوار میں دشمن پر ڈھیلے پتھر وغیرہ مارنے کے لیے بنا رکھتے ہیں۔ اب انھیں سوراخوں میں سے بندوقیں مارا کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ڈھیلے مارنے والے کے معنی میں بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے اور "وہ سوراخ جو قلعہ کی دیوار میں دشمن پر ڈھیلے یا پتھر وغیرہ کے مارنے کے لئے بنا رکھتے ہیں اب انھیں سوراخوں سے بندوقیں مارا کرتے ہیں" اب ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

کلوخ انداز را پاداش سنگ است :- خواہ مخواہ چھیڑ کرنے والے کو سخت سزا ملنی چاہئے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کلوخ اندازی :- ڈھیلا مارنا، ڈھیلے مارنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ہر جان من اب تو تمھارے دیوانے پر کلوخ اندازی بھی ہونے لگی۔ (فسانۂ آزاد)

کلورافارم Chloroform :- بیہوش کرنے کی دوا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

کلول :- (بفتح اول نیز بکسر اول و واو مجہول) جانوروں کا خوشی سے اچھلنا کودنا۔ ہندی، مونث (کرنا کے ساتھ)

پڑتا ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن میں ہجوم
گلوں کے ساتھ جہاں بلبلیں کرے تھیں کلول
(نور اللغات) نظیر اکبرآبادی

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے کلیل (بضم اول) بولتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں (۱) کھیل کود، اچھل کود، کھلاڑی کرنا (۲) تفریح طبع، تفریح، دنگل، سیر، گلگشت (۳) اچپلاہٹ، چنچل پن، شوخی، چلبلا پن (۴) عیش و نشاط، آنند، عیش و عشرت (۵) مذکر، آفت۔

یہ لفظ سنسکرت میں بمعنی رسمیں (بفتح اول) پایا جاتا ہے اسی سے شاید یہ محاورہ بنا لیا ہے۔

کلول ٹلنا :- (بفتح اول و سوم) مصیبت دور ہونا، بلا دفع ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

ہمیں غش آ گیا تھا وہ جدھر دیکھ
بڑی کلول ٹلی ہے جان پر سے — جرأت

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کا شعر ہے

بہل جائے گا دل بہلتے بہلتے
یہ کلول بھی ٹل جائے گی ٹلتے ٹلتے — اثر لکھنوی

عام طور سے عورتیں اب "کل بل" بولتی ہیں۔

کلولیں کرنا :- (بضم اول و دوم و واو معروف) جانوروں کا آپس میں خوشی سے اچھلنا کودنا اردو، متروک۔

یہ باغ کھا گئی کس کی نظر نہیں معلوم
نہ جانے کس نے رکھا یاں قدم وہ کون تھا شوم
جہاں تھے سرو و صنوبر اب اس جگہ ہیں زقوم
پڑی ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن میں ہجوم
گلوں کے ساتھ جہاں بلبلیں کریں تھیں کلول — سودا

قول فیصل۔ اب عام طور سے اس محل پر کلیل بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذیل میں جو معنی لکھے ہیں "اہل لکھنؤ" ان معنی میں نہیں بولتے (۲) متعدی۔ آنند کرنا، مزے لوٹنا، عیش منانا، عیش و عشرت کرنا، مزے اڑانا، ہنسنا بولنا باہم چہل کرنا۔

راجہ تم جگ جگ جیو ایسے بول نہ بول
رانی سے تم رنگ محل میں مل کر کرو کلول — جیولال

کلونتا :- شریف گھرانے کا، خاندانی، اونچے گھر کا۔ (لغات النسا)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کلونجی (بضمون فتح) ایک قسم کے سیاہ بیج۔ ہندی، مونث، نگر یلا۔ ایک قسم کے سیاہ بیج جو اکثر اچار اور دواؤں کے کام میں آتے ہیں۔ عربی حبۃ السودا فارسی میں سیاہ دانہ و شونیز کہتے ہیں مزاجاً دوسرے درجے میں گرم و خشک۔

قول فیصل۔ (بفتح اول و دوم و واو مجہول) زبانوں پر ہے۔

کلونجا :- کبوتر جس کی چونچ سیاہ ہو لکھنؤ میں بارہمت کا کلونجا بھی مستعمل ہے اگر کسی وجہ سے سیاہی آجائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے کلونجے "اسم کی صورت میں کلونچے ہے" اس کی ...

شکل کلونس ہے (نونِ غنہ) وہ بھی لکھنؤ میں رائج ہے۔ مولف تائید کرتا ہے۔

کلونس:۔ (بنونِ غنہ) سیاہی، کاجل۔ ہندی مونث، اہلِ ہنود کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بلکے سیاہ رنگ کو کلونس کہتے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ نے ذیل میں جو معنیٰ لکھے ہیں ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

(کنایۃً) الزام، بدنامی، کلنک، داغ دھبہ، داغِ رسوائی، روسیاہی، بدنامی"

کلونس کا ٹیکا:۔ کلنک کا ٹیکا۔ اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلونس لگانا:۔ عیب لگانا، سیاہ کرنا، اہلِ ہنود کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلونی:۔ کالی عورت، بہت زیادہ سیاہ فام اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کالی کلوٹی ہے جیسے صبح کو جو اٹھی تو دیکھا کہ بنیا حسین صاحب کی ماما کالی کلوٹی سرہانے کھڑی ہے۔ میں دھک سے ہوگئی۔

کلہ:۔ (بفتح اول و دوم مشدد) سر، کھوپڑی، گردن کے اوپر کا پورا حصہ۔ فارسی، مذکر، رائج۔

کام ہر وجہ اپنا کر لیوے
کلے جنید کی مرتبہ بھر لیوے سودا

کلہ:۔ (بضم اول و فتح دوم) کلاہ کا مخفف، ٹوپی فارسی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرکی طرح ہے صاحبِ رفعت کو سر عزیز
جھڑتی نہیں کرن کُلہِ آفتاب سے صبا

کل ہاتھ میں ہونا:۔ ہ۔ ف۔ ل۔ کسی پر اختیار ہونا۔ جیسے ان کی کل تمہارے ہاتھ میں ہے۔ (مخزن المحاورات)

قولِ فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کلّہ دراز:۔ زبان دراز۔ فارسی

(۱) ہر وقت چیخ کر بات کرنے والی (۲) گالی گلوج کرنے والی، زبان دراز۔ اردو صفت۔

(مخزن المحاورات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کلّے دراز ہے جو اردو ہے۔

کُلہ شجرہ:۔ ف۔ ع۔ اسم مذکر، وہ ٹوپی اور سلسلہ خاندانی وغیرہ جو صوفی یا درویش لوگ مرتے وقت اپنے جانشین کو عنایت کرتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ فقراء کی خاص اصطلاح ہے

کُلہ شجرہ:۔ اردو۔ بوریا بستر، مال اسباب، استر بستر، انگڑ کھنگڑ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر تلہ شجرہ ہے

کلّہ قند:۔ ف۔ اسم مذکر، قالب قند، خشت قند، قند کے ڈلے، ایک قسم کی مشہور شیرینی کا نام جو کھوئے اور قند کے ذریعے سے بنائی جاتی ہے اس کو صرف قند بھی کہتے ہیں فارسی میں باضافت و بلا اضافت اور بہ تشدید دوم عربی آیا ہے مگر اردو والے بلا تشدید دبا قاف قرشت قلہ قند بولتے ہیں۔

کلہ قند آپ نے کھلایا خوب
ہے مٹھائی یہی مجھے مرغوب ہاشم

(قران السعدین)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ کی زبان پر مونث ہے اور قلہ قند اردو ہے۔

کلّہ منار:۔ ف۔ اسم مذکر۔ مقلوب الاضافت یعنی منارِ کلّہ۔

بیچ شہر میں جو دشمنوں باغیوں لٹیروں، راہزنوں وغیرہ کے سر بنی کھوپڑیاں ایک دیوار میں چن کر ٹیلہ سا بنا دیتے ہیں اسے کلّہ منار کہتے ہیں اس کے بنانے سے عبرت اور رعب مقصود ہوتا ہے اس زمانے میں اس کا رواج کابل کے سوا دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ رضا شاہ پہلوی نے بھی اپنے ابتدائے دورِ حکومت میں جب کہ باغیوں کی کثرت تھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا تھا جس سے پورا تسلط ایران پر ہوگیا تھا۔

کلہاری:۔ ہ۔ اسم مونث، لڑاکا عورت جھگڑالو، جنگ جو۔

سنجر کلہاڑی مارے میں دکھیا ہوں آپ
جو تو گھر سے نکل جائے مٹیں جنم کے پاپ دوہا

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلہارنا:۔ (بفتح اول و دوم) نیم برشت کرنا، دال کا چھلکا جلا کر اتارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ باجی آج دال یوں نہ پکاؤ پہلے کلہار لو اس کے بعد مصالحے دار پکاؤ تو بہت سوندھی ہوگی۔

کلہاڑا:۔ بڑی کلہاڑی۔ ہندی، مذکر تیر چوب شگاف، تیر چوب شکن، صافور، بہت بڑی کلہاڑی جس سے لکڑہارے لکڑی کے پورے پھاڑا کرتے ہیں۔ تیشۂ کلاں۔

کلہاڑا مرا اس میں سے گر پڑا
میں کیونکر نکالوں اسے اے خدا شرف
(فرہنگ آصفیہ) (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کلہاڑا کم اور بڑی کلہاڑی زیادہ بولتے ہیں۔

کلہاڑی:۔ لکڑی چیرنے کا چھوٹا آلہ، ہندی مونث۔
تیشہ، بسولا، تبر، کلہاڑی خاص، تبر چوب شکن۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ بسولہ، تبر کو کلہاڑی نہیں کہتے کلہاڑی وہ مشہور آلہ ہے جس سے لکڑی چیر لیا جاتا ہے جیسے۔
ع ہاتھوں میں اب کلہاڑی بجائے تبر رہی شہود

کلھڑ:۔ مٹی کا بڑا آبخورہ۔ اس معنی میں کلھڑا بھی مستعمل ہے۔ ہندی، مذکر
چھوٹا کلھڑا، چھوٹا مٹی کا آبخورہ، شکفیا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کلھڑ بولتے ہیں جیسے
۔ وہ نیک بخت کچھ نہ بولی تھوڑی دیر میں کلسا کنویں پر رکھ کر اپنے گھر گئی اور وہاں سے ایک بڑا کلھڑ لائی اور اس کلھڑ میں پانی انڈیل کر اس مزدور کے پاس لے گئی۔ (فسانہ آزاد)

کلھڑ:۔ ایک قسم کی آتشبازی (دہلی کی زبان) (نور اللغات)
قول فیصل۔ دہلی میں بھی قلیل الاستعمال ہے۔

کلھڑ:۔ بیڈول آدمی، جاہل، احمق صفت وہ شخص جس کے اعضا میں کچھ تناسب نہ پایا جائے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلھم:۔ تابع فعل۔ سب کا سب، پورا کا پورا۔ اجمعین جیسے کُلُّھُم اجمعینُ یہی تھا۔
(۲) سب، تمام، پورا، کامل
(۳) اردو۔ صرف نقطہ جیسے۔ کلھم اتنی بات تھی: (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔ کبھی کبھی کلھم اجمعین بھی بول دیتے ہیں تنہا کلھم معنی کے اعتبار سے اردو ہے جیسے۔

کم جہاں میں وہ خوش خصال جیا
کلھم بست و پنج سال جیا جنہیں بطلیاں قبول

کل ہونا:۔ حکومت ہونا، قبضہ ہونا، قابو ہونا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
وہ کہتے ہیں کہ ترے دل کی میرے ہاتھ میں کل ہو
غلط فہمی ہے اب شاکر مرا تقدیر پہ ہو قرار

کل ہونا:۔ سکون ہونا، آرام ہونا، چین ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان
بس کہ یہ ربط حاجبین سے تھا
کل اسے تھی نہ میں ہی چین سے تھا رسوا

کلھیا:۔ مٹی کا چھوٹا گُلیلہ جس میں عطار شربت وغیرہ دیتے ہیں۔ ہندی مونث (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلھیا، کلیا:۔ کوزہ کلیک چھوٹا سا آبخورہ (نور اللغات)
قول فیصل چھوٹے آبخورے کو کلیا نہیں کہتے بلکہ چھوٹا سا گول ظرف جو ہیڑوں کی کچہریوں میں رکھتے ہیں جس میں دانہ پانی دیتے ہیں اسے کلھیا کہتے ہیں۔

کلھیا:۔ چھوٹا سا مٹی کا برتن جس میں پرندوں کے لئے دانہ پانی رکھتے ہیں۔ اردو مذ

کلھیا:۔ (بضم اول و سکون دوم) پاندان کے وہ ظرف جس میں کتھا یا چونا رکھتے ہیں اردو، رائج۔
محل صرف۔ تم نے پورا پاندان مانجا مگر کتھے چونے کی کلھیوں کو نہیں صاف کیا کتنی بری معلوم ہو رہی ہیں۔

کلھیا:۔ ایک قسم کی آتشبازی (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلھیا:۔ بازاری، مجازاً۔ مقعد، دُبُر، بند، فرج، قبل، اندام نہانی (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلھیا بھرنا:۔ کسی دیوی پر دودھ یا شربت کی کلھیاں چڑھانا۔ دیوالی پوجا کے وقت کلھیوں میں کھیلیں ڈالنا۔ (اہل ہنود کی زبان) (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود اب شاید ہی بولتے ہوں۔

کلھیا سا:۔ (کنایۃً) بہت تنگ، چھوٹا بند، جیسے کلھیا سا مکان، صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کلھیا سا مکان بہت کم کے ساتھ زبانوں پر ہے کلھیا سا منھ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کلھیا سا منھ:۔ طنزاً چھوٹا سا منھ اردو صرف، عوام کی زبان۔
رحمت ہے بے کشوں پہ عجب کارساز کی۔
کلھیا سا منھ ضعیفی میں پیمانہ ہو گیا لطیف

کلھیا لگانا: بھری سینگی لگانا - اہل ہنود کی زبان۔

پچھنے لگانا، شاخیں لگانا، بھری ......
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کے اہل ہنود کی یہ زبان نہیں

کلھیا میں گڑ پھوٹنا، گھلنا: - لازم،
(مخزن المحاورات)

ہندی فعل لازم کسی کام کا خفیہ یا پوشیدہ ہونا۔ چھپ کر کوئی کام کیا جانا کسی ایسی بات کا اخفا کرنا جو فی نفسہ اخفا کی قابلیت نہ رکھتی ہو ؎

گھر میں کیا کرتی کچھ رکھتی ہے مول
کلھیا میں گڑ پھوڑنے سے کیا حصول — سوداؔ

ناممکن بات ہونا - ناممکن کام ہونا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل کلھیا میں گڑ پھوڑنا، یا گھلنا، اہل لکھنؤ نہیں بولتے ہیں جیسا کہ سودا کے شعر میں ہے۔

کلھیا میں گڑ پھوڑنا، یا گھولنا: (متعدی) کلھیا میں گڑ کی بھیلی کا توڑنا دشوار ہے) (کنایۃً) چھپا کر کوئی کام کرنا، ناممکن کام کرنا۔ (مخزن المحاورات)

گھر میں کیا کرتا کچھ رکھتی ہے مول
کلھیا میں گڑ پھوڑنے سے کیا حصول — سوداؔ

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ یہ کہنا تھا کہ اس کا مطلب کوئی کام پوشیدہ رکھنا اور خفیہ طور سے انجام دینا ہے۔ اگر کلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے لکھتے ہیں تو بیان کردہ مفہوم نکلتا۔

مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے: بڑا کام چھپ کر نہیں ہو سکتا۔ راز پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ چوری چھپے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے۔ دلی کی زبان۔

یعنی جس طرح کلھیا میں جو ایک چھوٹا سا برتن ہے گڑ کی بھیلی کا توڑنا، دشوار اور ناممکن ہے اسی طرح کسی بڑے راز کا مخفی رہنا محال ہے) (فرہنگ آصفیہ)۔

قول فیصل - عوام لکھنؤ کلھیا میں گڑ پھوڑنا ہی بولتے ہیں۔

کلھیاں: مٹی یا تانبے کے چھوٹے ظرف جو اکثر جانوروں کے دانہ کھلانے کے لیے پانزان میں کتھا چونا رکھنے کے لیے کام میں لاتے ہیں۔ کلھیا کی جمع، اردو مؤنث، رائج۔

از دختر رشید ہے مرا کلھیاں کمتے جونے کی خوش نما کلھیاں — مخلص عشق

کلیاں بھرنا: ہندی (فعل متعدی) (ہنود) کسی دیوتا یا قبر پر دودھ یا شربت کی کلھیاں چڑھانا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلیاں بھرنا: دیوالی کی پوجا کے وقت کلھیوں میں کھیلیں ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلّی: (بضم اول وتشدید دوم) جس کے مفہوم میں بہت سے افراد شامل ہوں جیسے انسان، عربی، تعلیم بالنسبۃ طلبے کی زبان۔

مشترک ہیں جو صفات افراد ان کے مجموعے سے کلی ہو مراد — رزوار رسا

کلی: پورا تمام، کل، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محاورات - تم قسمیں نہ کھاؤ میں دستاویز کی رجسٹری ضرور کرا دوں گا تاکہ مجھے اطمینان کلی ہو جائے۔

کلی: پانی یا اور کوئی رقیق چیز منہ میں گھما کر تھوکنا مضمضہ، اردو، رائج۔

اس کے دانتوں پر یہ عالم ہے کہ جو کلی کبھی موتیوں نے آب یہ پائی کہ دریا بڑھ گیا — جگر

قول فیصل - کلی تھوکنا بھی زبانوں پر ہے جیسے ؎

دُر دنداں کا کوئی فیض اثر دیکھے
کلی تھوکے تو بنے گرتے ہوئے آب گہر — نزار

کلی: وہ دوا جس سے غرارہ کریں۔
(نور اللغات)

قول فیصل - غرارہ کی دوا کی خصوصیت نہیں ہر رقیق چیز کے لیے جس کو منہ میں گھما کے تھوکیں بولتے ہیں۔

بولیں کس طرح سے دہن خط شبو کریں
کلی کریں گلاب سے جب گفتگو کریں — ذوق

کلی: (بکسر اول وتشدید دوم) چونا، (دار کے ساتھ) ہندی مؤنث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلی: کلغی، جھجری۔ (نور اللغات)

قول فیصل - کلی کی جگہ جھجری کوئی نہیں بولتا۔ کلی ایک چھوٹا کپڑا جو کتے وغیرہ کے کان

ع کلیاں پڑی تھیں اب اسے گلبدن اصلاح کی کب
امانت لکھنوی

کلیاں پھوٹنا :- جانوروں کے چوٹے پر کھال پر نمایاں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہار آئی مبارک عاشق و معشوق کو ملنا
کہ کلیاں پھوٹتی ہیں بلبلوں کے پر نکلتے ہیں
رشید لکھنوی

کلیاں توڑنا :- غنچوں کا درخت سے علیحدہ کرنا، ہاتھ سے غنچے توڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے تمہیں منع کیا تھا کہ شام کے وقت کلیاں نہ توڑا کرو تم ہمارے کہنے کے خلاف توڑ رہی تھیں۔

کلیاں چٹکنا :- کلیوں کا کھلنا، پھول کا کھلنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

رخسار پر شباب کی کلیاں چٹک گئیں
جو چوڑیاں خموش پڑی تھیں کھنک گئیں
جوش ملیح آبادی

کلیاں ڈالنا :- کلیاں لگانا، کسی لباس میں کلیوں کا سینا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ اگر چاہتی ہو کہ گھیر بڑھ جائے تو پائجامے میں ذرا چوڑی کلیاں ڈال دو۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بارہ بارہ گز کے پائجامے ہوتے تھے جن میں ۵، ۵ کلیاں سیدھی پڑتی تھیں ان کو پانچوں دار پائجامہ کہتے تھے۔ دس گز کے پائجامے میں ۳، ۳ کلیاں سیدھی ہوتی تھیں اور ان پائجاموں کو عورتیں اکثر محفل میں گھسیٹتی تھیں اور بیگمات اور شاہزادیوں کے پائچے اتنے بڑے اور فرشی ہوتے تھے کہ ان کے پائچے خود اپنے ہاتھوں پہ لے کر ساتھ چلتی تھیں یہ ایک عام رواج تھا موجودہ دور میں کھڑا پائچہ صرف ایک کلی یا دو کلی کا ہوتا ہے۔

کلیاں مرجھانا :- غنچوں کا بے کھلے بکس جانا، مرجھا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہہ تو اے گلچیں اسیران قفس کے واسطے
توڑ لوں دو چار کلیاں میں بھی مرجھائی ہوئی اسیر

کلّے پائے :- سری پائے، بکری کا سر اور اس کے پاؤں جو عام طور سے پکائے جاتے ہیں۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ آٹھ آنے کی خمیری خرید لاؤ اور چار آنے کے کلّے پائے۔ بس اسی قدر کافی ہے۔

کلی پوش :- پرند کا بچہ جس کے کلیاں نکل آئی ہوں اور کھال ڈھنک گئی ہو۔ چھوٹے چھوٹے جسم بھر میں پر نکل آنا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کیا بتاؤں لکھی کے دو بچے کلی پوش ہو گئے تھے رات کو نیولا دونوں کو لے گیا بڑا افسوس ہے۔

کلی پھوٹنا :- ۱ جانوروں کے چھوٹے پر کھال پر نمایاں ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

ہم بے پروں کی بال فشانی محال ہے
پھوٹی کلی تو شہپر پرواز جل گیا
منشی صیاد لکھنوی

کلی پھوٹنا :- ۲ کلی نکلنا، غنچہ کا شگفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے عندلیب تجھ کو کلی کب ہوائے عشق
کلیوں کی طرح تجھ میں نہ پھوٹیں ہزار دل

کلیتہً :- پورے طور پر، کلاً۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلّے تلے دبانا :- اردو، فعل متعدی (دعو) اپنی آواز سے دوسرے کو دبانا۔ دوسرے کو غل مچا کر دبالینا، اپنی آواز کے آگے دوسرے کی نہ سننا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلّے ٹھلے کا جوان :- توانا، صاحب شان و شوکت۔ (فرہنگ آثر)

کلیجا :- ۱ (بفتح اول و کسر دوم و یائے مجہول) ایک عضو کا نام جو داہنی جانب پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ کبد، جگر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھول سی شکل تری دیکھ کے دل آیا تھا
کیا خبر تھی کہ ہے پتھر سا کلیجا تیرا
جلیل

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال انسان کے لئے مخصوص ہے جانوروں کے لئے کلیجی بولتے ہیں۔

کلیجا :- ۲ ہمت، جرأت، حوصلہ، ظرف، دلیری، دل گردہ، جگرا، دیدہ دلیلی (مجازاً) اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ
کس بلا کا ہے کلیجا کس غضب کا دیدہ ہے
داغ

کلیجا :- ۳ (کنایۃً) نہایت پیارا، عزیز۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل کبھی باد بہاری نے خوش اس کا نہ کیا
کون سے پھول کو بلبل نے کلیجا نہ کیا
شرف

کلیجا: ۲ (کنایۃً) نہایت عزیز چیز و دولت سرمایہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ اے باجی جو رات کو میرا دھندو تجھے اٹھائے گیا میرا کلیجہ نکل گیا۔

کلیجا: ۳ (کنایۃً) پیٹ (عو) پیٹ، شکم، رودہ، جیسے گھی کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی یاروں کے کلیجے میں۔ جو کچھ ہوتا ہے اپنے ہی کلیجے میں رکھ لیتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ گھی کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی یاروں کے کلیجے میں۔ یہ مثل عورتیں جب بولتی ہیں تو کلیجہ بول کے پیٹ مراد لیتی ہیں لیکن عام طور سے کلیجے کے معنی پیٹ کے نہیں ہیں مخصوص اسی مثل کے لئے یہ صرف ہے۔

کلیجا: ۴ دل کی جگہ دیکھو کلیجا اچھلنا۔ عورتوں کی زبان

مطلق دل، ہردہ، ہیا جیسے۔ کلیجہ پکڑ کر رہ گیا یعنی دل مسوس کر رہ گیا۔ اب تمہارا کلیجہ ٹھنڈا ہوا۔ (دیکھو ہیلی) (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا کلیجہ بول کے دل مراد نہیں لیتے بلکہ کسی نہ کسی صرف کے ساتھ کلیجا بول کے دل مراد لیتے ہیں جیسے کلیجا اچھلنا، کلیجا پکڑ کے بیٹھ جانا وغیرہ وغیرہ

کلیجا: ۵ (از راہ تنفر کے محل پر)۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

کیا تھا جانے گر خوشی میں بولو تم ہو تو کیا ہو
وہ بولے مسکرا کر کیجئے والے کا کلیجا ہو داغ

قول فیصل۔ اگر کوئی جھوٹ بات کہے تو اس محل پر ہی غصے میں کہہ گزرتی ہیں۔ جیسے

کہا میں نے یہ دل ہو شیدا تمہارا
مجھے ہنس کے کہنے کلیجا تمہارا ۔ واعلم

کلیجا: ۶ (ش) بیان ہر چیز گری، مغز، گودا، اندر کا حصہ، اس معنی میں جگر زیادہ مستعمل ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر جگر بولتے ہیں زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جیسے آدمی سے تو بالکل ٹھیک لیکن جگر میں کوئی نہ کوئی خرابی ہے۔ یعنی اندر۔

کلیجا: ۷ سینہ، صدر، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں کیا کروں اس سے بات نہیں کرتی تھی۔ دو برس کے بعد بمبئی سے جو آیا۔ تو بیتاب ہو کر میں نے اسے کلیجے سے لگا لیا۔

کلیجا: ۸ مجازاً عالی ظرفی، دل ہمت اردو صرف، فصیح الاصح

کرتا ہوں صبر اتنی جفا پر کو کیجے ہیں
یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہے ۔ داغ

کلیجا: ۹ تاب و طاقت، زور و توانائی مجازاً قدرت، زہرہ، پتا، شجاعت، بہادری، جیسے بڑے کلیجے کا آدمی ہے۔ اس عورت کا بڑا کلیجہ ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا: ۱۰ بیٹی، بیٹا، لڑکا۔

دل جلی کو کہہ چلی وہ نگ جلی دکھیا ہوں
ٹھنڈا رکھے گا مجھے اور کلیجا میرا ۔ جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ محبت میں کلیجا کہہ دیتے ہیں۔

کلیجا اچھلنا: دل دھڑکنا، دل کی حرکت تیز ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

دم آگئے ہیں ہو آیا جوراں کے جھٹکے سے
بے سنبھلے اڑا جاتا بلبل کے چہکنے سے
اچھلے کلیجا کیوں ہے کے کھڑکنے سے
اٹھ سے سنہ اکت دو غنچہ کے کھلنے سے
ہوئے نہ کو جب جاویں پردے کبھی کانوں کے
نیر تخلص۔ بہادر شاہ ظفر دہلوی

قول فیصل۔ کلیجا اچھل پڑنا بھی بولتی ہیں جیسے کل ایک بجے رات کو بارات جا رہی تھی۔ ایک گولہ اتنی زور سے چھوڑا کہ میرا کلیجا ہاتھوں اچھل پڑا۔

کلیجا اچھلنا: ۲ خوشی کے مارے بیتاب ہو جانا

ایک تکرمیں ابھی گنبد گردوں تھا
تم نے جی بھر کے کلیجے کو اچھلنے نہ دیا ۔ شمیم
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح عورتیں نہیں بولتیں

کلیجا اڑا جانا: گھبرا کے جانا، دل کا نہایت پریشان ہو جانا، ہندی، فعل لازم،

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر عورتیں دل اڑا جانا بولتی ہیں۔

کلیجا الٹ پلٹ ہونا: کلیجہ تہہ و بالا ہونا۔ کمال اضطراب اور بے چینی ہونا دل بیتاب ہے غم سے کلیجا الٹ پلٹ

قول فیصل۔ موجودہ دور میں صرف عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ کسی صدمے کی تاب نہ لا کر دل تھام کر رہ جانا، تڑپ کر رہ جانا

باتوں میں جو وہ تجھ سے بگڑ کر رہ گیا
غیر تو اپنا کلیجا ہی پکڑ کر رہ گیا (ظفر مہدی)

کلیجا پکڑ وہ تڑپس رہ گئی
کلی کس طرح سے بکس رہ گئی (میر حسن)

قول فیصل۔ دلی میں عام طور سے اس کا استعمال تھا۔ موجودہ دور میں عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ متعجب ہونا، متحیر ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ مزے میں آ کر، لوٹنے لگنا۔

تم دیکھنا بے تکلف اپنی اور سیدھی سادھی باتوں سے جو کچھ دل میں آئے گا الیا بے ساختہ کہہ دیں گے کہ تصویر سامنے کھڑی کر دیں گے۔ اور جب سننے والے سنیں گے کلیجہ پکڑ کے رہ جائیں گے اس کا سبب کیا۔ وہی بے ساختہ پن۔ (آب حیات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب بہت قلیل الاستعمال ہے۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ انتہائی دکھ پہنچنا۔ دل پر چوٹ لگنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ کلیجہ پکڑ کے بیٹھ گئے
آہ نکلی نہیں ابھی دل سے (امیر)

کلیجا پکڑ لینا :۔ کلیجہ پر ہاتھ رکھ لینا صدمے یا مصیبت کے وقت، کسی صدمے سے بے تاب ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بری طرح سے کلیجا پکڑ لیا اس نے
فسانہ درد جگر کا جس آشنا سے کہا (نسیم)

کلیجا پکڑ لینا :۔ چھاتی جکڑ دینا، عورتوں کی زبان۔

کسی دوا کا دل پر جا کر خشکی پیدا کرنا۔ (مستعمل) اس دوا نے تو کلیجا پکڑ لیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

فعل متعدی۔ کسی صدمے یا الم کی تاب نہ لا کر دل تھام لینا۔ کسی صدمے سے بے تاب اور مضطرب ہو جانا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلیجا پکڑنا :۔ کلیجا تھامنا، کلیجے کو دبانا تاکہ زیادہ صدمہ نہ پہنچ سکے۔ دل سوستہ دل کے صدمے کو دبانا۔

آج وہ صبح سے پڑے ہیں کلیجا پکڑے
رات کو بھول گئے کس کے دل پر غم میں رہو خیر
چاہت وہ روگ ہے کسی بت پر جو آئے دل
تم بھی کہو پکڑ کے کلیجا کہ ہائے دل
شاب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا پکڑے ہوئے آنا :۔ دل تھامے ہوئے آنا۔ اضطراب اور پریشانی کی حالت میں۔

آہ وحشیوں نے سر اٹھائے کہ ہجر کی وہ ڈانا بلائے
کلیجا پکڑے ہوئے خود آئے ہمارے نالوں میں یہ اثر ہے (الفت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔ مرد اس محل پر دل تھامے ہوئے بولتے ہیں۔

کلیجا پکٹ کے پھوڑا ہونا :۔ (کنایۃً) کمال صدمہ پہنچنا، کسی کے ایذا دینے سے انتہائی تکلیف پہنچنا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

مزہ ایذا اٹھانے کا ہے عشق خال میں مجھ کو
کلیجا پک کے پھوڑا ہو تو چھیڑو دل نیش کژدم سے (تجر)

کلیجا پکنا :۔ ہندی فعل لازم، دل جلنا، عاجز آنا، تنگ آنا، دل کا ماؤف ہونا۔ دل کا غمزدہ ہونا، چھاتی پکنا

دل اپنا پان لاک اس عشق کے ہاتھوں پک گیا ہو
کہ تا اب تک بھی جوں سلک گہر آبلہ پا ہے
جرات (مخزن المحاورات)

کلیجا پک گیا میں کیا کہوں اس دل کے ہاتھوں سے
ہمیشہ کچھ نہ کچھ اس میں خیال خام رہتا ہے
میر محمد اثر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا پھٹا جاتا ہے :۔ کسی صدمے یا رحم اور دردمندی سے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔

اپنا تو کلیجہ ہی پھٹا جاتا ہے سن کر
دل تھام کر آزردہ نہ کر آہ تو ایسی (آزردہ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر عورتیں بولتی ہیں۔

کلیجا پھٹ جانا :۔ (کنایۃً) صدمہ عظیم ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

کھنچ زور سے نہ تو ڈسیلو
پھٹ نہ جائے کلیجا دل کا (راسخ)

فعل لازم۔ دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ دل پھٹنا۔ دل پر صدمہ گزرنا۔ دل بے تاب ہونا۔
(فرہنگ آصفیہ)

دلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلیجا ٹھنڈا رہنا :- چین اور سکھ سے رہنا۔ عورتوں کی زبان۔

ماشاء خوش رہنا۔ جی خوش رہنا۔ چین اور سکھ سے رہنا۔ الٰہی اٹھا اٹھا کر راج کرو کوک مانگ بھری پڑی اور تمہارا کلیجا ٹھنڈا رہے۔
(تیر بیلی، دفرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ہر دو اس محل پر دل ٹھنڈا رہنا بولتے ہیں۔

کلیجا ٹھنڈا رہے :- (دعائیہ کلمہ) خوش رہو، دل خوش رہے۔ دل کو سکون و اطمینان رہے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ باجی! تم نے جس برے وقت میرا ساتھ دیا اور میری طرف سے میری سوت سے لڑیں الٰہی تمہارے بچے اچھے رہیں اور تمہارا کلیجہ ٹھنڈا رہے۔

کلیجا ٹھنڈا کرنا :- دل خوش کرنا۔ دل کی انتہائی تسکین کا سبب ہونا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

اے جان گلے سے آ لپٹ جا
ٹھنڈا کر لیں ذرا کلیجا (دخشہ رونا اور عو)

قول فیصل۔ اب عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا ٹھنڈا ہونا :- فعل لازم۔ دل میں خنکی ہونا۔ دل کو طراوت حاصل ہونا۔ جی خوش ہونا۔ دل کا خوش ہونا۔ دل کو آرام ملنا۔ طبیعت کو راحت حاصل ہونا۔ آرام پانا۔ دل ٹھنڈا ہونا۔ جیسے دل کے پھپھولے پھوڑ لیے جلا اب تو کلیجی ٹھنڈا ہوا۔

حنا کی ٹھنڈا ہوا کلیجا ہو
اس کے بن مجھ کو اک جاہو نیند (انجم)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجی ٹھنڈا ہونا :- طبیعت کو راحت حاصل ہونا۔ تسلی ہونا۔ سکون ہونا۔ مسرت کی لہر دوڑنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ خوشی بڑی یہ ہے کہ جب کہ کلیجہ ہوگا تو اپنے پارہ جگر کو گلے سے لگا لیں گے ببر صورت کے کلیجا ٹھنڈا ہوگا۔ (طلسم ہوشربا)

کلیجا ٹھنڈا ہونا :- گھبرانا۔ چین پڑنا۔ سکھ ہونا۔ گھبرانا۔ چین پڑنا۔ جی میں آرام کل پڑنا۔

گرم جوشی غیر سے کر کے جلایا آپ نے
اب تو صاحب آپ کا ٹھنڈا کلیجا ہو گیا (خواجہ)

ہو گیا اب دم تیغ سے بسمل ٹھنڈا
کیوں ہوا اب تو کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا (رند)

دیکھ کر غیر دل کو ہو کیوں نہ کلیجا ٹھنڈا
نالہ کرتا تھا دے طلب تاثیر بھی تھا (غالب)

داغ کو حل کرے ہوا آتا ہو کلیجا ٹھنڈا
دل سوزاں کو ہیں تشبیہ دو دل کباب لگے (وجاہت)

تب دوری سے جو دہکے ہوا ہو دل ٹھنڈا
تب کلیجا ہوا اترا سست تھا فصل ٹھنڈا (ظفر)

رنگ دار غزل سے دنیا پیدا ہوا سرور کا
اب کلیجا ہو گا ٹھنڈا اس جسم کا نور کا (آبرو سلطان)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کلیجی جلانا :- دل کو انتہائی دکھ دینا۔ ایسی بات کہنا جس سے دل میں آگ لگ جائے۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

اس دیرا اثر خاں نے کلیجا جلا دیا
چھالے زباں میں پڑتے ہیں درچار ہے تو ناسخ

کلیجا جلانا :- فعل لازم۔ ہندی فعل متعدی زیادہ حقہ پینے سے اپنے سینے کو مسموم کرنا۔ زیادہ حقہ پینا۔

قول فیصل۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔ حقہ کی قید نہیں۔ بیڑی سگریٹ کے لیے بھی بول دیتے ہیں۔

کلیجی جلانا :- فعل لازم۔ آزردہ ہونا، طبیعت جلانا۔ (نورالغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا جلانا :- دشمنی، کلیجے پر کسی گرم چیز کا اثر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگ دوزخ کی بجھاتی ہے کلیجا یہ شراب
ہر نفس تیغ تو ہر قطرہ جگر نکلی کباب (اسیر)

کلیجا جلنا :- دل جلنا۔ ہو کا اٹھنا۔ رنج ہونا۔ دہشت کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

غیر کا ذکر دنیا اور ہمارے آگے
آخ اس بات سے جلتا ہے کلیجا میرا (داغ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا جلی :- غمزدہ۔ مرنجش۔ دل سوختہ۔ کوفتہ خاطر۔ رنجیدہ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر

دکھ جلی اور دل جلی بولتے ہیں۔

کلیجا جلی تکل :- وہ تکل جس کے بیچ کا حصہ سیاہ ہو۔ مونث۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب دہلی میں بھی شاذ ہی کوئی بولتا ہے۔

کلیجا چاہیئے :- ہمت چاہئے۔ دل چاہئے۔ دل کی ضرورت ہے۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال

کلیجا چاہئے عشاق کی تربت پہ آنے کو
وہ بیٹھے فاتحہ خوانی کو اٹھے نوحہ خواں ہو کر جلیل

قول فیصل۔ اب عام طور سے دل چاہئے۔ زبانوں پر ہے۔

ع جان دینے کو کلیجا چاہئے دل چاہئے۔ صبا

کلیجا چٹکیوں سے ملنا :- کلیجے کو برا ماننا، دل تکلیف ہونا۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال۔

یہ کس بے درد کس ظالم پہ اپنا دم نکلتا ہو
یہ رہ رہ کر کلیجہ چٹکیوں سے کون ملتا ہو امیر

کلیجا چور رہنا :- دل پر کمال صدمہ ہونا۔ اردو مونث۔ متروک۔

نشانی ہے ترے تیر نظر کی
کلیجا چور ہے واللہ باللہ لا اعلم

کلیجا چھاننا :- طعن و تشنیع سے سخت صدمہ پہنچانا، کلیجے کو چھلنی کرنا۔ اردو مونث۔ قریب بمتروک۔

کیا رخش مژگان جاناں دیکھئے
رکھ دیا دم میں کلیجا چھان کر صبا

کلیجا چھلنی کرنا :- (متعدی) ایسے دکھ دینا، ایسے دکھ دینا جو کلیجے میں سوراخ کر دیں، انتہائی صدمہ اور تکلیف پہونچانا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

کرتے ہیں ہزاروں کے کلیجوں کو وہ چھلنی
مجھ سے کوئی تغمیدہ جگر ہو نہیں سکتا
آغا حجو شرف لکھنوی

کلیجا چھلنی ہو جانا :- (کنایۃً) طعن و تشنیع سے دل کو انتہائی تکلیف پہونچانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

تپش غم سے نہ ہو کس طرح کلیجا چھلنی
دل پہ اک کاوش مژگاں تری بر آتی ہے شاد

کلیجا چھن جانا :- (کنایۃً) ناگوار ہونا طعن و تشنیع کا، عورتوں کی زبان۔ غم کی تاب نہ رہنا۔

بس نہ کھا یہ تیر ملامت کہاں تلک
باتوں سے تیری آہ کلیجا تو چھن گیا جرات
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بمتروک۔

کلیجا چھٹنا :- ہندی، فعل لازم، دل کا سوزن زدہ اور مغموم ہونا۔ دل میں طعنے سہنے کی سہار نہ رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

کلیجا چھیدنا :- کلیجے پر صدمہ پہنچانا، طعن و تشنیع سے دکھ دینا، دل کو سخت صدمہ پہونچانا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان

کیوں نہ چھیدو کسی غیروں کا کلیجا چھیدا
کیوں مرے دشمن بے پیر ہو دیکھو دیکھو ناسخ

کلیجا خون کرنا :- (کنایۃً) انتہائی صدمہ پہنچانا، بہت زیادہ دکھ پہونچانا۔ اردو محاورہ رائج۔

ہے مینا تو ذکر حنا کا نہ کیجے
دل کو بڑھا کے خون کلیجا نہ کیجئے شرف

قول فیصل۔ اب کلیجا کی جگہ دل زیادہ بولتے ہیں۔

کلیجا خون ہو جانا :- لازم دل کو بہت بڑا غم پہنچنا، ناقابل برداشت مصیبت برداشت کرنے کے محل پر۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

ہجر میں ڈرے نہ ہرنا کہیں مشکل ٹھہرے
ہو چکے خون کلیجہ تو مرا دل ٹھہرے
بیارے صاحب رشید

کلیجا دھڑ دھڑ کرنا :- کلیجا زور زور سے دھڑکنا، شدت کے محل پر۔ اردو مونث عورتوں کی زبان۔

عمل ثبت۔ بیس :- کس مصیبت سے اس وقت دو چار ہونا ہے۔ عید بلا داو باز ہونا ہے۔

صاحب :- معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ گر گھبر ( ) بیکار ہے غور کر کے دیکھو تو کہ اس پہ کون سوار ہے۔

بیس :- میرا کلیجا اس وقت دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

کلیجا دھڑکے ہونا :- کلیجے کا دھڑکنا، دل دھڑکنا۔ اردو مونث قلیل الاستعمال۔

اف اف کھٹکا اسی گھڑی میرا
سن کے جی اور کلیجا دھڑکے ہوا عروج

کلیجا دھڑ کا دینا :- خوف سے دل ہلا دینا۔ اردو مونث۔ عورتوں کی زبان۔

(خفیفہ) ڈاکے کا تذکرہ کر کے تم نے میرا کلیجا

دھڑکا دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا دھڑکنا:۔ دل کا نپنا۔ انتہائی خوف و اندیشے کے محل پر۔ (اردو، صرف، عورتوں کی زبان)

واسطے دن کے دھڑکتا ہے کلیجا اے جانے
کہ مرا وہ خفقانی ہو گیا، پھر نہ پھرا جرأت

قول فیصل۔ اس محل پر دل دھڑکنا، عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے

ع دل دھڑکتا ہے کھٹکتا ہے جو پتہ کوئی
نقش لکھنوی

کلیجا دھک سے جانا:۔ سخت صدمہ پہنچنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

سوز فراق سے یہ کلیجا دھک گیا
داغ جگر زغال کی صورت چٹک گیا　تجر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کلیجا دھک دھک کرنا:۔ بے قرار ہونا۔ خوف کھانا، مضطرب ہونا، پریشان ہونا، ڈرنا، کسی صدمے کے باعث دل کا جلد جلد حرکت کرنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا دھک دھک ہونا:۔ دل کانپنا خوف سے۔ (فعل لازم، ہندی)۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا دھکڑ دھکڑ ہونا:۔ کسی صدمے کے باعث دل کا جلد جلد حرکت کرنا۔

(۲) مضطرب ہونا، پریشان ہونا۔

(۳) خوف کرنا۔ ڈرنا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کلیجا دھک سے ہو جانا:۔ خوف یا کسی حیرت انگیز بات سے جی بیٹھ جانا، دل میں سستی کی کیفیت پیدا ہو جانا۔ (اردو، صرف، عورتوں کی زبان)

دل پر صدمہ گزرنا، دل دہل جانا، دل پر خوف چھا جانا۔ دل ڈر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کسی خوف یا صدمے کے باعث جی بیٹھ جانا۔ (مخزن المحاورات)

ہو گیا دھک سے کلیجا اوئی میں تو ڈر گئی
گھر میں جی ڈرتا ہے کیا ڈر تا جرنا ر رات کو　جان صاحب

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ، نور اللغات، مخزن المحاورات نے دھک سے رہ جانا بھی لکھا ہے اور حسب ذیل معنی لکھے ہیں۔

خوف یا کسی حیرت انگیز بات سے جی بیٹھ جانا۔ (نور اللغات)

دل پر صدمہ گزرنا، دل دہل جانا، دل پر ضعف چھا جانا، دل ڈر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کسی خوف یا صدمے کے باعث جی بیٹھ جانا۔ (مخزن المحاورات)

موجودہ دور میں اس طرح عورتیں نہیں بولتیں۔

کلیجا دہل جانا: کلیجا دہلنا:۔ (کنایۃً) کلیجا دھک سے ہو جانا۔ (اردو، صرف، عورتوں کی زبان)

ذرا آخر دکر رو کے بولے اے نظام
کسی کا کلیجا دہل جائے گا　راسخ عظیم آبادی

کلیجا سراہنا:۔ کسی کی عالی ہمتی کی تعریف کرنا۔

اے عندلیب تیرا کلیجا سراہیے
تیغ خزاں سے تیرا دل انگار ہو گیا　تجر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف متروک ہے۔

کلیجا جلانا:۔ جی جلانا، جی سلگانا، ایسی بات کہنا جس سے دل میں آگ لگ جائے۔ (اردو محاورہ، عورتوں کی زبان)

محل نثر۔ میں کبھی تھی کہ باجی بہت سنجیدہ ہیں مگر ایک بات ایسی کہی کہ میرا کلیجا جلا دیا۔ مجھے نفرت ہو گئی۔

قول فیصل۔ عورتیں جی سلگانا بھی بولتی ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

یہ کہہ کے جب دل میں سلگا: کلیجا
ہے یہ زلیخا تجھ سے کہ ہندو تو آزرم　جرأت

فرہنگ آصفیہ نے جی سلگنا بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کلیجا سنبھالنا:۔ دل پکڑ کے، دل کڑا کر کے دل کو قابو میں کرنا۔ (اردو، صرف، قلیل الاستعمال)

تجانے کسی نے دوسرے جو گردن نکال کر
ششدر سا رہ گیا میں کلیجا سنبھال کر　غضنفر

قول فیصل۔ اس محل پر دل سنبھالنا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کلیجا شق ہونا:۔ انتہائی صدمہ پہنچنا، غم و رنج سے دو چار ہونا۔ (اردو، صرف، فصیح، رائج)

محل نثر۔ پھر تو یہ عالم ہوا کہ جیسے دام میں پڑا پنچھی کر پھڑکتی ہے۔ سب کا طائر روح تڑپ کر قفس تن سے پرواز کر گیا۔ وہ غلغلہ اس

قولِ فیصل۔ نفرت کرنا، گھنیانا، جی اتھل پتھل ہونا ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا نکال دینا :- کلیجا نکال کے دینا (۲) بہت پیاری چیز دے دینا۔

دل بھی ہے ایسی چیز کہ تم کو نہ دیجئے
خفت یہ کہہ رہی ہے کلیجا نکال دے (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے نکال کے دے دینا بولتے ہیں۔

کلیجا نکال کر یا نکال کے لے جانا ہندی، فعل متعدی، کسی کی دولت چرا کر لے جانا مال مار کر چلا جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ مال و دولت کی قید نہیں، ہر محبوب چیز کے لیے عوام اور عورتیں عام طور سے بولتی ہیں

کلیجا نکال کے رکھ دینا، کلیجا نکال کے دھر دینا :- (کنایۃً) کسی بات کی سچائی کے لیے جان دے دینا، بڑی سے بڑی محبوب چیز دے دینا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دل دے کے بھی وہی ہے تو اشیع کا حوصلہ
لیجے ابھی تو رکھ دوں کلیجا نکال کے (جلیل)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے رکھ دینا کی جگہ دھر دینا بھی لکھا ہے جو بالکل عوام کی زبان ہے۔

کلیجا نکال لینا :- فریفتہ کر لینا، بیچین کر دینا۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

جیسے نہ تیز کرو ترک خنجر و شمشیر
نگاہ بس ہے کلیجا نکال لینے کو (محمد)

کلیجا نکال لینا :- بہتر چیز نکال لینا اردو مصرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محاورہ۔ خدا غارت کرے موئی بیرن نے بجائی کی ہیرے کی انگوٹھی چرا لی۔ اس کا کلیجا نکال لیا۔

کلیجا نکل پڑنا :- کلیجے کا باہر آ جانا، ڈر یا خوف سے کلیجے کا منہ سے باہر نکلنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بہ خواہ کا نظر سے کلیجا نکل پڑے
وہ دبدبہ حضور کا سطوت کے ساتھ ہے (داغ)

کلیجا نکل جانا :- ہندی فعل لازم، جان پر بن جانا، دم فنا ہو جانا، دم نکل جانا، جان نکل جانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دو دو زخدا کے واسطے دیکھو تو کیا ہوا
کہتا ہے کوئی ہائے کلیجا نکل گیا (نسیم دہلوی)

کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جانا :- دل بڑھ جانا، ہمت بڑھ جانا، حوصلہ بڑھ جانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بڑھ گیا دل تو جو گھر میں رونق افزا ہو گیا
پاؤں رکھتے ہی کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا (جلال)

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے دو محاورے اور قائم کئے ہیں۔

(۱) کلیجا ہاتھ بھر بڑھ جانا!
(۲) کلیجا ہاتھوں بڑھ جانا! جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ کلیجا ہاتھوں بڑھ جانا، کسی حد تک کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

مرحبا اے تیغ قاتل یہ خوشی دل کی ہوئی
ہاتھ بھر کا زخم کاری کا کلیجا ہو گیا (شاد)

کلیجا ہاتھوں اچھلنا :- تڑپنا یا اضطراب کی حالت میں دل کا تیزی سے دھڑکنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

رہا کرتا ہے مجھ کو بھی ڈر با ہوا سا
وہ ہاتھوں کلیجا اچھلنا کہاں اب (آرزو لکھنوی)

قولِ فیصل۔ عورتیں خوف کے محل پر بھی بولا کرتی ہیں جیسے الٰہی خدا کا ہوا، ابھی میرا دل ہاتھوں ہاتھوں اچھلنے لگا۔

کلیجا ہلا دینا :- ڈرا کر روحانی صدمہ پہنچانا سینے کی جگہ مستعمل ہے، عورتوں کی زبان۔

(خفقی) اے ہے۔ تمہاری باتوں نے تو میرا کلیجا ہلا دیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کلیجہ کی جگہ دل زبانوں پر زیادہ ہے۔

کلیجا ہل جانا :- خوف یا دہشت سے دل دہل جانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

سہل کہا تھا تھا نالۂ بلبل ناشاد کا
چار نالوں میں کلیجا ہل گیا صیاد کا (جلیل)

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر دل زیادہ زبان پر ہے

کلیجن :- (بضم اول و کسر دوم و فتح چہارم) پان کی جڑ، ایک قسم کی دوا، اردو، رائج۔

محل نظم۔ تمہاری آواز پڑ گئی ہے کلیجن ڈلی کی طرح کتر کر پان میں ڈال کے کھا لو صبح تک آواز کھل جائے گی۔

کلیجی :- کلیجے کا مونث، جانوروں کا جگر اردو، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف جانوروں کے لیے مخصوص ہے۔ انسانوں کے لیے کلیجی نہیں بولتے کلیجا اور جگر بولتے ہیں۔

کلیجا عقیق :- سیاہی مائل عقیق (اردو) رائج۔

قول فیصل ۔ وہ عقیق سرخ جس کی انتہائی سرخی مائل بسیاہی ہو جاتی ہے اس کو عام طور سے کلیجا عقیق کہتے ہیں۔

کلیجی کے کباب :- جانوروں کی کلیجی کے کباب (اردو، رائج)۔

بھیجوں گا کلیجی کے کباب ایک دن انکو
لذت جنھیں معلوم نہیں سوز جگر کی
(ظریف لکھنوی)

کلیجے پر پتھر رکھ لینا :- صبر کرنا، مجبوراً برداشت کر لینا (اردو صرف، عوام کی زبان)

مثل مشہور۔ حضرات ناظرین ستم کا سامنا سے زلیخا نے اکھ کلیجے پر پتھر رکھ لیا، مگر آنکھوں کا دریا امنڈ امنڈ کر آتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

کلیجے پر تیر لگنا :- دل پر چوٹ لگنا، انتہائی صدمہ پہنچنا (اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان)۔

مثل مشہور۔ میں نے اپنی چہیتی لڑکی کی شادی شہر کے باہر کر دی جس وقت رخصت ہو رہی تھی تو کلیجے پر تیر لگ رہے تھے۔

کلیجے پر خنجر کا دینا :- کلیجے کو سخت تکلیف دینا، ایسا دکھ دینا جو کلیجے کو گویا زخمی کر دے (اردو صرف، عوام کی زبان)۔

پلا دے ساقیا آتش تر کا
جو کلیجے پہ چلائے دم خنجر کا
(نظم طباطبائی)

کلیجے پر چوٹ لگنا :- کلیجے پر گھونسا لگنا دل کو سخت صدمہ پہنچنا (اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان)۔

مثل مشہور۔ تم نے بلا وجہ ایسی بات کہہ دی کہ میرے کلیجے پر چوٹ لگی مجھے تم سے یہ امید زتھی۔

کلیجے پر چھری پھیر دینا، پھیرنا دل کو زخمی کر دینا۔ کلیجے کو زخمی کر دینا، انتہائی تکلیف صدمہ دینا۔ (اردو صرف، عوام اور خواص کی زبان)

مثل مشہور۔ علم شاہ کو جو نور الدہر نے ٹوکا، مثل شعلہ جوالہ بپھر پڑے، او چھوکرے تجھ کو بھی یہ لیاقت ہوئی، آج تو تجھ کو بے قتل کئے نہ چھوڑوں گا، مگر اے بھائی بدیع زماں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ فرمایئے کہ میرے کلیجے پر چھری پھیر دی۔ (طلسم ہوش ربا)

کلیجے پر چھری چلنا :- دل پر انتہائی صدمہ گزرنا۔ دل پر تیر سا لگنا (اردو صرف، فصیح، رائج)۔

یاد آ گئی جو جنبش ابروئے یار پر تیغ
بے ساختہ چھری سی کلیجے پر چل گئی
(رنجور)

قول فیصل۔ چھری کی جگہ "برچھی چلنا" بھی کہتے ہیں۔

نظر اس پلک پہ پڑے گی اگر
کلیجے پہ برچھی سی چل جائے گی
(رنجور)

کلیجے پر چھری لگنا :- سخت ناگوار ہونا، سخت تکلیف پہنچنا، دل کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچنا (اردو صرف، فصیح، رائج)۔

بات کرتا ہے جو کوئی تو بری لگتی ہے
سانس لیتے میں کلیجے پہ چھری لگتی ہے
(عشق)

کلیجے پر سانپ لوٹنا :- رشک و حسد سے بے قراری کی حالت ہونا، انتہائی بے چینی ہونا، دل پر نہایت اثر گزرنا، رنج و صدمہ گزرنا، رشک گزرنا۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے لکھنؤ میں چھاتی پر سانپ لوٹنا کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔ لیکن کلیجے پر سانپ لوٹنا بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کلیجے پر گھونسا سا لگنا :- دل پر نہایت صدمہ گزرنا۔ دل پر چوٹ لگنا۔ ہندی نقل لازم کہ کے غصے میں بھر آیا اور کبھی جلتے ہوئے ایک گھونسا سا کلیجے پر لگا جاتے ہو تم (فرہنگ آصفیہ)

کلیجے پر ہاتھ دھر دیکھو :- اپنے دل کا سا حال دوسرے کا جانو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کلیجے پر ہاتھ رکھ کے دیکھو زیادہ بہتر ہے

کلیجے پر ہاتھ دھرنا :- کسی کے دل کو تسلی دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلیجے پر ہاتھ دھرنا :- اپنے دل کو دیکھنا اپنے دل کا سا حال دوسرے کا جاننا (اردو صرف، غیر فصیح، رائج)۔

بیاں کرتے جو میں درد جگر سے مغفل
سب نے اپنے کلیجے پر ہاتھ دھر لیا
(شرف لکھنوی)

کلیجے پر ہاتھ دھر کے پھرنا :- فعل لازم بے تاب اور مضطرب ہونا، دل پکڑے پھرنا

ہو گئے آزردہ جو وہ ہم سے پھرا کرتے ہیں
ہاتھ ہم اپنے کلیجے پہ دھرے پھرتے ہیں
(ناظم)

قول فیصل۔ یہ صرف غیر فصیح ہے۔

کلیجے پر ہاتھ رکھ کر دیکھنا :- دل دھڑکنے کی حالت معلوم کرنا۔ کلیجہ اچھلنے کی کیفیت محسوس کرنا (لغات النساء)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے مرد اس موقع پر دل پر ہاتھ رکھ کے دیکھا کرتے ہیں۔

کو بفتح اول و کسر دوم فارسیوں نے آیا ہے۔

کلی دار پاجامہ :- پاجامہ جس میں کلیاں ہوتی ہیں۔ اردو صرف، رائج۔

محل صحت۔ صاحبزادی بات طور سے سنا کرو۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ کلی دار پاجامہ نکال لاؤ تم چوڑی دار پاجامہ نکال لائیں۔

کلیدِ ایماں کلیدِ بہشت :- (کنایۃً) کلمۂ شہادت، فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیدِ علم :- (اضافت) علم کی کنجی، وہ بیٹے جس سے پورا علم حاصل ہو جائے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے یہ کلید علم یہ گیتی کا باب ہے
اس خاک کو اجاڑ کے تو بو تراب ہے — جوش

کلیدِ فتح باب :- کامیابی کا ذریعہ۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بسم اللہ ہے زمصحف اسلام کو
باغ جنت کے لیے تو ہے کلید فتح باب — منیر

کلیس ہلے ہندی، اسم مذکر (سنسکرت) کلیش، دکھ، درد۔ بپتا۔ تکلیف، کشٹ سختی، رنج و الم، بپتا، مصیبت سہ (فرہنگ آصفیہ)

کلیس اٹھاتے جو وہ دل ہیں
زدل کہتا ہے یہ ہے عشق کا لطف تاب
(قران السعدین)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

کلیس ہلے جھگڑا، فساد۔ لڑائی دنگا راڑ، فتنہ، جیسے وہ عورت تو روز کلیس رکھتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کلیسا :- (بفتح اول و کسر دوم) یائے مجہول یہود و نصاریٰ کی عبادت کی جگہ، معبد، گرجا، انگریزوں کا عبادت خانہ، اردو، فصیح، رائج۔

کفر و دیں دونوں کو چھوڑا تو خدا ہم کو ملا
کام اپنے تو نہ کعبہ نہ کلیسا آیا — تسلیم

قول فیصل۔ فارسی میں بکسر اول و دوم و سکون یائے مجہول ہے۔

کلیسائی :- (یونانی) عیسائی، کلیسا کو ماننے والے، فارسی، فصیح، رائج۔

ادھر اللہ اکبر نعرہ تھا اللہ والوں کا
ادھر اٹھا تھا شور کنشتی و کلیسائی — نظم طباطبائی

کلیسیا :- (یونانی) اسم مذکر، عیسائیوں کی ایک جماعت جو بت پرست خیال کی جاتی ہے اور وہ حضرت مریم کا بت پوجتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیش :- درد، تکلیف، دکھ، سنسکرت مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ اردو لغت سے اس کا تعلق نہیں۔

کلی کرنا :- منہ میں پانی یا کسی رقیق چیز کو گھما کر تھوکنا، مضمضہ کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

جو کی ہے مانجھ کے دانت اس نے بحر میں کلی
صدف میں شور گہر ہے میں آب آب ہوا — طلا فیض

کلی کمھلانا :- کلی کا مرجھا جانا۔ غنچہ کا بے کھلے پژمردہ ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اشک مژگاں سے کبھی لخت جگر گرتے ہیں

اک کلی پھولتی ہے دوسری کمھلاتی ہے — شاد

کلی کھلنا :- غنچہ کا پھول کی شکل اختیار کر لینا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی
جیا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی — داغ

قول فیصل۔ دل کی کلی کھلنا بمعنی فرحت و انبساط ہونا کے معنی میں بھی نظم کرتے ہیں۔

کلیل :- بفتح اول و کسر دوم، گھوڑے کی جست و خیز، گھوڑے کا اچھلنا کودنا، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

کوگا کر کلیلیں کر رہی تھیں
بن میں ہرنیاں سب چر رہی تھیں — (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ گھوڑے کے لیے خاص طور سے اس کا استعمال ہے۔ لیکن قدیم زمانے میں دوسرے چوپاؤں کے لیے بھی بولتے تھے۔

کلیل ہلے (بفتح اول کند، سست، تھکا ہوا، گونگا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال

جز بیاں ہے وصف شہ ذوالفقار کا
تلوار کی برش ہے لسان کلیل میں — منیر

کلیل میں غلہ لگانا :- (بفتح اول کسر دوم) خوشی میں رنج کے پہلو نکالنا، مسرت میں غم کی بات نکل آنا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صحت۔ ابو الفتح سر دلیا اس لیے ٹھہرا کہ جب یہ دونوں حضرت مباشرت ہمل اس وقت میں خلل انداز ہوں گے۔ باصطلاح عوام مزے میں کھنڈت ڈالی، اور کلیل میں غلہ لگا دیں۔ (طلسم ہوشربا)

کلیل میں غلیل لگنا :- خوشی میں دنعتہً رنج کے پہلو نکل آنا۔ اردو مصرف۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے ۔۔

عوام اس محل پر کریال میں غلہ لگنا بولتے ہیں۔

تو لغت تائید کرتا ہے۔

کلیم :ع (بفتح اول) لغوی معنی کلام کرنے والا۔ بات کرنے والا، گفتگو کرنے والا، ہم سخن، عربی صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے چونکہ حضرت موسیٰ کا خاص خطاب ہے۔ اس لیے کلیم کا صرف حضرت موسیٰ سے خصوصیت رکھتا ہے۔ آپ کو "کلیم اللہ" بھی کہتے ہیں آپ کوہ طور پر خدا سے ہم کلام ہوتے تھے۔

مجھ سے جو ہو سوال تو کچھ بھی نہ کہہ سکوں
قائل ہوں اے کلیم تمہارے جواب کا
پیارے صاحب رشید

کلیم :ع ایک مشہور فارسی گو شاعر کا تخلص۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلین :ع کلاان، کلونت۔ عالی خاندان، اچھے گھرانے کا، اشرافت بنگال برہمنوں کا ایک فرقہ جو اور برہمنوں پر فوق رکھتا ہے۔ اور اس کو دیگر فرقے والے برہمن اپنی بیٹی دینا فخر سمجھتے ہیں۔ سنسکرت، صفت

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلین :ع سندی، کمینہ، رذیل، سفلہ۔ یہ معنی مجازاً ہیں جو ممالک مغربی کی طرف بولے جاتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کلین شیو :- جب کہ داڑھی اور مونچھوں کے بال استرے سے صاف ہوں۔ انگریزی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل نحت۔ پابند شریعت خانوادے سے تعلق رکھنے والے وہ لڑکے جنھوں نے انگریزی تعلیم حاصل کی زیادہ تر کلین شیو دکھائی دیتے ہیں۔

کلی نکلنا :- غنچہ کا نمودار ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جھلک رہی ہے سر شاخ نرگس خون کی بوند
تمہارے پہلے ترے گل نکلتی ہے

قول فیصل۔ جانوروں کے بچوں کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔

آتش فرقت گل یوں مجھے تڑپاتی ہے
جب کلی کوئی نکلتی ہے تو جل جاتی ہے — ترلف

کلیہ :- (بضم اول وکسر لام و یائے مشدد مفتوح) عام قاعدہ مجموعی تعداد بتانے کے لیے کہتے ہیں۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے جیسے تجھ کو خوش رسائی

کلیہ ہے یہ عشق و الفت کا [illegible]

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں کلیتہً بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول رہا ہے۔

کلیہ :- چھوٹا گردہ، اردو مونث گردہ عربی۔

قول فیصل۔ اہل لکھنو کلیا، چھوٹا گردہ کے معنی میں کلیجا بولتے ہیں۔ گردہ کے معنی میں تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کم :ع تھوڑا، ذرا سا، قلیل، فارسی فصیح، رائج۔

اے مصحفی ہائے تجھے احباب سمجھ کر جو
اس محفل ہستی میں افسوس کہ کم بیٹھے — مصحفی

کم :ع شاذ و نادر، اردو، فصیح، رائج

محل نحت۔ جب بھی تم نے خط بھیجا میں نے اس کا جواب اسی وقت دیا بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ میں جواب نہ دے سکوں۔

کم :ع نہیں، نہ نفی مطلق کے واسطے۔ بے معدوم۔ (فرہنگ آصفیہ)

جیسے "وہ کم ایسا کام کرتا ہو۔ یعنی بالکل نہیں کرتا"

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کمی کے معنی میں بولتے ہیں۔ لیکن نہیں، اور معدوم کے معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

کم :ع برا۔ جیسے کم بخت، اور کم نصیب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں تنہا نہیں بولتے۔ نصیب اور بخت وغیرہ کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے۔

محل استعمال۔ تب شادی تو ٹھہرائی اور اہتمام شادی کی رسم بھی ہوگئی۔ کم از کم اتنا تو تعین تحقیق کر لیتے کہ خاندان میں کوئی تو نہیں ہے۔

کم اصل :- کمینہ، ذلیل، ناکارہ، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تمہارے ساتھ تمہارے ملازم نے بڑی بے وفائی کی تمہارے خلاف گواہی دی ہے حقیقت یہ ہے کہ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔

قول فیصل۔ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔ بطور مثل عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کم اصل سے وفا نہیں ممکن جو خطا
چھنگوں ودق جو ہاتھ مرے آئے غلام کا — شعور

کم اسبابی :- افلاس۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل بہت کمی کے ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

کما کھانا :- محنت مزدوری سے پیٹ پالنا۔ محنت سے پیدا کر کے کھانا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ انسان کو کوشش کرنا چاہئے کہ ترقی کی آخری منزل پہ پہنچے ورنہ کما کھانا اور پیٹ پالنا تو سبھی جانتے ہیں۔

کمال :- (تمام۔ تمام ہونا، فارسیوں نے کسی کام میں کامل ہونے کا ملکہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔) پورا، عربی مذکر فصیح، رائج۔

یہ کہاں عشق کا کمال کہاں
ہجر تو ہے کمال نا وصال ہو — رشک (فرہنگ آصفیہ)

کمال :- بہت زیادہ، نہایت، بہت، انتہا کا، غایت درجہ کا، فارسی، فصیح، رائج۔

اس حسن و جمال میں کمال تعلیق
چال بھی انتہا کی نستعلیق — (زہر عشق)

کمال :- ہنر، قابلیت، وصف، جوہر، لیاقت، فارسی، فصیح، رائج۔

کمال :- خوبی، عمدگی، وصف، فوق، فوقیت، فارسی، فصیح، رائج۔

عشق لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
بے لقیں زنجیر سے نکلے صدا خلخال کی — ناسخ

کمال :- حیرت انگیز انوکھی بات، تعجب خیز بات، خرق عادت، اردو، فصیح، رائج۔

بڑا کام مزے کے ہیں باغ الفت کے
جو کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ اعجاز کرم، طرفہ معاملہ، کرامات، کرشمہ، تعرفت، اعجاز، عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

کمال :- صنعت، کاریگری، استادی، ہنر نمائی، فارسی، فصیح، رائج۔

ہم سخن تیشے نے فرہاد کو شیریں سے کیا
جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال اچھا ہے — غالب

کمالا :- پہلوانوں کی جنگ، زورگری جس کا مقصود ہار جیت نہیں ہوتی۔ ذرا کے ساتھ اردو مذکر، دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب دہلی میں بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کمالات :- کمال کی جمع بہت سے کمال۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کریم الصفات تھے اور زمانے کے محسن تھے کمالات میں یگانہ تھے اور شرفائے زمانہ کے ممدوح تھے۔ (دربار اکبری)

کمال پر زوال آنا :- کسی انتہا پر پہنچی ہوئی شے پر زوال آنا، مائل بہ انحطاط ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کمال حسن پہ تیرے کبھی نہ آئے زوال
رہے زلف یہ برہم جہاں مشتاق — ذوق

کمال پیدا کرنا :- وصف پیدا کرنا، کسی ہنر یا فن میں انتہائی منزل پر پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مدت کے بعد ہم سے ملے ہو کہو تو کچھ
پیدا کیا ہے تم نے دنوں میں کمال کیا — ناسخ

کمال حاصل کرنا :- ہنر یا فن حاصل کرنا، کسی کام میں مہارت حاصل کرنا، اس کو انتہائی حد تک پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ نواب ضیا حسین خاں صاحب نے فن سپہ گری میں ایسا کمال حاصل کیا تھا کہ دہلی کے صاحب فن ان کے سامنے کان پکڑتے تھے۔

قول فیصل۔ کمال حاصل ہونا بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔

عشق لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
بے لقیں زنجیر سے نکلے صدا خلخال کی — ناسخ

کمال درجے کا :- انتہا کا، انتہائی درجے کا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ آپ اپنے لڑکے کی بڑی تعریف کرتے تھے آج سڑک پر پیتے کتنی رنگتے دیکھا کمال درجے کا بدمعاش لڑکا ہے۔

کمال دکھانا :- ہنر دکھانا، جوہر دکھانا، فن کاری دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جس کی شب بخت بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ — ناسخ

کمال رکھنا:۔ فن یا ہنر میں کامل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ انقلاب زمانہ دیکھئے جو ہستیاں کمال رکھتی تھیں سب ملک عدم میں جا بسیں سناٹا ہو گیا۔

کمال کا بنا ہوا:۔ پرفن، بڑا کرتبی، نہایت عیار، چلتا ہوا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

مثل صرف۔ میں سمجھتی تھی کہ بہت نیک ہے چپکا بیٹھا رہا۔ جیسے ہی میں اٹھ کر گئی تکیہ کے نیچے سے روپے نکال لئے۔ کمال کا بنا ہوا ہے

کمال کرنا:۔ (کنایۃً) حیرت انگیز کام کرنا، غضب کرنا، ستم کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت میں
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں — داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی لکھے ہیں۔ اور آتش کا شعر پیش کیا ہے۔
اپنی جدت طبع اور ایجاد کا ثبوت دینا، اعلیٰ درجے کی لیاقت ظاہر کرنا، اعجاز کرنا، استادی دکھانا۔

او چار ہو دے جو رخسار منور
اک دم نقاب الٹ کے تو تم کمال کرتے — آتش

یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کمال کرنا:۔ نہایت عیاری اور چالاکی کرنا۔ ہر کام اپنے میں کامل ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمال کرنا:۔ مبالغہ کرنا، اغراق کرنا

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمال کرنا:۔ کسی بات میں غالب آنا۔ کسی امر میں بڑھ جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمال کرنا:۔ برا کرنا، قابل افسوس کام کرنا۔ اچھا نہ کرنا۔ (بطور طنز) اردو مصرف، عوام کی زبان۔

مثل صرف۔ تمہیں معلوم تھا کہ تمہیں بڑا ڈاکو آ رہا ہے تم ہنستے وہاں پہونچ گئے تم نے بھی کمال کیا کہو خدا نے بچا لیا۔

کمال کو پہونچنا:۔ کمال حاصل کرنا، کمال کی انتہائی منزل تک پہونچنا، کسی فن یا پیشے کو پوری طرح حاصل کرلینا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

مثل صرف۔ تمہارے لڑکے نے بڑی محنت کی ریاض کیا۔ مگر افسوس کہ جب کمال کو پہونچا تو جانب ملک عدم روانہ ہو گیا۔

کما لینا:۔ دباغت کر لینا۔ چمڑے کو خوب مل مل کر ملائم اور درست کرلینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ چمڑوں اور کھال بنانے والوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کما لینا:۔ ملازمت یا کسی پیشے، کام سے روپیہ پیدا کرنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان

مثل صرف۔ جتنے دن تک چنگی کی ملازمت رہی اس نے ہزاروں روپیہ کما لیا اور کسی کو پتہ نہ چل سکا۔

کما لینا:۔ نجاست صاف کرنا، غلیظ اٹھانا، کھڈیاں صاف کرنا۔ اردو مصرف، رائج۔

مثل صرف۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ پاخانہ نہ دھلوا لینا جب مہترانی نے کما لیا اور چلی گئی تو تم آئی ہو۔ بتاؤ اب کیا ہوگا۔

کما لینا:۔ کمزور کر دینا، نچوڑ لینا۔ عورتوں کی زبان (مخزن المحاورات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان:۔ فوج کی سرداری، فوج کی کمان ہونا، جنگی خدمت کا حکم دینا، عوام کی زبان

فوج مژہ کا جانب ابرو جو رخ پھرا
پائی گئی کمان مگر اس سیاہ کی — نصیر

کمان:۔ فوج کا کسی معین زمانے میں اپنی جگہ سے باہر پھرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

تیر مژہ کو توڑ دے ابرو کمان چشم
کیوں دو کماں ہے دل خانہ خراب کی — نسیم

کمان:۔ تیر پھینکنے کا مشہور آلہ، فارسی، فصیح، رائج۔

ابرو سے ہے کیا اس نگہ ناز کو پیوند
ہے تیر مقرر مگر اس کی ہے کماں اور — غالب

قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں اصل میں یہ لفظ خمان تھا، منسوب بہ خم۔

کمان:۔ دھنک، قوس و قزح، دھنش، اردو مصرف، رائج۔

نشان کثرت بارش ہے جو کہو دل مژدہ
کہ بار بار فلک پر کمان نکلتی ہے — داغ

کمان:۔ وہ قوسی شکل جو سلاطین کے فرمانوں پر بنی ہوتی ہے۔ اور یہ بشکل طغرا ہوتی ہے۔ ہلالی شکل، قوس و قزح، کمان رستم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے استعمال نہیں ہے۔

کمان وصف خمیدہ جھکا ہوا، کوزہ کبڑا، صفت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان اسم مذکر محراب، طاق ۔ دائرہ کا کوئی حصہ، قطع دائرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کمان اسم مذکر لچکدار ۔ صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا۔

کمان اسم مذکر آسمان کے بارہ برجوں میں سے نویں برج کا نام (قوس راس)

قول فیصل ۔ یہ نجومیوں کی اصطلاح ہے ۔

کمانا فعل متعدی زنا کے ذریعہ پیسہ پیدا کرنا، خرچ کرنا، برا کام کرنا ۔ اور صرف عام اور عورتوں کی زبان

کمانا فعل متعدی بوٹی کو کوٹ پیس کر رچا دینا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمانا فعل متعدی نیک کام سے حاصل کرنا، خیر سے حاصل کرنا ۔ عام اور عورتوں کی زبان

محل استعمال ۔ رات کا ت بھر شب عاملہ میں بچاری نے جانوروں کی خاطر مدارات کی ایک منٹ کو نہیں سوئی، بڑا ثواب کمایا۔

کمانا فعل متعدی زمین کو بار بار جوت کے درست کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کسانوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کمانا فعل متعدی ذبح کرنا ۔ ماس کمانا اور صرف قصابوں کی اصطلاح ہے ۔

محل استعمال ۔ بھائی جب اسلام جب سے گوشت مہنگا ہو گیا مصیبت ہو گئی ۔ ایک ماس کمائی بھی تو دن بھر بیٹھا رہی ۔

کمانا فعل متعدی ریاضت اور محنت سے جسم کو مضبوط کرنا ۔ اور صرف پہلوانوں کی اصطلاح ۔

محل استعمال ۔ آج استاد پیر و خاں نے کمایا، نمایاں آدھ گھنٹے تک بڑھاپے میں زور کیا کیوں نہ ہو کمائی ہوئی ہڈی ہے ۔ کمائی ہڈیاں ہیں ۔

کمانا فعل متعدی ذرا لینا ۔ سر لینا، جیسے پاپ کمانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے ۔

کمانا فعل متعدی کمزور کر دینا ۔ اس جگہ کما لینا مستعمل ہے ۔

(مثنوی) بیماری نے تم کو کما لیا، تم بہت کمزور ہو گئے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کمانا ہندی گھٹانا ۔ کم کرنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ۔

کمان ابرو اسم مذکر معشوق جس کے ابرو خمیدہ ہوں، فارسی، صفت، خمیدہ ابرو والا، ابرو والا معشوق ۔ (مخزن المحاورات)

وصل معشوق جو تھا یار کمان ابرو سے
اثر تیر دعا کے لیے چلہ کھینچا (منیر)

قول فیصل ۔ عام طور سے ابرو کمان زبانوں پر ہے قلق کے مقطع کا پہلا مصرع ہے ۔

ابرو کمان جو قاتل گل پیرہن ہوئے (قلق)

کمان آتارنا ہندی کمان کا چلہ اتارنا کھنچا ڈھیلا کرنا ۔ اور صرف ۔ نشانہ بازوں اور تیر اندازوں کی اصطلاح ۔

محل استعمال ۔ جب شکار کھیل کے آیا کرو تو کمان کو اتار رکھا کرو ورنہ خراب ہو جائے گی ۔

کمان اتر جانا ہندی قوت ٹوٹ جانا، اتر جانا ۔ رعب داب باقی نہ رہنا (مثنوی) کوتوال صاحب معطل ہو گئے، کمان اتر گئی ۔

درجاناں پہ جھکا ہے نہ دکھا
کمان اتری ہوئی ہے یا باباں کی (داغ)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کمانا دھانا ہندی دھندا، تابع فعل، روپیہ پیسہ پیدا کرنا ۔ کسی محنت یا مشقت یا کسی ذریعے سے روپیہ پیدا کرنا، اور صرف عورتوں کی زبان ۔

محل استعمال ۔ ۲۴ برس کا سن ہے صاحبزادے باپ کی روٹیاں توڑ رہے ہیں نہ کماتے ہیں نہ دھماتے ہیں ۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے ۔

کمان افسر ہندی کمان افسر انگریزی فوج کا سردار، مذکر ۔ سالار لشکر، سپہ سالار، میر بخشی ۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

فوج شاہی میں تھے کمان افسر
ان کے احسان تھے ان سے والد پر
(قلق)

قول فیصل ۔ اب ترجمہ بہتر ہے ۔

کمان باندھنا ہندی کمان کو شانے پر رکھنا بحیثیت سلاح جنگ ۔ اور صرف قلیل الاستعمال ۔

ابرو نے کی ہے تیغ جو سیدھی تو ہم کو

سچ ہے کماں بازِ عتابِ تیرے قدر

کمان بردار:۔ کمان لے کر چلنے والا ملازم تیر انداز سپاہی، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی نہیں بولتا۔

کمان بولنا:۔ جنگی خدمت کا حکم دینا نوکری بتانا۔ لشکریوں کی اصطلاح۔

نوکری بولنا، نوکری بتانا، ڈیوٹی بتانا، لڑائی پر جانے کے حکم دینا

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے کمان بولی جانا بھی صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اور یہ شعر دیا ہے۔

فوج مژگاں جب ابرو جو رخ پھرا
بولی گئی کمان مگر اس سپاہ کی تیر

کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتی:۔ سمجھ بوجھ کے بات کہنا چاہئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل ایسے محل پر بولتے ہیں جب بے احتیاطی سے کوئی بات بولتا ہو اور وہ غلط ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہیں سمجھ کے بات کہنا چاہئے تھی میاں کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتی۔

کمان کا بے رخ ہونا:۔ کمان کا نشان کی طرف سے بے رخ ہونا۔ اردو صفت قلیل الاستعمال۔

پھرا ہے منہ ترے خنجر کا مجھ سے کیوں آ ترک
ہوئی ہے کس لیے بے رخ کماں نہیں معلوم

کمان کا چلہ اترنا:۔ زہ کا باقی نہ رہنا۔ کمان کا اس قابل نہ رہنا کہ تیر چلایا جا سکے اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

تشبیہ نہیں دل تیرے گیسوئے رسا کو
اترا ہوا چلا کیوں ابرو کی کماں کو

کمان کا رخ کرنا:۔ کمان میں کسی طرف خم آجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان کڑی ہونا:۔ سخت کمان ہونا۔ ایسی کمان کہ جس کا تیر زیادہ دور تک جا سکے۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کہ جا کرے کوئی غالب

کمان کش:۔ کمان کھینچنے والا فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کمان کھنچنا:۔ کمان تاننا، کمان چلانا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

فروتنی سے جھکا تو کشش سے رکنا
وہ رستم ہیں جو یہ کمان کھینچتے ہیں دبیر

کمان کیانی:۔ وہ کمان جو شاہان کے سے منسوب ہے نہایت عمدہ کمان فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کماں گر:۔ کمان بنانے والا، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

کیا بھلائی کمان ابرو کی
جیسے ہاتھ اس کمان گر کے گویا

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کماں گر:۔ فارسی، اسم مذکر، ہاتھ پاؤں کی بے جا ہڈی کو ان کی جگہ پر لانے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کنگر، عام طور سے کرنگرہ بولتے ہیں۔

کمان گری:۔ کمنگری، کمانوں کے بنانے کا کام یا پیشہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کماندار:۔ صفت کمان رکھنے والا، تیر انداز تیر چلانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہر نظر تیر نگہ کا جو لگاتا
تو وہ ہے ہر ایک کماندار تھا صبا

کماندار:۔ صفت محراب دار، قوس نما۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان دغنا:۔ فعل لازم۔

(۱) حکم جاری ہونا، کام چل جانا،

(۲) بندوق سر ہونا، توپ کا چھوٹنا بندوق چلنا، بندوق دغنا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانڈر:۔ فوج کا بڑا افسر، انگریزی مذکر، رائج۔

محل نظر۔ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ میں طرفین کے بہت سے کمانڈر کام آگئے جن کا دونوں حکومتوں کا افسوس ہے۔

کمانڈران چیف:۔ انگریزی میں (کمانڈر ان چیف) فوجی بڑا افسر، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ اس کو کہتے ہیں نصیب کمانڈر کا سپاہیوں میں بھرتی ہوا تھا اور ترقی کر کے کمانڈران چیف ہوگیا۔

کمان زہ کرنا:۔ کمان پر چلہ چڑھانا، کمان کو اس قابل کرنا کہ تیر چلایا جا سکے، اردو فصیح

فصیح، رائج۔

حل لغت۔ قدیم زمانے میں جنگ ہوتی تھی ایک دم سے سینکڑوں کمانوں کو زہ کرکے تیر انداز تیر چلاتے تھے۔

کمان رستم کمان شیطان:۔ دھنک فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان پر جانا:۔ جنگی خدمت پر جانا۔ لڑائی پر جانا۔ (لشکریوں کی اصطلاح)۔

قول فیصل۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

کمان پر ہونا:۔ فعل لازم ڈیوٹی پر ہونا۔ جنگی نوکری پر ہونا۔

قول فیصل۔ اب یہ بھی قلیل الاستعمال۔

کمان پشت:۔ کبڑا صفت۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان تاننا:۔ کمان کا چلہ چڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کمان چڑھنا ۔ کمان کو جھکانا کمان پر چلہ چڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تیراندازوں کی اصطلاح ہے

کمان چڑھنا (کنایۃً) دور دورہ ہونا۔

(مصنف) آج کل ان کی کمان چڑھی ہوئی ہے حکام سب جا بجا ہیں لکھی ہیں۔

تیوری اتر چکی ہے ترے رشک حسد کی
ویسی چڑھی کمان کہاں تک غرور کی — جیقہ

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کمان چڑھنا:۔ جنبا، منتصب ہونا

(مخزن المحاورات)

فعل لازم، اقبال سامنے ہونا، بات چلنا، کہا ماننا چلنا۔ بول بالا ہونا، رتی چمکنا، دور دورہ ہونا، ڈنکا بجنا، غلبہ ہونا، جیسے آجکل ان کی کمان چڑھی ہوئی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانچہ:۔ (بروزن تماشا) چھوٹی کمان فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کمانچہ:۔ وہ غلیل جس سے غوریں روئی دھنکتی ہوں۔ دھنکی

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمانچہ:۔ بادشاہوں کے زمانوں پر ایک شکل کمان کی صورت کی بنائی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کمانچہ:۔ ایک قسم کی سارنگی، سارنگ جیسا باجا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ممکن ہے کہ ڈھاڑیوں کی اصطلاح بھی ہو۔

کمانچہ:۔ محراب دار چھت، طاقچہ، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانچہ:۔ فولاد کی کمانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان گیرہ:۔ کمان رکھنے والا۔ تیرانداز، تیر چلانے والا۔ جو تیراندازی میں کمال رکھتا ہو۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان میں خانہ ہونا:۔ کمان میں کمان [illegible]

تیر خطا نہ ہونا۔ اردو صفت، رائج۔

خدا کے واسطے کر یار چین ابرو دور
بڑا ہی عیب لگا جس کمان میں خانہ ہوا — آتش

کمان نکلنا:۔ قوس و قزح کا نظر آنا۔ بارش کے بعد رنگین کمان کا آسمان پر نمودار ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

رکیں جو رنگ نظر پر کا ہے ابرو
کہ بعد بارش باراں کماں نکلتی ہے — شاد

قول فیصل۔ جرأت نے کمان کھلنا بمعنی میں درج کیا ہے جو اب متروک ہے۔

ابروئے یار نظر آتا تو دو آنکھیں جائے
کہ خجر جو ہیئت کی نکلی ہے کماں کھلتی ہے — جرأت

کمان نکلنا:۔ فوج کا جنگ کے واسطے نکلنا۔ (لشکریوں کی اصطلاح)۔

جنگ بے عشق سے اے از علمداری کر
یعنی آنکھوں کے رسالوں کی کمان نکلی ہے — نکہت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانی:۔ خمیدہ لچکدار، لوہے کا حقہ، جو اکثر پہیوں، گھڑیوں کرسیوں کی گدیوں اور بندوق کی جانب میں لگاتے ہیں۔ اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لفظ کمان سے اسکو بنایا گیا ہے اور رائج ہے۔

کمانی:۔ بڑھئی کی وہ لکڑی جس میں برما لگا کر گھماتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بخاریوں کی اصطلاح ہے

کمانی:۔ سارنگی کا گز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ڈھاڑیوں اور سازندوں کی۔

اصطلاح۔

حضوری وانتوں میں کمانی ہوتی ہے جو دندان سازوں کی اصطلاح ہے۔

کمانیر و:۔ (انگریزی میں کمانڈر) فوج کا افسر کمانڈر، اردو مذکر، متروک

محل صرف۔ حسن اتفاق سے حضرت کمانیر بھی چھجے میاں آزاد کی تقریر سننے جاتے تھے (فسانہ آزاد)

کمائے کو بھیڑ، کھائے کو شیر:۔ وہ کاہل اور سست انسان جو کچھ نہ کرے اور پڑے پڑے کھائے اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نہ کوئی کاروبار کرتے ہو نہ نوکری کرتے ہو بیوی کی روٹیاں توڑتے ہو تمھاری مثل وہی ہے کمانے کو بھیڑ، کھانے کو شیر۔

کماؤ: ہندی۔ روپیہ کما کر لانے والا۔ محنتی، زحمت کش، مزدور، لکھنؤ کا تعیش جیسے کماؤ خصم نے نچایا (عوں جاودی، ملک، تیی، سائیاں، خصم، پیا، جیسے تیرا کماؤ جیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سائیں، خصم وغیرہ کے معنی میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کماؤ آئے ڈرتا، نکھٹو آئے لڑتا:۔ کھیرہ ہیں ڈرتے ہیں نالائق لڑتے ہیں۔ نکما آدمی گھر والوں پر خواہ مخواہ رعب جماتا ہے اور کماؤ اپنا وجود کمانے کے سہا ہوا اور شرمندہ خواہ رہتا ہے۔

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

کماؤ پوت:۔ سپوت، کماؤ آدمی، کمانے والا شخص جیسے کماؤ پوت کی دور بلا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خاص عورتوں کی زبان ہے اور یہ معنی کمائی کرنے والا لڑکا کے بھی ہیں۔

کماؤ خصم کس نے نچایا:۔ جس ذات سے فائدہ ہو وہی عزیز ہوتا ہے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کماؤ دھن: ہندی کما + دھن کا تقیض ببیا بیٹا، اولاد نرینہ، ہندی مذکر۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کماؤ دھن:۔ کرائے پر چلانے کی گاڑی بھاڑے کا ٹٹو، تھیلا گاڑی۔ (نور اللغات)

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کماؤ دھن: ہندی۔ ۔ زمین۔ (بازاروں کی اصطلاح)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی بیان اور بجوزدوں کی اصطلاح

کم اوقات:۔ کم حیثیت، غریب، مفلس۔ اردو صفت، فصیح، رائج

ہیچ ہیں چند نفس دم کا بھروسہ کیا ہے
اس کم اوقات نے دنیا میں بسر کیا ہوگی شرف

کماؤ نے ٹوپی والا، اڑاوے دھوتی والا: انگریز کما اور ہندو کے تصرف میں آنا کی جگہ۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کمادیں میاں خانخاناں، اڑادیں میاں فہیم:۔ (عبدالرحیم خانخاناں بیرم خاں خانخاناں کا بیٹا تھا اس کے غلام کا نام فہیم تھا۔ خانخاناں جو کچھ کمانا فہیم اس کو اپنے اختیار سے صرف کر دیتا تھا) کوئی آدمی پیدا کرے اور کوئی صرف میں لائے۔ دوسرے کے مال پر گلچھرے اڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے اور یونہی بہتر ہے۔ کمادیں خانخاناں اڑادیں میاں فہیم۔ خانخاناں کے ساتھ لفظ میاں کا اضافہ مہمل ہے۔ (فرہنگ اثر)

مرتب: تائید کرتا ہوں لیکن یہ مثل بہت کم زبانوں پر ہے۔

کماہی:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) کامل پورا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

سلوم ہو گیا ماہیت چشم کماہی
پتلی کی سیاہی میں ضیا لا متناہی اوج

قول فیصل۔ عربی میں کماھی بفتح اول و کسر چہارم و فتح پنجم، معنی جیسا کہ وہ ہے، بالکل ویسا کے ہیں۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے جیسے ساحر حال بادشاہ کا دریافت کر کے دریا پر آئے اور عرفی دی لاش دکھائی بادشاہ کماہی حقیقت حال پر آگاہی پا کر عرفی بجر غم ہوا۔

(طلسم ہوش ربا)

کمائی: ہندی۔ وہ دولت و روپیہ جو محنت و مشقت سے پیدا کیا گیا ہو۔ اردو، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ کھٹیں حرام کو روٹیاں لگی ہیں کماؤ کرے کھاؤ تو مزہ ہے یوں ہی اینڈتے پھرتے ہو۔

کمائی: ہندی (کمانا سے) وہ اجرت جو پڑائی محنت سے پیدا کی گئی ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج

رشتوں باپ سے کبھی التجا نہیں کرتی
کمائی شوق سے اور تم سے التجا کرتی اوج

کمائی: بیٹ۔ آمدنی، محاصل، یافت۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دولت عشق سے غنی ہوں برق
نقد داغ جگر کمائی ہے — برق

کمائی کرنا:- دولت جمع کرنا، روپیہ پیدا کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

آئے تھے ساتھ لے کے نقد حیات
کھو چکے اس کو یہ کمائی کی — رند

کمائی نہ پچھیا گاڑی جوت مرے بھیا:- بے سروسامانی کی حالت میں شیخی بگھارنا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کم آزار:- جو کسی کو ستاتا نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کمبخت: بئے بدنصیب، بدبخت، جس کے ستارے خراب ہوں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

گر میں کمبخت دو تحصیل ہوا
مجھ کو چھیڑا آسمان ذلیل ہوا — مومن

کمبخت: بئے کلمۂ تحقیر۔ خانہ خراب، شامت زدہ۔ اردو صرف، فصیح، بول چال

دل کا کوئی حامی دم بسمل نہیں ہوتا
کمبخت کلیجا بھی تو شامل نہیں ہوتا — داغ

کمبخت: بئے زائد اور حسن کلام کے لئے تکیہ کلام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وعدہ کرنے کو وہ تیار تھے کیسے دل ؟
مرنے کمبخت یہ جانا تجھے دم دیتے ہیں — داغ

کمبخت کا بٹیا لہو موتے بھاگوان کا گھوڑا:- آدمی کے لئے خون موتنا مضر ہے اور گھوڑے کے لئے نہایت نافع ہے۔ (محاورات و مصطلحات جعفر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمبخت گئے ہاٹ ترازو ملے نہ باٹ:- بدنصیب شخص کی ناکامی پر یہ مثل کہتے ہیں جو شخص ہر حال میں ناکام رہتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمبختی:- بدقسمتی، بدنصیبی، برے دن والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اس کا مقدمہ جیتا ہوا تھا ایک گواہ کے ٹوٹ جانے سے کمبختی نے زور کیا، مقدمہ ہار گیا۔

کمبختی آنا:- **کمبختیاں آنا**:- برے دن آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا چھیڑ نکالی ہے مری رنج
کمبختیاں آئی ہیں تری کچھ — خست (شاہ اودھ)

کمبختی آئی ہے:- شامت آنا، بدنصیبی کے دن آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خفا ہو کر لگا منہ سے یہ کہنے
ابے کمبخت کیوں آئی ہے تیری — مصحفی

کمبختی جو آئے اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے:- کبھی باوجود احتیاط کے بھی آدمی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کمبختی کے دنوں میں لاکھ احتیاط کرو تو مصیبت نازل ہو جاتی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل، عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمبختی کا مارا:- بدبخت، بدنصیب، شامت کا مارا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عورتوں کے لیے "کمبختی کی ماری" کی کے ساتھ زبانوں پر ہے، صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:

• محاورے میں کمبختی مارا، نگوڑا مارا، کہتے ہیں اور "کا" نہیں بولا کرتے۔

نگوڑا مارا تو عورتیں بول دیتی ہیں۔ کمبختی مارا شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کمبختی کے دن:- برے دن، مصیبت کے دن، ایام نحوست، زمانۂ مصیبت، گردش کے دن، بار وقت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ اس محل پر برے دن عورتیں بول دیتی ہیں۔

کمبختی کی ماری:- بدنصیب ہے، بدقسمت ہے۔ ستاروں کی برائی ہے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ میں منع کرتی رہی اب تو بہرے میل نہ کرنا کمبختی کی ماری ہے مگر اس نے میل کر لیا، پھر جوتے کھا لئے گی۔

کمبختی کی نشانی:- بدنصیبی کی علامت، بدقسمتی کی علامت ہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ سب اپنے اپنے رنگین کرتے شاد و شاداں سے پھرے اس عہد کے خاک بھی مسرور ہولے مگر کیا جشن آئی تھی، یہ بھی کمبختی کی نشانی تھی۔ (الظلم ...)

کمبختی نے گھیرا ہے:- شامت آئی ہے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

اب مرے گی جو تشدد تیرا ہے
تجھ کو کمبختی نے گھیرا ہے — شوق

قول فیصل۔ اس طرح بھی بول دیتی ہیں۔ کمبختی نے آ گھیرا ہے۔

کم بختی ہونا:- بدنصیبی ہونا، بدبختی ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

سخت کمبختی ہوئی یہ بھی نصیبوں کا لکھا
غیر کو خط نامہ بر نے بے خبر لا کر دیا — مونس

کم بساط:- کم حیثیت۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کم بساط لکھا ہے جس کے معنی کم حیثیت لکھے ہیں۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اور کم بھی لکھا ہے جس کے معنی نازک، جلد ٹوٹ جانے والی چیز جیسے شیشہ۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کمبل:- (س) اسم مذکر۔ بھیڑ کے بالوں کا بنا ہوا کپڑا جو بارش اور سردی سے محفوظ رہنے کے لئے غریب غربا کام میں لاتے ہیں۔ ایک قسم کی موٹی ٹوپی۔ کمبل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ٹوپی کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عوام کی زبان پر کمل بالفتح اول و ثانی بدوم زیادہ ہے۔ جاروب اور فقرا جو کمبل اوڑھے رہتے ہیں ان کو کملی پوش کہتے ہیں۔

ہے نان جویں مرغ و مزعفر سے زیادہ
کمبل ہے مرا خلعت زر سے زیادہ — احمری

کمبل اڑھانا:- ہندی فعل متعدی۔ جیل خانہ دکھانا، قید میں بھیجنا، قید کرانا (چونکہ حسب قاعدہ جیل وہاں ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ کو جاتے ہیں اوڑھنے اور بچھانے کے واسطے کمبل دیتے ہیں اس وجہ سے یہ محاورہ ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمبھ[1]**:-** آسمان کی گیارہویں برج کا نام۔ سنسکرت۔ مذکر

کمبھ[2]**:-** ہردوار کا میلا جو بارہویں برس ہوا کرتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل ہنود کی زبانوں پر زیادہ ہے۔

کمبھی:- ہردوار کا مشہور میلا جو چھ برس کے بعد ہوا کرتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کم بیں:- پست حوصلہ، پست ہمت۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال

کم ہیں نہ کہیں زمانے والے
اچھی نہیں جستجو کمر کی — شوق

کمپ[1]**:-** (انگریزی میں کیمپ) فوج اترنے کی جگہ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

کمپ[2]**:-** ڈیرہ خیمہ جو دورہ کرنے والے حکام کے ساتھ ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

کمپ[3]**:-** پڑاؤ جہاں دورہ کرنے والے حکام ٹھہرتے ہیں

قول فیصل۔ اس جگہ کیمپ زبانوں پر ہے۔

کم پا:- فارسی صفت۔ دیر کا نقیض، بے دوام، ناپائیدار، ناپائندہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کمپا (بالفتح) وہ لمبی لگی جس کے آگے جانوروں کے پکڑنے کے لئے لاسا لگا ہوتا ہے۔ (اردو صرف) چڑیماروں کی اصطلاح۔

نازجب یاد گیا چرخ کے بولے یہ ملک
طائر سدرہ کے صیاد نے کمپا مارا — برق

کمپارٹمنٹ:- کسی عمارت کے اندر کے متعدد درجے کمرے، ریل کا ڈبہ۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کمپارٹمنٹ اسباب میں سے
بس اساس سے جدا کیا ہوا ان سے — عزیز
(قرآن السعدین)